أحادیث: 4978 — 6411

کتاب فضائل القرآن — کتاب الدعوات

صحیح بخاری (اُردو)

5

تالیف

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

دارالسلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

کتاب فضائل القرآن — کتاب الدعوات ❖ أحاديث: 4978 — 6411

صحیح بخاری (اردو)

5

تالیف

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ وفوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظر ثانی اور تصحیح و تنقیح

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابوعبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ — حافظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان منیب حفظہ اللہ — مولانا مختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مرتضیٰ حفظہ اللہ

دارالسلام
DARUSSALAM

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 00966 1 4043432-4033962 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • علیا فون: 00966 1 4614483 فیکس: 4644945 • الملز فون: 00966 1 4735220 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 00966 1 4286641 • سویلم فون/فیکس: 00966 1 2860422

جدہ فون: 00966 2 6879254 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 00966 4 8234446,8230038 فیکس: 04 8151121

الخبر فون: 00966 3 8692900 فیکس: 00966 3 8691551 خمیس مشیط فون/فیکس: 00966 7 2207055

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 00966 6 3696124

امریکہ • نیویارک فون: 001 718 625 5925 • ہیوسٹن: 001 713 722 0419 کینیڈا • فون: 001 416 4186619

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل لیٹن فون: 0044 20 77252246-0044 20 85394885 • دارالسلام برمنگھم: 0044 0121 7739309

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 00971 6 5632623 فیکس: 5632624 فرانس فون: 0033 01 480 52928 فیکس: 0033 01 480 52997

انڈیا • فون: 0091 44 45566249 موبائل: 0091 98841 12041 • فون: 0091 22 2373 4180

• فون: 0091 40 2451 4892 موبائل: 0091 98493 30850 • فون: 0091 44 42157847

سری لنکا • فون: 0094 115 358712 • فون: 0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36 لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون: 00 4 32 24,372 400 24,372 34,372 240 0092 42 373 فیکس: 042 373 540 72

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0092 42 371 200 54 فیکس: 042 373 207 03

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 0092 42 356 926 10

کراچی مین طارق روڈ، ڈولمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 0092 21 343 939 36 فیکس: 0092 21 343 939 37

اسلام آباد F-8 مرکز، ایوب مارکیٹ، شاہ ویز سنٹر: 0092 51 22 815 13

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح بخاری (اردو)

5

ح مكتبة دارالسلام، ١٤٣٤ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

البخاري

صحيح البخاري - مجلد ٥ :اردو. / البخاري؛ عبدالستار الحماد - الرياض، ١٤٣٤هـ

ص: ٧٨٢ - ١٧×٢٤ سم

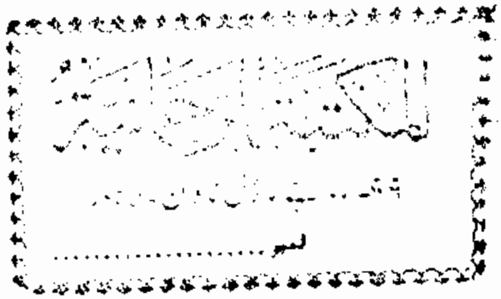
ردمك: ١-٢٢٧-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨

١- الحديث الصحيح ٢- الحديث - شرح ١. الحماد، عبدالستار (محقق) ب. العنوان

ديوي ٢٢٥،١ ١٤٣٤/٣٩٩٣

رقم الإيداع: ١٤٣٤/٣٩٩٣

ردمك: ١-٢٢٧-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨



بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

فہرست مضامین (جلد پنجم)

٧٥ كِتَابُ الْمَرْضَى — مریضوں کا بیان — 421

٧٦ - كتاب الطِّبِّ — علاج معالجے کا بیان 443

٧٧ - كِتَابُ اللِّبَاسِ — لباس سے متعلق احکام و مسائل 493

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

66 - كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

فضائل قرآن کا بیان

(١) بَابٌ: كَيْفَ نَزَلَ الْوَحْيُ وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ؟

باب:1- وحی کا نزول کیسے ہوا؟ اور سب سے پہلے کیا نازل ہوا؟

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْمُهَيْمِنُ: اَلْأَمِينُ، اَلْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: المهيمن امین کے معنی میں ہے۔ قرآن اپنے سے پہلی ہر آسمانی کتاب کا امین اور نگہبان ہے۔

وضاحت: قرآن کے نگہبان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کتب سماویہ میں جو کچھ ان کے ماننے والوں نے تحریف کی ہے قرآن کریم اس کی نشاندہی کر کے اصل مضمون سے آگاہی بخشتا ہے، مثلاً: موجودہ تورات میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ برص کی بیماری کی وجہ سے سفید تھا جبکہ قرآن میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ بطور معجزہ سفید ہوجاتا تھا اور اس میں کوئی بیماری نہ تھی، قرآن میں ہے: ''اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں داخل کرو وہ کسی مرض کے بغیر چمکتا ہوا نکلے گا۔''[1] اس اعتبار سے قرآن مجید ''مہیمن'' ہے، یعنی سابقہ کتب سماویہ کا نگہبان اور پاسبان ہے۔ واللہ أعلم.

٤٩٧٨، ٤٩٧٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَا: لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ. [راجع: ٤٤٦٤]

[4979,4978] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مکہ میں دس سال رہے اور آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ طیبہ میں بھی دس سال تک رہے اور آپ پر وہاں بھی قرآن نازل ہوتا رہا۔

---

1. النمل 12:27.

٤٩٨٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: «مَنْ هٰذَا؟» أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَتْ: هٰذَا دِحْيَةُ، فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ: وَاللهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيلَ، أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ أَبِي: قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. [راجع: ٣٦٣٣]

[4980] حضرت ابو عثمان (نہدی) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے بتایا گیا کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل ؑ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے باتیں کرنے لگے۔ اس وقت حضرت ام سلمہ ؓ بھی آپ کے پاس موجود تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' ام المومنین ؓ نے عرض کی: یہ دحیہ کلبی ہیں۔ جب وہ چلے گئے تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے انھیں دحیہ کلبی ہی خیال کیا تھا حتی کہ میں نے نبی ﷺ کا خطبہ سنا کہ آپ حضرت جبریل ؑ کی خبر ذکر کر رہے تھے۔ (راویٔ حدیث معتمر کہتے ہیں:) میرے والد نے ابو عثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ انھوں نے کہا: حضرت اسامہ بن زید ؓ سے۔

٤٩٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُهُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [انظر: ٧٢٧٤]

[4981] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کو ایسے ایسے معجزات عطا کیے گئے ہیں جنھیں دیکھ کر لوگ ایمان لاتے رہے، البتہ مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ (قرآن کی) وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کی ہے، اس لیے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار دوسرے انبیاء کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔''

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے انبیائے کرام ؑ کو ایسے معجزات ملے جنھیں لوگ دیکھ کر ایمان لاتے اور بعد والوں پر ان کا کوئی اثر نہ رہتا اور رسول اللہ ﷺ کا معجزۂ قرآن ہر زمانے اور ہر وقت کے لیے تازہ ہے، اس بنا پر قیامت تک لوگ اس پر غور وفکر کرتے رہیں گے اور ایمان سے بہرہ ور ہوتے رہیں گے۔

٤٩٨٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ اللهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا

[4982] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر آپ کی وفات سے پہلے مسلسل وحی اتاری اور آپ کی وفات کے قریبی زمانے میں تو بہت وحی نازل ہوئی، پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

كَانَ الْوَحْيُ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدُ.

٤٩٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ: اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ، مَا أُرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَالضُّحَىٰ ○ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾ [الضحى: ١-٣]. [راجع: ١١٢٤]

[4983] حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ بیمار ہوگئے تو ایک دو رات قیامِ تہجد نہ کر سکے۔ اس دوران میں آپ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے محمد! میرا خیال ہے تمھارے شیطان نے تمھیں چھوڑ دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿وَالضُّحٰیo وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰیo مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی﴾ ''روشن دن کی قسم اور رات کی جب وہ چھا جائے! آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ وہ آپ سے خفا ہوا ہے۔''

فائدہ: حدیث میں ''عورت'' سے مراد لعین ابولہب کی بیوی ام جمیل بنت حرب ہے۔ جبکہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے خیال کے مطابق شاید آپ کا پروردگار آپ سے ناراض ہوگیا ہے تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ناپاک عورت ام جمیل اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دونوں نے ایسا کہا تھا۔ لیکن دونوں کے بیان اور مقصد میں واضح فرق ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دینے کے لیے کہا اور پروردگار کے الفاظ استعمال کیے جبکہ ام جمیل نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ''آپ کے شیطان'' کے الفاظ کہے۔[1] واللّٰہ أعلم.

(٢) بَابٌ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ

باب:2- قرآن مجید قریش اور عرب کے محاورے کے مطابق نازل ہوا

﴿قُرْءَانًا عَرَبِيًّا﴾ [يوسف: ٢] ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ﴾ [الشعراء: ١٩٥].

(ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ) ''قرآن عربی زبان میں ہے۔'' اور ''یہ قرآن واضح عربی زبان میں ہے۔''

٤٩٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: فَأَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنْ يَنْسَخُوهَا فِي

[4984] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت، سعید بن عاص، عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ قرآن کریم کو کتابی شکل میں لکھیں اور انھیں ہدایت دی کہ جب تمھارا حضرت زید بن ثابت

1 فتح الباري: 907/8.

الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ، فَاكْتُبُوهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوا. [راجع: ٣٥٠٦]

ؓ سے قرآن کے کسی محاورے میں اختلاف ہو تو اس لفظ کو قریش کے محاورے کے مطابق لکھنا کیونکہ قرآنِ کریم قریش کے محاورے پر نازل ہوا ہے، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔

٤٩٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ. وَقَالَ مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ: أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أَظَلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهُ النَّاسُ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ؟ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى - أَيْ: تَعَالَ - فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: «أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا؟» فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ». [راجع: ١٥٣٦]

[4985] حضرت یعلیٰ بن امیہ ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے: کاش! میں رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھوں جبکہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو، چنانچہ جب آپ مقام جعرانہ میں تھے اور آپ پر کپڑے کا سایہ کر دیا گیا تھا اس وقت آپ کے ہمراہ چند ایک صحابۂ کرام ؓ بھی تھے۔ اچانک ایک شخص آیا جو خوشبو میں لت پت تھا۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! ایسے شخص کے بارے میں کیا فتوی ہے جس نے خوشبو سے لت پت ہو کر ایک جبے میں احرام باندھا ہو؟ نبی ﷺ نے کچھ انتظار کیا، اس دوران میں آپ پر وحی آنا شروع ہو گئی۔ حضرت عمر ؓ نے حضرت یعلیٰ ؓ کو اشارے سے بلایا۔ وہ آئے اور اپنا سر پردے کے اندر کیا تو دیکھتے ہیں کہ آپ کا چہرۂ انور سرخ ہو رہا تھا اور آپ تیزی سے سانس لے رہے تھے۔ تھوڑی دیر یہی کیفیت طاری رہی، پھر جب یہ حالت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص کہاں ہے جو مجھ سے ابھی ابھی عمرے کے متعلق پوچھ رہا تھا؟'' اس شخص کو تلاش کر کے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جو خوشبو تجھ پر لگی ہوئی ہے اسے تین بار دھو ڈال اور اپنا جبہ اتار دے، پھر اپنے عمرے میں وہی کچھ کر جو حج میں کرتے ہو۔''

(٣) بَابُ جَمْعِ الْقُرْآنِ

باب:3- قرآن مجید کو جمع کرنے کا بیان

٤٩٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ

[4986] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جنگ یمامہ کے بعد حضرت ابوبکر ؓ نے

ابْنِ السَّبَّاقِ : أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ : إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ، وَإِنِّي أَخْشَى، إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ، فَيَذْهَبُ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ لِعُمَرَ : كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ عُمَرُ : هٰذَا وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِذٰلِكَ، وَرَأَيْتُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ.

مجھے بلا بھیجا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس موجود تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور انھوں نے کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قاریٔ قرآن شہید ہو گئے ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ اگر قراء کی شہادت کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو قراء ختم ہو جائیں گے اور قرآن کریم کا بہت سا حصہ بھی ان کے ساتھ ہی جاتا رہے گا، اس لیے میری خواہش ہے کہ آپ قرآن مجید کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جو کام رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا وہ تم کیسے کرو گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب دیا: اللہ کی قسم! یہ تو ایک کار خیر ہے اور وہ میرے ساتھ اس سلسلے میں تکرار کرتے رہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس مسئلے میں میرا سینہ بھی کھول دیا اور اب میری بھی وہی رائے ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔

قَالَ زَيْدٌ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ : كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ : هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ : ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا کہ تم ایک نوجوان اور عقلمند آدمی ہو۔ ہم نے تمھیں کسی معاملے میں متہم بھی نہیں کیا اور تم رسول اللہ ﷺ کے کاتب وحی بھی تھے، اس لیے تم قرآن مجید کو پوری جستجو اور محنت کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دو۔ (حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا:) اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کوئی پہاڑ دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو قرآن جمع کرنے کی نسبت یہ کام میرے لیے آسان تھا۔ بہرحال میں نے عرض کی: آپ حضرات وہ کام کیسے کر سکتے ہو جو خود رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ایک عمل خیر ہے اور آپ میرے ساتھ تکرار کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا جس کے لیے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا سینہ کھولا تھا، چنانچہ میں نے قرآن مجید کی

عَنِتُّمْ﴾ [التوبة:١٢٨] حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ، فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [راجع: ٢٨٠٧]

تلاش شروع کر دی اور میں اسے کھجور کی شاخوں، باریک پتھروں اور لوگوں کے سینوں کی مدد سے جمع کرنے لگا حتی کہ سورۂ توبہ کی آخری آیات مجھے حضرت ابوخزیمہ ؓ کے پاس سے ملیں۔ یہ آیات ان کے علاوہ کسی اور کے پاس نہ تھیں: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ......﴾ جمع کرنے کے بعد یہ صحیفے حضرت ابوبکر ؓ کے پاس رہے۔ پھر ان کی وفات کے بعد حضرت عمر ؓ نے زندگی بھر انھیں اپنے پاس رکھا۔ ان کے بعد وہ ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر ؓ کے پاس محفوظ رہے۔

٤٩٨٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ - وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ - فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ، فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ

[4987] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ بن یمان ؓ، امیر المومنین حضرت عثمان ؓ کے پاس آئے جبکہ حضرت عثمان ؓ اس وقت ارمینیہ اور آذربائیجان کی فتح کے سلسلے میں شام کے غازیوں کے لیے جنگی تیاریوں میں مصروف تھے تاکہ وہ اہل عراق کو ساتھ لے کر جنگ کریں۔ حضرت حذیفہ ؓ لوگوں کے قرآن پڑھنے میں اختلاف کے باعث سخت پریشان تھے۔ حضرت حذیفہ ؓ نے حضرت عثمان ؓ سے عرض کی: اے امیر المومنین! اس سے پہلے کہ یہ امت بھی یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے لگے آپ اس کی خبر لیں، چنانچہ حضرت عثمان ؓ نے کسی کو حضرت حفصہ ؓ کے پاس بھیجا کہ وہ صحیفے ہمیں دے دیں تاکہ ہم انھیں مصاحف میں نقل کر لیں، پھر وہ آپ کو واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہ ؓ نے وہ صحیفے حضرت عثمان ؓ کو پہنچا دیے۔ آپ نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام ؓ کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو مصاحف میں نقل کر لیں۔ حضرت عثمان ؓ نے تینوں قریشیوں کو فرمایا کہ

الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ فَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا، وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ.

[راجع: ٣٥٠٦]

جب تمھارا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ قرآن کریم کے کسی کلمے میں اختلاف ہوجائے تو اسے قریش کے محاورے کے مطابق لکھنا کیونکہ قرآن مجید قریش کی زبان میں نازل ہوا تھا، چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔ جب تمام صحیفوں کو مختلف مصاحف میں نقل کرلیا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس بھیج دیے اور اپنی سلطنت کے ہر علاقے میں نقل شدہ مصحف کا ایک ایک نسخہ بھیج دیا اور حکم دیا کہ اس کے علاوہ اگر کوئی چیز قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے، خواہ وہ کسی صحیفے میں ہو یا مصحف میں اسے جلا دیا جائے۔

٤٩٨٨ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾ [الأحزاب: ٢٣] فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الصُّحُفِ.

[4988] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ جب ہم مصحف کی صورت میں قرآن مجید کو نقل کر رہے تھے تو مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی، حالانکہ میں وہ آیت رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا اور آپ اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ پھر ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ملی وہ آیت یہ تھی: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ چنانچہ ہم نے اس آیت کو مصحف میں سورۂ احزاب کے ساتھ ملا دیا۔

(٤) بَابُ كَاتِبِ النَّبِيِّ ﷺ

باب:4- نبی ﷺ کے کاتب کا بیان

٤٩٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَاتَّبِعِ الْقُرْآنَ، فَتَتَبَّعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ

[4989] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا کر فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی لکھا کرتے تھے، لہٰذا تم ہی قرآن مجید کو محنت و جستجو سے جمع کرو، چنانچہ میں نے تلاش شروع کی تو سورۂ توبہ کی آخری دو آیات جو ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں۔ ان کے علاوہ اور کہیں سے یہ

الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ [التوبة: ١٢٨] إِلَى آخِرِهَا. [راجع: ٢٨٠٧]

آیات دستیاب نہ ہوسکیں۔ وہ آیات یہ تھیں: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ......﴾

٤٩٩٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِي سَبِيلِ اللهِ) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُدْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ، أَوِ الْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ»، ثُمَّ قَالَ: «أُكْتُبْ ﴿لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُونَ﴾» وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ ﷺ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ). [راجع: ٢٨٣١]

[4990] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَايَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”حضرت زید کو میرے پاس بلاؤ اور ان سے کہو کہ تختی، دوات اور شانے کی ہڈی لے کر آئے۔“ جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا: ”اس آیت کو لکھو: ﴿لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ﴾۔“ اس وقت نبی ﷺ کے پیچھے ایک نابینا صحابی حضرت عمرو بن ام مکتوم ؓ بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا میرے متعلق کیا حکم ہے؟ بلاشبہ میں تو نابینا ہوں، تو اس موقع پر یہ آیت کریمہ بایں الفاظ نازل ہوئی: ﴿لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ غَيْرُ اُولِی الضَّرَرِ﴾

فائدہ: اس حدیث میں لفظ ”غير أولي الضرر“ فی سبیل اللہ کے بعد واقع ہوا ہے جبکہ قرآن کریم میں مِنَ المؤمنين کے بعد مذکور ہے، صحیح البخاری کی ایک روایت میں قرآن مجید کے مطابق آیت کریمہ کا اندراج ہے۔[1] ممکن ہے کہ مذکورہ روایات میں بطور تلاوت نہیں بلکہ تفسیر کے اعتبار سے ایسا ہو۔ واللّٰہ أعلم.

(٥) بَابٌ: أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

باب:5- قرآن کریم سات قراءتوں پر نازل ہوا ہے

٤٩٩١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ

[4991] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے حضرت جبریل ؑ نے ایک قراءت کے مطابق قرآن پڑھایا۔ میں نے ان سے درخواست کی اور زیادہ محاوروں سے پڑھنے کا مطالبہ کرتا رہا تو وہ پڑھاتے رہے حتی کہ وہ سات حروف پر پہنچے۔“

1 صحيح البخاري، التفسير، حديث: 4594.

وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ».

[راجع: ٣٢١٩]

٤٩٩٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ: أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْسِلْهُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ»، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ: «اقْرَأْ يَا عُمَرُ»، فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». [راجع: ٢٤١٩]

[4992] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے، رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں، حضرت ہشام بن حکیم ؓ کو دوران نماز میں سورۂ فرقان پڑھتے سنا۔ میں نے ان کی قراءت پر غور کیا تو وہ کئی ایسے حروف پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر سے کام لیا۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر انھیں کھینچا اور کہا: یہ سورت جو میں نے ابھی تمھیں پڑھتے ہوئے سنا ہے، آپ کو کس نے پڑھائی ہے؟ انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس طرح پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم غلط کہتے ہو۔ خود رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمھاری اس قراءت سے مختلف پڑھائی ہے۔ آخر میں اسے کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا اور عرض کی کہ میں نے اس شخص کو سورۂ فرقان ایسی قراءت میں پڑھتے سنا ہے جس کی آپ نے مجھے تعلیم نہیں دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔ اے ہشام! تم پڑھ کر سناؤ۔'' انھوں نے اسی قراءت کے مطابق پڑھا جس طرح میں نے ان سے سنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے عمر! اب تم پڑھ کر سناؤ۔'' چنانچہ میں نے اس طرح پڑھا جس طرح آپ نے مجھے تعلیم دی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ''یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ قرآن کریم سات قراءت میں نازل ہوا ہے، لہٰذا جو قراءت تمھیں آسان لگے اس کے مطابق قرآن پڑھو۔''

فائدہ: حروف سبعہ کی تعیین میں بہت اختلاف ہے، بعض اہل علم نے اس سے سات لغات مراد لی ہیں لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ حضرت ہشام اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں قریشی تھے، ان کی لغت ایک تھی، اس کے باوجود ان کا اختلاف ہوا۔ یہ کوئی معقول بات نہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کو قرآن مجید ایسی لغت میں سکھلائیں جو اس کی لغت نہ ہو۔ بعض حضرات نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اس سے مراد ایک معنی کو مختلف حروف و الفاظ سے ادا کرنا ہے اگرچہ ایک ہی لغت ہو کیونکہ حضرت عمر اور حضرت ہشام رضی اللہ عنہما کی ایک ہی لغت تھی۔ اس کے باوجود ان کی قراءت میں اختلاف ہوا۔ اس سلسلے میں دو باتوں پر اتفاق ہے: ○ قرآن کریم کو سبعہ حروف سے پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم کے ہر لفظ کو سات طریقوں سے پڑھنا جائز ہے کیونکہ چند ایک کلمات کے علاوہ بیشتر کلمات اس اصول کے تحت نہیں آتے۔ ○ سبعہ حروف سے مراد ان سات ائمہ کی قراءت ہرگز نہیں ہے جو اس سلسلے میں مشہور ہیں کیونکہ پہلا پہلا شخص جس نے ان سات قراء ات کو جمع کرنے کا اہتمام کیا وہ ابن مجاہد ہے جس کا تعلق چھٹی صدی سے ہے۔

(٦) بَابُ تَأْلِيفِ الْقُرْآنِ	باب: 6- قرآن کی ترتیب کا بیان

وضاحت: قرآن مجید کی ترتیب دو طرح سے ہے: ایک تو سورتوں میں آیات کی ترتیب ہے یہ تو بالاجماع توقیفی ہے، اس میں عقل و قیاس اور اجتہاد کو کوئی دخل نہیں، نزول وحی کے بعد خود رسول اللہ ﷺ ہدایت فرماتے تھے کہ ان آیات کو فلاں سورت میں رکھو۔ دوسری ترتیب سورتوں کی ہے، اس کی بھی دو اقسام ہیں: ○ ترتیب نزول: نزول وحی کے اعتبار سے ان کی ترتیب، یعنی پہلے اقرأ پھر مدثر وغیرہ۔ ○ ترتیب قراءت: مضامین اور تلاوت کے اعتبار سے ان کی ترتیب جیسا کہ موجودہ مصاحف میں ہے۔ سورتوں کی ترتیب میں اختلاف ہے کہ یہ توقیفی ہے یا اجتہادی۔ بعض حضرات کا موقف ہے کہ سورتوں کی موجودہ ترتیب قراءت بھی توقیفی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے عمر کے آخری حصے میں حضرت جبرئیل سے جو دور فرمایا تھا وہ اس ترتیب قراءت کے مطابق تھا جبکہ جمہور اہل علم کہتے ہیں کہ سورتوں کی موجودہ ترتیب توقیفی نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف پڑھنا بھی ثابت ہے جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ تہجد کی نماز میں سورۂ آل عمران سے پہلے سورۂ نساء کو تلاوت فرمایا تھا اور سورۂ نساء موجودہ ترتیب کے مطابق آل عمران کے بعد ہے۔ والله أعلم.[1]

٤٩٩٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكٍ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِذْ جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ فَقَالَ: أَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ؟ قَالَتْ:

[4993] حضرت یوسف بن ماہک سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، اس دوران میں ایک عراقی آیا اور کہنے لگا: کون سا کفن بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس! کفن جس طرح کا بھی ہو تجھے اس سے کیا نقصان ہوگا؟ پھر اس نے کہا: ام المومنین! مجھے

1 فتح الباري: 50/9.

وَيْحَكَ، وَمَا يَضُرُّكَ؟ قَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرِينِي مُصْحَفَكِ، قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَ: لَعَلِّي أُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ، قَالَتْ: وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ؟ إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ، وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ: لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا: لَا نَدَعُ الْخَمْرَ أَبَدًا، وَلَوْ نَزَلَ: لَا تَزْنُوا، لَقَالُوا: لَا نَدَعُ الزِّنَا أَبَدًا، لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ: ﴿بَلِ ٱلسَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَٱلسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ﴾ [القمر: ٤٦] وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ، قَالَ: فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَأَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّوَرِ. [راجع: ٤٨٧٦]

اپنا مصحف دکھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تجھے اس کی کیا ضرورت ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے مطابق قرآن کی ترتیب کرنا چاہتا ہوں کیونکہ قرآن ترتیب کے بغیر پڑھا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس میں کیا قباحت ہے جو سورت تو چاہے پہلے پڑھ لے۔ بلاشبہ پہلے مفصل کی ایک سورت نازل ہوئی جس میں جنت و دوزخ کا ذکر ہے۔ جب لوگ اسلام کی طرف مائل ہو گئے تو حلال وحرام سے متعلق آیات نازل ہوئیں۔ اگر پہلے ہی یہ نازل ہوتا کہ لوگو! شراب نہ پیو تو وہ کہتے: ہم شراب کبھی ترک نہیں کریں گے۔ اور اگر پہلے نازل ہوتا کہ زنا نہ کرو تو لوگ کہتے ہم اسے کبھی ترک نہیں کریں گے۔ اس کے بجائے مکہ مکرمہ میں حضرت محمد ﷺ پر یہ آیات نازل ہوئیں جبکہ میرا بچپن تھا اور میں کھیلا کرتی تھی: ﴿بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ﴾ لیکن سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء اس وقت نازل ہوئیں جب میں آپ ﷺ کے پاس تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عراقی کے لیے اپنا مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیات کے متعلق اسے تفصیل لکھوائی۔

٤٩٩٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ: قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَالْكَهْفِ، وَمَرْيَمَ، وَطٰهٰ، وَالْأَنْبِيَاءِ: إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي. [راجع: ٤٧٠٨]

[4994] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: سورۂ بنی اسرائیل، الکہف، مریم، طٰہٰ اور سورۃ الانبیاء یہ پانچوں سورتیں نہایت ہی بلیغ اور میرا محفوظ خزانہ ہیں۔

٤٩٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ: سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَعَلَّمْتُ ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾ قَبْلَ أَنْ

[4995] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے مدینہ طیبہ آنے سے پہلے ہی سورۂ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ سیکھ لی تھی۔

يَقْدَمَ النَّبِيُّ ﷺ.

٤٩٩٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَقَدْ تَعَلَّمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَؤُهُنَّ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ وَدَخَلَ مَعَهُ عَلْقَمَةُ وَخَرَجَ عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: عِشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ، آخِرُهُنَّ مِنَ الْحَوَامِيمِ [حٰمٓ الدُّخَانِ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ]. [راجع: ٧٧٥]

[4996] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں نبی ﷺ ہر رکعت میں دو دو پڑھتے تھے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مجلس سے اٹھ گئے۔ ان کے ساتھ حضرت علقمہ بھی گھر میں داخل ہوئے۔ پھر جب وہ باہر آئے تو ہم نے ان سے پوچھا: وہ کون سی سورتیں ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ وہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترتیب کے مطابق، آغاز مفصل کی بیس سورتیں ہیں جن کی آخری سورتیں حم والی ہیں۔ حم الدخان اور عم یتساء لون بھی انھیں میں سے ہیں۔

(٧) بَابٌ: كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب:7- حضرت جبریل علیہ السلام، نبی ﷺ سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے

وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي».

مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے راز داری کے طور پر فرمایا: ''جبریل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن کریم کا دور کرتے تھے، اس سال انھوں نے مجھ سے دو مرتبہ دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے میری موت کا وقت قریب آچکا ہے۔''

٤٩٩٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؛ لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقُرْآنَ

[4997] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ صدقہ و خیرات کرنے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور ماہ رمضان میں تو آپ کی سخاوت بے انتہا ہوتی تھی کیونکہ رمضان کے مہینے میں حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے ہر رات ملاقات کرتے تھے تاآنکہ ماہ رمضان ختم ہوجاتا۔ وہ ان راتوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو

فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. [راجع: ٦]

اس وقت آپ ﷺ تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی ہو جاتے تھے۔

٤٩٩٨ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ. [راجع: ٢٠٤٤]

[4998] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: وہ (حضرت جبرئیل علیہ السلام) ہر سال ایک مرتبہ نبی ﷺ سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس میں انھوں نے آپ ﷺ سے دو مرتبہ دور کیا، نیز آپ ﷺ ہر سال دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(٨) بَابُ الْقُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

باب:8- رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قاری حضرات کا بیان

٤٩٩٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ: ذَكَرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ، وَمُعَاذٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ». [راجع: ٣٧٥٨]

[4999] حضرت مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا: اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے جب سے میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن مجید چار حضرات سے حاصل کرو: عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے۔''

٥٠٠٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ. قَالَ شَقِيقٌ: فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ أَسْمَعُ مَا

[5000] حضرت شقیق بن سلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے ستر سے زیادہ سورتیں خود رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی ہیں۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن کریم کا جاننے والا ہوں، حالانکہ میں ان سے بہتر نہیں

يَقُولُونَ، فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ.

ہوں۔ شقیق کہتے ہیں کہ میں لوگوں کے مجمع میں بیٹھتا تاکہ لوگوں کے تأثرات معلوم کروں لیکن میں نے کسی سے اس بات کی تردید نہیں سنی۔

٥٠٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، فَقَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ»، وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ: أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ؟ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ.

[5001] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حمص میں تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف پڑھی تو ایک شخص نے کہا: یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور اس سورت کو پڑھا تو آپ نے فرمایا: ”تو نے بہت اچھا پڑھا ہے۔“ پھر انھوں نے اس (اعتراض کرنے والے) کے منہ سے شراب کی بومحسوس کی تو فرمایا: تو دو گناہ ایک ساتھ کرتا ہے: اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے اور شراب نوشی کرتا ہے؟ پھر انھوں نے اس پر حد لگائی۔

٥٠٠٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ، وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَنْ أُنْزِلَتْ، وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللهِ تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ.

[5002] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! اللہ کی کتاب کی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی مگر میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور اللہ کی کتاب میں کوئی آیت نہیں مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے متعلق نازل ہوئی۔ اگر مجھے خبر ہوجائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا جاننے والا ہے اور اونٹ مجھے اس کے پاس پہنچا سکے تو اس کی طرف ضرور سفر کروں۔

٥٠٠٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ: أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ».

[5003] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں قرآن کریم کو کن کن حضرات نے جمع کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ چار حضرات نے جمع کیا تھا اور وہ سب انصار سے تھے: ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہم۔

تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ. [راجع: ٣٨١٠]

فضل نے حسین بن واقد لیثی سے روایت کرنے میں حفص بن عمر کی متابعت کی ہے۔

٥٠٠٤ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ: أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ، قَالَ: وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ. [راجع: ٣٨١٠]

[5004] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے وفات پائی تو صرف چار صحابۂ کرام قرآن کے حافظ تھے: ابوالدرداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید ؓ۔ اور پھر ہم ابوزید ؓ کے وارث بنے (کیونکہ ان کی اپنی اولاد نہیں تھی جبکہ انس ؓ ان کے بھتیجے تھے)۔

٥٠٠٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحْنِ أُبَيٍّ، وَأُبَيٌّ يَقُولُ: أَخَذْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَا أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ أَوْ مِثْلِهَآ﴾ [البقرة: ١٠٦]. [راجع: ٤٤٨١]

[5005] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ابی بن کعب ؓ ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں لیکن حضرت ابی ؓ جہاں غلطی کرتے ہیں اس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ میں نے تو قرآن مجید کو رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک سے سنا ہے، اس لیے میں کسی کے کہنے پر اسے چھوڑنے والا نہیں ہوں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: ''ہم جو بھی آیت منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھلاتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسی اور لے آتے ہیں۔''

(٩) بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب:9- سورۂ فاتحہ کی فضیلت

٥٠٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي، قَالَ: «أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: ﴿ٱسْتَجِيبُوا۟ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾» [الأنفال:

[5006] حضرت ابوسعید بن معلّیٰ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نماز میں مشغول تھا کہ مجھے نبی ﷺ نے بلایا، اس لیے میں نے آپ کو کوئی جواب نہ دیا۔ (فراغت کے بعد) میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا: ''جب تمھیں اللہ اور اس کا رسول بلائے تو فورًا حاضر ہو جاؤ؟'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا مسجد سے نکلنے سے پہلے

[٢٤] ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟» فَأَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ قُلْتَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ». قَالَ: «﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ». [راجع: ٤٤٧٤]

پہلے میں تمھیں قرآن کریم کی عظیم تر سورت نہ پڑھاؤں؟'' آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے ابھی فرمایا تھا: ''کیا میں تمھیں قرآن کی عظیم تر سورت نہ پڑھاؤں؟'' آپ نے فرمایا: ''ہاں، وہ سورت ''الحمدللہ رب العالمین'' ہے۔ یہی وہ سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہی وہ ''قرآن عظیم'' ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔''

٥٠٠٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ، وَإِنَّ نَفَرَنَا غُيَّبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ، فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِينَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً أَوْ كُنْتَ تَرْقِي؟ قَالَ: لَا، مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا تُحْدِثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ. فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ».

[5007] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک سفر میں تھے تو (ایک قبیلے کے نزدیک) ہم نے پڑاؤ کیا۔ وہاں ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی کہ قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد موجود نہیں ہیں کیا تم میں سے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ ہم میں سے ایک شخص اس کے ساتھ جانے کے لیے کھڑا ہوا، حالانکہ ہم اسے جھاڑ پھونک کرنے والا خیال نہیں کرتے تھے، چنانچہ اس نے دم کیا تو سردار تندرست ہو گیا اور اس نے (شکرانے کے طور پر) تیس (30) بکریاں دینے کا حکم دیا، نیز ہمیں دودھ بھی پلایا۔ جب وہ شخص واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا: کیا تم واقعی کوئی منتر جانتے ہو اور تیرے پاس اچھا سا دم ہے؟ اس نے کہا: نہیں، میں نے تو صرف فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دیا تھا۔ ہم نے کہا: جب تک ہم نبی ﷺ سے اس کے متعلق کچھ پوچھ نہ لیں ان کے متعلق کچھ نہ کریں۔ پھر جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ''اس کو کیسے معلوم ہوا کہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے، بہرحال بکریاں تقسیم کر لو اور میرا بھی ان میں حصہ رکھو۔''

وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: حَدَّثَنَا

ابو معمر نے بیان کیا، ہمیں عبدالوارث نے، ان سے ہشام نے، ان سے محمد بن سیرین نے ان سے معبد بن

مَعْبَدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهٰذَا. [راجع: ٢٢٧٦]

سیرین نے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دم جھاڑ کرنا جائز ہے اور اس پر اجرت بھی لی جا سکتی ہے لیکن اسے پیشہ بنانا اور ذریعۂ معاش قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ واللہ أعلم.

(١٠) بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

باب:10- سورۂ بقرہ کی فضیلت

٥٠٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ...». [راجع: ٤٠٠٨]

[5008] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے دو آیات پڑھیں......“

٥٠٠٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ». [راجع: ٤٠٠٨]

[5009] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ ہی سے (دوسری سند سے) روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں وہ اسے کافی ہو جائیں گی۔“

فائدہ: آخری دو آیات سے مراد: ﴿آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾ تا آخر آیت ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ کی تابعداری اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی فرمانبرداری، نیز ان کا تمام امور میں اللہ کی طرف رجوع کو بیان کیا گیا ہے۔ اس بنا پر ان کی یہ خصوصیت ہے کہ دونوں انسانوں کے لیے کافی ہیں۔ کافی ہونے کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت ان کو پڑھ لے گا اس کے لیے یہ پڑھنا رات کے قیام کا بدل ہوگا اور نماز تہجد کا ثواب اسے مل جائے گا۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس رات انسان، شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے بلکہ وہ ہر قسم کی برائی سے بچا رہتا ہے۔[1]

٥٠١٠ - وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحِفْظِ

[5010] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فطرانۂ رمضان کی نگرانی میرے سپرد کی۔ رات کے وقت کوئی آیا اور دونوں ہاتھوں سے

1 فتح الباري: 71/9.

زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَصَّ الْحَدِيثَ فَقَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، لَمْ يَزَلْ مَعَكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانٌ». [راجع: ٢٣١١]

کھجوریں اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ اس (آنے والے، یعنی شیطان) نے کہا: جب تو اپنے بستر پر سونے لگے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، اللہ کی طرف سے تیرا ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں پھٹکے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے تجھ سے سچ کہا جبکہ وہ (شیطان) بہت بڑا جھوٹا ہے۔''

(١١) بَابُ فَضْلِ الْكَهْفِ

باب: 11- سورۂ کہف کی فضیلت

٥٠١١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ». [راجع: ٣٦١٤]

[5011] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا اور اس کے قریب ایک جانب گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اس وقت ایک بادل اوپر سے آیا اور نزدیک سے نزدیک تر ہونے لگا، جس کی وجہ سے وہ گھوڑا اچھلنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے نبی ﷺ سے اس واقعے کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سکینت تھی جو قرآن پڑھنے کے باعث نازل ہوئی تھی۔''

(١٢) بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْفَتْحِ

باب: 12- سورۂ فتح کی فضیلت

٥٠١٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ. نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ. قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتَّى كُنْتُ

[5012] حضرت اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو ایک سفر میں جا رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت عمر ؓ نے آپ ﷺ سے کچھ پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ انھوں نے پھر پوچھا لیکن اس مرتبہ بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ انھوں نے (تیسری مرتبہ) پھر پوچھا تو (اس مرتبہ) بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب حضرت عمر ؓ نے (اپنے آپ سے) کہا: اے عمر! تیری ماں تجھے گم پائے، تو

أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ، قَالَ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: «لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ»، ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾. [راجع: ٤١٧٧]

نے تین مرتبہ نہایت اصرار کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا لیکن ہر بار تجھے کوئی جواب نہ ملا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر میں نے اپنی اونٹنی کو خوب دوڑایا حتی کہ میں سب لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ مجھے اندیشہ تھا کہ مبادا میرے متعلق کوئی آیت نازل ہو جائے۔ ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو بآواز بلند مجھے پکار رہا تھا۔ مجھے ڈر لگا کہ میرے متعلق قرآن نازل ہو گیا ہے۔ بہرحال میں (فوراً) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔“ پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ”ہم نے تمھارے لیے واضح فتح فرمائی۔“

فائدہ: مذکورہ سفر صلح حدیبیہ کا تھا، اس میں واضح طور پر سورۃ الفتح کی فضیلت بیان ہوئی ہے، اس سورۂ مبارکہ کو ایک خاص تاریخی حیثیت حاصل ہے، اس کے نزول کے بعد فتوحاتِ اسلامیہ کا ایک دروازہ کھل گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیال گزرا کہ میرے سوال کرنے میں بے ادبی ہوگئی ہے اس لیے اونٹ بھگا کر لے گئے کہ کہیں میری اس حرکت پر کوئی آیت نازل ہو جائے، ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نزول وحی میں مصروفیت کی وجہ سے جواب نہ دیا ہو، یہ بھی احتمال ہے کہ انھوں نے فراغت کے بعد جواب دیا ہو جس کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر نہ کیا۔ واللّٰہ أعلم۔

(١٣) بَابُ فَضْلِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

باب:13-قل هو الله أحد کی فضیلت

فِيهِ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔

٥٠١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ

[5013] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے سنا کہ وہ قل هو الله أحد بار بار پڑھ رہا ہے۔ جب صبح ہوئی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعے کا ذکر کیا، گویا وہ اس عمل میں کوئی بڑا ثواب نہ خیال کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے

جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ». [انظر: ٦٦٤٣، ٧٣٧٤]

فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت، قرآن کے ایک تہائی حصے کے برابر ہے۔''

٥٠١٤ - وَزَادَ أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ: أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ، نَحْوَهُ.

[5014] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ مجھے میرے بھائی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک شخص نے سحری کے وقت کھڑے ہوکر قل هو الله أحد کو پڑھا۔ وہ اس پر کسی دوسری سورت کا اضافہ نہیں کر رہا تھا، جب ہم نے صبح کی تو ایک صحابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر پہلی حدیث کے مطابق واقعہ بیان کیا۔

٥٠١٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَالضَّحَّاكُ الْمَشْرِقِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ؟» فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا: أَيُّنَا يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «اَللهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ، ثُلُثُ الْقُرْآنِ».

[5015] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرے؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ عمل بہت مشکل معلوم ہوا۔ انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "الله الواحد الصمد (قل هو الله أحد) قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہے۔''

قَالَ الْفِرَبْرِيُّ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ وَرَّاقَ أَبِي عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: عَنْ إِبْرَاهِيمَ: مُرْسَلٌ، وَعَنِ الضَّحَّاكِ الْمَشْرِقِيِّ: مُسْنَدٌ.

محمد بن یوسف فربری نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کے کاتب ابوجعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا کہ یہ روایت ابراہیم نخعی کے واسطہ سے مرسل ہے لیکن ضحاک مشرقی سے متصل بیان ہوئی ہے۔

(١٤) بَابُ فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ

باب: 14- معوّذات کی فضیلت

وضاحت: معوذات سے مراد تین سورتیں سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہیں، دم پڑھنے کے لیے ان کی تاثیر اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو یہ تینوں پڑھنے کی تلقین کی تھی اور فرمایا کہ ان کی مثل اور کوئی نہیں ہے۔ ان میں سورۂ اخلاص اللہ کی صفات پر مشتمل ہے اگرچہ اس میں پناہ وغیرہ کے الفاظ کی صراحت نہیں ہے، اللہ کی صفات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اسے بھی معوذ کا درجہ حاصل ہے۔[1]

٥٠١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا. [راجع: ٤٤٣٩]

[5016] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرتے۔ پھر جب آپ کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آپ کے ہاتھوں کو برکت کی امید سے آپ کے جسد اطہر پر پھیرتی تھی۔

٥٠١٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، فَقَرَأَ فِيهِمَا ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [انظر: ٥٧٤٨، ٦٣١٩]

[5017] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر رات جب بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان پر پھونک مارتے اور ان پر ﴿قل هو الله احد﴾، ﴿قل اعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل اعوذ برب الناس﴾ پڑھتے، پھر ان دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر مبارک اور چہرۂ انور پر ہاتھ پھیرتے، پھر باقی جسم پر۔ اس طرح آپ ﷺ تین مرتبہ یہ عمل کرتے تھے۔

(١٥) بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب: 15- تلاوتِ قرآن کے وقت سکینت اور فرشتوں کا نازل ہونا

٥٠١٨ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

[5018] حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ وہ ایک دفعہ رات کے وقت سورۂ بقرہ کی

[1] فتح الباري: 78/9.

قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ، إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ، فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ وَسَكَنَتِ الْفَرَسُ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ، فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: «اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ، اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ»، قَالَ: فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا. قَالَ: «وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا، لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ».

تلاوت کررہے تھے اوران کے قریب ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ اس دوران میں گھوڑا بدکنے لگا تو انھوں نے تلاوت بند کر دی اور گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ وہ پھر پڑھنے لگے تو گھوڑے نے بھی اچھل کود شروع کر دی۔ انھوں نے تلاوت بند کی تو وہ بھی ٹھہر گیا۔ وہ پھر پڑھنے لگے تو گھوڑنے بھی اچھل کود شروع کر دی۔ چونکہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا اور انھیں خطرہ محسوس ہوا کہ گھوڑا اسے روند ڈالے گا، انھوں نے تلاوت بند کردی اور بیٹے کو وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر انھوں نے اوپر نظر اٹھائی تو وہاں کچھ دکھائی نہ دیا۔ صبح کے وقت انھوں نے یہ واقعہ نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے۔ اے ابن حضیر! تم تلاوت بند نہ کرتے۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ڈر لگا کہ گھوڑا میرے بیٹے یحییٰ کو کچل دے گا کیونکہ وہ اس کے قریب ہی تھا۔ میں نے سر اٹھایا اور یحییٰ کی طرف گیا، پھر میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ چھتری جیسی کوئی چیز ہے جس میں بہت سے چراغ روشن ہیں۔ میں دوبارہ باہر آیا تو میں اسے نہ دیکھ سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو وہ کیا تھا؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ فرشتے تھے جو تمھاری آواز سننے کے لیے قریب آرہے تھے۔ اگر تم رات بھر پڑھتے رہتے تو صبح تک دوسرے لوگ بھی انھیں دیکھتے وہ ان سے نہ چھپ سکتے۔''

قَالَ ابْنُ الْهَادِ: وَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ.

(راویٔ حدیث) ابن ہاد نے کہا: مجھ سے یہ حدیث عبداللہ بن خباب نے بیان کی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔

(١٦) بَابُ مَنْ قَالَ: لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ

باب: 17- نبی ﷺ نے وہی قرآن چھوڑا ہے جو دو جلدوں کے درمیان ہے کا بیان

٥٠١٩ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ: أَتَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ، قَالَ: وَدَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ.

[5019] حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور شداد بن معقل، حضرت ابن عباس ؓ کے پاس گئے، ان سے حضرت شداد نے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے اس قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن بھی چھوڑا تھا؟ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: آپ ﷺ نے وہی کچھ چھوڑا جو آج دو جلدوں کے درمیان محفوظ ہے۔ عبدالعزیز بن رفیع نے کہا کہ ہم محمد ابن حنفیہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی یہی کہا کہ آپ ﷺ نے وہی کچھ چھوڑا ہے جو آج دو جلدوں میں محفوظ ہے۔

(١٧) بَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ

باب: 17- ہر قسم کے کلام پر قرآن کریم کی فضیلت کا بیان

٥٠٢٠ - **حَدَّثَنَا** هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ فِيهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا». [انظر: ٥٠٥٩، ٥٤٢٧، ٧٥٦٠]

[5020] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس مومن شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے سنگترے جیسی ہے جس کا مزہ بھی لذیذ اور خوشبو بھی بہترین ہوتی ہے۔ اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور جیسی ہے جس کا مزہ تو اچھا لیکن اس میں خوشبو نہیں۔ فاجر کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل ریحان جیسی ہے اس کی خوشبو تو اچھی ہے لیکن مزہ کڑوا ہے۔ اور فاجر کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن جیسی ہے جس کا مزہ کڑوا اور خوشبو نہیں ہے۔''

٥٠٢١ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ

[5021] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی

سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَمَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى الْعَصْرِ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى، ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، قَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً. قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَذَاكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ شِئْتُ». [راجع: ٥٥٧]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسلمانو! گزشتہ امتوں کی عمر کے مقابلے میں تمھاری عمر ایسے ہے جیسے عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہوتا ہے۔ تمھاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر لگائے اور ان سے کہا: ایک قیراط مزدوری پر میرا کام صبح سے دوپہر تک کون کرے گا؟ یہ کام یہودیوں نے کیا۔ پھر اس نے کہا: وہ کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک قیراط مزدوری پر میرا کام کرے؟ تو یہ کام نصاریٰ نے کیا۔ پھر تم نے عصر سے مغرب تک دو، دو قیراط مزدوری پر کام کیا۔ یہود و نصاریٰ نے کہا: ہم نے کام زیادہ کیا ہے لیکن اجرت کم ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمھارا کچھ حق مارا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ (اللہ نے) فرمایا: یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں عطا کروں۔''

(١٨) بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: 18- اللہ عزوجل کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کا بیان

٥٠٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى: آوْصَى النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ، أُمِرُوا بِهَا وَلَمْ يُوصِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ. [راجع: ٢٧٤٠]

[5022] حضرت طلحہ بن مصرف سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: آیا نبی ﷺ نے کوئی وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیوں فرض کیا گیا؟ لوگوں کو تو وصیت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور خود آپ نے کوئی وصیت نہیں فرمائی؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

(١٩) بَابُ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

باب: 19- جو قرآن کے سبب بے نیاز نہ ہوا

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنزَلْنَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کیا انھیں یہ کافی نہیں کہ ہم نے

عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ﴾ [العنكبوت: ٥١]

آپ پر وہ کتاب اتاری جوان پر پڑھی جاتی ہے۔“

٥٠٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَمْ يَأْذَنِ اللهُ لِنَبِيٍّ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ». وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ: يُرِيدُ يَجْهَرُ بِهِ. [انظر: ٥٠٢٤، ٧٤٨٢، ٧٥٤٤]

[5023] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو کسی چیز کے لیے اس قدر اجازت نہیں دی جس قدر قرآن کریم کی وجہ سے بے نیاز ہونے کی دی ہے۔“ راوئ حدیث کے ایک شاگرد کہتے ہیں: اس سے مراد قرآن کریم کو خوش الحانی سے بآواز بلند پڑھنا ہے۔

٥٠٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِنَبِيٍّ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ». قَالَ سُفْيَانُ: تَفْسِيرُهُ يَسْتَغْنِي بِهِ. [راجع: ٥٠٢٣]

[5024] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کی اس قدر اجازت نہیں دی جس قدر اپنے نبی کو قرآن کریم سے غنا حاصل کرنے کی دی ہے۔“ سفیان نے کہا کہ اس کی تفسیر قرآن کریم سے غنا حاصل کرنا ہے۔

فائدہ: عربی زبان میں تغني کے متعدد معنی ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ تحسین الصوت قرآن کریم کو خوش الحانی اور بہترین آواز سے پڑھنا۔ ○ استغناء قرآن کریم کی وجہ سے دیگر کتب سے مستغنی ہو جانا اور ان کی طرف کوئی توجہ نہ دینا۔ ○ التحزن قرآن کریم کو غم و اندوہ سے پڑھانا تاکہ فکر آخرت پیدا ہو۔ ○ التشاغل قرآن کریم میں اس قدر مصروف ہو جانا کہ دوسری کسی چیز کی طرف توجہ نہ جائے۔ ○ التلذذ قرآن کریم پڑھتے وقت لذت و سرور حاصل کرنا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے دوسرے معنی کو ترجیح دی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کی طرف توجہ نہ دی جائے اور نہ ہی ان کی پروا کرے۔ تائید کے لیے انھوں نے درج بالا آیت کریمہ کو پیش کیا ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٢٠) بَابُ اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ

باب:20- قرآن پڑھنے والے پر رشک کرنا

٥٠٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ

[5025] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”حسد (رشک) تو صرف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا اور وہ رات کی گھڑیوں میں اس کے ذریعے سے قیام کرتا ہے، دوسرا وہ

اللَّيْلِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ». [انظر: ٧٥٢٩]

آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ دن رات اس کی خیرات کرتا رہتا ہے۔"

٥٠٢٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ ما يَعْمَلُ». [انظر: ٧٢٣٢، ٧٥٢٨]

[5026] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حسد (رشک) تو صرف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا اور وہ اسے دن رات تلاوت کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کا پڑوسی کہتا ہے، کاش: مجھے بھی وہ دیا جاتا جو فلاں کو ملا ہے تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے حق کی بالادستی کے لیے خرچ کرتا ہے حتی کہ اسے دیکھ کر دوسرا شخص کہتا ہے: کاش! مجھے بھی (مال) دیا جاتا جیسے فلاں کو دیا گیا ہے تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔"

(٢١) بَابٌ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

باب: 21- تم میں بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے

٥٠٢٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ». قَالَ: وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ، قَالَ: وَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هٰذَا. [انظر: ٥٠٢٨]

[5027] حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔" سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانۂ امارت تک لوگوں کو قرآن کی تعلیم دی۔ وہ کہا کرتے تھے: یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ تعلیم قرآن کے لیے بٹھا رکھا ہے۔

٥٠٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

[5028] حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ تم سب

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ». [راجع: ٥٠٢٧]

میں سے افضل وہ ہے جو قرآن مجید خود سیکھے اور دوسروں کو سکھلائے۔''

٥٠٢٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ»، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: «أَعْطِهَا ثَوْبًا»، قَالَ: لَا أَجِدُ، قَالَ: «أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَاعْتَلَّ لَهُ، فَقَالَ: «مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟»، قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

[5029] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک خاتون، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ اس نے خود کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے وقف کردیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب مجھے عورتوں سے نکاح کی کوئی ضرورت نہیں۔'' وہاں بیٹھے ایک آدمی نے عرض کی: آپ اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے حق مہر کے طور پر کوئی کپڑا دو۔'' اس نے کہا: مجھے یہ میسر نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اسے کچھ تو دو، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' وہ شخص بہت افسردہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کتنا قرآن یاد ہے؟'' اس نے کہا: مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر میں نے تیرا اس سے نکاح ان سورتوں کے عوض کر دیا جو تجھے یاد ہیں۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز پر فریقین، یعنی خاوند بیوی راضی ہو جائیں وہ مہر ہو سکتی ہے، خواہ وہ کتنی ہی معمولی ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا تھا: ''جاؤ، کچھ تو لاؤ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔''[1] واللّٰه أعلم.

(٢٢) بَابُ الْقِرَاءَةِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

باب:22-قرآن مجید کی زبانی تلاوت کرنا

٥٠٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ

[5030] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کی خدمت میں ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا، پھر نگاہ نیچے کرلی اور سر جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے متعلق کوئی

1 فتح الباري: 97/9.

فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ لَهُ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟»، فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، مَا وَجَدْتُ شَيْئًا. قَالَ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ»، فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّهَا، قَالَ: «أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

فیصلہ نہیں کیا ہے تو وہ بیٹھ گئی۔ اس دوران میں آپ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب اٹھے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو میرے ساتھ اس کا نکاح کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کچھ ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر جاؤ وہاں جا کر دیکھو شاید کوئی چیز مل جائے۔'' چنانچہ وہ گیا، پھر لوٹ آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے وہاں کوئی چیز نہیں ملی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر دیکھو شاید لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔'' وہ دوبارہ گیا اور واپس آ گیا اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی، البتہ میری یہ چادر حاضر ہے۔ حضرت سہل کہتے ہیں کہ اس کے پاس کوئی دوسری چادر بھی نہ تھی۔ اس آدمی نے کہا کہ اس میں سے آدھی پھاڑ کر اسے دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تیری اس چادر کو کیا کرے گی؟ تو پہنے گا تو اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا اور اگر وہ پہنے گی تو تیرے پاس کچھ نہیں ہوگا۔'' چنانچہ وہ شخص بیٹھ گیا اور دیر تک بیٹھا رہا، پھر کھڑا ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ پشت پھیر کر جانے لگا ہے تو اسے بلایا۔ جب وہ آیا تو آپ نے دریافت فرمایا: ''تجھے کتنا قرآن یاد ہے؟'' اس نے کہا کہ فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو انھیں زبانی پڑھ سکتا ہے؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ تجھے قرآن مجید کی جو سورتیں یاد ہیں ان کے بدلے میں نے اسے تمھارے نکاح میں دے دیا ہے۔''

(٢٣) بَابُ اسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ

باب: 23- قرآن مجید کو ہمیشہ پڑھتے رہنا اور اس کا خوب دھیان رکھنا

٥٠٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ».

[5031] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے۔ اگر وہ اس کی نگرانی کرے گا تو اسے روک سکے گا اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔''

٥٠٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ». [انظر: ٥٠٣٩]

[5032] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کا یہ کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ وہ بھلا دیا گیا ہے۔ تم قرآن پڑھتے رہا کرو کیونکہ قرآن انسانوں کے دلوں سے نکل جانے میں اونٹ کے بھاگ جانے سے بھی بڑھ کر ہے۔''

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ مِثْلَهُ. تَابَعَهُ بِشْرٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ. وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ شَقِيقٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

عثمان نے ہمیں خبر دی، انھوں نے کہا کہ مجھے جریر نے منصور سے ذکر کردہ حدیث جیسی حدیث بیان کی۔ بشر نے بواسطۂ ابن مبارک شعبہ سے روایت کرنے میں محمد بن عرعرہ کی متابعت کی اور ابن جریج نے بواسطۂ عبدہ شقیق سے روایت کرنے میں محمد کی متابعت کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے سنا۔

٥٠٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا».

[5033] حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قرآن مجید ہمیشہ پڑھتے رہو اور دَور کرتے رہو، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ قرآن اونٹ کے اپنی رسی تڑوا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے نکل جاتا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث میں قرآن بھول جانے کی نسبت انسان اپنی طرف کرے اس سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اسے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن بھلایا ہے اور وہی ہر چیز کی تقدیر بناتا ہے۔

(٢٤) بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

٥٠٣٤ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَاحِلَتِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ. [راجع: ٤٢٨١]

باب:24-سواری پر قرآن کی تلاوت کرنا

[5034] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے فتح مکہ والے دن رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اپنی سواری پر سورۂ فتح تلاوت کر رہے تھے۔

(٢٥) بَابُ تَعْلِيمِ الصِّبْيَانِ الْقُرْآنَ

٥٠٣٥ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُفَصَّلَ هُوَ الْمُحْكَمُ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ. [انظر: ٥٠٣٦]

باب:25-بچوں کو قرآن پڑھانا

[5035] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جن سورتوں کو تم مفصل کہتے ہو وہ سب محکم ہیں۔ انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال تھی جبکہ میں اس وقت محکم سورتیں پڑھ چکا تھا۔

٥٠٣٦ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا الْمُحْكَمُ؟ قَالَ: اَلْمُفَصَّلُ. [راجع: ٥٠٣٥]

[5036] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے محکم سورتیں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں یاد کر لی تھیں۔ میں نے پوچھا: محکم سورتیں کون سی ہیں؟ انھوں نے فرمایا: مفصل کی سب سورتیں محکم ہیں۔

(٢٦) بَابُ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ، وَهَلْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا؟

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰٓ ۝ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ﴾ [الأعلى: ٦، ٧]

باب: 26-قرآن کریم بھول جانا اور کیا آدمی یوں کہہ سکتا ہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں۔ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم آپ کو پڑھائیں گے، پھر آپ اسے نہ بھولیں گے مگر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔''

٥٠٣٧ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُورَةِ كَذَا». [راجع: ٢٦٥٥]

[5037] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے! اس نے مجھے فلاں فلاں سورت کی فلاں فلاں آیت یاد دلا دی ہے۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ: «أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا».

حضرت ہشام کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیت کو بھلا دیا تھا۔''

تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ.

ہشام سے روایت کرنے میں علی بن مسہر اور عبدہ نے محمد بن عبید کی متابعت کی ہے۔

٥٠٣٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي سُورَةٍ بِاللَّيْلِ فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا كُنْتُ أُنْسِيتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا». [راجع: ٢٦٥٥]

[5038] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا وہ رات کے وقت ایک سورت پڑھ رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے! اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی جو مجھے فلاں فلاں سورت سے بھلا دی گئی تھی۔''

٥٠٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ؟ بَلْ هُوَ نُسِّيَ». [راجع: ٥٠٣٢]

[5039] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ یوں کہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ اسے یوں کہنا چاہیے کہ میں فلاں فلاں آیات بھلا دیا گیا ہوں۔''

(٢٧) بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ: سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا

باب: 27- سورۂ بقرہ اور فلاں فلاں سورت کہنے میں کوئی حرج نہیں

٥٠٤٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ،

[5040] حضرت ابو مسعود انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ بقرہ کی

وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ». [راجع: ٤٠٠٨]

آخری دو آیات رات میں پڑھ لے گا وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔"

٥٠٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ ابْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ، لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ لَهُ: كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَقُودُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا، وَإِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ: «يَا هِشَامُ اقْرَأْهَا»، فَقَرَأَهَا الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ: «اِقْرَأْ يَا عُمَرُ»، فَقَرَأْتُهَا الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». [راجع: ٢٤١٩]

[5041] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ میں نے ان کی قراءت وتلاوت غور سے سنی تو (معلوم ہوا کہ) وہ اسے بہت سے ایسے طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں انھیں پکڑ لیتا، تاہم میں نے انتظار کیا۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر ڈال دی اور انھیں کھینچتے ہوئے کہا: تجھے یہ سورت کس نے پڑھائی جو میں نے تجھے پڑھتے سنی ہے؟ انھوں نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا ہے۔ میں نے انھیں کہا کہ تم غلط بیانی کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! خود رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی یہ سورت پڑھائی ہے جو میں نے تجھ سے سنی ہے، تاہم میں انھیں کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے خود سنا ہے کہ یہ شخص سورۃ الفرقان کو ایسی قراءت میں پڑھ رہا تھا جس کی تعلیم آپ نے مجھے نہیں دی، حالانکہ خود آپ ہی نے مجھے سورۃ الفرقان پڑھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ہشام! تم یہ سورت پڑھ کر سناؤ۔'' انھوں نے وہ (سورت) اس طرح سے پڑھی جس طرح میں پہلے ان سے سن چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر آپ نے مجھے فرمایا: ''اے عمر! اب تم پڑھ کر سناؤ۔'' چنانچہ میں نے اسے اس طرح سے پڑھا جس طرح آپ ﷺ نے مجھے پڑھایا

تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے، اس لیے تمھیں جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔''

٥٠٤٢ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا». [راجع: ٢٦٥٥]

[5042] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک قاری سے سنا جبکہ وہ رات کے وقت مسجد میں قرآن پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے! اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی جو میں فلاں، فلاں سورت سے چھوڑ گیا تھا۔''

(٢٨) بَابُ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ

باب: 28- قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَرَتِّلِ ٱلْقُرْءَانَ تَرْتِيلًا﴾ [المزمل: ٤] وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَقُرْءَانًا فَرَقْنَٰهُ لِتَقْرَأَهُۥ عَلَى ٱلنَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ﴾ [الإسراء: ١٠٦] وَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُهَذَّ كَهَذِّ الشِّعْرِ. ﴿يُفْرَقُ﴾: يُفَصَّلُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَقْنَاهُ: فَصَّلْنَاهُ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔'' نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے قرآن کو موقع بہ موقع الگ الگ کر کے نازل کیا ہے تاکہ آپ اسے وقفے وقفے سے لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔'' اور مکروہ ہے کہ قرآن کریم کو شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھا جائے۔ یُفْرَقُ کے معنی ہیں: یُفَصَّلُ، یعنی الگ الگ بیان کرنا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: فرقناہ کے معنی ہیں: ہم نے اس کے کئی حصے کر کے اتارا ہے۔

وضاحت: ترتیل کا معنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اور اس کے ادا کرنے میں آہستگی کرنا ہے تاکہ اس کے معانی سمجھنے میں آسانی ہو، اس میں درج ذیل امور داخل ہیں: ○ کسی کلمے کو سہولت اور حسن تناسب کے ساتھ ادا کرنا۔ ○ خوش الحانی اور ادائیگی میں مخارج حروف کا خیال رکھنا۔ ○ ٹھہر ٹھہر کر الگ الگ کر کے الفاظ کو پڑھنا۔ اس طرح پڑھنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ الفاظ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ انسان ان کے معانی پر بھی غور کر سکتا ہے اور یہ معانی ساتھ کے ساتھ دل میں اترتے چلے جاتے ہیں۔

٥٠٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ رَجُلٌ:

[5043] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم صبح صبح عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس گئے۔ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے گزشتہ رات مفصل کی تمام سورتیں

قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقُرَنَاءَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ، ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ، وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حَامِيمَ. [راجع: ٧٧٥]

پڑھی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: شعروں کی طرح تیز تیز پڑھی ہیں؟ بلاشبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی قراءت سنی ہے اور مجھے وہ سورتوں کے جوڑے بھی یاد ہیں جنھیں نبی ﷺ (نمازوں میں) ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ وہ مفصل کی اٹھارہ سورتیں ہیں اور وہ دو سورتیں جن کے شروع میں حٰم ہے۔

٥٠٤٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ﴾ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ، وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي ﴿لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ ٱلْقِيَـٰمَةِ﴾: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِۦ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِۦٓ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُۥ وَقُرْءَانَهُۥ﴾ [القيامة: ١٦، ١٧] فَإِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُۥ﴾ قَالَ: إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ، قَالَ: وَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللهُ. [راجع: ٥]

[5044] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کی خاطر اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔'' جب حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ اپنی زبان اور ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ آپ پر یہ معاملہ گراں تھا اور یہ گرانی واضح طور پر معلوم ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ قیامہ والی مذکورہ آیت نازل فرمائی کہ آپ یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ اس قرآن کو آپ کے دل میں جما دینا اور پڑھا دینا ہمارے ذمے ہے۔ جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کریں۔ جب ہم قرآن نازل کریں تو آپ خاموشی سے سنیں۔ ہمارے ذمے اس کا بیان کرنا بھی ہے، یعنی یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ آپ کی زبان مبارک سے اس کی وضاحت کریں۔ اس کے بعد جب حضرت جبریل علیہ السلام آتے تو آپ گردن جھکا کر اسے سنتے۔ جب وہ چلے جاتے تو آپ ﷺ قرآن اسی طرح پڑھتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا تھا۔

(٢٩) بَابُ مَدِّ الْقِرَاءَةِ

باب:29- قرآن مجید کو کھینچ کھینچ کر پڑھنا

٥٠٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ:

[5045] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس ؓ سے نبی ﷺ کی قراءت کے

سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ يَمُدُّ مَدًّا. [انظر: ٥٠٤٦]

متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ خوب کھینچ کر پڑھا کرتے تھے۔

٥٠٤٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَأَ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ﴾ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ. [راجع: ٥٠٤٥]

[5046] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ سے سوال کیا گیا کہ نبی ﷺ کی قراءت کیسے تھی؟ تو انھوں نے بیان کیا کہ آپ ﷺ کھینچ کر پڑھتے تھے۔ پھر آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھا، یعنی بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے الرحمٰن کو مد کے ساتھ پڑھتے اور الرحیم کو بھی کھینچ کر تلاوت کرتے۔

(٣٠) بَابُ التَّرْجِيعِ

باب:30- آواز کو حلق میں پھیرنا

٥٠٤٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً، يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ. [راجع: ٤٢٨١]

[5047] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار ہو کر تلاوت کر رہے تھے۔ سواری چل رہی تھی اور آپ نہایت نرمی اور آہستگی کے ساتھ سورۂ فتح کی تلاوت میں مصروف تھے۔ تلاوت کے وقت آپ ﷺ اپنی آواز کو حلق میں پھیرتے تھے۔

(٣١) بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ

باب: 31- خوبصورت آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرنا

٥٠٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ: حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا مُوسَى، لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ».

[5048] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اے ابوموسیٰ! بلاشبہ تجھے حضرت داود علیہ السلام جیسی خوش الحانی اور خوبصورت آواز دی گئی ہے۔''

(٣٢) بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَمِعَ الْقُرْآنَ مِنْ غَيْرِهِ

٥٠٤٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ [قَالَ]: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ»، قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي». [راجع: ٤٥٨٢]

باب: 32- جس نے قرآن مجید کو دوسرے سے سننا پسند کیا

[5049] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔'' میں نے عرض کی: میں آپ کے حضور قرآن پڑھوں، حالانکہ آپ پر قرآن نازل کیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں دوسرے سے قرآن سننا پسند کرتا ہوں۔''

(٣٣) بَابُ قَوْلِ الْمُقْرِئِ لِلْقَارِئِ: حَسْبُكَ

٥٠٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ [النساء: ٤١] قَالَ: «حَسْبُكَ الْآنَ»، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. [راجع: ٤٥٨٢]

باب: 33- سننے والا قاری سے کہے کہ بس کرو

[5050] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! مجھے قرآن سناؤ۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کو قرآن سناؤں، حالانکہ آپ پر تو قرآن نازل کیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں (تم مجھے قرآن سناؤ)۔'' میں نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کی حتی کہ میں اس آیت پر پہنچا: ''پھر اس وقت کیا کیفیت ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو (اے رسول!) ان لوگوں پر گواہ لائیں گے۔'' اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''بس کرو، اب یہ کافی ہے۔'' میں نے آپ کی طرف غور سے دیکھا تو آپ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔

(٣٤) بَابٌ: فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ؟

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَٱقْرَءُوا۟ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ [المزمل: ٢٠]

باب: 34- کتنی مدت میں قرآن پڑھا جائے؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''قرآن سے جو آسان ہو اسے پڑھو۔''

٥٠٥١ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ: نَظَرْتُ كَمْ يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَلَمْ أَجِدْ سُورَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ، فَقُلْتُ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ. قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ: أَخْبَرَهُ عَلْقَمَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، وَلَقِيتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّهُ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ». [راجع: ٤٠٠٨]

[5051] حضرت سفیان بن عیینہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے ابن شبرمہ نے بیان کیا کہ میں نے غوروفکر کیا کہ (نماز میں) آدمی کو کتنی آیات کافی ہیں تو میں نے تین آیات سے کم کوئی سورت نہیں پائی، اس لیے میں نے کہا: کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ (نماز میں) تین آیات سے کم تلاوت کرے۔ حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے اس حالت میں ملاقات کی وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، انھوں نے نبی ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا: ''جو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لے وہ اسے کافی ہوجائیں گی۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں کم ازکم دو یا تین آیات کا پڑھ لینا کافی ہوگا۔ حدیث میں دو آیات کے کافی ہونے کے متعلق دو احتمال ہیں: ○ نماز میں کم ازکم کتنی آیات پڑھنا کافی ہیں؟ ○ ایک دن یا رات میں مطلقاً کتنا قرآن پڑھنا کفایت کر جاتا ہے۔ بہرحال جزءِ معین کی تحدید کتاب وسنت سے ثابت نہیں کیونکہ آیت کریمہ مطلق ہے جو اس سے کم کو شامل ہے۔ اور حدیث سے کم ازکم دو آیات کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

٥٠٥٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ، فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا، فَتَقُولُ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا، وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «الْقَنِي بِهِ»، فَلَقِيتُهُ بَعْدُ فَقَالَ: «كَيْفَ تَصُومُ؟»: قُلْتُ: أَصُومُ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: «وَكَيْفَ تَخْتِمُ؟»، قَالَ: كُلَّ لَيْلَةٍ، قَالَ: «صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً، وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ»، قَالَ: قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ». قَالَ:

[5052] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے والد گرامی نے میرا نکاح ایک خاندانی عورت سے کر دیا اور وہ ہمیشہ اپنی بہو کی خبر گیری کرتے رہتے اور اس سے اس کے شوہر (اپنے بیٹے) کا حال دریافت کرتے رہتے تھے۔ وہ کہتی تھیں کہ میرا شوہر اچھا آدمی ہے، البتہ جب سے میں اس کے نکاح میں آئی ہوں انھوں نے اب تک ہمارے بستر پر قدم نہیں رکھا اور نہ کبھی میرے کپڑے ہی میں ہاتھ ڈالا ہے۔ جب بہت سے دن اسی طرح گزر گئے تو میرے والد گرامی نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''مجھ سے اس کی ملاقات کراؤ۔'' چنانچہ اس کے بعد میں نے آپ ﷺ سے ملاقات کی تو آپ نے دریافت فرمایا: ''تم روزے کیسے

قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا»، قَالَ: قُلْتُ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ، صَوْمَ دَاوُدَ، صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ. وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً»، فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَذَاكَ أَنِّي كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ، فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السُّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِالنَّهَارِ، وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا وَأَحْصَى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَيْهِ.

رکھتے ہو؟'' میں نے کہا: ہر روز روزے سے ہوتا ہوں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا: ''قرآن مجید کس طرح ختم کرتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ہر رات قرآن مجید ختم کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو اور ہر مہینے میں ایک بار قرآن ختم کیا کرو۔'' میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ہر ہفتے میں تین روزے رکھا کرو۔'' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''دو دن افطار کرو اور ایک دن روزہ رکھو۔'' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ افضل روزے رکھو جو حضرت داود علیہ السلام کے روزے ہیں، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور سات دن میں ایک بار قرآن ختم کرو۔'' (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے:) کاش! میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت کو قبول کر لیتا کیونکہ اب میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں۔ بہرحال حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے کسی آدمی کو قرآن مجید کا ساتواں حصہ سنا دیتے تھے اور جو وہ پڑھتے دن کے وقت اس کا دور کر لیتے تھے تاکہ رات کو پڑھنے میں آسانی رہے اور جب قوت حاصل کرنا چاہتے تو چند روز افطار کر لیتے تھے اور افطار کے دن شمار کر لیتے، پھر ان دنوں کے برابر روزے رکھ لیتے کیونکہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ وہ ایسی شے ترک کر دیں جس پر پابندی کرتے ہوئے نبی ﷺ سے مفارقت کی تھی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فِي ثَلَاثٍ أَوْ فِي سَبْعٍ، وَأَكْثَرُهُمْ عَلَى سَبْعٍ. [راجع: ١١٣١]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے تین دن میں اور بعض نے پانچ دن میں قرآن ختم کرنے کا ذکر کیا ہے لیکن بیشتر روایات سات رات میں قرآن ختم کرنے کی ہیں۔

فائدہ: اکثر علماء کا موقف یہ ہے کہ ختم قرآن کے لیے مدت کی کوئی تحدید نہیں بلکہ یہ مختلف احوال ومختلف اشخاص پر موقوف ہے، جو شخص تدبر سے پڑھنا چاہے اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ اتنی مدت میں ختم کرے کہ اصل مقصود تدبر وتفکر متاثر نہ ہو اور جو شخص اہم معاملات یا مصالح میں مشغول ہے اس کے لیے اسی قدر مستحب ہے کہ مہماتِ دین میں خلل نہ آئے، ہاں اگر کوئی مصروف نہیں ہے تو وہ جس قدر زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھ سکتا ہو پڑھ لے یہاں تک کہ اکتا نہ جائے اور اسے تیز تیز پڑھنے سے بھی اجتناب کرے۔[1] واللہ أعلم.

٥٠٥٣ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟». [راجع: ١١٣١]

[5053] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تم قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کر لیتے ہو''؟

٥٠٥٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: وَأَحْسِبُنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ» قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ». [راجع: ١١٣١]

[5054] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ہر مہینے میں ایک بار قرآن مجید ختم کیا کرو۔'' میں نے عرض کی: مجھ میں تو زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا تم سات راتوں میں قرآن مجید ختم کیا کرو، اس سے زیادہ نہ پڑھو۔''

(٣٥) بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب: 35- تلاوت قرآن کے وقت رونا

٥٠٥٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ - قَالَ يَحْيَى: بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ - قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ. [وَ] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ

[5055] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میرے سامنے قرآن کی تلاوت کرو۔'' میں نے عرض کی: کیا میں آپ کو قرآن سناؤں، حالانکہ آپ پر تو قرآن نازل کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے قرآن سنوں۔'' انھوں نے کہا: پھر میں نے سورۂ نساء کی

1 فتح الباري: 121/9.

الْأَعْمَشُ: وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَأْ عَلَيَّ»، قَالَ: قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي»، قَالَ: فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا﴾ [النساء: ٤١] قَالَ لِي: «كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ»، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ.

[راجع: ٤٥٨٢]

تلاوت شروع کی۔ جب میں درج ذیل آیت پر پہنچا: ''پھر اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ لائیں گے۔'' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''رک جاؤ۔'' اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

٥٠٥٦ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «اقْرَأْ عَلَيَّ»، قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي». [راجع: ٤٥٨٢]

[5056] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔'' میں نے عرض کی: کیا میں آپ کے سامنے قرآن پڑھوں، حالانکہ آپ پر تو قرآن نازل کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک میں کسی دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں۔''

فائدہ: تلاوت قرآن کے وقت گریہ طاری ہونا عارفین کی صفت، کاملین کا طریقہ اور صالحین کا شعار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک وہ لوگ جنھیں اس سے پہلے علم دیا گیا تھا، جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں۔ (اور ان پر گریہ طاری ہوجاتا ہے)۔''[1] تلاوت قرآن کے وقت رونا مستحب عمل ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تلاوت قرآن کے وقت دل میں غم اور خوف کی کیفیت پیدا کی جائے اور قرآن میں جو وعید اور سختی کا ذکر آئے اسے مستحضر کر کے غور وفکر کرے کہ مجھ میں کہاں کہاں تقصیر واقع ہوئی ہے اگر یہ کیفیت طاری نہ ہو تو اپنے آپ پر رونا چاہیے کیونکہ یہ بہت بڑی مصیبت ہے۔[2]

---

1 بنيّ إسرآئيل 109:17. 2 فتح الباري: 123/9.

(٣٦) بَابُ إِثْمِ مَنْ رَاءَى بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ، أَوْ فَجَرَ بِهِ

باب: 36- اس شخص کے گناہ کا بیان جس نے ریاکاری یا شکم پروری کے لیے قرآن پڑھا، یا اس کے ذریعے سے فساد برپا کیا

٥٠٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٣٦١١]

[5057] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''آخر زمانے میں نوجوان مگر بے وقوف ظاہر ہوں گے۔ وہ مخلوق سے بہترین ذات کا قول ذکر کریں گے لیکن وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر، شکار کو پار کر کے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم جہاں بھی انھیں پاؤ وہیں قتل کر دو۔ ان کو قتل کرنے کا قیامت کے دن اجر ملے گا۔''

٥٠٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا، وَيَتَمَارَى فِي

[5058] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''تم میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں حقیر خیال کرو گے۔ تمھیں اپنے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں اور اپنے اعمال ان کے اعمال کے مقابلے میں معمولی نظر آئیں گے۔ وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے۔ شکاری اس کے پیکان کو دیکھتا ہے تو اس میں کچھ نہیں دیکھتا۔ وہ تیر کی لکڑی پر نظر کرتا ہے تو وہاں کچھ نہیں پاتا۔ وہ تیر کے پر کو دیکھتا ہے تو کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ اس کے سوفار (چٹکی) میں

الْفُوقِ». [راجع: ٣٣٤٤]

شک کرتا ہے کہ شاید اس میں کوئی چیز ہو۔''

فائدہ: ان احادیث میں خارجی لوگوں کی صفات بیان ہوئی ہیں کہ وہ انتہائی درجے کے ریا کار اور دینی روپ میں فسق و فجور پھیلانے والے ہوں گے، جس طرح تیر شکار کو لگتے ہی باہر نکل جاتا ہے وہی حال ان لوگوں کا ہوگا کہ اسلام میں آتے ہی اس سے باہر ہوجائیں گے، جس طرح تیر میں شکار کے خون وغیرہ کا کوئی اثر نہیں ہوتا وہی حال ان کی تلاوت کا ہوگا اس کا کوئی اثر ان کے دلوں پر نہیں ہوگا، بظاہر دین دار لیکن ان کے دل نور ایمان سے یکسر خالی ہوں گے۔ اس حدیث کی عنوان سے مطابقت اس طرح ہے کہ جب تلاوت قرآن غیر اللہ کے لیے ہوگی تو ریا کاری اور شکم پروری ہی ان کا مقصد ہوگا۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے سوال کرو قبل اس کے کہ لوگ قرآن کی تعلیم کو ذریعہ معاش بنائیں گے کیونکہ قرآن کو تین قسم کے لوگ سیکھتے ہیں: ایک فخر و ریا کاری کے لیے، دوسرے شکم پروری کے لیے، تیسرے محض اللہ کی رضا کے لیے، بہرحال قرآن کریم کو محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے پڑھنا اور سیکھنا چاہیے۔[1]

٥٠٥٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيثٌ، وَرِيحُهَا مُرٌّ». [راجع: ٥٠٢٠]

[5059] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا اور اس پر عمل بھی کرتا ہے سنگترے کی طرح ہے جس کا مزہ بھی لذیذ اور خوشبو بھی اچھی ہے۔ اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا مگر اس کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا ذائقہ تو اچھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل بونہ کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا اندرائن کی طرح ہے جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور اس کی بو بھی خراب ہوتی ہے۔''

(٣٧) بَابٌ: اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ

باب: -قرآن مجید کی تلاوت کرو جب تک تمھارے دل مانوس رہیں

٥٠٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ

[5060] حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

1 فتح الباري: 126/9.

أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ». [انظر: ٥٠٦١، ٧٣٦٤، ٧٣٦٥]

ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک تمھارے دلوں میں الفت رہے، جب اس میں تمھیں اختلاف کا اندیشہ ہو تو اٹھ جاؤ۔''

٥٠٦١ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ». [راجع: ٥٠٦٠]

[5061] حضرت جندب بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تک تمھارے دل جمے رہیں قرآن مجید پڑھتے رہو اور جب اختلاف کرنے لگو تو اٹھ جاؤ۔''

تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبَانُ. وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَوْلَهُ. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ عُمَرَ، قَوْلَهُ. وَجُنْدَبٌ أَصَحُّ وَأَكْثَرُ.

حارث بن عبید اور سعید بن زید نے ابو عمران سے روایت کرنے میں سلام بن ابو مطیع کی متابعت کی ہے۔ مذکورہ حدیث کو حماد بن سلمہ اور ابان نے مرفوع ذکر نہیں کیا۔ غندر نے شعبہ کے ذریعے سے ابو عمران سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے جندب ؓ سے ان کا قول سنا۔ اور ابن عون نے ابو عمران سے، وہ عبداللہ بن صامت سے، انھوں نے حضرت عمر ؓ سے ان کا قول ذکر کیا ہے لیکن جندب کی روایت اصح اور اکثر ہے۔

فائدہ: اس حدیث کے کئی ایک مفہوم بیان کیے گئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ جب تک قرآن کی تلاوت میں دل لگا رہے تو اسے پڑھتے رہو، جب دل اچاٹ ہو جائے تو چھوڑ دو کیونکہ حضور قلب کے بغیر قرآن کی تلاوت کرنا انتہائی غیر موزوں ہے۔ ○ قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک تمھارے دل ملے جلے ہوں اور اختلاف و فساد کی نیت نہ ہو، پھر جب اختلاف پڑ جائے اور تکرار و فساد کی نیت ہو جائے تو قرآن پڑھنا موقوف کر دو۔ ○ جب قرآن پڑھنے والوں میں الفت رہے تو قرآن پڑھتے رہو، جب اختلاف پیدا ہونے لگے تو جھگڑا نہ کرو بلکہ قرآن پڑھنا بند کر دو۔ صحابۂ کرام ؓ کا اختلاف قراءات و لغات میں تھا اور انھیں اس قسم کا اختلاف چھوڑ دینے کا حکم ہوا تا کہ قراءات متواترہ کا انکار نہ کر بیٹھیں۔ امام بخاری ؒ نے آئندہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی حدیث اسی معنی کی تائید میں بیان کی ہے کہ قراءات و لغات کو وجہ نزاع نہ بنایا جائے۔

٥٠٦٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ ابْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَآ» أَكْبَرُ عِلْمِي قَالَ: «فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَأَهْلَكَهُمْ». [راجع: ٢٤١٠]

[5062] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ایک آدمی سے سنا جو ایک آیت ایسے طریقے سے پڑھ رہا تھا کہ انھوں نے نبی ﷺ سے اس کے خلاف سنا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں ٹھیک پڑھتے ہو۔'' میرا غالب گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''بلاشبہ تم سے پہلے لوگوں نے کتاب اللہ میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو تباہ کر دیا۔''

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

67 - كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَٱنكِحُوا۟ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ﴾ [النساء: ٣]

٥٠٦٣ - **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَدْ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَأَنَا أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي

باب: 1- نکاح کی رغبت دلانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھیں جو عورتیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو۔''

[5063] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ تین آدمی نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آئے تاکہ وہ نبی ﷺ کی عبادت کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ جب انھیں (اس کی) خبر دی گئی تو انھوں نے اسے کم خیال کیا، کہنے لگے کہ ہمارا نبی ﷺ کی عبادت سے کیا مقابلہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ بخش دیے ہیں، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے آئے اور آپ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم نے یہ یہ باتیں کہی ہیں؟ خبردار! اللہ کی قسم! میں تمھاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ

فَلَيْسَ مِنِّي».

پرہیز گار ہوں لیکن میں روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اس کے علاوہ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

فائدہ: درج بالا حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اسی قسم کی فکری اصلاح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے تارک دنیا ہونا ضروری نہیں بلکہ ایسا کرنا اپنی فطرت سے جنگ کرنا ہے۔ شادی نکاح کرنا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے جو اس سے روگردانی کرتا ہے اس کا تعلق دین اسلام سے کٹ جاتا ہے۔ واللّٰه أعلم.

٥٠٦٤ - **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ: سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي ٱلْيَتَـٰمَىٰ فَٱنكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ مَثْنَىٰ وَثُلَـٰثَ وَرُبَـٰعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَٰحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَـٰنُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَلَّا تَعُولُوا﴾ [النساء: ٣] قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا، يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ. [راجع: ٢٤٩٤]

[5064] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا: ''اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمھیں پسند ہوں دو دو، خواہ تین تین، خواہ چار چار سے تم نکاح کر لو۔ اگر تمھیں خطرہ ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے یا لونڈی جو تمھاری ملکیت میں ہو۔ اس صورت میں قوی امید ہے کہ تم ظلم و زیادتی نہیں کرو گے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اے بھانجے! آیت کریمہ میں ایسی یتیم لڑکی کا ذکر ہے جو اپنے سرپرست کی پرورش میں ہو اور وہ اس کے مال و متاع اور حسن و جمال کی وجہ سے اس کی طرف مائل ہو اور اس سے معمولی حق مہر کے بدلے شادی کرنا چاہتا ہو تو آیت کریمہ میں ایسے شخص کو یتیم لڑکی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہاں، اگر اس کے ساتھ انصاف کر سکتا ہو اور پورا حق مہر دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو اجازت ہے۔ بہر حال ایسے لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی زیر پرورش (یتیم بچیوں) سے نکاح کرنے کے بجائے دوسری عورتوں سے شادی کر لیں۔

(٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنِ اسْتَطَاعَ [مِنْكُمْ] الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ». وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ؟

باب: 2- نبی ﷺ کے فرمان: ''جو تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو نیچا رکھتا ہے اور شرمگاہ کو محفوظ کرتا ہے'' نیز کیا وہ جسے نکاح کی حاجت نہ ہو نکاح کرے؟ کا بیان

٥٠٦٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَيَا فَقَالَ عُثْمَانُ: هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ؟ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هٰذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلْقَمَةُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ، لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ». [راجع: ١٩٠٥]

[5065] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے ہمراہ تھا کہ ان سے حضرت عثمان ؓ نے منیٰ میں ملاقات کی اور انھوں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پھر وہ دونوں تنہائی میں چلے گئے۔ (اس دوران میں) حضرت عثمان ؓ نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ پسند کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کر دیں جو آپ کے گزشتہ ایام کی یاد تازہ کر دے؟ چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ اس کی ضرورت محسوس نہ کرتے تھے، اس لیے انھوں نے مجھے اشارہ فرمایا اور کہا: علقمہ! ادھر آؤ۔ جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ یہ کہہ رہے تھے: اگر آپ کا پروگرام ہو تو نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا: ''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو بھی شادی کی طاقت رکھتا ہو تو اسے نکاح کر لینا چاہیے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھ لے کیونکہ ان سے نفسانی خواہشات ٹوٹ جاتی ہیں۔''

فائدہ: وجاء کا لغوی معنی خصی ہونا ہے لیکن خصی ہونے کی کسی حالت میں اجازت نہیں بلکہ اس کا متبادل یہ ہے کہ شہوت کو توڑنے کے لیے روزے رکھے جائیں۔ یاد رہے کہ ایک دو روزے کسر شہوت کے لیے کافی نہیں بلکہ التزام سے روزے رکھنا شہوت توڑنے کا موجب بنتا ہے۔

(٣) بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ

باب: 3- جو نکاح (کے لوازمات) کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے

٥٠٦٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ». [راجع: ١٩٠٥]

[5066] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نوجوان رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہا کرتے تھے۔ ہمارے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''نوجوانو! جو کوئی تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کر لے کیونکہ نکاح کا عمل آنکھ کو بہت زیادہ نیچے رکھنے والا اور شرمگاہ کی خوب حفاظت کرنے والا ہے۔ اور جو کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا، اسے روزے رکھنے چاہییں کیونکہ یہ اس کے لیے شہوت توڑنے والے ہیں۔''

(٤) بَابُ كَثْرَةِ النِّسَاءِ

باب: 4- تعدد ازواج کا بیان

٥٠٦٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا، فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعٌ، كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ.

[5067] حضرت عطاء سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے جو مقام سرف میں پڑھا گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ نبی ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ہیں، تم جب ان کا جنازہ اٹھاؤ تو اسے جھٹکے نہ دینا اور نہ زور، زور سے حرکت دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی سے لے کر چلو۔ بلاشبہ نبی ﷺ کے پاس (وفات کے وقت) نو بیویاں تھیں، ان میں سے آٹھ کے لیے تو آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی۔

فائدہ: تعدد ازواج کے سلسلے میں ہم افراط و تفریط کا شکار ہیں، چنانچہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام میں تعدد ازواج کی کوئی حد مقرر نہیں اور قرآن کریم میں جو دو، دو، تین تین اور چار چار کے الفاظ آئے ہیں وہ بطور محاورہ ہیں لیکن یہ موقف دو لحاظ سے غلط ہے۔ ایک یہ کہ اگر اجازت عام ہوتی تو صرف یہ الفاظ کافی تھے کہ ''دوسری عورتوں سے شادی کر لو جو تمھیں پسند ہوں۔'' چار تک تعین کرنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی۔ دوسرے یہ کہ سنت نے چار تک حد کی تعیین کر دی ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے چار کا انتخاب کر لو۔''[1] حدیث کی صراحت کے بعد کسی مسلمان کا شیوہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری بات کرے، اس سلسلے

1 سنن ابن ماجہ، النکاح، حدیث: 1953.

میں تفریط یہ ہے کہ صرف ایک عورت سے شادی کی جائے، ان کے ہاں تعدد ازواج کی اجازت ہنگامی اور جنگی حالات میں تھی، یہ حضرات مغربی تہذیب سے مرعوب ہیں۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تمھیں خدشہ ہو کہ ان میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے۔'' پھر اس سورت میں ہے: ''اگر تم چاہو بھی کہ اپنی بیویوں کے ساتھ انصاف کرو تو تم ایسا نہ کر سکو گے۔'' گویا پہلے تعدد ازواج کی جو مشروط اجازت دی گئی تھی اسے آئندہ آیت سے ختم کر دیا گیا، یہ استدلال اس لیے غلط ہے کہ مذکورہ آیت میں مذکور ہے: ''لہٰذا اتنا تو کرو کہ بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ اور دوسری کو لٹکتا ہوا چھوڑ دو'' اور جن باتوں کی طرف عدم انصاف کا اشارہ ہے اس سے مراد وہ امور ہیں جو انسان کے اختیار میں نہیں ہیں اور انصاف کا مطالبہ صرف ان باتوں میں ہے جو اس کے اختیار میں ہیں جیسے نان ونفقہ، اس کی ضروریات کا خیال رکھنا اور شب بسری کے سلسلے میں باری مقرر کرنا وغیرہ۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''یا اللہ! جن باتوں میں مجھے اختیار ہے ان میں سب بیویوں سے یکساں سلوک کرتا ہوں اور جو باتیں میرے اختیار میں نہیں تو وہ مجھے معاف فرما دے۔''[1] امام ابو داود ؒ نے وضاحت کی ہے کہ قلبی تعلقات میں انسان بے اختیار ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

٥٠٦٨ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَطَوَّفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٦٨]

[5068] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاتے تھے جبکہ آپ کی نو بیویاں تھیں۔ (امام بخاری ؒ نے کہا:) مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، ان سے حضرت انس ؓ نے بیان کیا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے پھر یہی حدیث بیان کی۔

٥٠٦٩ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً.

[5069] حضرت سعید بن جبیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس ؓ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے فرمایا: شادی کر لو کیونکہ اس امت کے جو بہترین شخص تھے ان کی بہت سی بیویاں تھیں۔

(٥) بَابُ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى

باب: 5- جو شخص ہجرت یا کوئی نیک عمل کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے کرتا ہے تو اسے اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا

1 سنن أبي داود، النكاح، حديث: 2134.

٥٠٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». [راجع: ١]

[5070] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عمل کا ثواب نیت کے مطابق ہو گا اور ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہے، اس لیے جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے، اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کا ثواب ہو گا اور جس شخص کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے وطن چھوڑا ہے۔''

(٦) بَابُ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ

باب: 6- کسی ایسے تنگ دست کی شادی کر دینا جس کے پاس صرف قرآن اور اسلام ہے

فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت سہل بن سعد ؓ سے مروی ایک حدیث ہے جسے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

٥٠٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٦١٥]

[5071] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے جبکہ ہمارے ساتھ بیویاں نہ تھیں، اس لیے ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم خود کو خصی نہ کر لیں؟ آپ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔

(٧) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ انْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا

باب: 7- کسی شخص کا اپنے بھائی سے یہ کہنا: ''میری دو بیویوں میں سے جس کو پسند کر لو میں اسے تمھاری خاطر طلاق دیتا ہوں'' کا بیان

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ.

یہ روایت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے بیان کی ہے۔

٥٠٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ،

[5072] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے،

عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ، فَقَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَأَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: «مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟»، فَقَالَ: تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً، قَالَ: «فَمَا سُقْتَ؟» قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ».

[راجع: ٢٠٤٩]

انھوں نے کہا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف ؓ (مدینہ طیبہ) آئے تو نبی ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری ؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ انصاری کی دو بیویاں تھیں۔ انھوں نے بیویوں میں سے ایک اور مال میں سے نصف دینے کی انھیں پیش کش کی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھارے اہل وعیال اور مال ومتاع میں برکت فرمائے! آپ مجھے بازار کا راستہ بتا دیں، چنانچہ وہ بازار گئے اور وہاں سے کچھ گھی اور کچھ پنیر کی خرید وفروخت کی اور نفع حاصل کیا۔ نبی ﷺ نے چند دنوں کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کو دیکھا کہ ان پر زعفران کی زردی لگی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''اسے مہر میں کیا دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: گٹھلی بھر سونا۔ آپ نے فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔''

(٨) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ

باب:8- مجرد رہنے اور خصی ہونے کی ممانعت

٥٠٧٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ: سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.

[انظر: ٥٠٧٤]

[5073] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون ؓ کے مجرد رہنے کو مسترد کر دیا۔ اگر آپ انھیں اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

٥٠٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ

[5074] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون ؓ کو عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ اگر آپ انھیں اجازت دے دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا. [راجع: ٥٠٧٣]

٥٠٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا: أَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُحَرِّمُواْ طَيِّبَٰتِ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾ الْآيَةَ [المائدة: ٨٧]. [راجع: ٤٦١٥]

[5075] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ نہ ہوتا تھا۔ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔ پھر آپ نے ہمیں اس امر کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے کے عوض (محدود مدت کے لیے) نکاح کرلیں، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو پاک چیزیں تمھارے لیے حلال کی ہیں، انھیں حرام قرار نہ دو۔''

٥٠٧٦ - وَقَالَ أَصْبَغُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ، وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلَى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ».

[5076] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نوجوان مرد ہوں اور مجھے خود پر زنا کا خوف ہے اور میرے پاس مال بھی نہیں جس کے عوض عورتوں سے نکاح کرلوں۔ آپ خاموش رہے۔ میں نے پھر یہی عرض کی تو آپ بدستور خاموش رہے۔ میں نے پھر اپنی بات دہرائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ! جو تو کرنے والا ہے اس پر قلم خشک ہو چکا ہے، خواہ خصی ہو یا نہ ہو۔''

(٩) بَابُ نِكَاحِ الْأَبْكَارِ

باب:9- کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنا

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ: لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ ﷺ بِكْرًا غَيْرَكِ.

ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ حضرت ابن عباس ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے کہا: نبی ﷺ نے آپ کے علاوہ کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا۔

٥٠٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

[5077] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا، فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ؟ قَالَ: «فِي الَّتِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا»، يَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا.

کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں کہ اگر آپ کسی وادی میں پڑاؤ کریں، وہاں ایک درخت ہو جس میں اونٹ چر گئے ہوں اور ایک ایسا درخت ہو جس میں سے کچھ نہ کھایا گیا ہو تو آپ کس درخت سے اپنے اونٹ کو کھلائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اس درخت سے جو کسی اونٹ کو نہ کھلایا گیا ہو۔'' حضرت عائشہ ؓ کا اشارہ اس طرف تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے علاوہ کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا۔

٥٠٧٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ». [راجع: ٣٨٩٥]

[5078] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں۔ ایک آدمی تمھیں ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے کہہ رہا تھا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے اس کپڑے کو کھولا تو اس میں تمھاری صورت تھی۔ میں نے (دل میں) کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور شرمندۂ تعبیر کرے گا۔''

فائدہ: حافظ ابن حجر ؒ نے ترمذی کے حوالے سے لکھا ہے کہ جو فرشتہ حضرت عائشہ ؓ کی تصویر لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا وہ حضرت جبرائیل ؑ تھے۔[1]

(١٠) بَابُ تَزْوِيجِ الثَّيِّبَاتِ

باب: 10- شوہر دیدہ عورتوں سے نکاح کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ».

حضرت ام حبیبہ ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کی مجھے پیش کش نہ کرو۔''

٥٠٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ، فَتَعَجَّلْتُ

[5079] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک غزوے سے نبی ﷺ کے ہمراہ واپس آئے تو میں نے اپنے سست رفتار اونٹ پر چلنے میں

[1] فتح الباري: 152/9.

عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا يُعْجِلُكَ؟» قُلْتُ: كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: «أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟»، قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟». قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، قَالَ: «أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ». [راجع: ٤٤٣]

جلدی کی۔ اس دوران میں میرے پیچھے سے ایک سوار مجھے آ کر ملا اور اس نے میرے اونٹ کو اپنا چھوٹا سا نیزہ مارا۔ اس وجہ سے میرا اونٹ تیزی سے چلنے لگا جیسا کہ کسی عمدہ اونٹ کی چال تم نے دیکھی ہوگی۔ میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''تمھیں کس چیز کی جلدی ہے؟'' میں نے کہا: میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کنواری سے یا بیوہ سے؟'' میں نے کہا: بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: ''کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی تاکہ تو اس سے دل لگی کرتا اور وہ تجھ سے خوش طبعی کرتی۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر جب ہم مدینہ طیبہ میں داخل ہونے لگے تو آپ نے فرمایا: ''تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ، رات کے وقت گھروں میں جاؤ، تاکہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ اپنے زیر ناف بال صاف کر لیں۔''

٥٠٨٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَارِبٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: تَزَوَّجْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَزَوَّجْتَ؟» فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، فَقَالَ: «مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا؟» فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟». [راجع: ٤٤٣]

[5080] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ''تم نے کیسی عورت سے شادی کی ہے؟'' میں نے کہا: ایک بیوہ سے شادی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم کنواری لڑکیوں کے ساتھ اٹکھیلیاں کرنے سے اجتناب کرتے ہو؟'' راوی حدیث (شعبہ) نے کہا: میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے ذکر کی تو انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کنواری لڑکی سے (شادی) کیوں نہ کی تو اس سے ہنسی مذاق کرتا وہ تجھ سے کھیل کود کرتی؟''

(١١) بَابُ تَزْوِيجِ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ

باب: 11- کم عمر لڑکی کا عمر رسیدہ مرد سے نکاح کرنا

٥٠٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ، فَقَالَ: «أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ».

[5081] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجا تو انھوں نے عرض کی: ''میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اللہ کی کتاب کے مطابق میرے دینی بھائی ہو۔ وہ (عائشہ) میرے لیے حلال ہے۔''

(١٢) بَابٌ: إِلَى مَنْ يَنْكِحُ؟ وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ وَمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ، مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

باب: 12- کس عورت سے نکاح کرے؟ کون سی عورت بہتر ہے؟ اور اپنی نسل کے لیے کون سی عورتیں منتخب کرنا بہتر ہے، مگر یہ واجب نہیں

٥٠٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ». [راجع: ٣٤٣٤]

[5082] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین عورت قریش کی نیک عورت ہے جو اپنے بچے سے اس کی صغرسنی میں بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال و اسباب کی بہت اچھی حفاظت کرنے والی ثابت ہوتی ہے۔''

(١٣) بَابُ اتِّخَاذِ السَّرَارِيِّ، وَمَنْ أَعْتَقَ جَارِيَةً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا

باب: 13- لونڈیاں رکھنا اور جس نے اپنی لونڈی آزاد کر کے اس سے نکاح کرلیا

٥٠٨٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ - يَعْنِي - بِي فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ».

[5083] حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اس کو اچھی تعلیم سے آراستہ کرے، پھر اسے اچھے آداب سکھائے، اس کے بعد اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔ اور جو کوئی اہل کتاب سے اپنے نبی پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرتے ہوئے مجھ پر ایمان لے آئے تو اس کے لیے بھی دوگنا اجر ہے۔ اور جو غلام اپنے آقاؤں کا حق ادا کرے اور اپنے رب کا

بھی حق ادا کرے تو اسے بھی دو گنا ثواب ملے گا۔"

قَالَ الشَّعْبِيُّ: خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

شعبی نے کہا: یہ حدیث کسی معاوضے کے بغیر لے جاؤ، جبکہ پہلے اس سے کم مسائل (معلوم کرنے) کے لیے آدمی کو مدینہ منورہ کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا». [راجع: ٩٧]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اس شخص نے لونڈی کو آزاد کر دیا اور اسے حق مہر بھی ادا کیا۔"

٥٠٨٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ: بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَأَعْطَاهَا هَاجَرَ، قَالَتْ: كَفَّ اللهُ يَدَ الْكَافِرِ وَأَخْدَمَنِي آجَرَ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ. [راجع: ٢٢١٧]

[5084] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "حضرت ابراہیم ؑ نے بظاہر تین خلاف واقعہ باتیں کی ہیں: ایک یہ کہ آپ کا گزر ایک ظالم بادشاہ کے پاس سے ہوا جبکہ آپ کے ہمراہ آپ کی بیوی حضرت سارہ تھیں۔ اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی، (اس میں ہے کہ) اس (بادشاہ) نے بی بی ہاجرہ دے کر ان کو رخصت کیا۔ حضرت سارہ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کا ہاتھ مجھ سے روکے رکھا اور مجھے خدمت کے لیے ہاجرہ بھی عنایت کر دی۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: اے آسمان کے پانی سے گزر اوقات کرنے والو! یہی ہاجرہ تمھاری والدہ ہیں۔

٥٠٨٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، فَمَا كَانَ فِيهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ، أُمِرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَقَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ

[5085] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے خیبر اور مدینے کے درمیان تین دن تک قیام فرمایا اور اسی مقام پر حضرت صفیہ ؓ کے ساتھ خلوت کی۔ پھر میں نے آپ کے ولیمے کے لیے مسلمانوں کو دعوت دی۔ اس دعوت ولیمہ میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت ہی تھا، تاہم دستر خوان بچھانے کا حکم دیا گیا اور اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔ یہی آپ ﷺ کا ولیمہ تھا۔ کچھ مسلمانوں نے کہا کہ حضرت صفیہ ؓ امہات المومنین سے ہے یا آپ کی لونڈی، اس پر کچھ دوسرے لوگوں نے کہا: اگر آپ ﷺ

أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ. [راجع: ٣٧١]

نے ان کے لیے پردے کا اہتمام فرمایا تو وہ ام المومنین ہیں اور اگر پردے کا حکم نہ دیا تو آپ کی باندی ہے۔ بعد ازاں جب آپ نے وہاں سے کوچ کیا تو ان کے لیے اپنی سواری پر اپنے پیچھے جگہ بنائی، نیز ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ ڈال دیا۔

(١٤) بَابُ مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْأَمَةِ صَدَاقَهَا

باب: 14- جس نے لونڈی کی آزادی ہی کو اس کا حق مہر قرار دیا

٥٠٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

[5086] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ ؓ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی ہی کو ان کا حق مہر قرار دیا۔

(١٥) بَابُ تَزْوِيجِ الْمُعْسِرِ

باب: 15- تنگ دست اور مفلس کا شادی کرنا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ﴾ [النور: ٣٢]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انھیں غنی کر دے گا۔''

٥٠٨٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: «وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: «اِذْهَبْ

[5087] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں حاضر خدمت ہوں اور اپنی ذات آپ کو ہبہ کرتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے نظر اوپر اٹھا کر اسے دیکھا، پھر اپنی نگاہ نیچے کی اور سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس خاتون نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ تب آپ کے صحابۂ کرام ؓ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کچھ مال ہے؟'' اس نے کہا: اللہ کے

إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا؟» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ». فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ. وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ». فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ، فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» قَالَ: مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، عَدَّدَهَا، فَقَالَ: «تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ».

[راجع: ٢٣١٠]

رسول! اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر جاؤ، ممکن ہے کہ وہاں سے کوئی چیز مل جائے۔'' چنانچہ وہ گئے اور واپس آ کر کہا: اللہ کی قسم! میں نے وہاں کچھ نہیں پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو اگر لوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے تو لے آؤ۔'' وہ گیا اور واپس آ کر عرض کی: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! میرے پاس لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے، البتہ میرے پاس یہ لنگی ہے..... حضرت سہل ؓ نے کہا کہ اس کے پاس اوڑھنے کے لیے چادر نہ تھی..... اس آدمی نے کہا کہ اس عورت کے لیے لنگی کا نصف ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ عورت تیرے ازار کو کیا کرے گی؟ اگر تو نے اسے باندھ لیا تو اس کے لیے کچھ نہ ہوگا اور اگر اس نے اوڑھ لیا تو تیرے لیے کچھ نہ ہوگا۔'' چنانچہ وہ صاحب بیٹھ گئے حتی کہ جب مجلس لمبی ہوگئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے پیٹھ پھیر کر جاتے دیکھ کر واپسی کا حکم دیا۔ جب وہ واپس آیا تو آپ نے اس سے پوچھا: کیا تمھیں کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے کہا: مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے، اس نے چند سورتوں کے نام شمار کیے۔ آپ نے دوبارہ پوچھا: ''کیا تم زبانی پڑھ سکتے ہو؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اس قرآن کی بدولت جو تمھارے پاس ہے، میں نے اس عورت کا تمھیں مالک بنا دیا ہے۔''

فائدہ: تنگدست آدمی نکاح کر سکتا ہے۔ نکاح کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی تنگدستی دور کرنے کا وعدہ کیا ہے لیکن اس وعدے کا مطلب یہ نہیں کہ جو بھی محتاج شادی کرے گا شادی کے بعد وہ مال دار اور غنی ہو جائے گا بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان نکاح کے بعد احساس ذمہ داری کی وجہ سے پوری طرح محنت کرنے لگتا ہے جو پہلے نہیں کرتا تھا۔ کبھی بیوی اس کے کسب معاش کے سلسلے میں مدد ومعاون بن جاتی ہے، کبھی بیوی کے کنبے والے اس سلسلے میں اس کا ہاتھ بٹاتے ہیں، کبھی مرد کے لیے کمائی اور آمدنی کی ایسی راہیں کھل جاتی ہیں جس کا اسے پہلے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ بہر حال مفلسی اور ناداری کو نکاح کے لیے رکاوٹ خیال نہیں کرنا چاہیے اور یقین رکھنا چاہیے کہ رزق کی تنگی اور فراخی کا انحصار نہ نکاح کرنے پر ہے اور نہ مجرد رہنے پر، لہٰذا اس بنا پر

نکاح سے گریز کرنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ وقتی طور پر تنگ دستی کو نکاح میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نکاح کے بعد رزق کے دروازے اس کے لیے وا کردے۔[1]

(١٦) بَابُ الْأَكْفَاءِ فِي الدِّينِ

وَقَوْلُهُ: ﴿وَهُوَ ٱلَّذِى خَلَقَ مِنَ ٱلْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُۥ نَسَبًا وَصِهْرًا﴾ الْآيَةَ [الفرقان: ٥٤]

٥٠٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ - وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ ﷺ زَيْدًا، وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ ﴿ٱدْعُوهُمْ لِآبَآئِهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَمَوَٰلِيكُمْ﴾ فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ، فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ. فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ - وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ - النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٤٠٠٠]

باب: 16- ہم پلہ ہونے میں دینداری کا لحاظ کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا، پھر اسے نسب اور سسرال والا بنایا۔''

[5088] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جنھوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شرکت کی تھی۔ انھوں نے حضرت سالم بن معقل رضی اللہ عنہ کو لے پالک (منہ بولا بیٹا) بنایا، پھر ان کا نکاح اپنی بھتیجی حضرت ہند بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کر دیا۔ یہ ایک انصاری خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اسی طرح نبی ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا لے پالک قرار دیا تھا۔ دور جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ اگر کوئی کسی کو لے پالک بناتا تو لوگ اسے اسی کی طرف نسبت کر کے پکارا کرتے تھے اور اسے وراثت میں حصہ دار بناتے تھے۔ لیکن جب یہ آیت نازل ہوئی: ''انھیں ان کے حقیقی باپ کی طرف منسوب کر کے پکارو۔'' اس آیت کے نزول کے بعد لوگ انھیں ان کے حقیقی باپ کی طرف منسوب کر کے پکارنے لگے، البتہ جس کے باپ کا علم نہ ہوتا اسے مولیٰ اور دینی بھائی کہا جاتا۔ اس حکم کے بعد حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو القرشی العامری رضی اللہ عنہا نبی کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو اپنے حقیقی بیٹے جیسا خیال کرتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے جو حکم اتارا ہے وہ آپ کو معلوم ہے، پھر آخر تک حدیث بیان کی۔

1 فتح الباري: 164/9.

٥٠٨٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا: «لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ»، قَالَتْ: وَاللهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً، فَقَالَ لَهَا: «حُجِّي وَاشْتَرِطِي، قُولِي: اَللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي». وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ.

[5089] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ضباعہ بنت زبیر ؓ کے پاس گئے اوران سے فرمایا: ''شاید تمھارا حج کرنے کا ارادہ ہے؟'' انھوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں تو خود کو بیمار پاتی ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم حج کا احرام باندھ لو، البتہ شرط لگا کر یوں کہہ دو: اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب تو مجھے روک لے گا'' اور یہ خاتون حضرت مقداد بن اسود ؓ کے نکاح میں تھیں۔

٥٠٩٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ».

[5090] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''عورت سے چار خصلتوں کے پیش نظر نکاح کیا جاتا ہے: مال، نسب، خوبصورتی اور دینداری۔ تمھارے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں! تم دیندار عورت سے شادی کر کے کامیابی حاصل کرو۔''

فائدہ: نکاح کے موقع پر حسب ونسب کا خیال رکھنا مصالح اور فوائد سے خالی نہیں لیکن دینداری اور اخلاق و کردار کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے جیسا کہ اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔

٥٠٩١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا تَقُولُونَ فِي هٰذَا؟» قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ، فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: «مَا تَقُولُونَ فِي هٰذَا؟» قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا». [انظر: ٦٤٤٧]

[5091] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے فرمایا: ''اس شخص کے متعلق تمھاری کیا رائے ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: یہ اس لائق ہے کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجے تو اس سے نکاح کر دیا جائے، اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے اور اگر کوئی بات کرے تو اسے غور سے سنا جائے۔ حضرت سہل نے کہا: اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اتنے میں ایک دوسرا شخص وہاں سے گزرا جو مسلمانوں کے محتاج اور غریب لوگوں سے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے متعلق تمھارا

کیا خیال ہے؟'' صحابہ نے عرض کی: یہ اس لائق ہے کہ اگر پیغام نکاح بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے، اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کوئی بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے شخص جیسے لوگوں سے اگر زمین بھر جائے تو ان سے یہ فقیر مومن بہتر ہے۔''

(١٧) بَابُ الْأَكْفَاءِ فِي الْمَالِ، وَتَزْوِيجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ

باب: 17- ہم پلہ ہونے میں مال داری کو ملحوظ رکھنا، نیز مفلس آدمی کا مال دار عورت سے نکاح کرنا

٥٠٩٢ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى﴾ [النساء: ٣] قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا، فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ. قَالَتْ: وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ إِلَى ﴿وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾ [النساء: ١٢٧] فَأَنْزَلَ اللهُ لَهُمْ، أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا

[5092] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے درج ذیل آیت کے متعلق سوال کیا: ''اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے متعلق انصاف نہیں کر سکو گے.....'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اے میرے بھانجے! مذکورہ آیت میں اس یتیم لڑکی کا حکم بیان ہوا ہے جو اپنے سرپرست کی پرورش میں ہو اور وہ اس کی خوبصورتی اور مال داری کی وجہ سے اس میں دلچسپی رکھتا ہو کہ اس سے نکاح کر لے لیکن اس کا حق مہر پورا پورا ادا نہ کرے۔ اس قسم کے سرپرستوں کو اپنی زیر کفالت یتیم بچیوں سے نکاح کرنا منع قرار دیا گیا ہے۔ البتہ اس صورت میں ان سے نکاح کرنے کی اجازت ہے جب وہ ان کا حق مہر انصاف کے ساتھ پورا پورا ادا کریں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو انھیں زیر کفالت بچیوں کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور وہ (لوگ) آپ سے عورتوں کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں.....'' آخر تک۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ یتیم لڑکیاں اگر

وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ. [راجع: ٢٤٩٤]

خوبصورت اور مال دار ہوں تو ان سے نکاح اور ان کے نسب میں دلچسپی رکھتے ہیں اور پورا پورا حق مہر ادا کر کے ان سے نکاح کر لیتے ہیں لیکن اگر ان میں حسن کی کمی اور مال کی قلت ہو تو پھر ان کی طرف رغبت نہیں ہوتی بلکہ انھیں چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ آیت کا مطلب یہ ہے: جیسے وہ اس وقت یتیم لڑکی کو چھوڑ دیتے ہیں جب وہ نادار ہو اور خوبصورت نہ ہو ایسے ہی انھیں اس وقت بھی چھوڑ دینا چاہیے جب وہ مال دار اور خوبصورت ہو، البتہ اگر اس کے حق میں انصاف کریں اور حق مہر پورا پورا ادا کریں تو اس سے نکاح کر سکتے ہیں۔

(١٨) بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ

باب:18-عورت کی نحوست سے پرہیز کرنے کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ﴾ [التغابن: ١٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک تمھاری بیویوں سے اور تمھاری اولاد میں سے کچھ تمھارے دشمن ہیں۔''

٥٠٩٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمِ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ، وَالْفَرَسِ». [راجع: ٢٠٩٩]

[5093] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نحوست، عورت، مکان اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔''

٥٠٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ». [راجع: ٢٠٩٩]

[5094] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ لوگوں نے نبی ﷺ کے پاس نحوست کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو مکان، عورت اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔''

٥٠٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[5095] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ

مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْمَسْكَنِ». [راجع: ٢٨٥٩]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں (نحوست) ہے تو وہ گھوڑے، عورت اور مکان میں ہے۔''

فائدہ: احادیث کا یہ مفہوم نہیں کہ مذکورہ تینوں چیزیں ہی منحوس ہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ اگر نحوست کا وجود ہے تو وہ ان تین چیزوں میں ہوسکتی ہے وہ بھی تمام میں نہیں بلکہ کچھ میں ہوتی ہے۔ دراصل شؤم کے دو معنی ہیں: ایک نحوست اور اس کا بے برکت ہونا اور دوسرے طبیعت پر کسی چیز کا ناگوار ہونا اور اس کا قابل نفرت ہونا۔ جن روایات میں شؤم کی نفی ہے اس سے مراد پہلا معنی ہے اور جن میں اثبات ہے اس سے مراد دوسرا معنی ہے۔ ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے ہماری بہترین رہنمائی فرمائی ہے کہ اگر انسان کسی مکان میں سکونت کو اچھا نہیں سمجھتا کیونکہ وہ تنگ وتاریک ہے تو وہاں سے نقل مکانی کر لے اور اگر عورت بدخلق اور بانجھ ہے اس کے ساتھ معاشرت بے سود ہے تو اسے طلاق دے دے اور اگر گھوڑا اڑیل یا سست رفتار ہے تو اسے فروخت کر دے اور خود سے پریشانی کو دور کرے۔ واللہ أعلم.

٥٠٩٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ».

[5096] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ خطرناک کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔''

(١٩) بَابُ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

باب: 19- آزاد عورت کا غلام کے نکاح میں ہونا

٥٠٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ؟» فَقِيلَ: لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، فَقَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا

[5097] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تین سنتیں قائم ہوئی ہیں: انھیں آزاد کیا گیا اور اختیار دیا گیا، نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولاء کا تعلق آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔'' ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی چولہے پر تھی۔ آپ کے لیے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے ہنڈیا نہیں دیکھی؟'' عرض کی گئی۔ وہ تو اس گوشت کی تھی جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقے میں ملا تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے۔

صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ». [راجع: ٤٥٦]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے صدقہ تھا اور (اب) ہمارے لیے (اس کی طرف سے) تحفہ ہے۔''

(٢٠) بَابٌ: لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ

باب: 20- چار عورتوں سے زیادہ اپنے نکاح میں نہ لائے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ﴾ [النساء: ٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''دو دو، تین تین اور چار چار (بیویوں سے نکاح کرو)۔''

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ. وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أُوْلِيٓ أَجْنِحَةٖ مَّثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ﴾ [فاطر: ١] يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ.

حضرت زین العابدین علی بن حسین کہتے ہیں کہ دو یا تین یا چار جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے: ''دو دو، تین تین اور چار چار پروں والے فرشتے۔'' یہاں دو پروں والے یا تین پروں والے یا چار پروں والے فرشتے مراد ہیں۔

٥٠٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُواْ فِي ٱلْيَتَٰمَىٰ﴾ [النساء: ٣] قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَالِهَا. فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ. [راجع: ٢٤٩٤]

[5098] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ درج ذیل آیت کے متعلق فرماتی ہیں: ''اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے متعلق انصاف نہیں کر سکو گے......'' انھوں نے فرمایا: یتیم بچی کسی سرپرست کے زیر کفالت ہوتی، وہ اس کے مال کی وجہ سے اس کے ساتھ نکاح کر لیتا لیکن اس سے اچھا سلوک نہ کرتا اور نہ اس کے مال کے متعلق عدل و انصاف ہی سے کام لیتا، اسے حکم دیا گیا کہ ان کے علاوہ جو عورتیں تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو، خواہ دو دو سے یا تین تین سے یا چار چار سے۔

(٢١) بَابٌ: ﴿وَأُمَّهَٰتُكُمُ ٱلَّٰتِيٓ أَرْضَعْنَكُمْ﴾ [النساء: ٢٣]، وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

باب: 21- ''اور تمھاری وہ مائیں (بھی حرام ہیں) جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہے'' اور جو رشتہ خون سے حرام ہوتا ہے وہ دودھ سے بھی حرام ہوجاتا ہے

وضاحت: دودھ پینے سے ایسا رشتہ قائم ہوجاتا ہے کہ دودھ پلانے والی عورت، اس کا خاوند، اس کی بیٹی، ماں، بہن، پوتی، نواسی، پھوپھی، بھتیجی، باپ، بیٹا، دادا، نانا، بھائی، پوتا، نواسا، چچا، بھتیجا اور بھانجا یہ سب شیر خوار کے محرم ہوجاتے ہیں بشرطیکہ پانچ

مرتبہ دودھ پیا ہواور مدت رضاعت، یعنی دو سال کے اندر پیا ہو۔ لیکن جس لڑکے یا لڑکی نے دودھ پیا، اس کا باپ یا بھائی، بہن یا ماں، نانی، خالہ اور ماموں وغیرہ دودھ پلانے والی یا اس کے شوہر پر حرام نہیں ہوں گے گویا قاعدہ یہ ہے کہ دودھ پلانے والی کی طرف سے تو سب لوگ دودھ پینے والے کے محرم ہوجاتے ہیں لیکن دودھ پینے والے کی طرف سے وہ خود یا اس کی اولاد ہی محرم ہوتی ہے، اس کے باپ، بھائی، چچا، ماموں اور خالہ وغیرہ محرم نہیں ہوتے۔ واللّٰه أعلم.

٥٠٩٩ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُرَاهُ فُلَانًا» - لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ - قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، اَلرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ». [راجع: ٢٦٤٦]

[5099] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما تھے اور انھوں (سیدہ عائشہ ؓ) نے سنا کہ کوئی صاحب حضرت حفصہ ؓ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرا خیال ہے یہ فلاں شخص ہے'' آپ نے حضرت حفصہ ؓ کے رضاعی چچا کا نام لیا۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے سوال کیا کہ فلاں، جو ان کے رضاعی چچا تھے، اگر زندہ ہوتے تو میرے پاس آ سکتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، دودھ بھی ان رشتوں کو محرم بنا دیتا ہے جنھیں خون بناتا ہے، یعنی دودھ پینے سے وہی رشتہ قائم ہوجاتا ہے جو خون سے قائم ہوتا ہے۔''

٥١٠٠ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: «إِنَّها ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ».

[5100] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے عرض کی گئی: آپ حضرت حمزہ ؓ کی بیٹی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، یعنی رضاعی بھتیجی ہے۔''

وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ مِثْلَهُ. [راجع: ٢٦٤٥]

بشر بن عمر نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے جابر بن زید سے اسی طرح اس حدیث کو سنا۔

٥١٠١ - **حَدَّثَنَا** الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ

[5101] حضرت ام المومنین ام حبیبہ بنت ابوسفیان ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ میری

الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَقَالَ: «أَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكِ؟»، فَقُلْتُ: نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي»، قُلْتُ: فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ، «بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ». قَالَ عُرْوَةُ: وَثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ، وَكَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ: قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ: أَبُو لَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هٰذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ. [انظر: ٥١٠٦، ٥١٠٧، ٥١٢٣، ٥٣٧٢]

بہن، جو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی دختر ہے، سے نکاح کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اسے پسند کرو گی؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ اب بھی تو میں آپ کی اکیلی بیوی نہیں ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میری بہن میرے ساتھ خیر و برکت میں شریک ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو میرے لیے حلال نہیں۔'' میں نے عرض کی: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ بیٹی جو ام سلمہ کے بطن سے ہے؟'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میری ربیبہ (پہلے خاوند سے اولاد، سوتیلی بیٹی) نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ تم مجھ پر اپنی بہنیں اور بیٹیاں نکاح کے لیے نہ پیش کیا کرو۔'' عروہ نے کہا: ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی۔ ابولہب نے اسے آزاد کر دیا تھا۔ اس نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ جب ابولہب مر گیا تو اس کے کسی عزیز نے اسے (خواب میں) بری حالت میں دیکھا، اس نے پوچھا: تجھ پر کیا بیتی؟ اس نے کہا: جب سے میں تم سے جدا ہوا ہوں مجھے کبھی آرام نہیں ملا، سوائے اس بات کے کہ میں اس انگلی سے پانی پلایا جاتا ہوں۔ یہ بھی اس وجہ سے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

(٢٢) بَابُ مَنْ قَالَ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ

باب: 22- جس نے کہا: دو سال کے بعد رضاعت معتبر نہیں

لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ [البقرة: ٢٣٣] وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''پورے دو سال کی مدت اس شخص کے لیے ہے جو مدت رضاعت پوری کرنا چاہتا ہو۔'' رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

٥١٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ، كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَخِي، فَقَالَ: «انْظُرْنَ [مَنْ] إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ». [راجع: ٢٦٤٧]

[5102] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے پاس ایک آدمی تھا۔ یہ دیکھ کر آپ کا چہرہ متغیر سا ہو گیا، گویا آپ نے اس کی موجودگی کو برا محسوس کیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوب غور کیا کرو کہ تمھارے بھائی کون ہیں؟ رضاعت تو بھوک سے ثابت ہوتی ہے۔''

(٢٣) بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ

باب: 23- لبن فحل کا بیان

٥١٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ. [راجع: ٢٦٤٤]

[5103] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ابوقعیس کا بھائی افلح آیا اور اس نے گھر آنے کی اجازت طلب کی جبکہ وہ آپ کا رضاعی چچا تھا۔ یہ پردے کی آیات اترنے کے بعد کا واقعہ ہے۔ (حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں:) میں نے انھیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ اسے اجازت دے دیا کروں۔

(٢٤) بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

باب: 24- دودھ پلانے والی عورت کی شہادت

٥١٠٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ - قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لٰكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ - قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، وَهِيَ كَاذِبَةٌ.

[5104] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو ایک سیاہ فام عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں اسی وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا تو ایک سیاہ فام عورت نے آ کر کہا ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، حالانکہ وہ جھوٹ بولتی ہے۔ آپ ﷺ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف آ کر عرض کی: وہ عورت جھوٹ کہتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اب

فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، قُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ: «كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا؟ دَعْهَا عَنْكَ». وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، يَحْكِي أَيُّوبَ.
[راجع: ٨٨]

اس بیوی سے کیسے نکاح رہ سکے گا جبکہ اس عورت نے تمھیں دودھ پلانے کی شہادت دی ہے؟ اس عورت کو اپنے سے الگ کر دو۔" (راویٔ حدیث) اسماعیل بن علیہ نے اپنی شہادت اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا کہ شیخ محترم نے اس طرح اشارہ کیا تھا۔

فائدہ: بعض حضرات کا خیال ہے کہ رضاعت کے سلسلے میں ایک عورت کی گواہی قبول نہیں ہوگی وہ اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احتیاط کے طور پر یہ حکم دیا مگر ایسا کہنا درست نہیں۔ حلال وحرام کے معاملے میں آپ نے ایک عورت کی شہادت کو قبول کر کے یہ حکم دیا تھا۔ لہٰذا رضاعت کے متعلق صرف ایک عورت کی گواہی معتبر ہے جیسا کہ اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

(٢٥) بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ

باب: 25- کون سی عورتیں حلال اور کون سی حرام ہیں

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَـٰتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ﴾ إِلَى ﴿عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ الْآيَةَ [النساء: ٢٣، ٢٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم پر تمھاری مائیں اور تمھاری بیٹیاں حرام ہیں...... سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔"

وَقَالَ أَنَسٌ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ ﴿إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَـٰنُكُمْ﴾ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ. وَقَالَ: ﴿وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَـٰتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ﴾ [البقرة: ٢٢١]. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ.

حضرت انس ؓ نے فرمایا: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ سے مراد خاوند والی آزاد عورتیں ہیں، وہ بھی حرام ہیں۔ ﴿إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کی لونڈی اس کے غلام کے نکاح میں ہو تو وہ اس سے واپس لے سکتا ہے، یعنی طلاق دلوا کر خود اپنی بیوی بنا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے: "مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو۔" حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: چار بیویوں کے ہوتے ہوئے پانچویں سے نکاح کرنا اسی طرح حرام ہے جیسا کہ اپنی ماں، بیٹی اور بہن سے نکاح کرنا حرام ہے۔

٥١٠٥ - وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ

[5105] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نسب سے سات عورتیں حرام ہیں اور سسرال کے

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَـٰتُكُمْ﴾ الْآيَةَ وَجَمَعَ عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً، ثُمَّ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ. وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ، وَكَرِهَهُ جَابِرُ ابْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ، وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذَٰلِكُمْ﴾ [النساء: ٢٤] وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ. وَيُرْوَى عَنْ يَحْيَى الْكِنْدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ: إِنْ أَدْخَلَهُ فِيهِ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ. وَيَحْيَى هٰذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا زَنَى بِهَا لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ. وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهُ، وَأَبُو نَصْرٍ هٰذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُرْوَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: يَحْرُمُ عَلَيْهِ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ حَتَّى يُلْزِقَ بِالْأَرْضِ، يَعْنِي يُجَامِعَ. وَجَوَّزَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عَلِيٌّ: لَا يَحْرُمُ. وَهٰذَا مُرْسَلٌ.

ذریعے سے بھی سات عورتیں حرام ہیں، پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ”تم پر تمھاری مائیں حرام ہیں......“ حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت علی ﷺ کی صاحبزادی اور ان کی بیوی دونوں سے نکاح کر کے بیک وقت اپنے پاس رکھا۔ حضرت ابن سیرین نے کہا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ امام حسن بصری ؒ نے ایک بار تو اسے مکروہ کہا پھر کہنے لگے کہ اس میں چنداں حرج نہیں۔ حضرت حسن بن حسن بن علی نے اپنے دونوں چچا کی دو بیٹیوں کو ایک ساتھ اپنے نکاح میں ایک رات جمع کیا۔ حضرت جابر بن زید (تابعی) نے اسے مکروہ خیال کیا کیونکہ اس میں قطع رحمی کا اندیشہ ہے لیکن یہ حرام نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مذکورہ محرمات کے علاوہ باقی عورتیں تمھارے لیے حلال ہیں۔“ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: سالی سے زنا کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔ یحییٰ کندی، امام شعبی اور ابوجعفر سے بیان کرتے ہیں کہ جس نے کسی بچے کے ساتھ برا کام کیا تو وہ اس کی ماں کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا۔ یحییٰ کندی غیر معروف آدمی ہے اور اس مسئلے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ اگر کسی نے اپنی ساس سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی لیکن ابونصر نامی راوی ابن عباس ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ بیوی حرام ہو جائے گی لیکن ابونصر کا ابن عباس ؓ سے سماع معروف نہیں۔ البتہ عمران بن حصین، جابر بن زید ؓ، حسن بصری اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: بیوی حرام نہیں ہوگی تا آنکہ اس کی ماں کو زمین سے ملا دے، یعنی اس سے جماع کرے۔ سعید بن مسیب، حضرت عروہ اور امام زہری ؒ نے اسے (مذکورہ صورت میں بیوی کے ساتھ رہنا) جائز

قرار دیا ہے۔ امام زہری نے حضرت علی ؓ سے بیان کیا کہ حرام نہیں ہوتی لیکن یہ مرسل روایت ہے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نسب کی وجہ سے سات عورتیں حرام ہیں اور سسرال کی وجہ سے بھی سات عورتیں حرام ہیں، لیکن آیت کریمہ میں سات نسبی عورتوں کا ذکر ہے، مثلاً: ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی لیکن سسرال کی طرف سے سات عورتوں کا ذکر نہیں، البتہ رضاعت کو سسرال سے تعبیر کریں تو سات عورتیں حسب ذیل ہیں: رضاعی ماں، رضاعی بہن، ساس، ربیبہ، بہو، سالی اور شادی شدہ عورت، ان محرمات میں سات نسبی ہیں اور سات سببی، جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ سالی سے زنا کرنے سے اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی جیسا کہ جمہور ائمہ کا مؤقف ہے کیونکہ زنا حرام ہے اس کا اثر حلال چیز پر نہیں پڑتا، پھر شریعت میں نکاح کا اطلاق عقد پر ہوتا ہے محض وطی پر نہیں ہوتا، البتہ امام ثوری اور اہل کوفہ کا موقف ہے کہ سالی سے زنا کرنا بیوی کے حرام ہونے کا باعث ہے، لیکن امام بخاری ؒ نے اس موقف کو محل نظر قرار دیا ہے۔

(٢٦) بَابٌ: ﴿وَرَبَٰٓئِبُكُمُ ٱلَّٰتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ ٱلَّٰتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ﴾

[النساء: ٢٣]

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ ”اور تمھاری بیویوں کی وہ لڑکیاں جو تمھاری گود میں (پرورش پا رہی) ہوں بشرطیکہ تم اپنی بیویوں سے صحبت کر چکے ہو“ کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلدُّخُولُ وَالْمَسِيسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الْجِمَاعُ، وَمَنْ قَالَ: بَنَاتُ وَلَدِهَا هُنَّ مِنْ بَنَاتِهَا فِي التَّحْرِيمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمِّ حَبِيبَةَ: «لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ» وَكَذٰلِكَ حَلَائِلُ وَلَدِ الْأَبْنَاءِ هُنَّ حَلَائِلُ الْأَبْنَاءِ. وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيبَةَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِهِ؟ وَدَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَبِيبَةً لَهُ إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا. وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ ابْنَتِهِ ابْنًا.

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: دخول، مسیس اور لماس سے مراد جماع ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ بیوی کی اولاد کی بیٹیاں بھی حرمت میں بیٹیوں جیسی ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے حضرت ام حبیبہ ؓ سے فرمایا تھا: ”تم میرے لیے اپنی بیٹیاں اور بہنیں نہ پیش کیا کرو۔“ اسی طرح بیٹوں کی اولاد کی بیویاں بھی بیٹوں کی بیویوں جیسی ہیں۔ کیا اگر ربیبہ زیر پرورش نہ ہو تو اسے ربیبہ کا نام دیا جاسکتا ہے؟ نبی ﷺ نے اپنی ربیبہ ایک ایسے شخص کے حوالے کی جو اس کی کفالت کرے۔ نبی ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے بیٹے کو بیٹا کہا۔

٥١٠٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ: «فَأَفْعَلُ مَاذَا؟»، قُلْتُ:

[5106] حضرت ام حبیبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ کو حضرت ابو سفیان ؓ کی صاحبزادی سے کوئی دلچسپی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اسے کیا کروں گا؟“ میں نے

تَنْكِحُ، قَالَ: «أَتُحِبِّينَ؟»، قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِيكَ أُخْتِي، قَالَ: «إِنَّها لَا تَحِلُّ لِي»، قُلْتُ: بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ، قَالَ: «ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ؟»، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ».

عرض کی: آپ اس سے نکاح کرلیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟“ میں نے کہا: میں آپ کی اکیلی بیوی تو نہیں ہوں۔ مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ آپ کی زوجیت میں جو میرا شریک ہو وہ میری بہن ہو۔ آپ نے فرمایا: ”وہ تو میرے لیے حلال نہیں۔“ میں نے عرض کی: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے پیغام نکاح بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”ام سلمہ کی بیٹی کو؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(وہ میری ربیبہ ہے۔) اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ ثویبہ نے مجھے اور اس کے والد (ابوسلمہ) کو دودھ پلایا ہے۔ مجھے نکاح کے لیے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی پیش کش نہ کیا کرو۔“

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: دُرَّةُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ. [راجع: ٥١٠١]

لیث نے کہا: ہمیں ہشام نے خبر دی کہ اس کا نام دُرّہ بنت ام سلمہ ہے۔

(٢٧) بَابٌ: ﴿وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ﴾ [النساء: ٢٣]

باب: 27- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور (یہ بھی حرام ہے کہ) دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرو مگر جو پہلے ہو چکا ہے“ کا بیان

٥١٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: «وَتُحِبِّينَ؟»، قُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِي»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَوَاللهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ

[5107] حضرت ام حبیبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تمھیں یہ پسند ہے؟“ میں نے عرض کی: جی ہاں، میں تنہا تو آپ کی بیوی نہیں ہوں۔ اور مجھے زیادہ پسند ہے کہ میری بہن بھی خیر و برکت میں میرے ساتھ شریک ہو جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ تو میرے لیے حلال نہیں۔“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہمیں تو یہ خبریں مل رہی ہیں کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی درہ کو پیغام نکاح بھیجنا چاہتے

تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: «بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟»، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ». [راجع: ٥١٠١]

ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ جو ام سلمہ کی دختر ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر وہ میری گود میں نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ تم اپنی بیٹیاں اور بہنیں مجھے نکاح کے لیے پیش نہ کیا کرو۔''

(٢٨) بَابٌ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

باب: 28- کسی عورت سے اس کی پھوپھی کی موجودگی میں نکاح نہ کیا جائے

٥١٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا. وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[5108] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عورت سے اس کی پھوپھی پر اور اس کی خالہ پر نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ داود اور ابن عون نے بواسطۂ شعبی حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے۔

٥١٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا». [انظر: ٥١١٠]

[5109] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک عقد میں جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ ہی کو ایک عقد میں جمع کیا جائے۔''

٥١١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا. فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ. [راجع: ٥١٠٩]

[5110] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت اور اس کی پھوپھی، نیز عورت اور اس کی خالہ کو ایک عقد میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ بیوی کے باپ کی خالہ کو بھی اسی درجے میں رکھا گیا ہے۔

٥١١١ - لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

[5111] کیونکہ حضرت عروہ ؒ نے حضرت عائشہ ؓ

حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ. [راجع: ٢٦٤٤]

سے بیان کیا، انھوں نے فرمایا: جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں انھیں رضاعت سے بھی حرام قرار دو۔

فائدہ: پھوپھی کے لفظ میں دادا کی بہن، نانا کی بہن، ان کے باپ کی بہن، اسی طرح خالہ کے لفظ میں نانی کی بہن اور نانی کی ماں سب داخل ہیں۔ اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ایسی دو عورتوں کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا منع ہے کہ اگر ان میں سے ایک کو مرد تصور کریں تو دوسری عورت سے اس کا نکاح جائز نہ ہو، البتہ اپنی بیوی کے ماموں کی بیٹی، چچا کی بیٹی، پھوپھی کی بیٹی سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔

(٢٩) بَابُ الشِّغَارِ

باب: 29- وٹہ سٹہ کا نکاح

٥١١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. [انظر: ٦٩٦٠]

[5112] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔ اور شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح (کسی کے ساتھ) اس شرط کے ساتھ کرے کہ وہ دوسرا شخص بھی اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کرے گا اوران دونوں کا کوئی حق مہر مقرر نہ ہو۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نکاح شغار، اسلام میں نہیں ہے۔''[1] بخاری کی ایک روایت میں صراحت ہے کہ شغار کی تعریف حضرت نافع نے کی ہے۔ اس میں حق مہر کی قید اتفاقی ہے اصل مشروط تبادلہ نکاح ہی شغار ہے، خواہ اس میں حق مہر کی تعیین ہو یا نہ ہو جیسا کہ حضرت عباس بن عبداللہ بن عباس نے عبدالرحمٰن بن حکم سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اور عبدالرحمٰن نے اس کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کردیا، ان دونوں نے حق مہر بھی مقرر کیا تھا تو حضرت معاویہ ؓ نے مروان بن حکم کی طرف سے ایک مکتوب کے ذریعے ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی اور لکھا کہ یہی وہ شغار ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔[2] اگرچہ فقہائے کوفہ نے مہر مثل کی ادائیگی سے اسے جائز قرار دیا ہے لیکن یہ موقف صریح احادیث کے خلاف ہے ہاں، اگر اتفاقی طور پر تبادلہ نکاح ہو جائے تو چنداں حرج نہیں ہے۔ اس کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایک لڑکی کو اس کی غلطی کی وجہ سے طلاق ملتی ہے تو دوسری لڑکی کا گھر بلاوجہ اجڑ جاتا ہے، اس لیے شریعت نے مشروط تبادلہ نکاح سے منع فرما دیا۔ واللّٰہ أعلم.

(٣٠) بَابٌ: هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ؟

باب: 30- کیا عورت خود کو کسی کے لیے ہبہ کر سکتی ہے؟

1 صحيح مسلم، النكاح، حديث :1415. 2 سنن أبي داود، النكاح، حديث :2075.

٥١١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ؟ فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ﴾ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ.

[5113] حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ حضرت خولہ بنت حکیم ؓ ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے اپنے آپ کو نبی ﷺ کے لیے ہبہ کیا تھا۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ عورت کو شرم نہیں آتی وہ اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے ہبہ کرتی ہے؟ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی: ''(اے پیغمبر!) تو اپنی جس بیوی کو چاہے پیچھے ڈال دے۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اب پتہ چلا ہے کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے میں کس قدر جلدی کرتا ہے۔

رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. [راجع: ٤٧٨٨]

اس حدیث کو ابو سعید مودب، محمد بن بشر اور عبدہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے بیان کیا۔ وہ ایک دوسرے سے حدیث میں کچھ اضافہ کرتے تھے۔

(٣١) بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

باب: 31-محرم آدمی کا نکاح کرنا

٥١١٤ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [راجع: ١٨٣٧]

[5114] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

فائدہ: محرم آدمی نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے شخص کا نکاح کرا سکتا ہے جیسا کہ حضرت عثمان ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احرام والا آدمی خود اپنا نکاح کرے، نہ کسی دوسرے کا نکاح کرے اور نہ پیغام نکاح بھیجے۔''[1] خود صاحب واقعہ حضرت میمونہ ؓ کا بیان ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی تو اس وقت ہم دونوں مقام سرف میں حلال تھے۔[2] حضرت ابو رافع ؓ جو ان دونوں کے درمیان قاصد تھے ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت میمونہ ؓ سے نکاح کیا تو آپ حلال تھے، شب زفاف کے وقت بھی حلال تھے اور میں ان دونوں کے درمیان قاصد تھا۔[3] ممکن ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ کو کسی وجہ سے وہم ہوگیا ہو جیسا کہ حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت

1 صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1409. 2 سنن أبي داود، المناسك، حديث: 1843. 3 جامع الترمذي، الحج، حديث: 841.

ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وہم ہوگیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں شادی کی تھی۔ [1]

(٣٢) بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ أَخِيرًا

باب: 32- نبی ﷺ نے آخر کار نکاح متعہ سے منع فرمادیا

٥١١٥ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللهِ عَنْ أَبِيهِمَا: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ. [راجع: ٤٢١٦]

[5115] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح خیبر کے وقت متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا تھا۔

٥١١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُسْأَلُ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ، فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ: إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ، وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ؟ أَوْ نَحْوَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ.

[5116] حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے عورتوں سے نکاح متعہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے اس کی اجازت دی۔ پھر ان کے ایک غلام نے ان سے پوچھا کہ اس کی اجازت سخت مجبوری، عورتوں کی کمی یا اس جیسی دیگر صورتوں میں ہوگی؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ ہاں۔

٥١١٧، ٥١١٨ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا: كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا.

[5118,1517] حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک لشکر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا: تمھیں نکاح متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے، لہٰذا تم نکاح متعہ کر سکتے ہو۔

٥١١٩ - وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ ابْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ

[5119] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو

1 سنن أبي داود، المناسك، حديث :1845.

ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ، فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا»، فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً، أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً.

مرد اور عورت آپس میں (نکاح متعہ پر) اتفاق کرلیں تو وہ آپس میں تین راتیں گزار سکتے ہیں، اس کے بعد اگر چاہیں تو مدت کو زیادہ کرلیں یا ایک دوسرے سے قطع تعلق کر لیں۔'' میں نہیں جانتا کہ یہ رخصت صرف ہمارے لیے تھی یا یہ حکم سب لوگوں کے لیے عام تھا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَدْ بَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ مَنْسُوخٌ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ نکاح متعہ منسوخ ہے۔

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نکاح متعہ کی تحریم اور اباحت دو مرتبہ ہوئی ہے، غزوۂ خیبر سے پہلے مباح تھا، خیبر میں اس کی حرمت کا حکم ہوا، پھر فتح مکہ کے موقع پر اس کی اباحت کا حکم ہوا اور وہی اوطاس کا سال ہے، اس کے بعد ہمیشہ کے لیے اسے حرام کر دیا گیا۔[1] اس کی حرمت پر اجماع ہے، صرف شیعہ حضرات اس کی اباحت کے قائل و فاعل ہیں، یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ یہ ہمیشہ کے لیے منسوخ ہو چکا ہے، چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ متعہ کا ناسخ، طلاق، عدت اور میراث ہے، یعنی اگر متعہ جائز ہوتا تو طلاق کا وجود نہ ہوتا اور نہ ضابطہ وراثت ہی پر عمل ہوتا۔[2]

(٣٣) بَابُ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

باب: 33- عورت کا اپنے آپ کو کسی نیک مرد کے ساتھ نکاح کے لیے پیش کرنا

٥١٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ. قَالَ أَنَسٌ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَكَ بِي حَاجَةٌ؟ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ: مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا، وَاسَوْأَتَاهْ وَاسَوْأَتَاهْ، قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ، رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا. [انظر: ٦١٢٣]

[5120] حضرت ثابت بنانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، ان کے پاس ان کی صاحبزادی بھی تھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے آپ ﷺ کو اپنے نفس کی پیش کش کی اور کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے کہا: وہ عورت بہت کم حیا والی تھی، وائے رسوائی! ہائے بے شرمی! حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عورت تجھ سے بہتر تھی کہ اس نے نبی ﷺ کے متعلق اپنی رغبت کا اظہار کیا اور آپ کو اپنی ذات کے متعلق پیش کش کی۔

---

1 فتح الباري: 212/9. 2 فتح الباري: 216/9.

فائدہ: اگر کوئی عورت خود کو کسی کے لیے ہبہ کرتی ہے تو ہبے کی پیش کش صرف رسول اللہ ﷺ کے لیے ہو سکتی ہے کہ اس میں حق مہر یا ولی کی اجازت اور گواہوں کی موجودگی ضروری نہیں، البتہ کسی نیک انسان کو نکاح کی پیش کش کرنا جائز ہے۔ اس حدیث میں عورت کی فضیلت ثابت ہوئی کہ اس نے اعلیٰ خصائل پر مشتمل بزرگ سے نکاح کی درخواست کی لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے اس کی طرف توجہ نہ دی، صرف ظاہری صورت کو دیکھ کر اعتراض کر دیا ہاں، اگر کوئی عورت دنیاوی اغراض کی وجہ سے کسی کو نکاح کی پیش کش کرتی ہے تو یہ شدید بے حیائی اور رسوا کن بات ہے۔[1] واللہ أعلم.

٥١٢١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ؟» قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: «اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ - قَالَ سَهْلٌ: وَمَا لَهُ رِدَاءٌ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ»، فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَعَاهُ أَوْ دُعِيَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» فَقَالَ لَهُ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

[5121] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کو اپنے نفس کی پیش کش کی۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ اللہ کے رسول! مجھ سے اس کا نکاح کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے پاس اسے دینے کے لیے کیا ہے؟“ اس نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔“ چنانچہ وہ گیا اور واپس آ کر عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے تو کچھ نہیں ملا اور نہ لوہے کی انگوٹھی ہی دستیاب ہوئی ہے، البتہ یہ میرا تہبند ہے، اس میں سے نصف اسے دے دیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے پاس اوڑھنے کے لیے چادر نہیں تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ اس تہبند کو کیا کرے گی؟ اگر تو نے اسے پہنا تو اس پر کچھ نہیں ہوگا اور اگر اس نے پہنا تو تیرے پاس کچھ نہیں ہوگا۔“ پھر وہ آدمی بیٹھ گیا اور تادیر بیٹھا رہا۔ جب وہ اٹھ کر جانے لگا تو نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر اپنے پاس بلایا یا اسے بلایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟“ اس نے آپ ﷺ سے کہا: مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ اس نے چند سورتوں کو شمار کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم نے تجھے اس کا مالک بنا دیا اس وجہ سے جو تجھے قرآن یاد ہے، یعنی اسے ان سورتوں کی تعلیم دو۔“

1 عمدة القاري: 70/14.

(٣٤) بَابُ عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ

٥١٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ - فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا. قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا. قَالَ عُمَرُ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبِلْتُهَا. [راجع: ٤٠٠٥]

باب: 34- کسی انسان کا اپنی بیٹی یا بہن کو اہل خیر سے نکاح کے لیے پیش کرنا

[5122] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ جس وقت حفصہ بنت عمر خنیس بن حذافہ ؓ کی وفات کی وجہ سے بیوہ ہو گئیں......اور خنیس ؓ نبی ﷺ کے صحابی تھے اور ان کی وفات مدینہ طیبہ میں ہوئی تھی...... حضرت عمر بن خطاب ؓ نے بیان کیا کہ میں حضرت عثمان ؓ کے پاس آیا اور انھیں حفصہ ؓ کے نکاح کی پیش کش کی، انھوں نے کہا کہ میں اس معاملے میں غور وفکر کروں گا۔ چند دن گزر جانے کے بعد پھر میری ان سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا: میرے لیے یہ امر ظاہر ہوا ہے کہ میں ان دنوں نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: پھر میں حضرت ابوبکر ؓ سے ملا تو میں نے (ان سے) کہا: اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا تم سے نکاح کر دوں۔ حضرت ابوبکر ؓ خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے ان کے عدم التفات کی وجہ سے حضرت عثمان ؓ کی نسبت زیادہ غصہ آیا۔ ابھی چند دن گزرے ہوں گے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ ؓ سے نکاح کا پیغام بھیج دیا تو میں نے حضرت حفصہ ؓ کا آپ سے نکاح کر دیا۔ اس کے بعد میری ملاقات حضرت ابوبکر ؓ سے ہوئی تو انھوں نے فرمایا کہ جب آپ نے حضرت حفصہ ؓ سے نکاح کی مجھے پیش کش کی تھی تو میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا تھا، شاید آپ کو اس بات سے تکلیف ہوئی ہو گی۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: ہاں۔ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: جب آپ نے مجھے اس کے ساتھ نکاح کی پیش کش کی تھی تو مجھے جواب دینے سے کوئی امر مانع نہ تھا سوائے اس بات کے کہ رسول اللہ ﷺ نے

حضرت حفصہ ﷞ کا ذکر مجھ سے کیا تھا، اس لیے میں آپ کے راز کو فاش نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر رسول اللہ ﷺ اپنا ارادہ ترک کر دیتے تو میں اسے قبول کر لیتا۔

٥١٢٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ؟ لَوْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ».

[راجع: ٥١٠١]

[5123] حضرت ام حبیبہ ﷞ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ دُرہ بنت ابی سلمہ ﷞ سے نکاح کرنے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں ام سلمہ کے ہوتے ہوئے اس سے نکاح کروں؟ اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ کیا ہوتا تو بھی وہ میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ اس کے والد (حضرت ابوسلمہ ﷜) میرے رضاعی بھائی تھے۔''

(٣٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِۦ مِنْ خِطْبَةِ ٱلنِّسَآءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِىٓ أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ ٱللَّهُ﴾ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ [البقرة: ٢٣٥]

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: ''اگر تم (بیواؤں کو) اشارے کے ساتھ پیغام نکاح دو یا یہ بات اپنے دل میں چھپائے رکھو، دونوں صورتوں میں تم پر کوئی گناہ نہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے......'' کا بیان

أَكْنَنْتُمْ: أَضْمَرْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ، وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ.

﴿اَكْنَنْتُمْ﴾ کے معنی ہیں: جو تم اپنے دلوں میں چھپا کر رکھو۔ ہر وہ چیز جس کی تو نگہبانی کرے اور اسے چھپا کر رکھے وہ مکنون ہے۔

٥١٢٤ - وَقَالَ لِي طَلْقٌ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِۦ مِنْ خِطْبَةِ ٱلنِّسَآءِ﴾ يَقُولُ: إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ يُيَسَّرُ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ.

[5124] حضرت ابن عباس ﷟ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''ایسی عورتوں کو اشارے کے ساتھ پیغام نکاح دو۔'' یعنی میں شادی کا ارادہ رکھتا ہوں، میری آرزو ہے کہ مجھے نیک بیوی میسر ہو جائے۔

وَقَالَ الْقَاسِمُ: يَقُولُ: إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ، وَإِنَّ اللهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ

حضرت قاسم نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا (کہ وہ کہے): بلاشبہ تو میرے ہاں قابل احترام اور معزز

خَيْرًا أَوْ نَحْوَ هٰذَا.

ہے۔ بے شک میں تیرے متعلق نیک جذبات رکھتا ہوں یقیناً اللہ تیری طرف خیر و برکت بھیجنے والا ہے۔ یا اس طرح کے اور الفاظ کہے۔

وَقَالَ عَطَاءٌ: يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ، يَقُولُ: إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرِي وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللهِ نَافِقَةٌ، وَتَقُولُ هِيَ: قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ. وَلَا تَعِدُ شَيْئًا، وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا، وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا.

حضرت عطاء نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: (نکاح کے لیے صرف) اشارہ کرے واضح طور پر نہ کہے، مثلاً یوں کہے: مجھے نکاح کی ضرورت ہے، تو بڑی خوش قسمت ہے، الحمد للہ تم اچھی عورت ہو۔ اور عورت اس کے جواب میں کہے: جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں میں اسے سن رہی ہوں لیکن (صراحت کے ساتھ) کسی بات کا وعدہ نہ کرے۔ عورت کا سرپرست بھی اس کے علم کے بغیر کوئی وعدہ نہ کرے۔ اگر کسی عورت نے دوران عدت میں کسی آدمی سے نکاح کا وعدہ کر لیا، بعد میں اس کے ساتھ نکاح رچالیا تو ان دونوں میں جدائی نہیں کرائی جائے گی۔

وَقَالَ الْحَسَنُ ﴿لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ اَلزِّنَا: وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿حَتَّىٰ يَبْلُغَ ٱلْكِتَٰبُ أَجَلَهُۥ﴾ اِنْقِضَاءُ الْعِدَّةِ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: ''تم ان سے خفیہ معاہدہ نہ کرو۔'' اس سے مراد چھپ کر بدکاری کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، آپ نے ﴿حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ أَجَلَهُ﴾ کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد عورت کا اپنی عدت پوری کر لینا ہے۔

(٣٦) بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ

باب: 36- نکاح سے پہلے عورت کو ایک نظر دیکھنا

٥١٢٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ». [راجع: ٣٨٩٥]

[5125] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں خواب میں دیکھا کہ فرشتہ تمھیں ایک ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لایا اور مجھے کہا: یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے تمھارے چہرے سے نقاب الٹا تو وہ تو ہی تھی۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: اگر یہ واقعی اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔''

فائدہ: جس عورت سے نکاح کرنا ہو اسے قبل از نکاح ایک نظر دیکھ لینا جائز ہے جیسا کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ ○ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک عورت کی طرف پیغام نکاح بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: ''کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے دیکھ لو، امید ہے کہ ایسا کرنے سے تمھارے درمیان الفت پیدا ہو۔''[1] ○ حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے اگر ممکن ہو تو اس سے وہ کچھ دیکھ لے جو اس کے لیے نکاح کا باعث ہو۔''[2] اگر کسی وجہ سے اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھنا ممکن نہ ہو تو کسی قابل اعتماد عورت کو بھیج کر اس کے متعلق معلومات لی جاسکتی ہیں جیسا کہ ہمارے برصغیر میں یہی طریقہ رائج ہے۔ واللہ أعلم.

٥١٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: «وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» قَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: «انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي - قَالَ سَهْلٌ: مَا لَهُ رِدَاءٌ - فَلَهَا نِصْفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ

[5126] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! میں آپ کی خدمت میں خود کو ہبہ کرنے کے لیے آئی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، اپنی نظر کو اس کی طرف اونچا کیا، پھر اسے نیچا کرلیا، پھر سر مبارک جھکا لیا۔ جب خاتون نے دیکھا کہ آپ نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو اس کا نکاح میرے ساتھ کردیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟'' اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے گھر جاؤ، شاید کوئی چیز مل جائے۔'' چنانچہ وہ گیا اور واپس آ کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نے وہاں کچھ نہیں پایا۔ آپ نے فرمایا: ''پھر جاؤ، شاید لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔'' وہ دوبارہ گیا اور واپس آ کر کہا: اللہ کے رسول! مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی لیکن میرا یہ تہبند حاضر ہے..... حضرت سہل ؓ کہتے ہیں کہ اس

[1] مسند أحمد: 244/4. [2] سنن أبي داود، النكاح، حديث: 2082.

عَلَيْكَ شَيْءٌ». فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ، ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا، وَسُورَةُ كَذَا، عَادَّهَا، قَالَ: «أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

کے پاس اوڑھنے کی چادر بھی نہ تھی...... اس آدمی نے کہا: اس خاتون کو اس تہبند سے نصف دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تیرے تہبند کو کیا کرے گی؟ اگر تو اسے پہنے گا تو اس کے لیے کچھ نہیں بچے گا اور اگر وہ اسے پہنے گی تو اس سے تجھ پر کچھ نہیں ہوگا۔'' اس کے بعد وہ بیٹھ گیا اور دیر تک وہاں براجمان رہا، پھر اٹھ کر چلا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس جاتے ہوئے دیکھا۔ آخر کار آپ نے حکم دیا اور اسے بلا لیا گیا۔ جب وہ حاضر خدمت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟'' اس نے عرض کی: فلاں فلاں اور فلاں سورت مجھے یاد ہے، اس نے ان سورتوں کو شمار کیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم ان سورتوں کو زبانی پڑھ لیتے ہو؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، میں نے اس قرآن کے بدلے میں جو تمھیں یاد ہے اس خاتون کا عقد تجھ سے کر دیا ہے۔''

(٣٧) بَابُ مَنْ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

باب: 37- جس نے کہا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ [البقرة: ٢٣٢] فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ وَكَذٰلِكَ الْبِكْرُ. وَقَالَ: ﴿وَلَا تُنكِحُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا۟﴾ [البقرة: ٢٢١] وَقَالَ: ﴿وَأَنكِحُوا۟ ٱلْأَيَـٰمَىٰ مِنكُمْ﴾ [النور: ٣٢].

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں (اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے) مت روکو۔'' اس حکم میں شوہر دیدہ اور کنواریاں سب شامل ہیں، نیز اللہ کا فرمان ہے: ''تم (اپنی عورتوں کا) مشرک مردوں سے نکاح نہ کرو حتی کہ وہ (مشرک مرد) ایمان لے آئیں۔'' اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے: ''جو عورتیں خاوند نہیں رکھتیں تم ان کا نکاح کر دو۔''

٥١٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

[5127] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ دور جاہلیت میں نکاح کی چار صورتیں تھیں: ایک صورت تو یہی تھی جیسا کہ

قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ: فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ، يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا. وَنِكَاحُ الْآخَرِ: كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا: أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ، وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ، فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ. فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الْاِسْتِبْضَاعِ. وَنِكَاحٌ آخَرُ: يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا، تَقُولُ لَهُمْ: قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ، تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ. وَنِكَاحُ الرَّابِعِ: يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مَنْ جَاءَهَا، وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا لِمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ، فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَتْهُ بِهِ وَدُعِيَ ابْنَهُ، لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ، فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ ﷺ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ

آج کل لوگ کرتے ہیں، ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی سے نکاح کا پیغام بھیجتا، پھر اس کا مہر دے کر اس سے نکاح کرتا۔ دوسری صورت یہ تھی کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے کہتا جب وہ حیض سے پاک ہوجاتی: تو فلاں شخص کے پاس چلی جا اور اس سے منہ کالا کرلے، اس مدت میں شوہر خود اس سے جدا رہتا اور اس سے ہم بستر نہ ہوتا، پھر جب اس غیر مرد سے اس کا حمل ظاہر ہوجاتا جس سے اس نے منہ کالا کیا تھا، اس کے بعد اگر خاوند کی طبیعت چاہتی تو اس سے صحبت کرتا، اور ایسا اس لیے کرتے تھے تاکہ ان کا لڑکا اچھا اور خوبصورت پیدا ہو۔ یہ نکاح ''نکاح استبضاع'' کہلاتا تھا۔ تیسری صورت یہ تھی کہ چند آدمی جو دس سے کم ہوتے کسی عورت کے پاس باری باری جاتے اور ان میں سے ہر ایک اس سے ہم بستر ہوتا، پھر جب وہ عورت حاملہ ہوجاتی اور بچہ جنم دیتی تو وضع حمل کے چند دن بعد وہ ان تمام مردوں کو بلاتی، اس موقع پر ان میں سے کوئی آدمی انکار نہیں کرسکتا تھا، چنانچہ وہ سب اس عورت کے پاس جمع ہوجاتے تو وہ ان سے کہتی کہ تم اپنے حال کو خوب جانتے ہو! اب میں نے یہ بچہ جنم دیا ہے (پھر وہ کہتی:) اے فلاں! یہ بچہ تیرا ہے وہ جس کا چاہتی نام لے لیتی، پھر وہ لڑکا اس کا سمجھا جاتا اور وہ شخص اس سے انکار کی جرأت نہیں کرسکتا تھا۔ چوتھی صورت یہ تھی کہ بہت سے لوگ ایک فاحشہ عورت کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو نہیں روکتی تھی۔ یہ فاحشہ ہوتی تھیں جنھوں نے اپنے دروازوں پر جھنڈے لگا رکھے تھے جو ان کے لیے امتیازی نشان کی حیثیت رکھتے تھے، جو کوئی بھی ان کے پاس جانے کی خواہش رکھتا ان کے پاس چلا جاتا۔ جب ان میں سے کوئی عورت حاملہ ہوجاتی اور بچہ

الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ.

جنم دیتی تو اس کے پاس آنے جانے والے سب لوگ جمع ہو جاتے اور کسی قیافہ شناس کو بلاتے، وہ جس کے ساتھ بچے کی مشابہت دیکھتا، اس کے ساتھ بچے کو لاحق کر دیتا، پھر وہ بچہ اس کا بیٹا کہا جاتا۔ وہ آدمی اس کا انکار نہیں کر سکتا تھا۔ جب حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا گیا تو آپ نے جاہلیت کے تمام نکاح کالعدم کر دیے، صرف اس نکاح کو باقی رکھا جس کا آج کل رواج ہے۔

٥١٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي ٱلْكِتَٰبِ فِي يَتَٰمَى ٱلنِّسَآءِ ٱلَّٰتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾ [النساء: ١٢٧] قَالَتْ: هٰذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا، فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَنْكِحَهَا فَيَعْضُلُهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحُهَا غَيْرَهُ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا. [راجع: ٢٤٩٤]

[5128] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کریمہ ''وہ آیات جو کتاب میں یتیم لڑکیوں کے بارے میں تمھیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جنھیں تم وہ کچھ نہیں دیتے جو ان کے لیے مقرر ہو چکا ہے اور تم چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کر لو'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہ آیت ایسی یتیم لڑکی کے متعلق نازل ہوئی تھی جو کسی شخص کے زیر پرورش ہوتی، شاید وہ اس کے مال و جائیداد میں شریک ہوتی اور وہی آدمی لڑکی کا زیادہ حقدار ہوتا جبکہ وہ اس سے روگردانی کرتا، چنانچہ اس کے مال کے باعث کسی اور سے اس کا نکاح کرنے سے بھی پہلو تہی کرتا، مبادا کوئی دوسرا اس کے مال میں شریک ہو جائے، اس لیے وہ کسی مرد سے اس کی شادی نہیں ہونے دیتا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی دوسرا اس کے مال میں حصہ دار بنے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا نکاح منعقد ہونے کے لیے ولی کی اجازت شرط ہے اور اس کے بغیر اس کا نکاح نہیں ہوتا، چنانچہ مذکورہ حدیث کے مطابق زیر پرورش لڑکی کا ولی نہ خود اس کا نکاح کرتا اور نہ کسی دوسرے ہی سے نکاح کرنے دیتا۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا کہ ولی کو نکاح کا اختیار ہے اگر عورت اپنا نکاح خود کر سکتی تو ولی اسے کیونکر روک سکتا تھا، لہٰذا نکاح کے لیے ولی کا ہونا ضروری ہے، البتہ ایک حدیث میں ہے کہ شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کے متعلق اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔[1]

[1] صحیح مسلم، النکاح، حدیث: 1421.

٥١٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ - فَقَالَ عُمَرُ: لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ، فَقَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ: بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا. قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ. [راجع: ٤٠٠٥]

[5129] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب حضرت حفصہ بنت عمر ؓ حضرت خنیس بن حذافہ سہمی ؓ سے بیوہ ہوئیں ...... وہ (ابن حذافہ ؓ) نبی ﷺ کے اصحاب سے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک تھے، ان کی وفات مدینہ طیبہ میں ہوئی تھی...... حضرت عمر ؓ نے کہا کہ میں عثمان بن عفان ؓ سے ملا اور انھیں حضرت حفصہ ؓ سے نکاح کی پیش کش کی اور ان سے کہا: اگر آپ چاہیں تو حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں؟ حضرت عثمان ؓ نے جواب دیا: میں اس معاملے کے متعلق غور کروں گا۔ چند دن میں نے انتظار کیا، اس کے بعد وہ مجھ سے ملے اور کہا: میرے لیے یہ ظاہر ہوا ہے کہ میں ابھی نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: پھر میں حضرت ابوبکر ؓ سے ملا اور ان سے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ ؓ کا نکاح آپ سے کر دوں۔

فائدہ: عورت کے نکاح کے لیے سرپرست کی اجازت بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور واضح رہے کہ ولی سے مراد باپ ہے، اس کی عدم موجودگی میں دادا، پھر بھائی، اس کے بعد چچا ہے۔ اختلاف کی صورت میں قریبی ولی کو ترجیح ہوگی۔ اگر دونوں ولی برابر حیثیت رکھتے ہوں تو اختلاف کی صورت میں حاکم یا پنچایت کو حق ولایت ہوگا۔ واللّٰہ أعلم.

٥١٣٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي [عَمْرٍو] قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ، قَالَ: زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا، حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ لَهُ: زَوَّجْتُكَ وَأَفْرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا، ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا؟ لَا، وَاللهِ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا. وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿فَلَا

[5130] حضرت معقل بن یسار ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ یہ آیت: ''عورتوں کو (نکاح کرنے سے) مت روکو'' میرے متعلق نازل ہوئی۔ ہوا یوں کہ میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک آدمی سے کر دیا، اس نے اسے طلاق دے دی۔ جب عدت ختم ہوگئی تو وہی شخص میری بہن سے دوبارہ نکاح کرنے کا پیغام لے کر آیا۔ میں نے اسے کہا کہ میں نے تیرے ساتھ (اپنی بہن کا) نکاح کر دیا، اسے تیری بیوی بنایا اور تمھیں عزت دی لیکن تم نے اسے طلاق دے دی، اب پھر تم اس سے نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو، اللہ کی قسم! اب ایسا ہرگز نہیں ہوگا، میں تمھیں وہ کسی صورت میں

تَعْضُلُوهُنَّ﴾ فَقُلْتُ: الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ. [راجع ٤٥٢٩]

نہیں دوں گا۔ وہ شخص کوئی برا آدمی نہ تھا اور عورت کی بھی خواہش تھی کہ وہ اس کے پاس چلی جائے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''تم عورتوں کو (نکاح کرنے سے) مت روکو۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں ابھی اس پر عمل درآمد کرتا ہوں، چنانچہ اس نے اپنی ہمشیر کا نکاح اس سے کر دیا۔

(٣٨) بَابٌ: إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبُ

باب: 38- اگر عورت کا سرپرست خود اس سے نکاح کرنا چاہے (تو کیا جائز ہے؟)

وَخَطَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَأَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِأُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ قَارِظٍ: أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكِ إِلَيَّ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: قَدْ تَزَوَّجْتُكِ. وَقَالَ عَطَاءٌ: لِيُشْهِدْ: أَنِّي قَدْ نَكَحْتُكِ، أَوْ لِيَأْمُرْ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا. وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَهَبُ لَكَ نَفْسِي، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا جبکہ وہ خود ہی اس کے قریبی رشتہ دار تھے، آخر انھوں نے ایک دوسرے شخص سے کہا تو اس نے ان کا نکاح پڑھا دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا: کیا تم اپنا معاملہ میرے حوالے کرتی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تیرے ساتھ نکاح کر لیا ہے۔ حضرت عطاء بن ابی رباح نے کہا: ایسی صورت میں وہ دو گواہوں کے سامنے اس عورت سے کہہ دے کہ میں نے تیرے ساتھ نکاح کر لیا ہے، یا عورت کے قبیلے والوں سے کسی آدمی کو مقرر کر دے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے عرض کی: میں خود کو آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو آپ میرے ساتھ اس کا نکاح کر دیں۔

٥١٣١ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [النساء:

[5131] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگ آپ سے عورتوں کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ اللہ تمھیں ان کے متعلق مسئلہ بتاتا ہے......'' اس سے

١٢٧] قَالَ: هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فَيَحْبِسُهَا، فَنَهَاهُمُ اللهُ عَنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٢٤٩٤]

مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو کسی کے زیر کفالت ہوتی اور وہ اس کے مال میں بھی حصہ دار ہوتی، وہ اس سے نکاح کرنے میں کوئی دلچسپی نہ رکھتا اور نہ کسی دوسرے سے نکاح کر دینا پسند کرتا، مبادا وہ بھی اس کے مال میں شریک ہو جائے۔ اس بنا پر وہ لڑکی کو نکاح سے روکے رکھتا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمادیا۔

٥١٣٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ جُلُوسًا فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ، فَخَفَّضَ فِيهَا الْبَصَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟»، قَالَ: مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: «وَلَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ؟»، قَالَ: وَلَا خَاتَمٌ [مِنْ حَدِيدٍ]، وَلٰكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هٰذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ، قَالَ: «لَا، هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

[5132] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک عورت آئی اور اس نے خود کو آپ ﷺ پر پیش کیا۔ آپ نے اس عورت کو اوپر سے نیچے تک دیکھا آپ کا (اس سے شادی کا) ارادہ نہ بنا۔ آپ کے صحابۂ کرام ؓ میں سے ایک شخص نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟'' اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں؟'' اس نے کہا کہ لوہے کی انگوٹھی بھی میرے پاس نہیں، لیکن میں اپنی اس چادر کے دو ٹکڑے کر دیتا ہوں، آدھی اسے دیتا ہوں اور آدھی اپنے پاس رکھ لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا تو نہیں ہو سکتا، اچھا بتاؤ تمھیں کچھ قرآن یاد ہے؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، اس حفظ قرآن کے عوض میں نے اس سے تیری شادی کر دی۔''

(٣٩) بَابُ إِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ

باب: 39- آدمی اپنی نابالغ بچی کا نکاح کر سکتا ہے

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱلَّٰٓـِٔي لَمْ يَحِضْنَ﴾ [الطلاق: ٤] فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوغِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور وہ عورتیں جنھیں حیض نہیں آیا۔'' اللہ تعالیٰ نے عورت کی بلوغت سے پہلے اس کی عدت تین ماہ مقرر کی ہے۔

٥١٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

[5132] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا. [راجع: ٣٨٩٤]

نے ان سے نکاح فرمایا جبکہ وہ چھ برس کی تھیں اوران کی رخصتی ہوئی جبکہ وہ نو برس کی تھیں اور وہ آپ کے پاس نو برس رہیں۔

(٤٠) بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ

باب: 40- باپ، اپنی بیٹی کا نکاح حاکم وقت سے کرسکتا ہے

وَقَالَ عُمَرُ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام میرے پاس بھیجا تو میں نے ان کا نکاح آپ سے کردیا۔

٥١٣٤ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ. فَقَالَ هِشَامٌ: وَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ. [راجع: ٣٨٩٤]

[5134] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا تو ان کی عمر چھے سال کی تھی اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو عمر نو سال کی تھی۔ حضرت ہشام نے کہا: مجھے بتایا گیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے ہاں نو برس تک رہیں۔

(٤١) بَابٌ: اَلسُّلْطَانُ وَلِيٌّ

باب: 41- حاکم وقت بھی ولی ہے

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ»

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہم نے اس قرآن کے بدلے جو تجھے یاد ہے اس عورت کا نکاح تجھ سے کردیا۔''

وضاحت: جس عورت کا کوئی بھی سرپرست نہ ہو تو وقت کا حاکم اس کا سرپرست ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں اور جس کا کوئی ولی نہ ہو تو حاکم وقت اس کا سرپرست ہوگا۔[1]

٥١٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي

[5135] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: میں خود کو آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں، پھر وہ

1 سنن أبي داود، النكاح، حديث: 2084.

وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي، فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا؟» قَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي، فَقَالَ: «إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا»، فَقَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ: «الْتَمِسْ وَلَوْ كَانَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَلَمْ يَجِدْ، فَقَالَ: «أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: نَعَمْ، سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، لِسُوَرٍ سَمَّاهَا، فَقَالَ: «زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

دیر تک وہاں کھڑی رہی۔ اتنے میں ایک شخص نے کہا: اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تیرے پاس اسے مہر دینے کے لیے کوئی چیز ہے؟'' اس نے کہا: میرے پاس اس تہبند کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم اپنا تہبند اسے دے دو گے تو تمھارے پہننے کے لیے کوئی تہبند نہیں ہو گا، کوئی اور چیز تلاش کر لو۔'' اس نے عرض کی: میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کچھ تو تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' تاہم اسے وہ بھی نہ مل سکی تو آپ نے اسے فرمایا: ''کیا تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟'' اس نے کہا: ہاں، فلاں، فلاں سورت یاد ہے، اس نے چند سورتوں کا نام لیا۔ آخر کار آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، ہم نے تیرا نکاح اس عورت سے کر دیا اس قرآن کے بدلے جو تجھے یاد ہے۔''

(٤٢) بَابٌ: لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهُمَا

باب: 42- باپ اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا کنواری یا بیوہ کا نکاح ان کی رضامندی کے بغیر نہیں کر سکتا

٥١٣٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ». [انظر: ٦٩٦٨، ٦٩٧٠]

[5136] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیوہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے پوچھ نہ لیا جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے۔'' صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کنواری کی اجازت کس طرح ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(پیغام نکاح سن کر) اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔''

٥١٣٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

[5137] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کنواری لڑکی تو شرماتی ہے (اس لیے بول نہیں سکتی) تو آپ نے فرمایا: ''اس کی خاموشی ہی

أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي، قَالَ: «رِضَاهَا صَمْتُهَا». [انظر: ٦٩٤٦، ٦٩٧١]

اس کی رضامندی ہے۔''

(٤٣) بَابٌ: إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ

باب:43- اگر کسی نے اپنی بیٹی کا (زبردستی) نکاح کر دیا جبکہ وہ اس (نکاح) کو ناپسند کرتی ہو تو وہ نکاح باطل ہے

٥١٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهُ. [انظر: ٥١٣٩، ٦٩٤٥، ٦٩٦٩]

[5138] حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ ؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ وہ ثیبہ (شوہر دیدہ) تھیں۔ انھیں یہ نکاح منظور نہیں تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح فسخ کر ڈالا۔

٥١٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى: أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِدَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ. نَحْوَهُ. [راجع: ٥١٣٨]

[5139] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید سے روایت ہے کہ خدام نامی ایک آدمی نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح کرایا تھا، پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

(٤٤) بَابُ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ

باب:44- یتیم لڑکی کا نکاح کرنا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا﴾ [النساء: ٣] وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ: زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَمَكَثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ: مَا مَعَكَ؟ فَقَالَ: مَعِي كَذَا وَكَذَا، أَوْ لَبِثَا ثُمَّ قَالَ: زَوَّجْتُكَهَا، فَهُوَ جَائِزٌ، فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہیں کر سکو گے تو (دوسری عورتوں سے) نکاح کر لو۔'' اور اگر کسی نے سرپرست سے کہا کہ میرا نکاح اس لڑکی سے کر دو تو ولی کچھ دیر خاموش رہا، یا کہا: تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میرے پاس اتنا اتنا ہے، یا دونوں خاموش رہے، پھر اس (سرپرست) نے کہا: میں نے اس سے تیرا نکاح کر دیا تو ایسا کرنا جائز ہے۔ اس سلسلے میں

حضرت سہل ؓ کی حدیث نبی ﷺ سے مروی ہے۔

٥١٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ لَهَا: يَا أُمَّتَاهْ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي ٱلْيَتَٰمَىٰ﴾ إِلَى ﴿مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُمْ﴾؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا، وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا، فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي ٱلنِّسَآءِ﴾ إِلَى ﴿وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾، فَأَنْزَلَ اللهُ لَهُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ، وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ. قَالَتْ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ. [راجع: ٢٤٩٤]

[5140] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا اور عرض کی: اے اماں جان! اس آیت کریمہ کی تفسیر کیا ہے: ”اور اگر تمھیں یہ خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے جو تمھیں پسند آئیں نکاح کر لو.....“ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اے میرے بھانجے! یہ وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے سرپرست کی کفالت میں ہوتی وہ اس کی مالداری اور خوبصورتی میں دلچسپی رکھتا۔ (اور اپنے ساتھ نکاح کر لیتا) لیکن اس کے حق مہر میں کمی کر دیتا، اس لیے ایسی یتیم بچیوں سے انھیں نکاح کرنے سے روک دیا گیا مگر یہ کہ انھیں پورا پورا حق مہر دیں، نیز بصورت دیگر انھیں دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے (سلسلۂ گفتگو جاری رکھتے ہوئے) فرمایا: اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے یہ آیت نازل فرمائی: ”لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اور اس بارے میں بھی جو یتیم عورتوں سے متعلق اس کتاب میں پہلے سے سنایا جا چکا ہے۔ جن کے مقررہ حقوق تو تم دیتے نہیں ہو لیکن ان سے نکاح کرنے میں بہت دلچسپی رکھتے ہو۔“ اللہ تعالیٰ نے انھیں اس آیت کریمہ میں فرمایا کہ یتیم لڑکی جب خوبصورت اور مالدار ہو تو تم اس کے نکاح، نسب اور حق مہر میں دلچسپی رکھتے ہو اور جب وہ خوبصورت نہ ہو اور کم مالداری کی وجہ سے اس کے متعلق کوئی رغبت نہ ہو تو اسے چھوڑ دیتے ہو۔ اور ان کے علاوہ دوسری عورتیں اپنے حبالۂ عقد میں لے آتے ہو۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: جیسے وہ عدم رغبت کی

صورت میں چھوڑ دیتے ہیں تو ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان میں دلچسپی رکھیں تو ان سے نکاح کریں الا یہ کہ ان سے انصاف کریں اور انھیں پورا پورا حق مہر ادا کریں۔

فائدہ: یتیم لڑکیوں کے سرپرست ان سے نکاح کرنے کے سلسلے میں کئی طرح کی بے انصافیوں کا ارتکاب کرتے تھے جس کا اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء، آیت: 3 میں نوٹس لیا، پھر ان بے انصافیوں سے بچنے کے لیے ایسی یتیم لڑکیوں کے سرپرستوں نے یہ محتاط رویہ اختیار کیا کہ ان سے نکاح کرنا ہی چھوڑ دیا لیکن یہ رویہ بھی کئی طرح سے نقصان دہ ثابت ہوا کیونکہ جس قدر اخوت اور بہتر سلوک انھیں سرپرستوں سے نکاح کرنے میں میسر آ سکتا تھا غیروں کے ساتھ نکاح کرنے میں وہ میسر آ ہی نہ سکتا تھا، بعض دفعہ ان کی زندگی انتہائی تلخ ہو جاتی، اس آخری آیت کے ذریعے سے سرپرستوں کو ان کے زیر کفالت یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی گئی مگر اس شرط کے ساتھ کہ ان کے حق مہر میں کمی نہ کی جائے اور ان سے طے کردہ معاملات بھی ضرور پورے کیے جائیں، پھر دوسرے حقوق جو وراثت وغیرہ سے متعلق ہیں انھیں بھی ضرور پورا کیا جائے۔

(٤٥) بَابٌ: إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ: زَوِّجْنِي فُلَانَةَ، فَقَالَ: قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا، جَازَ النِّكَاحُ وَإِنْ لَمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ: أَرَضِيتَ، أَوْ قَبِلْتَ؟

باب: 45- جب پیغام نکاح دینے والا (کسی سرپرست سے) کہے: میرا فلاں لڑکی سے نکاح کر دو تو وہ کہے: میں نے اتنے حق مہر کے عوض تیرے ساتھ اس کا نکاح کر دیا تو یہ جائز ہے اگرچہ وہ یہ نہ کہے کیا تو راضی ہے یا تو نے قبول کیا؟

٥١٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ: «مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: «مَا عِنْدَكَ؟»، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: «أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، قَالَ: «فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟»، قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

[5141] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خود کو آپ پر پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے آج کل کسی دوسری عورت کی حاجت نہیں۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ نے (اسے) فرمایا: ''تیرے پاس کیا ہے؟'' اس نے کہا: میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے کچھ نہ کچھ تو دینا پڑے گا، خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔'' اس نے پھر عرض کی: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے کچھ قرآن یاد کیا ہے؟'' اس نے کہا: ہاں، اتنا اتنا قرآن یاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اسے تمھارے نکاح

میں دے دیا اس قرآن کے بدلے جو تمھیں یاد ہے۔"

(٤٦) بَابٌ: لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

باب: 46- کوئی بھی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا اسے ترک کر دے

٥١٤٢ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ. [راجع: ٢١٣٩]

[5142] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے کی خرید وفروخت پر خرید وفرخت کرے اور (اس سے بھی منع فرمایا کہ) اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر کوئی دوسرا پیغام بھیجے حتی کہ پہلا پیغام دینے والا اس سے پہلے ترک کر دے یا وہ اسے اجازت دے دے۔

٥١٤٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا إِخْوَانًا». [انظر: ٦٠٦٤، ٦٠٦٦، ٦٧٢٤]

[5143] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "خود کو بدگمانی سے دور رکھو کیونکہ بدگمانی جھوٹی بات ہے۔ جاسوسی نہ کرو اور نہ کسی کی ٹوہ ہی میں لگے رہو۔ ایک دوسرے سے بغض بھی نہ رکھو بھائی بھائی بن کر رہو۔"

٥١٤٤ - «وَلَا يَخْطُبِ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ». [راجع: ٢١٤٠]

[5144] (نیز آپ نے فرمایا:) "کوئی آدمی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا منگنی ترک کر دے۔"

فائدہ: یہ امتناعی حکم اس صورت میں ہے کہ عورت کا میلان ہو جائے اور منگنی طے پائے کیونکہ فاطمہ بنت قیس کو جب طلاق ہوئی تو عدت ختم ہونے کے بعد حضرت معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم رضی اللہ عنہما نے اسے پیغام نکاح بھیجا، اس سلسلے میں انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کیا تو آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے نکاح کرنے کا مشورہ دیا۔ کیونکہ اس صورت میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا میلان کسی طرف نہیں ہوا تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انھیں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کرنے کا مشورہ دیا۔

(٤٧) بَابُ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخِطْبَةِ

باب: 47- پیغام نکاح چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا

٥١٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ - قَالَ عُمَرُ: لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا.

[5145] حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ......جب حضرت حفصہ ﷺ بیوہ ہو گئیں تو...... حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر ﷺ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں۔ میں کئی راتیں آپ کی طرف سے جواب کے انتظار میں رہا، اس دوران میں رسول اللہ ﷺ نے حفصہ ﷺ سے نکاح کا پیغام دیا۔ حضرت ابوبکر ﷺ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے: بلاشبہ تمھاری پیش کش کے جواب میں کوئی چیز حائل نہ تھی سوائے اس کے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے متعلق علم تھا کہ آپ ایک مرتبہ حضرت حفصہ ﷺ کا ذکر فرما رہے تھے، اور میں آپ کے راز کو افشا نہیں کرنا چاہتا تھا، اگر آپ ﷺ چھوڑ دیتے تو میں آپ کی پیش کش قبول کر لیتا۔

تَابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٤٠٠٥]

یونس، موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق نے زہری سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

(٤٨) بَابُ الْخُطْبَةِ

باب:48- خطبۂ نکاح کا بیان

٥١٤٦ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا». [انظر: ٥٧٦٧]

[5146] حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ دو آدمی مشرق کی جانب سے آئے اور ان دونوں نے (مؤثر) خطبہ پڑھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''بعض بیان جادو اثر ہوتے ہیں۔''

فائدہ: ان میں سے ایک کا نام زبرقان اور دوسرے کا عمرو تھا، یہ دونوں بنوتمیم قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ دونوں حضرات اپنی کسی ضرورت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حاجت کے وقت خطبہ پڑھنا عرب کے ہاں ایک قدیم رسم ہے تاکہ لوگوں کے دل مائل ہوں، غالباً اس لیے عقد نکاح کے وقت خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ امام بخاری ﷫ نے اس حدیث سے اشارہ فرمایا ہے کہ خطبۂ نکاح بھی صاف صاف اور متوسط ہونا چاہیے، اس میں تکلف اور بناوٹ وغیرہ نہ ہو، پھر اس سے مقصود کسی باطل کو ثابت کرنا نہ ہو جیسا کہ قوت گویائی میں ماہر لوگ کرتے ہیں۔ عقد نکاح کے وقت خطبے کا مقصد یہ ہو کہ لوگوں کے دل مانوس ہوں اور ان میں نفرت کے جذبات پیدا نہ ہوں، ایسے مواقع پر اچھا کلام باعث مسرت اور اثر انگیز ہوتا ہے۔ اس میں نکاح

کی اہمیت وافادیت اور معاشرتی زندگی کے اصول وضوابط بیان کیے جائیں، خطبۂ نکاح میں جن آیات قرآنیہ کا انتخاب کیا جاتا ہے ان میں یہی معاشرتی اصول بیان ہوئے ہیں، ہم ایسے موقع پر ان اصولوں کی خوب وضاحت کرتے ہیں وہ اصول حسب ذیل ہیں: ○ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ (البقرہ) ○ صلہ رحمی کی عادت اختیار کی جائے۔ (النساء) ○ قول وگفتار میں دوغلہ پن نہ ہو بلکہ وہ قول سدید پر مشتمل ہو۔ (الاحزاب)

(٤٩) بَابُ ضَرْبِ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيمَةِ

باب:49- نکاح اور ولیمے کے وقت دف بجانا

وضاحت: دف میں گھنگرو کی جھنکار نہیں ہوتی بلکہ وہ موسیقی کے بغیر سادہ ہوتی ہے، خوشی کے موقع پر اسے بجانے میں کوئی حرج نہیں۔ دیہاتوں میں اس کا متبادل گھڑا اور پرات وغیرہ ہے جسے ایسے موقع پر بجایا جاتا ہے۔ موسیقی کے ساتھ گانا بجانا اور حیا سوز غزلیہ اشعار پڑھنا حرام اور ناجائز ہے۔

٥١٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ: قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ: «دَعِي هٰذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ». [راجع: ٤٠٠١]

[5147] حضرت خالد بن ذکوان سے روایت ہے، وہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی ﷺ تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے، جیسے تو میرے پاس بیٹھا ہے۔ اس دوران میں ہماری چھوٹی چھوٹی بچیوں نے دف بجانا شروع کر دیا اور میرے آباء جو غزوۂ بدر میں شہید ہو چکے تھے ان کا مرثیہ پڑھنے لگیں۔ ان میں سے ایک بچی نے اچانک کہہ دیا: ہم میں ایک نبی ہے جو ان باتوں کی خبر رکھتا ہے جو آئندہ کل ہونے والی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہنا چھوڑ دو اور وہی کچھ کہو جو پہلے کہہ رہی تھیں۔''

(٥٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَءَاتُوا۟ ٱلنِّسَآءَ صَدُقَـٰتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ [النساء: ٤]

باب:50- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور عورتوں کو ان کے حق مہر خوشی سے ادا کرو'' کا بیان

وَكَثْرَةُ الْمَهْرِ وَأَدْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَءَاتَيْتُمْ إِحْدَىٰهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا۟ مِنْهُ شَيْـًٔا﴾ [النساء: ٢٠] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أَوْ تَفْرِضُوا۟ لَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ [البقرة: ٢٣٦] وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ

زیادہ سے زیادہ اور کم از کم جو مہر کی مقدار جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم نے ان میں سے کسی کو مال کثیر عطا کیا ہو تو (طلاق کے وقت) اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔'' نیز فرمان الٰہی ہے: ''یا تم نے ان کے لیے کچھ مقرر کیا ہو۔'' حضرت سہل ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے

حَدِيدٍ».

فرمایا: ''(کچھ نہ کچھ ڈھونڈو) خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔''

٥١٤٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ، فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ. [راجع: ٢٠٤٩]

[5148] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا۔ نبی ﷺ نے شادی کی خوشی ان میں دیکھی تو ان سے پوچھا، انھوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے برابر (سونے کے عوض) نکاح کیا ہے۔

وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

حضرت قتادہ نے حضرت انس ؓ سے یہ روایت ان الفاظ سے نقل کی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے ایک عورت سے گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر نکاح کیا تھا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کی وضاحت سن کر خاموشی اختیار کی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق مہر کی مقدار معین نہیں، فریقین جس پر اتفاق کرلیں اور راضی ہو جائیں وہ مہر متصور ہوگا۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ آج کل محض نام ونمود کی خاطر ہزاروں لاکھوں روپے حق مہر باندھ لیتے ہیں، بعد میں اس کی ادائیگی کا نام تک نہیں لیتے، بیوی بے چاری رواداری میں خاموش رہتی ہے، ایسے حضرات کو چاہیے کہ وہ اتنا ہی حق مہر رکھیں جسے آسانی اور خوشی کے ساتھ ادا کرسکیں، اس سلسلے میں انانیت اور جھوٹی عزت نفس کو نظر انداز کریں۔ واضح رہے کہ حق مہر لڑکی کا حق ہے اگر وہ کسی دباؤ کے بغیر اپنی رضا و رغبت سے تمام یا کچھ حصہ معاف کردے تو یہ اس کی فیاضی اور دریا دلی ہے۔

(٥١) بَابُ التَّزْوِيجِ عَلَى الْقُرْآنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ

باب: 51- قرآنی تعلیم کے عوض نکاح کرنا اور مہر ذکر کیے بغیر شادی رچانا

٥١٤٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ: إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ قَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ: يَا

[5149] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں صحابہ کی جماعت کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک خاتون کھڑی ہوئی اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ آپ اس بارے میں اپنی رائے قائم کرلیں۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ پھر

رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنْكِحْنِيهَا، قَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ وَطَلَبَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، قَالَ: «هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟» قَالَ: مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا، قَالَ: «اذْهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

کھڑی ہوئی اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لیے ہبہ کر دیا ہے آپ جو چاہیں کریں۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہ دیا۔ وہ تیسری مرتبہ کھڑی ہوئی اور عرض کی: اس نے اپنا آپ آپ کے لیے ہبہ کر دیا ہے، اس میں اپنی رائے دیکھیں۔ تب ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کچھ ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' چنانچہ وہ گیا اور تلاش کیا، پھر واپس آ کر عرض کرنے لگا کہ میں نے وہاں کچھ نہیں پایا، لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''تمھارے پاس کچھ قرآن ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، میں نے تمھارا نکاح اس سے کر دیا اس قرآن کے عوض جو تجھے یاد ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مالی حق مہر کے بغیر رسول اللہ ﷺ نے محض قرآن کی تعلیم دینے پر اس کا نکاح کر دیا۔ امام بخاری ؒ نے یہی ثابت کیا کہ نکاح میں مالی حق مہر کا ہونا ضروری نہیں بلکہ فریقین جس پر اتفاق کر لیں وہ حق مہر ہو سکتا ہے۔

(٥٢) بَابُ الْمَهْرِ بِالْعُرُوضِ، وَخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ

باب: 52- سامان اور لوہے کی انگوٹھی بطور مہر دینا

٥١٥٠ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ». [راجع: ٢٣١٠]

[5150] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''تم نکاح کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی کے عوض ہی ہو۔''

(٥٣) بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

باب: 53- نکاح کے وقت شرائط پیش کرنا

وَقَالَ عُمَرُ: مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: سَمِعْتُ

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: حقوق کا قطعی فیصلہ شرائط کو پورا کرنے پر موقوف ہے۔ حضرت مسور بن مخرمہ ؓ نے کہا:

النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ، قَالَ: «حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي».

میں نے نبی ﷺ کو اپنے داماد کا ذکر کرتے ہوئے سنا، آپ نے دامادگی کے متعلق اس کی تعریف کی اور خوب تعریف فرمائی، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''اس نے میرے ساتھ جو بات کی اسے سچا کر دکھایا اور میرے ساتھ جو وعدہ کیا اسے پورا کر دکھایا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے جس داماد کی تعریف کی ہے وہ حضرت ابو العاص بن ربیع ہیں جو حضرت زینب ؓ کے شوہر نامدار ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر انھیں اس شرط پر رہا کیا تھا کہ وہ ان کی بیٹی حضرت زینب کو واپس کر دے گا رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا: ''اس نے جو وعدہ کیا اسے نبھایا اور جو بات کی اسے سچا کر دکھایا۔

٥١٥١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ». [راجع: ٢٧٢١]

[5151] حضرت عقبہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وہ شرائط جن کا پورا کرنا انتہائی ضروری ہے، وہ ہیں جن کی بدولت تم لوگوں نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔''

فائدہ: نکاح کے وقت فریقین کے مابین جو شرائط رکھیں جائیں ان کا پورا کرنا ضروری ہے ہاں، اگر کوئی شرط کتاب وسنت کے خلاف ہو تو اسے پورا نہ کیا جائے۔

(٥٤) بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ

باب: 54- وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَا تَشْتَرِطُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا.

حضرت ابن مسعود ؓ نے کہا: کوئی عورت (عقد نکاح کے وقت) اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

٥١٥٢ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّا - هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ - عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا». [راجع: ٢١٤٠]

[5152] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی کسی بہن (سوکن) کی طلاق کی شرط لگائے تاکہ اس کا حصہ خود سمیٹ لے کیونکہ اسے تو وہ کچھ ملے گا جو اس کے مقدر میں ہے۔''

(٥٥) بَابُ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٥١٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: «كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟» قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [راجع: ٢٠٤٩]

باب: 55- دلھے کا زرد رنگ کا استعمال کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے اس امر کو نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

[5153] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان پر زرد رنگ کے نشانات تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''اسے حق مہر کتنا دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: گٹھلی کے وزن کے برابر سونا دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولیمہ ضرور کرو، خواہ ایک بکری ہی ذبح کرو۔''

(٥٦) بَابٌ:

٥١٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ، فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ لَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا. [راجع: ٤٧٩١]

باب: 56- بلاعنوان

[5154] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت زینب ؓ کا ولیمہ کیا تو مسلمانوں کو خوب سیر ہو کر کھانا کھلایا، پھر آپ باہر تشریف لے گئے جیسا کہ آپ نکاح کے موقع پر کرتے تھے اور امہات المومنین کے گھروں میں تشریف لائے۔ آپ ان کے لیے دعا فرماتے اور وہ آپ کے لیے دعا کرتیں۔ پھر آپ واپس آئے تو وہاں دو آدمی دیکھے تو لوٹ گئے۔ (حضرت انس ؓ کہتے ہیں:) مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو بتایا یا کسی اور نے آپ کو ان کے جانے کی خبر دی۔

(٥٧) بَابٌ: كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ؟

٥١٥٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا

باب: 57- دلھے کو کن الفاظ میں دعا دی جائے؟

[5155] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ، قَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: «بَارَكَ اللهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [راجع: ٢٠٤٩]

نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ پر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے گٹھلی کی مقدار سونے کے عوض نکاح کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھیں برکت دے، ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی ہو۔''

فائدہ: دور جاہلیت میں دلھے کو رفاء اور بنین کے الفاظ سے دعا دی جاتی تھی جس کے معنی ہیں کہ تمھارے اندر اتفاق رہے اور تمھیں نرینہ اولاد ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ کے بجائے "بارك الله لك...... " کے الفاظ سے دعا سکھائی ہے۔ چونکہ دور جاہلیت کی دعا میں اللہ کا نام نہیں تھا اس میں لڑکیوں سے بغض کی بو آتی تھی، اس بناء پر رسول اللہ ﷺ نے دلھے کے لیے اللہ کی طرف سے خیر و برکت کی دعا سکھائی ہے۔

(٥٨) بَابُ الدُّعَاءِ لِلنِّسْوَةِ اللَّاتِي يُهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ

باب: 58- جو عورتیں دلھن کو دلھے کے پاس لے جائیں ان کے لیے اور دلھن کے لیے دعا کرنا

٥١٥٦ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ. [راجع: ٣٨٩٤]

[5156] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے شادی کی تو میرے ساتھ میری والدہ تشریف لائیں اور انھوں نے مجھے ایک گھر میں پہنچا دیا جہاں انصار کی کچھ خواتین موجود تھیں۔ انھوں نے یوں دعا دی: ''تمھارا آنا خیر و برکت پر ہو اور اللہ کرے تمھارا نصیب بھی اچھا ہو۔''

(٥٩) بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ

باب: 59- جس نے جنگ سے پہلے رخصتی کو پسند کیا

٥١٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ

[5157] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سابقہ انبیاء ؑ میں سے ایک نبی نے جنگ کا ارادہ کیا تو اپنی قوم سے کہا: جس شخص نے نکاح کیا ہے اور ابھی تک بیوی سے صحبت نہیں کی وہ میرے ساتھ جنگ کے لیے نہ جائے۔''

يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا». [راجع: ٣١٢٤]

(٦٠) بَابُ مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

باب:60- جس نے نو سال کی بیوی سے ہم بستری کی

٥١٥٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا. [راجع: ٣٨٩٤]

[5158] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ سے نکاح کیا جبکہ وہ چھ برس کی تھیں۔ اور آپ نے ان سے خلوت فرمائی جبکہ وہ نو برس کی تھیں اور وہ آپ ﷺ کے ساتھ نو برس تک رہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رخصتی کے وقت حضرت عائشہ ؓ کی عمر نو برس تھی اور آپ بالغ ہو چکی تھیں۔ دراصل بلوغ کا موسم اور آب و ہوا کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ گرم خطوں میں بلوغ جلدی آجاتا ہے جبکہ سرد علاقوں میں اس میں دیر ہو جاتی ہے۔ پھر انسانی صحت کا بھی اس میں بہت عمل دخل ہے، کمزور اور نحیف عورت جلدی بالغ ہو جاتی ہے جبکہ صحت مند عورتوں کو دیر سے بلوغ آتا ہے۔ بعض اہل علم نے اس مقام پر بہت تکلفات سے کام لیا ہے، حالانکہ عرب جیسے علاقوں میں نو برس کی عمر میں لڑکی کا بالغ ہونا بعید از عقل بات نہیں ہے۔ ہمارا برصغیر کے علاقے میں مشاہدہ ہے کہ نو برس میں کچھ بچیاں بالغ ہو جاتی ہیں۔ واللہ أعلم.

(٦١) بَابُ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ

باب:61- دوران سفر میں شب زفاف منانا

٥١٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَلِيمَتِهِ، فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ، أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ، فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ فَقَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ

[5159] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ اور خیبر کے درمیان تین دن تک قیام فرمایا۔ وہاں آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی ؓ کے ساتھ خلوت فرمائی، میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمے میں بلایا لیکن اس دعوت میں روٹی اور گوشت نہیں تھا۔ آپ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور اس پر کھجور، گھی اور پنیر رکھ دیا گیا۔ یہی آپ ﷺ کا ولیمہ تھا۔ مسلمانوں نے حضرت صفیہ ؓ کے متعلق کہا کہ یہ امہات المومنین میں سے ہیں یا آپ نے انھیں لونڈی ہی رکھا ہے؟ چنانچہ انھوں نے (فیصلہ کرتے

الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ. [راجع: ٣٧١]

ہوئے) کہا: اگر آپ ﷺ نے ان کو پردے میں رکھا تو امہات المومنین میں سے ہیں اور اگر پردے میں نہ رکھا تو وہ آپ کی باندی ہیں۔ جب سفر کا آغاز ہوا تو آپ نے ان کے لیے اپنی سواری کے پیچھے جگہ بنائی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ ڈال دیا۔

(٦٢) بَابُ الْبِنَاءِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ

باب: 62- سواری یا روشنی کے بغیر دن کے وقت نئی دلھن سے خلوت کرنا

٥١٦٠ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ ضُحًى. [راجع: ٣٨٩٤]

[5160] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا تو میری والدہ میرے پاس آئیں اور (تنہا) مجھے ایک گھر میں پہنچا دیا۔ وہاں مجھے کسی بات سے گھبراہٹ نہ ہوئی ہاں، رسول اللہ ﷺ اچانک میرے پاس چاشت کے وقت آئے (اور مجھ سے خلوت فرمائی)۔

(٦٣) بَابُ الْأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا لِلنِّسَاءِ

باب: 63- عورتوں کے لیے مخمل کے بچھونے یا باریک پردے لگانا

٥١٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ؟ قَالَ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ». [راجع: ٣٦٣١]

[5161] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے نمدے بنا لیے ہیں؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے لیے نمدے کہاں سے آئے؟ آپ نے فرمایا: ''عنقریب تمھارے لیے نمدے ہوں گے۔

(٦٤) بَابُ النِّسْوَةِ الَّتِي يُهْدِينَ الْمَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا وَدُعَائِهِنَّ بِالْبَرَكَةِ

باب: 64- وہ عورتیں جو دلھن کو شوہر کے پاس لے جائیں اور خیر و برکت کی دعا کریں

٥١٦٢ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا

[5162] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک

مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ، مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ».

دلھن کو انصاری دلھا کے پاس لے گئیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! کیا تمھارے پاس کوئی دل لگی کا سامان نہیں تھا؟ کیونکہ انصار کو ایسے موقع پر دل لگی پسند ہوتی ہے۔''

(٦٥) بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ

باب:65- دلھن کو تحائف دینا

٥١٦٣ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، وَاسْمُهُ الْجَعْدُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ: لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ هَدِيَّةً، فَقُلْتُ لَهَا: اِفْعَلِي، فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ، فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: «ضَعْهَا»، ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ: «اُدْعُ لِي رِجَالًا - سَمَّاهُمْ - وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ»، قَالَ: فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ: «اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ»، قَالَ: حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَقُلْتُ: إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا،

[5163] حضرت ابو عثمان ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس ؓ کا ہمارے سامنے سے بنو رفاعہ کی مسجد میں گزر ہوا، میں نے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ نبی ﷺ کا معمول تھا آپ جب بھی حضرت ام سلیم ؓ کے گھر کی طرف سے گزرتے تو ان کے پاس جاتے اور انھیں سلام کرتے۔ اس کے بعد حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب حضرت زینب ؓ کے دلھا بنے تو مجھے (میری والدہ) ام سلیم ؓ نے کہا: اس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کو کوئی تحفہ بھیجیں تو بہتر ہے۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے ضرور بھیجیں، چنانچہ انھوں نے کھجور، گھی اور پنیر ملا کر ایک ہانڈی میں حلوہ بنایا اور مجھے دے کر آپ ﷺ کے پاس روانہ کیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو آپ نے فرمایا: ''اسے رکھ دو۔'' پھر حکم دیا: ''فلاں فلاں لوگوں کو میرے پاس بلا لاؤ...... آپ نے ان کا نام لیا...... اور جو بھی آدمی تجھے راستے میں ملے اسے میری طرف سے دعوت دے دو۔'' چنانچہ مجھے آپ نے جو حکم دیا تھا میں نے اس کی تعمیل کی۔ جب میں واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں سے گھر بھرا ہوا ہے۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھ اس حلوے پر رکھ دیے اور جو اللہ کو منظور تھا وہ اپنی زبان سے پڑھا، اس کے بعد دس دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلانا شروع کیا۔ آپ

فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ، وَهُوَ يَقُولُ: «﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدْخُلُواْ بُيُوتَ ٱلنَّبِيِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَٰظِرِينَ إِنَىٰهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَٱدْخُلُواْ فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَٱنتَشِرُواْ وَلَا مُسْتَـْٔنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى ٱلنَّبِيَّ فَيَسْتَحْىِۦ مِنكُمْ وَٱللَّهُ لَا يَسْتَحْىِۦ مِنَ ٱلْحَقِّ﴾ [الأحزاب: ٥٣]». قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ. [راجع: ٤٧٩١]

ان سے فرماتے تھے: ''اللہ کا نام لے کر ہر آدمی اپنے آگے سے کھائے۔'' بہرحال سب لوگ کھا کر گھر سے باہر چل دیے، البتہ تین آدمی گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور مجھے ان کے نہ جانے سے رنج پیدا ہوا۔ آخر کار نبی ﷺ اپنی بیویوں کے حجروں کی طرف گئے، میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا، میں نے (آپ ﷺ سے) کہا: لوگ اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں۔ اس وقت آپ واپس آ کر گھر میں داخل ہوئے اور پردہ لٹکا دیا۔ میں ابھی حجرے ہی میں تھا کہ آپ (سورۂ احزاب کی) یہ آیات پڑھ رہے تھے: ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب کھانے کے لیے اندر آنے کی اجازت دی جائے، وہاں بیٹھ کر کھانا پکنے کا انتظار نہ کرو، البتہ جب تمھیں بلایا جائے تو اندر جاؤ اور کھانے سے فارغ ہوتے ہی واپس چلے آؤ، باتوں میں لگ کر وہاں بیٹھے نہ رہو، یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔'' ابوعثمان کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: بے شک میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت انجام دی ہے۔

فائدہ: دلھا اور دلھن کو ہدایا بھیجنا مستحب ہے، قبل از اسلام بھی انھیں شادی کے موقع پر تحائف بھیجا کرتے تھے، اسلام نے دور جاہلیت کی اس رسم کو برقرار رکھا اور اسے پسندیدہ قرار دیا ہے۔ تحفہ اگرچہ مقدار میں کم ہو وہ محبت اور الفت میں اضافے کا باعث بنتا ہے، اس کے ذریعے سے بے تکلفی کو فروغ ملتا ہے جو باہمی میل جول کی بنیاد ہے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اسی اصول کے مطابق قلیل مقدار میں تحفہ روانہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں خوب خوب برکت ڈال دی۔

(٦٦) بَابُ اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا

باب: 66- دلھن کے لیے کپڑے وغیرہ مستعار لینا

٥١٦٤ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

[5164] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار مستعار لیا اور وہ کہیں گم ہو گیا۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ : جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا، فَوَاللهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً. [راجع: ٣٣٤]

رسول اللہ ﷺ نے چند صحابۂ کرام کو اسے تلاش کرنے کے لیے روانہ کیا۔ راستے میں نماز کا وقت ہوگیا تو انھوں نے وضو کے بغیر نماز ادا کی۔ جب وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو انھوں نے آپ سے شکایت کی۔ اس وقت تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ حضرت اسید بن حضیر ؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے! اللہ کی قسم! جب آپ پر کوئی مشکل وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردیا اور مسلمانوں کے لیے وہ خیر وبرکت کا ذریعہ ثابت ہوئی۔

فائدہ: جب حضرت عائشہ ؓ نے اپنی ہمشیر سے ہار مستعار لیا تو اگرچہ آپ اس وقت دلھن نہ تھیں، مگر عورت جب اپنے خاوند کے لیے زینت کی خاطر اشیاء مستعار لے سکتی ہے تو دلھن کے لیے تو ایسی چیزیں لینا بالاولی جائز ہوا۔ ہمارے رجحان کے مطابق اس عنوان کے مطابق وہ حدیث ہے جو حضرت عائشہ ؓ سے ہی مروی ہے کہ میرے پاس ایک چادر تھی جسے ہر ایک عورت زینت کے لیے مجھ سے مستعار لیتی تھی۔[1] امام بخاری ؒ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''شب زفاف کے وقت دلھن کے لیے کوئی چیز مستعار لینا۔''[2] حدیث میں ہار کا ذکر ہے جبکہ عنوان میں کپڑے وغیرہ کے الفاظ ہیں دراصل ہار اور کپڑے دونوں ملبوسات سے ہیں جن سے دلھن وغیرہ کو آراستہ کیا جاتا ہے، بنا بریں ایسی چیزیں مستعار لی جاسکتی ہیں۔ واللہ أعلم.

(٦٧) بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

باب: 67- جب شوہر اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا کہے؟

٥١٦٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ : بِسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذٰلِكَ أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا». [راجع: ١٤١]

[5165] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی انسان اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتو یہ دعا پڑھے: ''بسم اللہ، اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس سے دور رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔'' پھر اگر اس موقع پر ان کے لیے بچہ مقدر ہو یا اس کا فیصلہ ہو جائے تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

1 صحيح البخاري، الهبة، حديث : 2628. 2 صحيح البخاري، الهبة، باب : 34.

(٦٨) بَابٌ : اَلْوَلِيمَةُ حَقٌّ

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ».

٥١٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَكُنَّ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ، وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً، فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ، وَكَانَ أَوَّلُ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ ﷺ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ.

[راجع: ٤٧٩١]

باب:68- ولیمہ برحق اور ثابت ہے

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری ہی ہو۔''

[5166] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میری عمر دس برس تھی، میری مائیں مجھے نبی ﷺ کی خدمت کرنے کا ہمیشہ حکم دیتی تھیں۔ میں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کی۔ نبی ﷺ نے وفات پائی تو اس وقت میری عمر بیس برس تھی۔ جب پردے کے احکام نازل ہوئے تو میں انھیں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں کہ کب نازل ہوئے۔ سب سے پہلے پردے کا حکم اس وقت نازل ہوا جب رسول اللہ ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو نکاح کے بعد اپنے گھر لائے اور نبی ﷺ ان کے دلھا بنے تھے۔ آپ نے لوگوں کی دعوت کی اور انھیں بلایا۔ لوگوں نے کھانا کھایا اور چلے گئے لیکن کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں دیر تک بیٹھے رہے۔ اس دوران میں نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ باہر چلا گیا تاکہ یہ لوگ بھی چلے جائیں۔ نبی ﷺ چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ساتھ رہا حتی کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آئے تو آپ کو خیال آیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے، اس لیے آپ واپس آئے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا۔ جب آپ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ اپنی جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں سے نہیں اٹھے، لہٰذا آپ وہاں سے پھر واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ جب آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دروازے پر پہنچے تو معلوم ہوا وہ

لوگ جا چکے ہیں، چنانچہ آپ واپس آئے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آگیا۔ اب وہ لوگ (واقعی) جا چکے تھے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور پردے کی آیات نازل ہوئیں۔

فائدہ: ولیمہ مشروع اور ثابت ہے اس میں کھانے کے متعلق کمی بیشی کی کوئی قید نہیں بلکہ حسب ضرورت اور حسب توفیق ولیمے کا کھانا تیار کیا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ ؓ کے ولیمے میں کھجور اور ستو کا اہتمام کیا تھا۔[1] لیکن ولیمے کا کھانا تناول کرنا ضروری نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اگر چاہے تو کھائے اگر چاہے تو چھوڑ دے۔''[2] دعوت ولیمہ میں غیر شرعی کاموں کا اہتمام ہو تو اس میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ واللہ أعلم.

(٦٩) بَابُ الْوَلِيمَةِ وَلَوْ بِشَاةٍ

باب: 69- ولیمے کا اہتمام کرنا اگرچہ ایک بکری سے ہو

٥١٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ: «كَمْ أَصْدَقْتَهَا؟» قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. وَعَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ الْمُهَاجِرُونَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ: أُقَاسِمُكَ مَالِي وَأَنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ، قَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ. فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى، فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [راجع: ٢٠٤٩]

[5167] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے پوچھا، جب انھوں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی: ''تم نے اسے کتنا مہر دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: گٹھلی کی مقدار سونا (بطور مہر دیا ہے)۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت انس ؓ نے کہا: جب لوگ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے تو مہاجرین نے انصار کے ہاں قیام کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے حضرت سعد بن ربیع ؓ کے گھر رہائش اختیار کی۔ حضرت سعد ؓ نے ان سے کہا کہ میں آپ کو آدھا مال دیتا ہوں اور آپ کے لیے اپنی ایک بیوی سے دستبردار ہو جاتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل وعیال اور مال واسباب میں برکت دے، پھر وہ بازار گئے اور خرید وفروخت کرنے لگے، انھوں نے وہاں سے پنیر اور گھی نفع میں کمایا۔ اس کے بعد انھوں نے شادی کی تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''دعوت ولیمہ کا اہتمام کرو، خواہ ایک بکری ہی سے ہو۔''

---

1 جامع الترمذي، النكاح، حديث: 1095. 2 صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1430.

٥١٦٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. [راجع: ٤٧٩١]

[5168] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے حضرت زینب جیسا ولیمہ اپنی بیویوں میں سے کسی کا نہیں کیا۔ ان کا ولیمہ آپ نے ایک بکری ذبح کر کے کیا تھا۔

٥١٦٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا، وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ. [راجع: ٣٧١]

[5169] حضرت انس ؓ سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ ؓ کو آزاد کیا، پھر ان سے نکاح کر لیا اور ان کا آزاد کرنا ہی حق مہر قرار پایا، پھر آپ نے ان کا ولیمہ ملیدہ سے کیا۔

٥١٧٠ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: بَنَى النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ. [راجع: ٤٧٩١]

[5170] حضرت انس ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک خاتون سے نکاح کیا اور مجھے دعوت دینے کے لیے بھیجا تو میں نے لوگوں کو طعام کے لیے بلایا۔

(٧٠) بَابُ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

باب: 70- جس نے کسی ایک بیوی سے نکاح کے وقت دوسری بیوی سے زیادہ ولیمہ کیا

٥١٧١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. [راجع: ٤٧٩١]

[5171] حضرت ثابت سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس ؓ کے سامنے حضرت زینب بنت جحش ؓ کے نکاح کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو کسی بیوی کا اس قدر ولیمہ کرتے نہیں دیکھا جس قدر آپ نے حضرت زینب ؓ کا ولیمہ کیا تھا۔ آپ نے ان کا ولیمہ ایک بکری سے کیا تھا۔

(٧١) بَابُ مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ

باب: 71- جس نے ایک بکری سے کم کا ولیمہ کیا

٥١٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ

[5172] حضرت صفیہ بنت شیبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اپنی ایک بیوی کا ولیمہ دو مد جو سے کیا۔

نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ.

(٧٢) بَابُ حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ

باب: 72- دعوت ولیمہ اور دیگر قسم کی دعوتوں کو قبول کرنا ثابت ہے اور جس نے سات یا اس سے کم وبیش دنوں تک ولیمہ جاری رکھا

وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ.

نبی ﷺ نے (ولیمے کے لیے صرف) ایک یا دو دن مقرر نہیں فرمائے۔

فائدہ: دعوت ولیمہ قبول کرنا واجب ہے اور اس کے علاوہ دیگر دعوتیں قبول کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اور دعوت ولیمہ کا قبول کرنا اس لیے واجب ہے کہ اس میں نکاح کا اعلان اور اظہار ہوتا ہے۔ ولیمے کے لیے دنوں کی تعداد سنت سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ ایک حدیث کے مطابق پہلے دن ولیمہ حق ہے دوسرے دن معروف اور تیسرے دن ریا کاری ہے۔ لیکن یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک صحیح نہیں ہے جیسا کہ انھوں نے اپنی تالیف التاریخ الکبیر میں صراحت کی ہے۔[1] بہرحال ہمارے رجحان کے مطابق جہاں تک ممکن ہو ولیمہ کرنا ضروری ہے، کسی مجبوری سے نہ کر سکے تو امر دیگر است، اگر اللہ توفیق دے تو یہ دعوت کئی دنوں تک جاری رکھی جا سکتی ہے لیکن نمود ونمائش اور ریا کاری کا شائبہ تک نہیں ہونا چاہیے، بصورت دیگر ثواب کے بجائے گناہ ہوگا۔ واللہ أعلم.

٥١٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا». [انظر: ٥١٧٩]

[5173] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو دعوت ولیمہ کے لیے بلایا جائے تو اسے ضرور جانا چاہیے۔''

٥١٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فُكُّوا الْعَانِيَ، وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ». [راجع: ٣٠٤٦]

[5174] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیدی کو رہائی دلاؤ۔ دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرو اور بیمار کی بیمار پرسی کرو۔''

٥١٧٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ

[5175] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ہمیں سات کام کرنے کا حکم

[1] فتح الباري: 302/9.

سُوَيْدٍ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجِنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي. وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَالْقَسِّيَّةِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيبَاجِ.

دیا اور سات اشیاء سے منع فرمایا: آپ نے ہمیں بیمار پرسی کرنے، جنازہ پڑھنے، چھینک لینے والے کو جواب دینے، قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کہنے اور داعی کی دعوت قبول کرنے کا حکم دیا، اور ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن استعمال کرنے، ریشمی گدے، ریشمی کپڑے، موٹے اور باریک ریشم کے استعمال سے منع فرمایا۔

تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ. [راجع: ١٢٣٩]

ابوعوانہ اور شیبانی نے اشعث سے لفظ إفشاء السلام روایت کرنے میں ابوالاحوص کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: مذکورہ باتیں صرف چھ ہیں راوی سے ساتویں بات رہ گئی ہے اور وہ خالص ریشمی کپڑا پہننے سے منع کرنا ہے۔

٥١٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ، قَالَ سَهْلٌ: تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ. [انظر: ٥١٨٢، ٥١٨٣، ٥٥٩١، ٥٥٩٧، ٦٦٨٥]

[5176] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی شادی پر دعوت دی۔ اس دن حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ کی بیوی لوگوں کی خدمت کر رہی تھی اور وہی دلھن تھی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جانتے ہو کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو کون سا مشروب پیش کیا تھا؟ انھوں نے رات کے وقت کچھ کھجوریں پانی میں بھگو دی تھیں۔ پھر جب (صبح کے وقت) آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے وہی مشروب نوش کرنے کے لیے پیش کیا۔

(٧٣) بَابُ مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ

باب: 73- جس نے (کسی کی) دعوت قبول نہ کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی

٥١٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ، وَيُتْرَكُ

[5177] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے: بدترین کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے جس کے لیے دولت مند کو دعوت دی جاتی ہے اور فقراء کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور جس نے دعوت ترک کر دی (قبول نہ کی)

الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ.

اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(٧٤) بَابُ مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ

باب: 74- جس نے سری پائے کی دعوت قبول کی

٥١٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ». [راجع: ٢٥٦٨]

[5178] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے سری پائے کی دعوت دی جائے تو میں اسے ضرور قبول کروں گا۔ اور اگر مجھے سری پائے کا ہدیہ دیا جائے تو میں ضرور قبول کروں گا۔''

(٧٥) بَابُ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهِ

باب: 75- شادی وغیرہ میں دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا

٥١٧٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا». قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ. [راجع: ٥١٧٣]

[5179] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھیں اس (ولیمے) کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرو۔'' راوی نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اگر روزے سے ہوتے تو بھی شادی اور غیر شادی کی دعوت میں ضرور شرکت کرتے۔

(٧٦) بَابُ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ

باب: 76- عورتوں اور بچوں کا شادی میں جانا

٥١٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ

[5180] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے چند عورتوں اور بچوں کو ایک شادی سے واپس آتے دیکھا تو آپ مارے خوشی کے جلدی سے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔''

إِلَيَّ». [راجع: ٣٧٨٥]

(٧٧) بَابٌ: هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ؟

باب: 77- جب دعوت کے موقع پر کوئی خلاف شرع کام دیکھے تو کیا اسے واپس آ جانا چاہیے؟

وَرَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ. وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ. فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ، وَاللهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا، فَرَجَعَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (ولیمے والے) گھر میں ایک تصویر دیکھی تو واپس آ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابو ایوب انصاری کی دعوت کی تو انھوں نے ان کے گھر میں دیوار پر پردہ پڑا ہوا دیکھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (معذرت کرتے ہوئے) کہا: عورتوں نے ہمیں مجبور کر دیا ہے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دوسرے لوگوں کے متعلق تو مجھے اندیشہ تھا لیکن تمھارے بارے میں مجھے یہ خیال نہ تھا۔ اللہ کی قسم! میں تمھارے ہاں کھانا نہیں کھاؤں گا پھر وہ واپس چلے گئے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے حضرت سالم کی شادی کی، اس موقع پر عورتوں نے گھر کی دیواروں پر زینت کے لیے سبز پردے لٹکا دیے۔ جب حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ آئے تو انھوں نے فرمایا کہ تم دیواروں پر فضول پردے لٹکاتے ہو، اس کے بعد آپ واپس ہو گئے۔[1]

٥١٨١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟»، قَالَتْ: فَقُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ

[5181] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک چھوٹا سا تصویروں والا قالین خریدا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے (گھر میں لٹکتے) دیکھا تو دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہ گئے۔ مجھے آپ کے چہرۂ انور پر کراہت کے آثار محسوس ہوئے تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اللہ اور اس کے رسول کے حضور توبہ کرتی ہوں! میں نے کون سا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ قالین کیسا ہے؟'' میں نے عرض کی: یہ تو میں نے آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ کبھی آپ

1 فتح الباري: 310/9.

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ»، وَقَالَ: «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ». [راجع: ٢١٠٥]

اس کو بچھا کر بیٹھیں اور کبھی اس کا تکیہ بنا لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے بنایا ہے اس میں روح ڈالو اور اسے زندہ کرو۔'' پھر فرمایا: ''جس گھر میں یہ تصویریں ہوں وہاں رحمت کے فرشتے یقیناً نہیں آتے۔''

(٧٨) بَابُ قِيَامِ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ

باب: 78- شادی بیاہ میں عورت کا مردوں کی خدمت کے لیے کھڑے ہونا اور بذات خود ان کی خدمت کرنا

٥١٨٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ، بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُحْفَةً بِذٰلِكَ. [راجع: ٥١٧٦]

[5182] حضرت سہل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب حضرت ابو اسید ساعدی ؓ نے شادی کی تو انھوں نے نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ کو دعوتِ طعام دی، اس موقع پر کھانا ان کی دلھن ام اسید ؓ نے خود ہی تیار کیا اور خود ہی مردوں کو پیش کیا۔ انھوں نے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں رات کے وقت کھجوریں بھگو دی تھیں، پھر جب نبی ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو ام اسید ؓ نے ہی شربت تیار کیا اور آپ ﷺ کو بطور تحفہ پیش کیا۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت دلھن بھی فرائض میزبانی ادا کر سکتی ہے اور پردے کے ساتھ وہ گھر میں کام کاج کر سکتی ہے، اس میں چنداں حرج نہیں۔ اس حدیث سے بیوی کا خاوند اور مدعوین کی خدمت کرنا ثابت ہوتا ہے، خاوند کے علاوہ دوسرے لوگوں کی خدمت اس وقت جائز ہے جب کسی قسم کے فتنے کا اندیشہ نہ ہو اور عورت بھی ستر وحجاب کی پابندی کرے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند اپنی بیوی سے اس طرح کی خدمت لے سکتا ہے۔ واللہ أعلم۔[1]

(٧٩) بَابُ النَّقِيعِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ

باب: 79- شادی کے موقع پر جوس اور ایسا مشروب پیش کرنا جو نشہ آور نہ ہو

1 فتح الباري: 9/312.

٥١٨٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ : أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ. فَقَالَتْ - أَوْ قَالَ - : أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ. [راجع: ٥١٧٦]

[5183] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو اسید ساعدی ؓ نے اپنی شادی کے موقع پر نبی ﷺ کو مدعو کیا تو اس دن ان کی بیوی ہی مدعوین کی خدمت گزار تھی جبکہ وہ ابھی دلھن تھی۔ انھوں نے کہا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں نے کون سا جوس رسول اللہ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا؟ میں نے رات کے وقت ہی ایک پتھر کے پیالے میں کچھ کھجوریں بھگو دیں (اور ان کا جوس رسول اللہ ﷺ کو پلایا تھا)۔

(٨٠) بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ

باب: 80-عورتوں کے معاملے میں نرمی کرنا

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''عورت پسلی کی مانند ہے۔''

٥١٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ». [راجع: ٣٣٣١]

[5184] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت پسلی کی طرح ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ بیٹھو گے۔ اگر تم اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کے ٹیڑھے پن کی موجودگی میں فائدہ حاصل کرتے رہو۔''

(٨١) بَابُ الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ

باب: 81-عورتوں سے حسنِ سلوک کی بابت نبی ﷺ کی وصیت

٥١٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ». [انظر: ٦٠١٨، ٦١٣٦، ٦١٣٨، ٦٤٧٥]

[5185] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔''

٥١٨٦ - «وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّهُنَّ

[5186] ''اور عورتوں کے متعلق بھلائی کی وصیت قبول

خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا». [راجع: ٣٣٣١]

کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا شدہ ہیں اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر والا ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرو گے تو توڑ دو گے۔ اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ مسلسل ٹیڑھی ہوتی چلی جائے گی، اس لیے عورتوں کے متعلق بھلائی کی وصیت قبول کرو۔''

٥١٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالْاِنْبِسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ هَيْبَةَ أَنْ يَنْزِلَ فِينَا شَيْءٌ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا.

[5187] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیویوں سے کھل کر باتیں کرنے اور زیادہ بے تکلفی سے اس اندیشے کی بنا پر پرہیز کرتے تھے کہ مبادا ہمارے متعلق کوئی حکم نازل ہو جائے۔ جب نبی ﷺ کی وفات ہوگئی تو پھر ہم نے ان سے خوب کھل کر گفتگو کی اور بے تکلفی سے خوش طبعی کرنے لگے۔

(٨٢) بَابٌ: ﴿قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ [التحريم: ٦]

باب:82- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''تم خود کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ'' کا بیان

٥١٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ: فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْؤُلٌ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْؤُلٌ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْؤُلَةٌ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُلٌ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ». [راجع: ٨٩٣]

[5188] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے باز پرس ہوگی۔ حاکم وقت نگہبان ہے، اسے بھی پوچھا جائے گا۔ مرد، اپنے اہل خانہ کا نگران ہے، اس سے سوال و جواب ہوگا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے، اس سے بھی پوچھا جائے گا۔ اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے، اسے پوچھا جائے گا۔ الغرض تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا۔''

(٨٣) بَابُ حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ

باب:83- بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

٥١٨٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[5189] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً: فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا. قَالَتِ الْأُولَى: زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ، لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى، وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ.

فرمایا: گیارہ عورتوں کا ایک اجتماع ہوا اور انھوں نے یہ طے کیا کہ وہ اپنے شوہروں کے متعلق کوئی چیز مخفی نہیں رکھیں گی، چنانچہ پہلی نے کہا: میرا شوہر ایک دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو، نہ تو وہاں جانے کا راستہ ہموار ہے کہ آسانی سے چڑھ کر اسے لایا جائے اور نہ وہ گوشت ایسا عمدہ ہے کہ اسے ضرور لایا جائے۔

قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ، إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ.

دوسری نے کہا: میں اپنے خاوند کا حال بیان کروں تو کہاں تک کروں! میں ڈرتی ہوں کہ سب کچھ بیان نہ کر سکوں گی، اس کے باوجود اگر بیان کروں تو اس کے کھلے اور چھپے عیب سب بیان کر سکتی ہوں۔

قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ، وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ.

تیسری نے کہا: میرا شوہر درازقد کمزور ہے، اگر عیب بیان کروں تو طلاق تیار ہے اور اگر خاموش رہوں تو معلق رہوں گی۔

قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ، وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ.

چوتھی نے کہا: میرا خاوند شب تہامہ کی طرح معتدل ہے۔ نہ گرم ہے اور نہ ٹھنڈا۔ اس سے مجھے کوئی خوف ہے اور نہ اکتاہٹ کا اندیشہ۔

قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ، وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ.

پانچویں نے کہا: میرا شوہر اگر گھر میں آئے تو چیتے کی طرح ہے اور اگر باہر جائے تو مثل شیر ہے۔ گھر میں جو چیز چھوڑ جاتا ہے اس کے متعلق باز پرس نہیں کرتا۔

قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ، وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ، وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ، وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ.

چھٹی نے کہا: میرا شوہر اگر کھانا شروع کرے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور جب پینے لگتا ہے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا۔ اور جب لیٹتا ہے تو تنہا ہی اپنے اوپر کپڑا لپیٹ لیتا ہے میرے کپڑے میں کبھی ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا دکھ درد معلوم کرے۔

قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ

ساتویں نے کہا: میرا خاوند جاہل یا مست ہے۔ صحبت

طَبَاقَاءُ، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ، شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ.

کے وقت اپنا سینہ میرے سینے سے لگا کر اوندھا پڑ جاتا ہے۔ دنیا کی ہر بیماری اس میں موجود ہے۔ اگر تو بات کرے تو سر پھوڑ دے یا جسم زخمی کر دے یا دونوں ہی کر گزرے۔

قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ.

آٹھویں نے کہا: میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے۔ اس کی خوشبو زعفران کی خوشبو ہے۔

قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ، طَوِيلُ النِّجَادِ، عَظِيمُ الرَّمَادِ، قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ.

نویں نے کہا: میرا خاوند اونچے گھر والا، اس کا شمشیر بند بڑا دراز، بہت راکھ والا اور اس کا گھر محفل خانے کے قریب ہے۔

قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ، مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ، قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ، وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ.

دسویں نے کہا: میرا خاوند مالک ہے اور مالک کے کیا ہی کہنے! اس سے بہتر کوئی نہیں دیکھا گیا۔ اس کے اونٹ باڑوں میں جانے والے زیادہ ہیں اور چراگاہوں میں جانے والے بہت کم ہیں۔ جب وہ باجے کی آواز سنتے ہیں تو انھیں اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا ہے۔

قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ، فَمَا أَبُو زَرْعٍ؟ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ، وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ، وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي، وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ، وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ، فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ، وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ.

گیارھویں نے کہا: میرا شوہر ابوزرع ہے۔ ابوزرع کے کیا کہنے! اس نے زیورات سے میرے کان بھر دیے۔ مجھے کھلا کھلا کر میرے دونوں بازو چربی سے بھر دیے۔ مجھے اس نے ایسا خوش وخرم رکھا کہ میں خود پسندی اور عجب میں مبتلا ہوں۔ مجھے اس نے ایک ایسے (غریب) گھرانے میں پایا تھا جو بڑی تنگی کے ساتھ چند بکریوں پر گزارا کرتے تھے، وہاں سے مجھے ایسے خوشحال خاندان میں لے آیا کہ مجھے گھوڑوں، اونٹوں اور کھیت کھلیان سب کا مالک بنا دیا۔ وہ خوش اخلاق اس قدر ہے کہ میری کسی بات پر مجھے برا بھلا نہیں کہتا۔ اس کے ہاں میں جب سوتی ہوں تو صبح کر دیتی ہوں، جب میں پیتی ہوں تو خوب اطمینان سے سیراب ہو کر پیتی ہوں۔

أُمُّ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ؟ عُكُومُهَا

ابوزرع کی ماں! تو میں اس کی کیا خوبیاں بیان کروں۔

رَدَاحٌ، وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ.

اس کے بڑے بڑے برتن ہمیشہ بھرپور رہتے ہیں، اس کا گھر بھی بہت وسیع ہے۔

اِبْنُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ؟ مَضْجِعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ، وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ.

ابوزرع کا بیٹا، وہ کیسی شان والا ہے! وہ چھریرے بدن والا کہ ننگی تلوار کے برابر اس کے سونے کی جگہ ہے، چھوٹی بکری کے ایک بچے کی دستی سے اس کا پیٹ بھر جاتا ہے۔

بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ؟ طَوْعُ أَبِيهَا، وَطَوْعُ أُمِّهَا، وَمِلْءُ كِسَائِهَا، وَغَيْظُ جَارَتِهَا.

ابوزرع کی بیٹی، اس کے کیا کہنے! وہ اپنے باپ کی فرمانبردار، ماں کی اطاعت گزار، موٹی تازی، بھرپور کپڑے زیب تن کرنے والی کہ سوکن کے لیے جلن کا باعث ہے۔

جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ؟ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا، وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا، وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا.

ابو زرع کی لونڈی! وہ بھی بہت شان و شوکت والی ہے۔ گھر کی بات باہر جا کر نہیں کرتی۔ کھانے تک کی چیز بلا اجازت نہیں لیتی اور ہمارا گھر خس و خاشاک سے نہیں بھرتی۔

قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ، فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ، يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا.

اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: ابوزرع باہر گیا جبکہ دودھ سے برتن بھرے ہوئے تھے اور ان سے مکھن نکالا جا رہا تھا، اس دوران میں اس نے ایک عورت دیکھی جس کے دو بچے چیتوں کی طرح تھے اور اس کی کمر کے نیچے دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ میرے شوہر نے مجھے طلاق دے کر اس سے نکاح کر لیا۔

فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا، رَكِبَ شَرِيًّا، وَأَخَذَ خَطِّيًّا، وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا، وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا، وَقَالَ: كُلِي أُمَّ زَرْعٍ، وَمِيرِي أَهْلَكِ. قَالَتْ: فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ.

اس کے بعد میں نے ایک دوسرے شریف مال دار سے نکاح کر لیا جو عربی گھوڑے پر سواری کرتا اور ہاتھ میں نیزہ پکڑتا تھا۔ اس نے مجھے بہت سی نعمتیں اور ہر قسم کے جانور دیے، نیز مال و اسباب میں سے ہر قسم کا جوڑا، جوڑا عطا کیا۔ اس نے یہ بھی کہا: اے ام زرع! تم خود بھی کھاؤ پیو اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی خوب کھلاؤ پلاؤ۔ لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی تمام عطاؤں کو جمع کروں تو ابو زرع کا چھوٹے سے چھوٹا برتن بھی نہ بھر سکے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُنْتُ

حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ».

''عائشہ! میں بھی تیرے لیے ایسا ہی ہوں جیسا کہ ام زرع کے لیے ابوزرع تھا۔''

قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ: قَالَ هِشَامٌ: وَلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا.

(ایک روایت کے مطابق راویٔ حدیث) حضرت ہشام نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''وہ لونڈی ہمارے گھر میں کوڑا کچرا جمع کر کے اسے میلا کچیلا نہیں کرتی۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَأَتَقَمَّحُ، بِالْمِيمِ، وَهٰذَا أَصَحُّ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: کچھ راویوں نے فَأَتَقَنَّحُ کو نون کے بجائے میم کے ساتھ، یعنی فَأَتَقَمَّحُ پڑھا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ: اس واقعے میں دور جاہلیت میں اندرون خانہ کی خوب عکاسی کی گئی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصود تو ابوزرع کے کردار کو نمایاں کرنا ہے کیونکہ عورتوں سے حسن معاشرت کو اسی کردار سے ثابت کیا گیا ہے۔ دراصل عورت ذات اپنے خاوند کے سلسلے میں کچھ بخیل ثابت ہوتی ہے، وہ اس کی فدا کاری، جاں نثاری اور وفاداری کو کھلے دل سے تسلیم نہیں کرتی۔ ایک حدیث میں ہے کہ اکثر عورتیں جو جہنم کا ایندھن بنیں گی، ان میں یہی ''ناسپاسی'' ہوگی لیکن اس حدیث کے مطابق ام زرع نے تو کمال کر دکھایا ہے، اس نے ابوزرع ہی کی تعریف نہیں کی بلکہ اس نے ابوزرع کی ماں، اس کے بیٹے، اس کی بیٹی اور اس کی لونڈی کی بھی خوب خوب تعریف کی ہے۔ ابوزرع کی محبت تو دل کے نہاں خانے میں اس طرح پیوست ہو چکی تھی کہ طلاق ملنے کے بعد بھی اسے فراموش نہیں کر پائی بلکہ اس کی مہر ووفا کو بڑے خوبصورت الفاظ میں بیان کیا ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے: ''محبت تو پہلے حبیب ہی کے لیے ہوتی ہے۔''[1]

٥١٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فَيَسْتُرُنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَنْظُرُ، فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ. [راجع: ٤٥٤]

[5190] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حبشی لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے نیزوں سے کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھپا لیا اور میں ان کے کرتب دیکھ رہی تھی۔ میں مسلسل محظوظ ہوتی رہی حتی کہ خود ہی تھک کر لوٹ آئی۔ تم ایک نوخیز لڑکی کی رغبت کا اندازہ کرو جو دیر تک ان کا کھیل دیکھتی رہی اور ان کے نغمے سنتی رہی ہو۔

(٨٤) بَابُ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا

باب: 83- شوہر کے معاملات میں آدمی کا اپنی لخت جگر کو نصیحت کرنا

1 فتح الباري: 341/9.

٥١٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ [التحريم: ٤] حَتَّى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ، وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ قَالَ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ.

[5191] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے دل میں یہ خواہش رہی کہ میں حضرت عمر بن خطاب ؓ سے نبی ﷺ کی ان دو بیویوں کے متعلق سوال کروں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اگر تم دونوں (بیویاں) اللہ کے حضور توبہ کرتی ہو تو بہتر ہے کیونکہ تمھارے دل راہ راست سے ہٹ گئے ہیں۔'' حتی کہ آپ نے حج کیا اور میں بھی آپ کے ہمراہ حج کے لیے گیا، چنانچہ جب وہ ایک دفعہ راستے سے ایک طرف ہوئے تو میں بھی پانی کا ایک برتن لے کر ان کے ہمراہ راستے سے الگ ہوگیا۔ پھر جب وہ قضائے حاجت سے فارغ ہوکر واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، انھوں نے وضو کیا تو میں نے ان سے عرض کی: اے امیر المومنین! نبی ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو کون سی تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اگر تم دونوں اللہ کی طرف رجوع کرو تو بہتر ہے کیونکہ تمھارے دل راہِ راست سے کچھ ہٹ گئے ہیں۔'' حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: اے ابن عباس! تم پر حیرت ہے، وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ؓ ہیں۔

ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَنْزِلُ يَوْمًا، وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ،

پھر آپ نے تفصیل سے یہ واقعہ بیان کرنا شروع کیا۔ انھوں نے فرمایا: میں اور میرے انصاری پڑوسی جو بنوامیہ بن زید سے تھے، ہم عوالی مدینہ میں رہتے تھے۔ ہم نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے باری مقرر کر رکھی تھی۔ ایک دن وہ حاضری دیتے اور دوسرے دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ جب میں آتا تو اس دن کی وحی وغیرہ کی خبریں اسے بتاتا اور جب وہ آتا تو وہ بھی اسی طرح کرتا۔ ہم قریشی لوگ اپنی عورتوں پر رعب و دبدبہ رکھتے تھے لیکن جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو دیکھا کہ انصار کی عورتیں ان

فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي، قَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ، فَأَفْزَعَنِي ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهَا: قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ. ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ حَفْصَةُ، أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ ﷺ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ، أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ لِغَضَبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَهْلِكِي؟ لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ ﷺ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - قَالَ عُمَرُ: وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُونَا، فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ أَجَاءَ غَسَّانُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَهْوَلُ، طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ - وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ، فَقَالَ: اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَزْوَاجَهُ - فَقُلْتُ: خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ، فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا، وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ

پر غالب رہتی ہیں، چنانچہ ہماری عورتیں انصاری عورتوں کے آداب سیکھنے لگیں۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے مجھے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ میں نے اس کے جواب دینے پر جب ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا: میرا جواب دینا تمھیں برا کیوں لگا ہے؟ اللہ کی قسم! نبی ﷺ کی بیویاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں، حتی کہ بعض تو آپ سے دن سے رات تک الگ رہتی ہیں۔ میں یہ بات سن کر کانپ اٹھا اور کہا: ان میں سے جس نے بھی یہ رویہ اختیار کیا ہے وہ یقیناً بڑے خسارے میں ہے، پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ پھر میں حفصہ ؓ کے گھر گیا اور اس سے کہا: اے حفصہ! کیا تم میں سے کچھ بیویاں دن سے رات تک نبی ﷺ کو ناراض رکھتی ہیں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا: پھر تم نے خود کو خسارے میں ڈال لیا ہے اور سراسر نقصان میں رکھا ہے۔ کیا تمھیں اس امر کا اندیشہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے غصے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا، پھر تم تباہ ہو جاؤ گی۔ خبردار! تم نبی ﷺ سے زیادہ مطالبات نہ کیا کرو اور نہ کسی معاملے میں آپ کو جواب ہی دیا کرو اور نہ آپ سے علیحدہ ہی رہو۔ اگر تمھیں کوئی ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو۔ تمھاری سوکن جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور نبی ﷺ کو تم سے زیادہ پیاری ہے، اس کی وجہ سے تم کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ ان کا اشارہ حضرت عائشہ ؓ کی طرف تھا۔ حضرت عمر ؓ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا: ہمیں معلوم ہوا تھا کہ غسانی ہمارے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہے ہیں۔ ہوا یوں کہ ایک دن میرے انصاری ساتھی اپنی باری کے دن دربار رسالت گئے ہوئے تھے، وہ رات گئے واپس آئے تو میرا دروازہ زور زور سے

تَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هٰذَا؟ أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَتْ: لَا أَدْرِي، هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ.

کھٹکھٹانا شروع کر دیا اور کہا: کیا عمر گھر میں موجود ہیں؟ میں گھبراہٹ کے عالم میں باہر نکلا تو اس نے کہا: آج تو بہت بڑا حادثہ ہوگیا ہے۔ میں نے کہا: کیا بات ہوئی؟ کیا غسانی چڑھ آئے ہیں؟ انھوں نے کہا: نہیں بلکہ معاملہ اس سے بھی زیادہ ہولناک اور خطرناک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: حفصہ تو نقصان میں پڑ گئی اور نامراد ہوگئی۔ میں تو پہلے ہی خیال کیا کرتا تھا کہ عنقریب ایسا ہو جائے گا۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہن لیے اور نماز فجر نبی ﷺ کے ہمراہ ادا کی۔ آپ تو بالا خانہ میں تشریف لے گئے اور وہاں جا کر تنہائی اختیار کر لی۔ میں حفصہ کے پاس گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ رو رہی ہے، میں نے کہا: اب روتی کیا ہو؟ میں نے تمھیں پہلے متنبہ نہیں کیا تھا؟ کیا نبی ﷺ نے تمھیں طلاق دے دی ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہے، آپ ﷺ تو اس وقت بالا خانہ میں تشریف رکھے ہوئے ہیں۔

فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ، فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: كَلَّمْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ

میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا۔ وہاں منبر کے اردگرد کچھ صحابۂ کرام ؓ بیٹھے ہوئے رو رہے تھے۔ میں تھوڑی دیر تک ان کے ہمراہ بیٹھا رہا، پھر جب پریشانی کا مجھ پر غلبہ ہوا تو میں اس بالا خانے کے پاس آیا جہاں نبی ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے ایک حبشی غلام سے کہا: عمر کے لیے اندر جانے کی اجازت لو۔ غلام اندر گیا اور نبی ﷺ سے گفتگو کر کے واپس آ گیا۔ اس نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کی تھی اور تمھارا ذکر بھی کیا تھا لیکن آپ نے خاموشی اختیار کی۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: میں پھر واپس ان لوگوں کے پاس جا کر بیٹھ گیا جو منبر کے اردگرد تھے۔ پھر جب پریشانی نے زور مارا تو دوبارہ آ کر غلام سے کہا: عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت لو۔ اس

ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا، قَالَ: إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ: قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ.

غلام نے واپس آ کر دوبارہ کہا کہ میں نے آپ ﷺ سے تمھارا ذکر کیا تو آپ خاموش رہے۔ میں پھر واپس آ گیا منبر کے پاس جو لوگ تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ میرا غم پھر غالب آیا تو میں نے پھر غلام کے پاس آ کر اس سے کہا: عمر کے لیے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور واپس آ کر اس نے جواب دیا کہ میں نے آپ ﷺ سے تمھارا ذکر کیا تو آپ خاموش رہے۔ میں وہاں سے واپس آ رہا تھا کہ غلام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ نبی ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔

فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ: «لَا»، فَقُلْتُ: اللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ تَبَسُّمَةً أُخْرَى، فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ.

میں جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ رسیوں سے بنی ہوئی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، جسم مبارک اور چٹائی کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا، بان کے نشانات آپ کے پہلو مبارک پر پڑے تھے اور جس تکیے پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو سلام کیا اور کھڑے کھڑے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف ایک نظر اٹھا کر فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے (خوشی کی وجہ سے) نعرۂ تکبیر بلند کیا اور آپ کو خوش کرنے کے لیے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ ہم قریش کے لوگ عورتوں کو دبا کر رکھتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ طیبہ میں ان لوگوں کے پاس آئے تو یہاں ان پر ان کی عورتوں کا غلبہ تھا۔ یہ سن کر نبی ﷺ مسکرا دیے۔ پھر میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ میں ایک دفعہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تھا اور اس سے کہا تھا: اپنی اس سوکن کی وجہ سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا کیونکہ وہ آپ سے زیادہ خوبصورت اور آپ سے زیادہ نبی ﷺ کو پیاری ہے۔ ان کا اشارہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ میری یہ بات سن کر نبی

ﷺ دوبارہ مسکرا دیے۔ میں نے جب آپ کا تبسم دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر میں نے نظر اٹھا کر آپ ﷺ کے گھر کا جائزہ لیا، اللہ کی قسم! میں نے وہاں تین کچی کھالوں کے علاوہ اور کوئی چیز نہ دیکھی۔

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: «أَوَ فِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ إِنَّ أُولٰئِكَ قَوْمٌ قَدْ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَغْفِرْ لِي.

میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ آپ کی امت پر وسعت کرے، فارس اور روم کے لوگوں کو وسعت اور فراخی دی گئی ہے اور انھیں دنیا کا وافر حصہ دیا گیا ہے، حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ نبی ﷺ ابھی تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: ”اے ابن خطاب! تمھاری نظر میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں؟ یہ تو وہ لوگ ہیں جنھیں جو بھلائی ملنے والی تھی وہ سب اس دنیا میں دے دی گئی ہے۔“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کریں۔

فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ قَالَ: «مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا»، مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، أَعُدُّهَا عَدًّا. فَقَالَ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً» - وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً - قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخَيُّرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ

بہرحال نبی ﷺ نے اپنی بیویوں سے انتیس دن تک علیحدگی اختیار کیے رکھی۔ حضرت حفصہ ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے آپ ﷺ کا ایک راز افشا کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ”میں مہینہ بھر اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا۔“ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا تو آپ کو اس کا بہت رنج ہوا تھا۔ پھر جب انتیس دن گزر گئے تو آپ سیدہ عائشہ ؓ کے گھر تشریف لے گئے اور بیویوں کے گھروں میں جانے کی ابتدا ان سے کی۔ حضرت عائشہ ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے تو قسم اٹھائی تھی کہ ہمارے گھروں میں مہینہ بھر تشریف نہیں لائیں گے، آج آپ نے انتیسویں رات کی صبح کی ہے۔ میں نے تو گن گن کر یہ دن گزارے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ مہینہ انتیس کا ہے۔“ واقعی وہ مہینہ انتیس دن ہی کا تھا۔ حضرت

كُلُّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ. [راجع: ٨٩]

عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیات تخییر نازل فرمائیں اور آپ اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ ہی کا انتخاب کیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنی تمام دوسری ازواج کو اختیار دیا تو سب نے وہی کچھ کیا جو ام المومنین عائشہ ؓ نے کیا تھا۔

(٨٥) بَابُ صَوْمِ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا

باب: 85- شوہر کی اجازت سے بیوی کا نفلی روزہ رکھنا

٥١٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ». [راجع: ٢٠٦٦]

[5192] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر شوہر گھر میں موجود ہو تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔''

(٨٦) بَابٌ: إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا

باب: 86- جب کوئی عورت اپنے خاوند سے ناراض ہو کر علیحدہ رات گزارے

٥١٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ». [راجع: ٣٢٣٧]

[5193] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

٥١٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ». [راجع: ٣٢٣٧]

[5194] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات گزارے تو اس کے واپس آنے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

(٨٧) بَابٌ : لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

باب: 87- شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کسی کو گھر میں نہ آنے دے

٥١٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ».

[راجع: ٢٠٦٦]

[5195] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے جبکہ اس کا شوہر موجود ہو۔ اور اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے۔ اور جو شوہر کی اجازت کے بغیر خرچ کرے تو شوہر کو بھی اس کا آدھا ثواب ملے گا۔''

وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ.

اس حدیث کو ابو زناد نے بھی موسیٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روزہ رکھنے کے متعلق بیان کیا ہے۔

فائدہ: شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے کی اجازت دینے سے اس کے دل میں بدگمانی پیدا ہونے کا خطرہ ہے جو آئندہ عائلی زندگی میں زہر گھول سکتی ہے، لیکن اس ممانعت سے ضروریات مستثنیٰ ہیں، مثلاً: کسی کا اس گھر میں حق ہو یا کوئی جگہ ہو جو مہمانوں کے لیے مخصوص ہو۔

(٨٨) بَابٌ

باب: 88- بلاعنوان

٥١٩٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ». [انظر: ٦٥٤٧]

[5196] حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو بیشتر لوگ جو اس میں آئے تھے وہ مساکین تھے جبکہ مال دار لوگوں کو جنت کے دروازے پر روک دیا گیا تھا، البتہ اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی اکثر عورتیں تھیں۔''

(٨٩) بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ، وَهُوَ الزَّوْجُ

باب:89-عشیر، یعنی خاوند کی ناشکری کرنا

وَهُوَ الْخَلِيطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عشیر، شریک کو بھی کہتے ہیں۔ یہ لفظ معاشرہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ملا دینے کے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

٥١٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ الْفَقِيهِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ».

[5197] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ نماز گرہن پڑھی۔ آپ نے سورۂ بقرہ پڑھنے کی مقدار طویل قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھا کر پھر لمبا قیام فرمایا اور یہ قیام پہلے قیام سے کچھ مختصر تھا، پھر آپ نے دوسرا طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سر اٹھایا، اس کے بعد سجدہ کیا اور کھڑے ہو گئے۔ پھر طویل قیام کیا جو پہلی رکعت کے قیام سے مختصر تھا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا جو پہلی رکعت کے رکوع سے کم تھا، پھر اپنا سر اٹھایا اور طویل قیام کیا۔ یہ قیام پہلے سے کچھ کم تھا، پھر رکوع کیا اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کچھ کم طویل تھا، پھر سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انھیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، اس لیے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔''

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، فَقَالَ: «إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ - أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ - فَتَنَاوَلْتُ

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ کھڑے کھڑے کوئی چیز پکڑ رہے تھے۔ پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ رہے

مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». قَالُوا: لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «بِكُفْرِهِنَّ»، قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ».

ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے جنت دیکھی تھی یا مجھے دکھائی گئی تھی۔ میں نے اس کا خوشہ توڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ اگر میں اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے۔ اور میں نے دوزخ کو بھی دیکھا۔ میں نے آج جیسا قبیح منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ دوزخ میں اکثریت عورتوں کی تھی۔“ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ایسا کیوں تھا؟ آپ نے فرمایا: ”ان کے کفر کی وجہ سے۔“ کہا گیا: کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: ”نہیں، بلکہ وہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور اس کے احسان کو فراموش کر دیتی ہیں۔ اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ زندگی بھر بھی حسن سلوک کا معاملہ کرو، پھر وہ تمھاری طرف سے کوئی تقصیر دیکھے تو فوراً کہہ دیتی ہے کہ میں نے تو تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔“

٥١٩٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ.

[راجع: ٣٢٤١]

[5198] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثریت نادار لوگوں کی تھی۔ پھر میں نے ایک نظر سے دوزخ کو دیکھا تو اس کے اندر رہنے والی اکثر عورتیں تھیں۔“ اس روایت کو ابو رجاء سے بیان کرنے میں ایوب اور سلم بن زریر نے عوف کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: عورتوں کی اکثریت کا دوزخ میں ہونا ان کے داخل ہونے کے وقت ہے اور اس کا سبب خاوند کی ناشکری اور احسان فراموشی ہے۔ آخر کار مختلف سفارشات اور شفاعات سے انھیں دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے رویے پر نظر ثانی کریں اور اپنے خاوندوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں بلکہ ان کی خدمت گزاری اور اطاعت شعاری کو اپنا نصب العین بنائیں۔ واللہ المستعان.

(٩٠) بَابٌ: لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

باب:90- تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے

قَالَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٥١٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا». [راجع: ١١٣١]

[5199] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عبداللہ! مجھے تیرے متعلق یہ خبر پہنچی ہے کہ تم دن میں روزے سے ہوتے ہو اور رات کو نماز میں کھڑے رہتے ہو، کیا یہ صحیح ہے؟“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا: ”ایسا مت کرو، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ رات کو قیام بھی کرو اور آرام بھی کرو۔ یقیناً تمھارے جسم کا تم پر حق ہے، تمھاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔“

(٩١) بَابٌ: اَلْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

باب: 91- عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے

٥٢٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ». [راجع: ٨٩٣]

[5200] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔ حاکم وقت بھی نگہبان ہے اور آدمی اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے۔ الغرض تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی نگہبانی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔“

(٩٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ﴾ [النساء: ٣٤]

باب: 92- ارشاد باری تعالیٰ: ”مرد، عورتوں کے معاملات کے منتظم ونگران ہیں“ کا بیان

٥٢٠١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ

[5201] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھائی کہ ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے، چنانچہ آپ اپنے بالا خانہ

شَهْرًا وَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا، قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ». [راجع: ٣٧٨]

میں گوشہ نشین ہو گئے۔ پھر انتیس دن کے بعد نیچے آئے تو آپ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ کی قسم اٹھائی تھی؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

(٩٣) بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ

باب: 93- نبی ﷺ کا اپنی بیویوں کو چھوڑ کر ان کے گھروں کے علاوہ دوسری جگہ سکونت اختیار کرنا

وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَفَعَهُ: «وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ»، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

معاویہ بن حیدہ ؓ سے مرفوع روایت ہے: ''عورت سے تنہائی گھر ہی میں ہو۔'' لیکن پہلے معنی زیادہ صحیح ہیں۔

فائدہ: عنوان سابق میں جس آیت کو ذکر کیا گیا تھا اس میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کرنے کا ذکر تھا، اب یہ گوشہ نشینی گھر میں ہو یا گھر کے علاوہ دوسری جگہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ امام بخاری ؒ کا موقف ہے کہ گھر کے علاوہ دوسری جگہ میں بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ ایلاء کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اس کے مطابق عمل کیا تھا اور جس حدیث میں گھر کے اندر تنہائی اختیار کرنے کا ذکر ہے وہ امام بخاری ؒ کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔[1]

٥٢٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ: أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ: لَا يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا، قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا». [راجع: ١٩١٠]

[5202] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے قسم اٹھائی کہ آپ اپنی بعض بیویوں کے گھر میں مہینہ بھر نہیں آئیں گے لیکن جب انتیس دن گزر گئے تو صبح یا شام کے وقت ان کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ مہینہ بھر ان کے گھر تشریف نہیں لائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مہینہ انتیس روز کا بھی ہوتا ہے۔''

٥٢٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[5203] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں

1 فتح الباري: 372/9.

مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحَى فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِينَ، عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا، فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَنَادَاهُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَقَالَ: «لَا، وَلٰكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا». فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ.

نے فرمایا: ایک دن ہم نے صبح کے وقت دیکھا کہ نبی ﷺ کی بیویاں رو رہی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کے اہل خانہ بھی جمع تھے۔ میں مسجد میں گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت عمر ؓ تشریف لائے تو نبی ﷺ کی طرف گئے جبکہ آپ بالا خانے میں تھے لیکن انھیں کسی نے جواب نہ دیا۔ انھوں نے پھر سلام کیا تو بھی کسی طرف سے جواب نہ آیا۔ پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ آیا۔ پھر جب کسی نے انھیں آواز دی تو وہ نبی ﷺ کے پاس اوپر پہنچ گئے، اور جاتے ہی عرض کی: آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''نہیں، البتہ مہینہ بھر ان کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھائی ہے۔'' اس کے بعد آپ انتیس دن تک بالا خانہ میں ٹھہرے، پھر اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے آئے۔

(٩٤) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ

باب: 94- عورتوں کو مارنے کی کراہت

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱضْرِبُوهُنَّ﴾ [النساء: ٣٤] أَيْ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ.

ارشاد باری تعالیٰ: ''ان عورتوں کو مارو'' اس سے مراد ایسی مار ہے جو سخت نہ ہو۔

٥٢٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْلِدْ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ». [راجع: ٣٣٧٧]

[5204] حضرت عبداللہ بن زمعہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص بھی اپنی بیوی کو اس طرح نہ پیٹے جس طرح غلام کو پیٹا جاتا ہے، پھر دوسرے دن اس سے ہم بستری بھی کرنی ہوتی ہے۔''

فائدہ: حدیث کے مطابق بیوی کو مارنا درست نہیں جبکہ قرآن میں اس کی اجازت دی گئی ہے، ان میں تطبیق کی یہ صورت ہے کہ ایسی مار نہ ہو جس سے زخم آ جائیں، چنانچہ حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ اگر عورتیں کھلی بے حیائی کریں تو تم انھیں بستروں سے علیحدہ کر دو اور ایسی مار دو کہ انھیں چوٹ نہ آئے۔[1] بہرحال چند شرائط کے ساتھ عورتوں کو مارنے کی اجازت ہے: ○ اسے غلاموں کی طرح بے تحاشا نہ مارے ○ منہ پر نہ مارے ○ ایسی مار نہ ہو جس سے کوئی زخم آ جائے یا کوئی ہڈی پسلی ٹوٹ

1 جامع الترمذي، الرضاع، حديث: 1163.

جائے۔ ان حدود و قیود کے ساتھ خاوند کو اضطراری حالت میں بیوی کو مارنے کی اجازت دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ درج ذیل وجوہات کی بنا پر خاوند اپنی بیوی کو مار سکتا ہے: ○ نماز چھوڑنے پر ○ غسل بروقت نہ کرنے پر ○ زینت ترک کرنے پر ○ اپنے پاس بلانے کے باوجود اس کے نہ آنے پر ○ بلا اجازت گھر سے باہر جانے پر۔ اس بنا پر بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کی رمز شناس ہو اور ہر حکم کی اطاعت گزار ہو بشرطیکہ وہ کام تربیت کے خلاف نہ ہو۔

(٩٥) بَابٌ: لَاتُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ

٥٢٠٥ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ - هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ - عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعْرُ رَأْسِهَا، فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِهَا، فَقَالَ: «لَا، إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ». [انظر: ٥٩٣٤]

باب:95-کوئی عورت گناہ کے کام میں اپنے خاوند کی اطاعت نہ کرے

[5205] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ انصار کی ایک عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی۔ اس (بے چاری) کے سر کے بال بیماری کی وجہ سے گر گئے۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس کے شوہر نے مجھے اس کے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال جوڑنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو کیونکہ اس طرح بال ملانے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔''

(٩٦) بَابٌ: ﴿وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [النساء: ١٢٨]

٥٢٠٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَّامٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ﴿وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ: هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا، تَقُولُ لَهُ: أَمْسِكْنِي وَلَا تُطَلِّقْنِي، ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِي، فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِي، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَصَّالَحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ). [راجع:

باب:96- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اگر عورت کو اپنے خاوند سے بدسلوکی یا بے رخی کا اندیشہ ہو'' کا بیان

[5206] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی طرف سے نفرت یا روگردانی کا خطرہ محسوس کرے۔'' انھوں نے فرمایا: اس آیت کریمہ میں ایسی عورت کا بیان ہے جو کسی مرد کے پاس ہو جو اس سے میل جول نہ رکھتا ہو بلکہ اسے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس کے علاوہ کسی دوسری عورت سے شادی رچانے کا پروگرام رکھتا ہو لیکن اس کی موجودہ بیوی اپنے خاوند سے کہے: مجھے اپنے ساتھ ہی رکھو اور طلاق نہ دو، تم میرے علاوہ کسی بھی عورت

[٢٤٥٠]

سے شادی کر سکتے ہو، میرے نان ونفقہ سے بھی تم آزاد ہو، نیز تم پر میری باری کی بھی کوئی پابندی نہیں۔ اس آیت کریمہ میں اس قسم کی باتوں کا ذکر ہے: ''ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ باہمی صلح کر لیں اور صلح بہرحال بہتر ہے۔''

(٩٧) بَابُ الْعَزْلِ

باب: 97-عزل کا بیان

٥٢٠٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [انظر: ٥٢٠٨، ٥٢٠٩]

[5207] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عزل کیا کرتے تھے۔

٥٢٠٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. [راجع: ٥٢٠٧]

[5208] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم عزل کیا کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔

٥٢٠٩ - وَعَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. [راجع: ٥٢٠٧]

[5209] حضرت جابر ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ہم عزل کیا کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔

٥٢١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَوَ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ - قَالَهَا ثَلَاثًا - مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ». [راجع: ٢٢٢٩]

[5210] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قیدی عورتیں ہمارے ہاتھ لگیں تو ہم نے ان سے عزل کیا۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو؟'' تین مرتبہ آپ نے یہ کلمات فرمائے۔ پھر گویا ہوئے: ''قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔''

فائدہ: جب خاوند بیوی سے ہم بستر ہو تو انزال کے وقت آلہ تناسل باہر کر لینا تاکہ مادہ منویہ رحم میں نہ گرے اور بیوی حاملہ نہ ہو، اس عمل کو عزل کہا جاتا ہے۔ دور حاضر میں عالمی سطح پر منصوبہ بندی کے متعلق بہت پروپیگنڈا کیا جاتا ہے، اس سلسلے میں

عزل کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے، اس لیے ہم اس کی شرعی حیثیت واضح کرنا چاہتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ تحریک ضبط ولادت کی بنیاد روز اول ہی سے قوانین فطرت سے تصادم اور احکام شریعت سے بغاوت پر رکھی گئی ہے کیونکہ اس کے پس منظر میں یہ سوچ کارفرما ہے کہ زمینی پیداوار اور وسائل معاش انتہائی محدود ہیں اور اس کے مقابلے میں شرح پیدائش غیر محدود ہے، لہٰذا اس ''بحران'' پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ بچے کم از کم پیدا کیے جائیں تاکہ معیار زندگی پست ہونے کے بجائے بلند ہو۔ لیکن قرآن کریم سرے سے اس انداز فکر ہی کو غلط قرار دیتا ہے اور بار بار اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ رزق دینا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے، وہ صرف خالق ہی نہیں بلکہ رازق بھی ہے۔ انسان کا صرف اتنا کام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ خزانوں سے اپنا رزق تلاش کرنے کے لیے محنت کرے۔ منصوبہ بندی کی یہ تحریک اس لیے بھی مزاج اسلام کے خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کو امت مسلمہ کی سلامتی سے بڑھ کر اور کوئی چیز عزیز نہیں ہے، وہ نہیں چاہتا کہ بے شمار دشمنوں میں گھرے ہوئے مٹھی بھر مسلمان ہر وقت خطرے میں پڑے رہیں، اس لیے وہ مسلمانوں کو اپنی افرادی قوت بڑھانے کے لیے بطور خاص حکم دیتا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ تم نکاح کے لیے ایسی عورتوں کا انتخاب کرو جو زیادہ محبت کرنے کے ساتھ ساتھ بچے زیادہ جننے والی ہوں قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کثرت امت کی بنا پر دیگر تمام انبیاء سے بڑھ کر ہوں گے۔[1] یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلاوجہ مجرد زندگی بسر کرنے سے منع فرمایا ہے۔[2] اللہ تعالیٰ نے مرد کو کاشتکار اور عورت کو اس کی کھیتی قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''عورتیں تمھاری کھیتیاں ہیں۔''[3] کوئی بھی عقلمند اپنی کھیتی کو برباد نہیں کرتا بلکہ اس سے پیداوار لینے کے لیے اپنے وسائل بروئے کار لاتا ہے۔ لیکن منصوبہ بندی کی تحریک کا مقصد اس کھیتی کو بنجر اور بے کار کرنا ہے۔ دور جاہلیت میں اندیشۂ مفلسی اور حد سے بڑھے ہوئے جذبۂ غیرت کے پیش نظر ضبط ولادت کے لیے قتل کا طریقہ رائج تھا، اسلام نے آتے ہی اس ظالمانہ طریقے کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا۔ مسلمانوں میں چند مخصوص حالات کے پیش نظر عزل کا رجحان پیدا ہوا جس کی درج ذیل وجوہات تھیں: ○ آزاد عورت سے اس لیے عزل کیا جاتا تھا کہ ان کے نزدیک استقرار حمل سے شیر خوار بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ ○ لونڈی سے اس لیے کیا جاتا تھا کہ اس سے اولاد نہ ہو کیونکہ ام ولد ہونے کی صورت میں اسے فروخت نہیں کیا جا سکتا بلکہ اسے اپنے پاس رکھنا ہوگا۔ چونکہ ابتدا میں عزل کے عدم جواز کے متعلق کتاب و سنت میں کوئی صراحت نہ تھی اس بنا پر بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے مخصوص حالات کے پیش نظر عزل کی ضرورت محسوس کی اور اس پر عمل بھی کیا جیسا کہ حضرت ابن عباس، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کے متعلق روایات میں ہے۔[4] رسول اللہ کو جب بعض صحابہ کے ذریعے سے اس کی خبر ہوئی تو آپ نے سکوت اختیار فرمایا اور آپ کی خاموشی کو رضا پر محمول کرتے ہوئے اس پر عمل کیا گیا جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عزل کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی لیکن اس کے باوجود آپ نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔[5] جب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے مختلف حالات کے پیش نظر مختلف جوابات دیے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ اظہار تعجب کرتے ہوئے فرمایا: ''کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو؟ قیامت تک جو بچے

[1] صحیح ابن حبان: 136/7. [2] مسند أحمد: 158/3. [3] البقرة 2: 223. [4] الموطأ للإمام مالك، الطلاق، باب العزل.
[5] صحیح مسلم، النكاح، حدیث: 1440.

پیدا ہونے والے ہیں وہ تو پیدا ہو کر رہیں گے۔''[1] ○ اگر تم ایسا نہ کرو تو تمھارا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔[2] ○ راوی کہتا ہے کہ ''لا علیکم'' کے الفاظ نہی کے زیادہ قریب ہیں، ایک دوسرا راوی کہتا ہے کہ اس انداز گفتگو کے ذریعے سے آپ نے عزل کے ارتکاب سے ڈانٹا ہے۔[3] ○ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس نفس (جی) کو پیدا کرنا ہے وہ ضرور پیدا ہوگا۔[4] ○ تم چاہو تو عزل کر لو مگر جو اولاد تقدیر میں لکھی ہے وہ تو ہو کر رہے گی۔[5] ○ ایسا کرنا خفیہ طور پر اپنی اولاد کو زندہ درگور کرنا ہے۔[6] ان روایات کے پیش نظر اہل علم صحابۂ کرام اسے مکروہ خیال کرتے تھے جیسا کہ امام ترمذی نے صراحت کی ہے۔[7] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی عزل کو اچھا خیال نہیں کرتے تھے۔[8] ان مختلف جوابات میں سے کسی ایک جواب کو چھانٹ کر اس پر تحریک ضبط تولید کی بنیاد رکھنا عقل مندی نہیں ہے، زیادہ سے زیادہ اسے انفرادی طور پر کسی مجبوری کے پیش نظر ضبط ولادت کے لیے دلیل بنایا جا سکتا ہے لیکن ایک عمومی تحریک جاری کر دینے کا جواز اس سے کشید نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے نزدیک موجودہ تحریک اور عزل میں کئی طرح سے فرق کیا جا سکتا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ اپنے مخصوص حالات کی بنا پر عزل کرنا بیوی خاوند کا ایک انفرادی معاملہ ہے، مثلاً: حمل ٹھہرنے میں عورت کی جان کو خطرہ ہو یا اس کی صحت کو غیر معمولی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ایسے حالات میں اگر کسی ماہر ایماندار ڈاکٹر کے مشورے سے ضبط ولادت کے لیے عزل یا کوئی اور جدید طریقہ اختیار کر لیا جائے تو جائز ہے اور بیوی خاوند کا ایک پرائیویٹ معاملہ ہے لیکن ایک قومی پالیسی کے طور پر ان کے حقوق پر شبخون مارنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور نہ بطور فیشن ہی اسے عمل میں لانے کی گنجائش ہے۔ ○ عزل پر عمل کرنے سے حمل کا نہ ہونا یقینی نہیں بلکہ متصور ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک واقعے سے معلوم ہوتا ہے۔ ان کے ہاں احتیاط کے باوجود حمل ٹھہر گیا تھا لیکن منصوبہ بندی کا جو طریق کار ہے اس کے مطابق عمل کرنے سے حمل کا نہ ہونا یقینی ہے، لہٰذا عزل کو منصوبہ بندی کے لیے دلیل کے طور پر پیش کرنا یا اس پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ ○ جس عورت سے عزل کیا گیا ہو اگر اس کا خاوند فوت ہو جائے یا اسے طلاق مل جائے تو طلب اولاد کے لیے اس سے شادی کی جا سکتی ہے، اس کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں، جبکہ بعض حالات میں منصوبہ بندی پر عمل کرنے والی خاتون کے لیے یہ مشکل پیش آ سکتی ہے، یعنی اگر اس نے ہمیشہ کے لیے اولاد نہ ہونے والی ادویات یا آلات استعمال کیے ہیں تو اس سے اولاد کا طلبگار کیونکر شادی کرے گا۔ بہرحال منصوبہ بندی کے ناجائز اور حرام ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اگر تحریک منصوبہ بندی پر عمل کرتے ہوئے وسیع پیمانے پر ایسے طریقوں کو لوگوں میں عام کر دیا جائے یا ایسے آلات و ادویات کو عام لوگوں کی دسترس میں دے دیا جائے جن سے مرد جنسی بے راہ روی سے باہم لذت اندوز تو ہوتے رہیں مگر استقرار حمل کا اندیشہ نہ ہو جیسا کہ آج کل گلی کوچوں میں اس کے مراکز کھولے جا رہے ہیں تو اس کا انجام کثرت سے بے حیائی اور اخلاقی تباہی کی صورت میں رونما ہوگا جیسا کہ اب وہ ممالک اس تحریک منصوبہ بندی کے انجام بد سے چیخ رہے ہیں جن میں اس کا تجربہ کیا گیا ہے، لہٰذا ایک خوددار اور باغیرت مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ اس بے دینی اور بے حیائی پر مبنی تحریک کو سہارا دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس وبا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

[1] صحيح البخاري، النكاح، حديث: 5209. [2] صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1438. [3] صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1438. [4] صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1438. [5] مسند أحمد: 312/3. [6] صحيح مسلم، النكاح، حديث: 1442. [7] جامع الترمذي، حديث: 1138. [8] الموطأ للإمام مالك، الطلاق، باب العزل.

(٩٨) بَابُ الْقُرْعَةِ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا

٥٢١١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ: أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ؟ فَقَالَتْ: بَلَى، فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ، فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ: رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

باب: 98- ارادۂ سفر کے وقت بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرنا

[5211] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سفر میں جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ اندازی کرتے، چنانچہ ایک دفعہ ام المومنین حضرت عائشہ اور ام المومنین حضرت حفصہ ؓ کا قرعہ نکلا۔ نبی ﷺ رات کو دوران سفر میں حضرت عائشہ ؓ سے گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت حفصہ ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے کہا کہ آج تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں آپ کے اونٹ پر سواری کرتی ہوں تاکہ تم بھی نئے مناظر دیکھ سکو اور میں بھی نئے مناظر کا مشاہدہ کروں؟ انھوں نے یہ تجویز قبول کر لی اور وہ اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے اونٹ کے پاس تشریف لائے اور اس پر حضرت حفصہ ؓ سوار تھیں۔ آپ ﷺ نے انھیں سلام کیا، پھر (وہاں سے) روانہ ہوئے حتی کہ جب ایک مقام پر پڑاؤ کیا تو ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ نے آپ ﷺ کو گم پایا، لوگوں کے پڑاؤ کے وقت حضرت عائشہ ؓ نے اپنے پاؤں اذخر گھاس میں ڈال لیے اور کہنے لگیں: اے اللہ! مجھ پر کوئی بچھو یا سانپ مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے، میری طاقت نہیں کہ میں آپ ﷺ کو اس کے متعلق کچھ کہہ سکوں۔

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ رسول اللہ ﷺ کے فراق کی وجہ سے چاہتی تھیں کہ کوئی زہریلا جانور مجھے ڈس لے تاکہ موت کی بنا پر فراق نبوی کے الم سے نجات مل جائے یا میری مصیبت کا سن کر آپ تشریف لے آئیں جس سے فراق کا غم دور ہو جائے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ تو پہلے تشریف لائے تھے مگر حضرت عائشہ ؓ اپنی کوتاہی کی وجہ سے خود محروم رہ گئیں۔ حضرت حفصہ ؓ کا بھی اس میں کوئی قصور نہیں تھا، اس لیے مارے رنج کے خود کو کوسنے لگیں اور اپنے پاؤں گھاس میں ڈال لیے جس میں زہریلے کیڑے بکثرت رہتے تھے۔

(٩٩) بَابُ الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا، وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذٰلِكَ؟

باب: 99- کوئی عورت اپنی باری اپنی سوکن کو ہبہ کردے تو پھر تقسیم کیسے ہوگی؟

٥٢١٢ - حَدَّثَنَا مالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ. [راجع: ٢٥٩٣]

[5212] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ نے اپنی باری حضرت عائشہ ؓ کے لیے ہبہ کردی تھی اور نبی ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے پاس خود ان کی باری کے دن اور حضرت سودہ ؓ کی باری کے دن رہتے تھے۔

(١٠٠) بَابُ الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ

باب:100- بیویوں کے درمیان مساوات کرنا

﴿وَلَن تَسْتَطِيعُوٓا۟ أَن تَعْدِلُوا۟ بَيْنَ ٱلنِّسَآءِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَاسِعًا حَكِيمًا﴾ [النساء: ١٢٩، ١٣٠]

(ارشاد باری تعالیٰ:) "تمھیں اپنی بیویوں کے درمیان عدل اور برابری کرنے کی طاقت نہیں...... اور اللہ بڑی وسعت والا، خوب حکمت والا ہے۔"

فائدہ: امام بخاری ؒ نے عنوان ثابت کرنے کے لیے صرف آیت کریمہ پر اکتفا کیا ہے۔ حدیث ان کی شرط کے مطابق نہ تھی، لہٰذا اسے ذکر نہیں کیا۔ شریعت نے چار عورتوں کو بیک وقت اپنے عقد میں رکھنے کی اجازت دی ہے لیکن اس کے ساتھ عدل وانصاف کی تاکید کی ہے کیونکہ عام حالات میں متعدد بیویوں کے درمیان انصاف قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے، اس صورت میں صرف ایک بیوی پر اکتفا کرنے کی تاکید ہے اگر انصاف کیا جائے تو بیک وقت چار بیویاں رکھنے کی اجازت ہے، اس سے زیادہ بیویاں رکھنا حرام اور ناجائز ہے۔

(١٠١) بَابٌ: إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ

باب: 101- جب شوہر دیدہ کی موجودگی میں کسی کنواری سے نکاح کرے

٥٢١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَلٰكِنْ قَالَ: السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا. [انظر: ٥٢١٤]

[5213] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا لیکن انھوں نے کہا: سنت یہ ہے کہ جب آدمی کسی (شوہر دیدہ بیوی کی موجودگی میں) کنواری سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن گزارے اور جب کنواری کی موجودگی میں

شوہر دیدہ سے شادی کرے تو اس کے پاس تین دن رہے۔

(١٠٢) بَابٌ: إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ

باب: 102- جب کنواری بیوی کی موجودگی میں کسی شوہر دیدہ سے شادی کرے

٥٢١٤ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ.

[5214] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص شوہر دیدہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری سے شادی کرے تو اس کے ہاں سات دن تک قیام کرے، پھر باری کا آغاز کرے۔ اور جب کسی کنواری بیوی کی موجودگی میں کسی شوہر دیدہ سے شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے، پھر باری کا اہتمام کرے۔

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

ابو قلابہ نے کہا: اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کی ہے۔

وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ، قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٥٢١٣]

(راویٔ حدیث) خالد نے کہا: اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کی ہے۔

(١٠٣) بَابُ مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

باب: 103- جس نے اپنی بیویوں سے صحبت کر کے آخر میں ایک ہی غسل کیا

٥٢١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ، وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ. [راجع: ٢٦٨]

[5215] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے خبر دی کہ نبی ﷺ (بعض اوقات) ایک رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاتے اوران دنوں آپ کی نو بیویاں تھیں۔

(١٠٤) بَابُ دُخُولِ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ

باب: 104- مرد کا اپنی بیویوں کے پاس دن کے اوقات میں جانا

٥٢١٦ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ. [راجع: ٤٩١٢]

[5216] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز عصر سے فارغ ہوتے تو اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور ان میں سے کسی ایک کے قریب ہوتے۔ آپ ﷺ ایک روز حضرت حفصہ ؓ کے پاس تشریف لے گئے تو پہلے جتنا وقت ٹھہرا کرتے تھے اس سے زیادہ وقت ان کے پاس ٹھہرے۔

(١٠٥) بَابٌ: إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ

باب: 105- اگر مرد ایام مرض کسی ایک بیوی کے ہاں گزارنے کے لیے دوسری بیویوں سے اجازت لے اور وہ اس کی اجازت دے دیں

٥٢١٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» - يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ - فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي، فَقَبَضَهُ اللهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي، وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي. [راجع: ٨٩٠]

[5217] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کی جس بیماری میں وفات ہوئی، اس میں پوچھا کرتے تھے: ''کل میری باری کس کے پاس ہے؟ میں کل کہاں ہوں گا؟ آپ کو حضرت عائشہ ؓ کی باری کا انتظار تھا، چنانچہ آپ کو تمام ازواج نے اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں قیام فرمائیں۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ کے گھر کا انتخاب کیا حتی کہ ان کے ہاں آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اسی دن وفات پائی جس دن میرے گھر میں آپ کے آنے کی باری تھی۔ (یہ حسن اتفاق تھا کہ) اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو وفات دی تو آپ کا سر مبارک میرے سینے اور گردن کے درمیان تھا اور آپ کا لعاب دہن میرے لعاب دہن سے مل گیا تھا۔

(١٠٦) بَابُ حُبِّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ

باب: 106- آدمی کا اپنی بیویوں میں سے کسی ایک بیوی کے ساتھ زیادہ محبت کرنا

٥٢١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةِ، لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا، [و]حُبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِيَّاهَا - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَبَسَّمَ. [راجع: ٨٩]

[5218] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حفصہ ؓ کے پاس گئے اوران سے کہا: اے میری پیاری بیٹی! یہ خاتون تجھے مغرور نہ کر دے جسے اپنے حسن اور رسول اللہ ﷺ کی اس کے ساتھ محبت پر بہت ناز ہے۔ آپ کا اشارہ حضرت عائشہ ؓ کی طرف تھا۔ (حضرت عمر ؓ کہتے ہیں کہ) میں نے یہی بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے دہرائی تو آپ مسکرا دیے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ ؓ سے دوسری بیویوں کی نسبت زیادہ محبت کرتے تھے، حضرت عمر ؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے کہی تو آپ نے اس کا انکار نہیں کیا، جس کا معنی یہ ہے کہ یہ انداز قابل ملامت نہیں ہے، جب کوئی آدمی اپنی دوسری بیویوں کے ساتھ نان ونفقہ کے معاملے میں مساوات کرتا ہے لیکن طبعی میلان اور قلبی جھکاؤ کسی ایک طرف زیادہ ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ اسی محبت کے پیش نظر فرماتے تھے: ''اے اللہ! جس کا مجھے اختیار نہیں بلکہ تیرے اختیار میں ہے اس کے متعلق مجھے ملامت نہ کرنا۔''[1]

(١٠٧) بَابُ الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يَنَلْ، وَمَا يُنْهَى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ

باب: 107- نایافتہ کے باوجود خود کو سیر ظاہر کرنا اور سوکن کے لیے جلن کا سامان پیدا کرنا جائز نہیں

٥٢١٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

[5219] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری ایک سوکن ہے، کیا مجھے گناہ تو نہیں ہوگا اگر میں اپنے خاوند کی دی ہوئی چیز کو خوب بڑھا چڑھا کر ظاہر کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو نہ دیا جائے اس کا خوب بڑھا کر اظہار کرنے والا ایسا ہے جیسے جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔''

1 سنن أبي داود، النكاح، حديث: 2134.

ﷺ: «اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ».

(١٠٨) بَابُ الْغَيْرَةِ

باب: 108- غیرت کا بیان

وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ، غَيْرَ مُصْفِحٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي».

وراد نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ ﷺ سے) کہا: اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو ذرہ بھر درگزر کیے بغیر اسے فوراً قتل کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سعد کی غیرت پر اظہار حیرت کرتے ہو، میں اس سے بڑھ کر غیرت مند ہوں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔''

٥٢٢٠ - **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ». [راجع: ٤٦٣٤]

[5220] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی دوسرا غیرت مند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی دوسرا اپنی تعریف پسند کرنے والا نہیں۔''

٥٢٢١ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ أَمَتُهُ تَزْنِي، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا». [راجع: ١٠٤٤]

[5221] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے امت محمد! اللہ سے بڑھ کر کوئی بھی غیرت مند نہیں کہ وہ اپنے بندے یا بندی کو بدکاری میں مبتلا دیکھے۔ اے امت محمد! اگر تم وہ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو یقیناً تم بہت تھوڑا ہنسو اور زیادہ روتے رہو۔''

٥٢٢٢ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ».

[5222] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔''

٥٢٢٣ - **وَعَنْ** يَحْيَى: أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ

[5223] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللهُ».

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ کو غیرت اس پر آتی ہے جب بندہ مومن وہ کام کرے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔''

٥٢٢٤ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ، وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ، فَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ، وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ، فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي، فَلَقِيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ: «إِخْ، إِخْ»، لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ، فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ، فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى، فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ، فَقَالَ: وَاللهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ، قَالَتْ: حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ

[5224] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت زبیر ؓ نے مجھ سے شادی کی تو ان کی پاس پانی لانے والے ایک اونٹ اور ایک گھوڑے کے سوا روئے زمین پر کوئی مال، کوئی غلام، الغرض کوئی چیز نہ تھی۔ میں ہی ان کے گھوڑے کو چارہ ڈالتی اور پانی پلاتی تھی، نیز ان کا ڈول سیتی اور آٹا گوندھتی تھی۔ میں اچھی طرح روٹی نہیں پکا سکتی تھی۔ میری ہمسائیاں انصاری عورتیں روٹیاں پکا دیتی تھیں۔ وہ بڑی اچھی اور باوفا خواتین تھیں۔ حضرت زبیر ؓ کی وہ زمین جو رسول اللہ ﷺ نے انھیں دی تھی، میں وہاں سے اپنے سر پر گٹھلیاں اٹھا کر لاتی تھی۔ یہ زمین میرے گھر سے دو میل کے فاصلے پر تھی۔ ایک روز میں آرہی تھی جبکہ گٹھلیاں میرے سر پر تھیں کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ کے ہمراہ قبیلۂ انصار کے چند لوگ بھی تھے۔ آپ نے مجھے بلایا اور اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لیے اخ اخ کیا۔ آپ چاہتے تھے کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیں لیکن مجھے مردوں کے ہمراہ چلنے میں شرم محسوس ہوئی اور حضرت زبیر ؓ کی غیرت کا بھی خیال آیا۔ حضرت زبیر ؓ بہت ہی باغیرت انسان تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی سمجھ گئے کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں، اس لیے آپ آگے بڑھ گئے۔ اس کے بعد میں حضرت زبیر ؓ کے پاس آئی تو ان سے اس واقعے کا ذکر کیا کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ

أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي. [راجع: ٣١٥١]

سے میری ملاقات ہوئی تھی جبکہ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں۔ آپ کے ہمراہ چند صحابۂ کرام ؓ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے سوار کرنے لیے اپنا اونٹ بٹھایا لیکن مجھے شرم دامن گیر ہوئی اور تمھاری غیرت کا بھی خیال آیا۔ حضرت زبیر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! تمھارا سر پر گٹھلیاں اٹھانا مجھ پر آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ گراں تھا۔ وہ حضرت اسماء ؓ کہتی ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر ؓ نے ایک غلام میرے پاس بھیج دیا، وہ گھوڑے کے متعلق سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہوگئی گویا انھوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

٥٢٢٥ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ: «غَارَتْ أُمُّكُمْ»، ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا، وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كُسِرَتْ فِيهِ. [راجع: ٢٤٨١]

[5225] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اپنی ایک بیوی کے ہاں تشریف رکھے ہوئے تھے، اس وقت ایک دوسری بیوی نے آپ کے لیے ایک پیالے میں کھانے کی کوئی چیز بھیجی۔ جس بیوی کے گھر میں آپ تشریف فرما تھے اس نے خادم کے ہاتھ کو مارا تو پیالہ گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ نبی ﷺ نے پیالے کے ٹکڑے جمع کیے، پھر جو کھانا اس پیالے میں تھا اسے بھی جمع کرنے لگے، پھر فرمایا: ”تمھاری ماں کو غیرت آ گئی ہے۔“ پھر خادم کو روک رکھا حتی کہ اس بیوی کے گھر سے پیالہ لایا گیا جس کے پاس آپ قیام پذیر تھے۔ اس کے بعد صحیح پیالہ اس بیوی کو بھیجا جس کا پیالہ توڑ دیا گیا تھا اور شکستہ (ٹوٹا ہوا) پیالہ اس بیوی کے گھر رہنے دیا جس نے اسے توڑا تھا۔

٥٢٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ - أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ - فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ

[5226] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں جنت کے اندر داخل ہوا یا جنت میں پہنچا تو وہاں میں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: یہ محل حضرت عمر بن خطاب ؓ کا ہے۔ میں نے

هٰذَا؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ»، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللهِ، أَوَ عَلَيْكَ أَغَارُ؟. [راجع: ٣٦٧٩]

چاہا کہ اس کے اندر جاؤں لیکن رک گیا کیونکہ تمھاری غیرت کا مجھے علم تھا۔'' حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے نبی! کیا میں نے آپ پر غیرت کرنا تھی؟

٥٢٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا». فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ: أَوَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَغَارُ؟. [راجع: ٣٢٤٢]

[5227] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خود کو بحالت خواب جنت میں دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت محل کے کونے میں بیٹھی وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتے نے کہا: یہ محل حضرت عمر بن خطاب ؓ کا ہے۔ مجھے عمر ؓ کی غیرت یاد آ گئی تو وہاں سے واپس چلا آیا۔'' حضرت عمر ؓ جو مجلس میں تھے رو پڑے اور عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں؟

(١٠٩) بَابُ غَيْرَةِ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ

باب: 109- عورتوں کا غیرت کرنا اور ان کا غضب ناک ہونا

٥٢٢٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى»، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ»، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.

[5228] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میں خوب جانتا ہوں جب تم مجھ پر خوش ہوتی ہو اور جب مجھ پر ناراض ہوتی ہو۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں نہیں، مجھے رب محمد کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں نہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم!'' میں نے عرض کی: ہاں اللہ کے رسول، اللہ کی قسم! غصے کے وقت بھی میں صرف آپ کا نام

[انظر: ٦٠٧٨]

زبان پر نہیں لاتی۔ (دل میں آپ کی محبت میں غرق ہوتی ہوں۔)

٥٢٢٩ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا، وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ. [راجع: ٣٨١٦]

[5229] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں آتی تھی جس قدر حضرت خدیجہ ؓ پر غیرت آتی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ بکثرت ان کا تذکرہ اور ان کی تعریف کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف اس امر کی وحی کی گئی کہ آپ حضرت خدیجہ ؓ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دے دیں جو موتیوں سے بنایا گیا ہے۔

(١١٠) بَابُ ذَبِّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ

باب: 110- انصاف وغیرت کے پیش نظر مرد کا اپنی بیٹی کی طرف سے دفاع کرنا

٥٢٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ، ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا». [راجع: ٩٢٦]

[5230] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر کھڑے یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ہشام بن مغیرہ کے خاندان نے مجھ سے اجازت طلب کی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے کر دیں۔ میں اجازت نہیں دیتا، پھر اجازت نہیں دیتا، ایک بار بھی اجازت نہیں دیتا۔ ہاں، اگر ابن ابی طالب کا پروگرام ہے تو وہ میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ فاطمہ ؓ تو میرا جگر گوشہ ہے جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی کرتی ہے اور جو اس کے لیے تکلیف دہ ہے وہ میرے لیے بھی باعث اذیت ہے۔“

(١١١) بَابٌ: يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ

باب: 111- مرد کم رہ جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہوتی چلی جائیں گی

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَتَرَى

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نبی ﷺ سے بیان کرتے

الرَّجُلَ الْوَاحِدَ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ نِسْوَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ».

ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تو ایک آدمی کو دیکھے گا کہ چالیس عورتیں اس کی ہمراہی میں ہوں گی اور اس کی پناہ میں رہیں گی کیونکہ مرد کم رہ جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہوجائیں گی۔''

٥٢٣١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ». [راجع: ٨٠]

[5231] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں تمھیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ میرے علاوہ کوئی دوسرا تمھیں یہ حدیث بیان نہیں کرے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم دین اٹھالیا جائے گا، جہالت زیادہ ہوجائے گی، بدکاری بکثرت ہوگی، شراب نوشی زیادہ ہوگی، مرد کم رہ جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہوجائیں گی حتی کہ پچاس عورتوں کا ایک ہی منتظم ہوگا۔''

(١١٢) بَابٌ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ، وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ

باب: 112-محرم کے علاوہ کوئی آدمی کسی اجنبی عورت سے خلوت نہ کرے، نیز جس کا خاوند غائب ہو اس کے ہاں داخلہ بھی ممنوع ہے

٥٢٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: «اَلْحَمْوُ: الْمَوْتُ».

[5232] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خود کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے دور رکھو'' ایک انصاری نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! دیور، جیٹھ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''دیور تو موت ہے۔''

فائدہ: حمو سے مراد شوہر کے وہ رشتہ دار ہیں جو اس کے باپ اور بیٹوں کے علاوہ ہوں، یعنی شوہر کے بھائی، بھتیجے، بھانجے اور چچا، ماموں وغیرہ کیونکہ یہ رشتہ دار عورت کے محرم نہیں ہیں اگر شوہر فوت ہوجائے یا بیوی کو طلاق مل جائے تو ان کے ساتھ نکاح ہوسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان رشتہ داروں کو موت قرار دیا ہے کہ عام طور پر ان سے تساہل کیا جاتا ہے اس بنا پر خطرناک نتائج سامنے آتے ہیں۔ یہ حضرات خاوند کی عدم موجودگی میں اس کی بیوی سے خلوت کرتے ہیں تو اگر معاملہ بوس وکنار تک محدود ہو تو

دین کی ہلاکت اور اگر بدکاری تک نوبت پہنچ جائے تو جان کی ہلاکت ہے، اس میں عورت کی بھی ہلاکت ہے کہ شوہر کو پتہ چلنے کے بعد وہ اسے طلاق دے دے گا یا غیرت میں آ کر قتل کر دے گا۔

٥٢٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ»، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ». [راجع: ١٨٦٢]

[5233] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کوئی مرد کسی اجنبی عورت سے تنہائی میں نہ ملے مگر جب قریبی رشتہ دار موجود ہوں۔“ ایک آدمی اٹھ کر عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میری بیوی حج کے ارادے سے سفر پر جا رہی ہے جبکہ میرا نام فلاں فلاں جنگ میں شرکت کے لیے لکھ لیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تم واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔“

(١١٣) بَابُ مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ

باب: 113- مرد، لوگوں کی موجودگی میں اجنبی عورت سے تنہائی کر سکتا ہے

٥٢٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ: «وَاللهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ». [راجع: ٣٧٨٦]

[5234] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس سے تنہائی میں گفتگو کی اور فرمایا: ”اللہ کی قسم! بلاشبہ تم سب لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔“

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ عورت کے ساتھ اس کی اولاد بھی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بات تین دفعہ ارشاد فرمائی۔[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کا تنہائی میں کسی سے راز کی بات کرنا جائز ہے جبکہ فتنے کا خوف نہ ہو۔ لیکن اس قسم کی تنہائی لوگوں کے سامنے ہو، ایسے حالات میں اس حد تک خلوت کرنے کی اجازت ہے کہ حاضرین میں سے کوئی بھی اس عورت کی بات نہ سن سکے اور نہ کسی کو اس کا شکوہ ہی معلوم ہو۔ حدیث میں اگرچہ لوگوں کی موجودگی کا ذکر نہیں ہے تاہم اتنا تو پتہ چلتا ہے کہ حضرت انس ؓ نے رسول اللہ ﷺ کا کلام سنا تھا۔ اس سے ان کی موجودگی ثابت ہوتی ہے۔[2]

(١١٤) بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ

باب: 114- جو لوگ عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، ان کا عورت کے پاس جانا منع ہے

1 صحيح البخاري، الأيمان والنذور، حديث: 6645. 2 فتح الباري: 413/9.

٥٢٣٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ، فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: إِنْ فَتَحَ اللهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيْكُمْ». [راجع: ٤٣٢٤]

[5235] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دفعہ ان کے ہاں تشریف فرما تھے جبکہ گھر میں ایک مخنث (ہیجڑا) بھی تھا۔ اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن امیہ سے کہا: اگر کل اللہ تعالیٰ نے تمھیں طائف میں فتح دی تو میں تمھیں غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا۔ جب وہ سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار شکن پڑتے ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو یہ شکن آٹھ ہوجاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے (اس کی بات سن کر) فرمایا: ''آئندہ یہ مخنث تمھارے پاس نہ آئے۔''

(١١٥) بَابُ نَظَرِ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ

باب: 115- عورت اہل حبش (اجنبیوں) کو دیکھ سکتی ہے بشرطیکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو

٥٢٣٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيسَى، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسْأَمُ، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ. [راجع: ٤٥٤]

[5237] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ میرے لیے اپنی چادر سے پردہ کیے ہوئے تھے اور میں حبشی لوگوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں جنگی کرتب کا مظاہرہ کر رہے تھے، آخر کار میں ہی تھک گئی۔ اس واقعے سے تم خود اندازہ لگا لو کہ ایک کم عمر لڑکی جسے کھیل تماشہ دیکھنے کا شوق ہو کتنی دیر تک دیکھتی رہی ہوگی۔

(١١٦) بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ

باب: 116- عورتوں کا اپنے کام کاج کے لیے باہر نکلنا

٥٢٣٧ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ: إِنَّكِ وَاللهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا، فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ

[5237] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا رات کے وقت باہر نکلیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا اور پہچان گئے، پھر کہا: اللہ کی قسم! اے سودہ! تو ہم سے چھپ نہیں سکتی ہو۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا جب نبی ﷺ کے پاس واپس آئیں تو انھوں نے آپ

ذٰلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى، وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا. فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: «قَدْ أَذِنَ اللهُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ». [راجع: ١٤٦]

سے اس امر کا ذکر کیا جبکہ آپ ﷺ اس وقت میرے گھر میں شام کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں گوشت والی ایک ہڈی تھی، اس وقت آپ پر نزول وحی کا آغاز ہوا۔ جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمھیں اجازت دی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے باہر جا سکتی ہو۔''

(١١٧) بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

باب: 117- عورت کا مسجد وغیرہ کی طرف جانے کے لیے اپنے شوہر سے اجازت طلب کرنا

٥٢٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا». [راجع: ٨٦٥]

[5238] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کے لیے اجازت طلب کرے تو وہ (خاوند) اسے نہ روکے۔''

(١١٨) بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ

باب: 118- رشتۂ رضاعت کی بنا پر عورتوں کے پاس آنا اور انھیں دیکھنا حلال ہے

٥٢٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: «إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ»، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: يَحْرُمُ مِنَ

[5239] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرا رضاعی چچا آیا اور اس نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے اسے اجازت دینے سے انکار کر دیا تا آنکہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لوں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ وہ تمھارا چچا ہے اور اسے اندر آنے دو۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے (اس کے) مرد نے دودھ نہیں پلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تمھارا چچا ہے اور وہ تمھارے پاس آ سکتا ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ واقعہ ہم پر پردے کی پابندی عائد ہونے کے بعد کا ہے۔ حضرت عائشہ

الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ. [راجع: ٢٦٤٤]

ﷺ نے یہ بھی فرمایا: دودھ پلانے سے بھی وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

(١١٩) بَابٌ: لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا

باب: 119- کوئی عورت دوسری سے (بے ستر ہوکر) نہ چمٹے کہ وہ اپنے خاوند سے اس کی تصویر کشی کرے

٥٢٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا». [انظر: ٥٢٤١]

[5240] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ کوئی عورت دوسری عورت سے بے ستر چمٹے، پھر وہ اپنے خاوند سے اس طرح تصویر کشی کرے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم امتناعی اس لیے جاری فرمایا کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کسی دوسری عورت کا حسن و جمال بیان کرے گی تو اسے ابتلا سے گزرنے کا اندیشہ ہے کیونکہ اگر اسے دوسری عورت کا حسن پسند آ گیا تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے نکاح کرنے کی کوشش کرے گا، اگر وہ پہلے سے منکوحہ ہے تو بھی اپنی بیوی سے مراسم خراب ہو جائیں گے اور اس کی قدر و منزلت نہ رہے گی اور اگر اس نے کسی عورت کی بدصورتی بیان کی ہے تو یہ غیبت کے زمرے میں آئے گی جو شرعاً حرام ہے۔

٥٢٤١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا». [راجع: ٥٢٤٠]

[5241] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کو دوسری عورت سے (بے ستر ہوکر) اس طرح نہیں ملنا چاہیے کہ وہ اس کا حلیہ اپنے شوہر سے بیان کرے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

(١٢٠) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي

باب: 120- کسی مرد کا یہ کہنا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس ضرور جاؤں گا

٥٢٤٢ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ

[5242] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت سلیمان بن داود ؑ نے فرمایا: آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس ضرور جاؤں گا۔ ہر بیوی ایک لڑکا جنم دے گی تو سو لڑکے ایسے پیدا ہوں گے جو اللہ

امْرَأَةٍ، تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ، فَأَطَافَ بِهِنَّ، وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ»، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ، لَمْ يَحْنَثْ، وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ» [راجع: ٢٨١٩].

کے راستے میں جہاد کریں گے۔ فرشتے نے ان سے کہا: ان شاء اللہ کہہ لیجیے، لیکن انھوں نے ان شاء اللہ نہ کہا اور وہ بھول گئے، چنانچہ وہ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی بیوی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا۔ اس نے بھی ادھورا بچہ جنم دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی مراد بر آتی اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ ہوتی۔''

(١٢١) بَابٌ: لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

باب: 121- جب کوئی لمبی غیر حاضری کرے تو رات کے وقت اپنے اہل خانہ کے پاس نہ آئے، ایسا کرنے سے اندیشہ ہے کہ انھیں خیانت کی طرف منسوب کرے گا یا ان کی لغزشیں تلاش کرے گا

٥٢٤٣ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا. [راجع: ٤٤٣]

[5243] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کسی شخص کے رات کے وقت اپنے گھر آنے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے تھے۔

٥٢٤٤ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا». [راجع: ٤٤٣]

[5244] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے اگر کوئی زیادہ دیر تک گھر سے دور رہا ہو تو یکایک رات کے وقت اپنے گھر نہ آجائے۔''

فائدہ: ایک حدیث میں اس کی علت بیان ہوئی ہے کہ طویل غیر حاضری کی وجہ سے اہل خانہ کی لغزشیں نہ پکڑی جائیں، پھر گھر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ آج کل کے ترقی یافتہ دور میں دور دراز سے آنے والے حضرات اس حدیث پر اس طرح عمل کر سکتے ہیں کہ بذریعہ فون یا موبائل اپنے اہل خانہ کو اطلاع کر دیں کہ ہم فلاں دن اتنے بجے تک گھر آئیں گے، اگر حدیث پر عمل کرنے کی نیت ہو گی تو امید ہے یہ اطلاع باعث ثواب ہو گی۔ واللہ أعلم.

(١٢٢) بَابُ طَلَبِ الْوَلَدِ

باب: 122- فرزند طلب کرنا

٥٢٤٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا يُعْجِلُكَ؟»، قُلْتُ: إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: «فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟» قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ: «أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ».

[5245] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ جب ہم واپس آئے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس دوران میں میرے پیچھے سے ایک سوار میرے قریب آیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اس قدر جلدی کیوں کر رہے ہو؟'' میں نے عرض کی: میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کنواری عورت سے شادی کی ہے یا شوہر دیدہ کو بیاہ لائے ہو؟'' میں نے کہا: بیوہ سے نکاح کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''کنواری سے کیوں نہ شادی کی تا کہ تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے اور وہ تیرے ساتھ کھیلتی؟'' حضرت جابر ؓ نے کہا: پھر جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے اور اپنے گھروں میں جانا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذرا ٹھہر جاؤ، رات ہونے کے بعد گھر جانا تا کہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لیں اور جن کے خاوند غائب تھے وہ زیر ناف بال صاف کر لیں۔''

قَالَ: وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: «الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ»، يَعْنِي الْوَلَدَ. [راجع: ٤٤٣]

راوی کہتا ہے کہ مجھ سے ایک معتبر راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: ''اے جابر! خوب، خوب کیس کرو۔'' کیس کے معنی جماع کے وقت اولاد کی طلب کرنا ہے۔

٥٢٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ»، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ الْكَيْسِ». [راجع: ٤٤٣]

[5246] حضرت جابر ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم رات کے وقت (اپنے شہر) آؤ تو اپنے اہل خانہ کے پاس رات کے وقت مت آؤ جب تک وہ عورتیں جن کے خاوند تادیر باہر رہے ہیں اپنے زیر ناف بال صاف نہ کر لیں اور پراگندہ بالوں میں کنگھی نہ کر لیں۔'' حضرت جابر ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''مجھ پر جماع کرنے سے فرزند کی طلب ضروری ہے۔''

تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي: «الْكَيْسِ».

عبیداللہ نے وہب اور حضرت جابر ؓ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے کیس کے الفاظ بیان کرنے میں شعبی کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: انسان کو نکاح کرتے وقت یہ غرض رکھنی چاہیے کہ نیک اولاد پیدا ہو جو مرنے کے بعد دنیا میں اچھی نشانی کے طور پر باقی رہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے، باقیات صالحات میں نیک اولاد کو پہلا درجہ حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اور فرمانبردار اولاد عطا فرمائے۔ آمین۔

(١٢٣) بَابٌ: تَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطُ الشَّعِثَةُ

باب: 123- خاوند سفر سے آئے تو عورت زیر ناف بال صاف کرے اور پراگندہ بالوں میں کنگھی کرے

٥٢٤٧ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ، فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: «أَتَزَوَّجْتَ؟»، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟»، قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ»، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ: «أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ». [راجع: ٤٤٣]

[5247] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک غزوے میں تھے۔ واپسی کے وقت جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانے لگا تو میرے پیچھے سے ایک سوار آیا اور میرے قریب پہنچ کر اپنی چھڑی سے میرے اونٹ کو ٹھونکا۔ اس سے میرا اونٹ بڑی اچھی چال چلنے لگا جیسا کہ تم نے اچھی چال چلنے والے اونٹ کو دیکھا ہوگا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے شادی کر بھی لی ہے؟'' عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے نکاح کیا ہے؟'' میں نے کہا: شوہر دیدہ سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کنواری سے شادی کیوں نہ کی؟ تم اس کے ساتھ کھیلتے وہ تیرے ساتھ کھیلتی۔'' پھر جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو اپنے گھروں میں جانے لگے۔ آپ نے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ، عشاء کے وقت گھروں کو جاؤ تاکہ بکھرے بالوں والی عورت کنگھی کر لے اور شہر سے غائب خاوند والی عورت اپنے زیر ناف بال صاف کر لے۔''

(١٢٤) بَابٌ: ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ﴾ [النور: ٣١]

باب: 124 - (ارشاد باری تعالیٰ:) ''عورتیں اپنی زینت کو خاوندوں کے علاوہ کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں'' کا بیان

٥٢٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ - وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ - فَقَالَ: وَمَا بَقِيَ لِلنَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ، فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ. [راجع: ٢٤٣]

[5248] حضرت ابو حازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ لوگوں نے اس امر میں اختلاف کیا کہ غزوۂ اُحد میں رسول اللہ ﷺ کے زخم کی مرہم پٹی کس چیز سے کی گئی تھی؟ انھوں نے اس سلسلے میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے رابطہ کیا..... وہ مدینہ طیبہ میں نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے آخری صحابی تھے جو باقی رہے..... انھوں نے فرمایا: واقعی لوگوں میں کوئی بھی باقی نہیں رہا جو اس معاملے میں مجھ سے زیادہ جاننے والا ہو۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے خون صاف کرتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے۔ (جب خون بند نہ ہوا تو) پھر ایک بوریا جلا کر اس کی راکھ سے زخم بھر دیا گیا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں ذکر کیا ہے کہ عورت، اپنے خاوند کے سامنے اپنی زینت کا اظہار کر سکتی ہے، اس حدیث میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے شوہر نامدار حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے جو پانی لانے کی خدمت سرانجام دے رہے تھے، اس سلسلے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی زینت، یعنی چہرہ اور ہاتھ وغیرہ چھپانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا، اسی سے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنا مدعا ثابت کیا ہے۔ واللہ أعلم.

(١٢٥) بَابٌ: ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ﴾ [النور: ٥٨]

باب: 125 - (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وہ بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے'' کا بیان

٥٢٤٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِيدَ أَضْحًى أَوْ فِطْرًا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلَا مَكَانِي

[5249] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے کسی آدمی نے پوچھا: کیا تم عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اور اگر میرا مقام و مرتبہ آپ ﷺ کے ہاں نہ ہوتا تو میں اپنی صغرسنی کی وجہ سے ایسے موقع پر حاضر نہیں ہوسکتا تھا۔ انھوں نے

مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ، يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ - وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً - ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ، ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ. [راجع: ٩٨]

بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے، لوگوں کو نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ انھوں نے اس نماز کے لیے اذان و اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ عورتوں کے پاس آئے، انھیں وعظ و نصیحت فرمائی، نیز انھیں صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیا۔ میں نے ان کو دیکھا کو وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا رہی تھیں۔ اپنے زیورات حضرت بلال کے حوالے کر رہی تھیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ دونوں اپنے گھر واپس تشریف لے آئے۔

فائدہ: عنوان کا مطلب یہ ہے کہ جو بچے ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے وہ عورتوں کے پاس جاسکتے ہیں اور انھیں دیکھ سکتے ہیں، ان سے پردہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عورتوں کو اپنے زیورات کی طرف ہاتھ بڑھاتے دیکھا، یعنی اپنے ہار اور بالیاں اتار کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیں، مقصد یہ ہے کہ اس موقع پر جو کچھ عورتوں سے رونما ہوا اس کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مشاہدہ کیا کیونکہ وہ کمسن تھے اور وہ ان سے پردہ نہ کرتی تھیں۔

(١٢٦) بَابُ [قَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ هَلْ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ وَ] طَعْنِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ

باب: 126- آدمی کا اپنے ساتھی سے کہنا: کیا تم نے آج جماع کیا ہے؟ اور کسی آدمی کا غصے کی وجہ سے اپنی بیٹی کی کمر میں چوک مارنا

٥٢٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي. [راجع: ٣٣٤]

[5250] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور غصے کی وجہ سے میری کمر میں اپنے ہاتھ سے چوک مارنے لگے۔ میں اس لیے حرکت نہ کرسکی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک میری ران پر رکھا ہوا تھا۔

فائدہ: اس عنوان کے دو حصے ہیں: ایک آدمی کا دوسرے ساتھی سے کہنا کہ آج تم نے جماع کیا ہے؟ آدمی کا اپنی بیٹی کے پہلو میں غصہ کے وقت ہاتھ مارنا۔ دوسرا حصہ تو ذکر کردہ حدیث سے ثابت ہو رہا ہے، البتہ پہلے حصے کے متعلق کوئی دلیل نہیں ذکر کی گئی، اس کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ اس کے متعلق کوئی حدیث لکھنا چاہتے تھے لیکن وقت نہ ملا

یا شرط کے مطابق روایت نہ مل سکی، اس لیے بیاض چھوڑ دیا۔[1] لیکن ہمیں اس موقف سے اتفاق نہیں ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق بسا اوقات امام بخاری رحمہ اللہ تشحیذ اذہان کے لیے حدیث ذکر نہیں کرتے تا کہ قارئین خود اپنے ذہن پر زور دے کر اس خلا کو پر کریں، چنانچہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا واقعہ ہے کہ ان کا بیٹا فوت ہو گیا تو انھوں نے اپنے بیٹے کی وفات کے موقع پر اپنے خاوند ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے عجیب وغریب معاملہ کیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جب صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے آج رات جماع کیا ہے؟'' ابوطلحہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ واقعہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔[2] امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو متعدد مرتبہ اپنی صحیح میں بیان کیا ہے، اس کے بعد یہ کہنا کہ آپ کو اپنی شرط کے مطابق کوئی حدیث نہ مل سکی اس لیے بیاض چھوڑ دیا اسے کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے، پھر صحیح بخاری لکھنے کے بعد نوے ہزار تلامذہ کو اس صحیح بخاری کا درس دیا تو اس دعویٰ کو کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ وقت نہ مل سکا اس لیے عنوان کے مطابق حدیث ذکر نہ کر سکے۔ بہرحال ہمارے نزدیک امام بخاری رحمہ اللہ نے بطور قیاس اس عنوان کے پہلے حصے کو ثابت کیا ہے یا تشحیذ اذہان کے طور پر اسے حدیث کے بغیر رہنے دیا ہے تا کہ قاری خود اپنی استعداد کو بروئے کار لائے اور حدیث کو درج کرے۔ واللہ أعلم.

---

1 فتح الباري : 428/9. 2 صحيح البخاري، العقيقة، حديث : 5470.

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

68 - كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابٌ] وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا۟ ٱلْعِدَّةَ﴾ [الطلاق: ١]

باب:1- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو عدت کے آغاز میں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو'' کا بیان

﴿أَحْصَيْنَٰهُ﴾ [يس: ١٢]: حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ.

أَحْصَيْنَاهُ کے معنی ہیں: ہم نے اس کو محفوظ کیا اور اسے شمار کیا۔

وَطَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَيُشْهِدَ شَاهِدَيْنِ.

سنت کے مطابق طلاق یہ ہے کہ حالت طہر میں، عورت سے ملاپ کیے بغیر اسے طلاق دے، پھر طلاق پر دو گواہ مقرر کرے۔

٥٢٥١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ».

[5251] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دے دی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''عبداللہ سے کہو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کر لے۔ پھر اسے اپنے نکاح میں باقی رکھے حتی کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر اسے حیض آئے، پھر اس سے پاک ہو جائے۔ پھر اس کے بعد اگر چاہے تو اسے روک رکھے اور اگر چاہے تو ملاپ کیے بغیر اسے طلاق دے دے۔ یہ وہ عدت ہے جس

[راجع: ٤٩٠٨]

کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کا لحاظ رکھتے ہوئے عورتوں کو طلاق دی جائے۔''

فائدہ: ذکر کردہ حدیث میں طلاق کا مسنون طریقہ بتایا ہے کہ خاوند جس طہر میں طلاق دینا چاہے اس میں اپنی بیوی سے ملاپ نہ کرے، پھر ایک ہی بار کی طلاق کو کافی سمجھے اور پوری عدت گزر جانے دے۔ اس طرح عورت پر طلاق بائن واقع ہو جائے گی، اس کے علاوہ غیر مسنون طلاق کی صورتیں درج ذیل ہیں: ○ حالت حیض میں طلاق دی جائے۔ ○ ایسے طہر میں طلاق دی جائے جس میں ملاپ کر چکا ہے۔ ○ بیک وقت تین طلاقیں دے۔ ○ ایک طہر میں ہی الگ الگ موقع پر تین طلاقیں دے۔ ان میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ طریقۂ طلاق حرام ہے، خاوند اس سے گناہ گار ہوگا، تاہم طلاق واقع ہو جائے گی اگرچہ خاوند نے معصیت اور حرام کا ارتکاب کیا ہے۔

(٢) بَابٌ: إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذَٰلِكَ الطَّلَاقِ

باب: 2- جب حائضہ کو طلاق دے دی جائے تو یہ طلاق بھی شمار ہوگی

٥٢٥٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لِيُرَاجِعْهَا»، قُلْتُ: تُحْتَسَبُ؟ قَالَ: فَمَهْ؟. [راجع: ٤٩٠٨]

[5252] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر ؓ نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے چاہیے کہ رجوع کرے۔'' (راوی کہتا ہے کہ) میں نے ابن عمر ؓ سے پوچھا: اس طلاق کو شمار کیا جائے گا؟ انھوں نے جواب دیا اور کیا ہوگا؟

وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا»، قُلْتُ: تُحْتَسَبُ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتَهُ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟».

قتادہ نے یونس بن جبیر کے ذریعے سے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ رجوع کرے۔'' میں نے پوچھا: کیا یہ طلاق شمار کی جائے گی؟ حضرت ابن عمر ؓ نے جواب دیا تو کیا سمجھتا ہے اگر عبداللہ عاجز ہو جائے اور حماقت کا مرتکب ہو تو کیا طلاق واقع نہ ہوگی؟

٥٢٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ. [راجع: ٤٩٠٨]

[5253] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے ابن عمر ؓ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: یہ طلاق مجھ پر شمار کی گئی۔

فائدہ: دوران حیض میں دی گئی طلاق کے متعلق اختلاف ہے کہ نافذ ہوگی یا نہیں؟ جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ اس انداز سے طلاق دینا اگرچہ خلاف سنت ہے، تاہم طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ اس کے برعکس کچھ حضرات کا خیال ہے کہ دوران حیض میں دی ہوئی طلاق نافذ نہیں ہوگی کیونکہ یہ طلاق خلاف سنت ہے اور خلاف سنت کام مردود ہوتا ہے، البتہ امام بخاری رحمہ اللہ کا موقف جمہور اہل علم کے مطابق ہے کہ دوران حیض میں دی گئی طلاق نافذ ہوجاتی ہے۔

(٣) بَابُ مَنْ طَلَّقَ، وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ؟

باب: 3- جس نے عورت کو طلاق دی اور کیا طلاق دیتے وقت بیوی سے مخاطب ہونا ضروری ہے؟

٥٢٥٤ - **حَدَّثَنَا** الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَقَالَ لَهَا: «لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ، الْحَقِي بِأَهْلِكِ».

[5254] حضرت اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری سے دریافت کیا: نبی ﷺ کی وہ کون سی بیوی تھی جس نے آپ ﷺ سے پناہ مانگی تھی؟ تو انھوں نے کہا کہ مجھے حضرت عروہ نے بتایا، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ دختر جون کو جب رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور آپ ﷺ اس کے قریب گئے تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو نے بڑی عظیم ذات کے ذریعے سے پناہ مانگی ہے، لہٰذا تو اپنے اہل خانہ کے ہاں چلی جا۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: اس حدیث کو حجاج بن ابومنیع نے اپنے دادا سے، انھوں نے امام زہری سے اور انھوں نے عروہ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

٥٢٥٥ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ: الشَّوْطُ، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اجْلِسُوا هَاهُنَا» وَدَخَلَ، وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ، فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ

[5255] حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ باہر نکلے۔ چلتے چلتے ہم ایسے باغ میں پہنچ گئے جسے شوط کہا جاتا تھا۔ ہم اس کے درو دیوار کے درمیان جا کر بیٹھ گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ یہاں بیٹھ جاؤ۔'' اور آپ اندر تشریف لے گئے۔ وہاں جونیہ لائی گئی تھی۔ اسے ایک گھر میں بٹھایا گیا جو کھجوروں کے جھنڈ میں تھا اور وہ امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کا تھا۔

أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «هَبِي نَفْسَكِ لِي»، قَالَتْ: وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوقَةِ؟ قَالَ: فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ، فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَقَالَ: «قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ»، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «يَا أَبَا أُسَيْدٍ، اكْسُهَا رَازِقِيَّيْنِ، وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا». [انظر: ٥٢٥٧]

اس کے ساتھ دیکھ بھال کے لیے ایک دایہ بھی تھی۔ جب نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا: ''تو اپنے آپ کو میرے حوالے کر دے۔'' اس نے جواب دیا: کیا کوئی شہزادی اپنے آپ کو ایک عام آدمی کے حوالے کر سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس کے سر پر رکھا تاکہ اسے سکون حاصل ہو۔ اس نے کہا: میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے ایسی ذات کی پناہ مانگی ہے جس کے ذریعے سے پناہ مانگی جاتی ہے۔'' اس کے بعد آپ ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا: ''اے ابو اسید! اسے دو رازقیہ کپڑے پہنا کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔''

٥٢٥٦، ٥٢٥٧ - وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ قَالَا: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيلَ، فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ. [راجع: ٥٢٥٥]

[5257,5256] حضرت سہل بن سعد اور ابو اسید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے امیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا تھا، پھر جب وہ آپ کے پاس لائی گئی تو آپ نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا جسے اس نے ناپسند کیا، چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابو اسید ؓ کو حکم دیا کہ اس کو سامان دے کر تیار کرے اور اسے دو رازقی کپڑے پہننے کے لیے دے دے۔''

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا. [انظر: ٥٦٣٧]

حضرت عباس بن سہل بن سعد سے روایت ہے وہ اپنے باپ حضرت سہل بن سعد ؓ سے اس حدیث کو بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا ''بنت جون'' سے باضابطہ نکاح ہوا تھا لیکن خلوت کے وقت اسے شیطان نے ورغلایا تو اس نے آپ کے حق میں گستاخی کا ارتکاب کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کیفیت اور رویہ دیکھ کر کنایے کے طور پر طلاق دے دی اور عزت و آبرو کے ساتھ اسے رخصت کر دیا۔ روایات میں ہے کہ وہ عورت زندگی بھر نادم رہی اور کہتی رہی کہ میں انتہائی بدبخت ہوں۔ افسوس کہ دشمنانِ اسلام نے اس واقعہ کو بہت اچھالا ہے، حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو خلاف عقل ہو۔ حضرت

سہل بن سعد والی حدیث کو امام بخاری ؒ نے دوسرے مقام پر تفصیل سے بیان کیا ہے، اسے ایک نظر ملاحظہ کرلیا جائے۔[1]

٥٢٥٨ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ: أَتَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا، قُلْتُ: فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟. [راجع: ٤٩٠٨]

[5258] ابو غلاب یونس بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے عرض کی: ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس وقت طلاق دی جب وہ بحالت حیض تھی؟ انھوں نے کہا: تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی۔ پھر حضرت عمر ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ بیوی سے رجوع کرے۔ پھر جب وہ حیض سے پاک ہوجائے تو اس وقت اگر وہ چاہے تو طلاق دے دے۔ سائل نے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے اسے طلاق شمار کیا تھا؟ حضرت ابن عمر ؓ نے کہا: اگر کوئی عاجز رہے اور حماقت کا ثبوت دے تو اس کا کیا علاج ہے؟

(٤) بَابُ مَنْ جَوَّزَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ

باب: 4- جس نے تین طلاقیں دینا جائز قرار دیا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالىٰ: ﴿ٱلطَّلَٰقُ مَرَّتَانِۖ فَإِمۡسَاكُۢ بِمَعۡرُوفٍ أَوۡ تَسۡرِيحُۢ بِإِحۡسَٰنٖ﴾ [البقرة: ٢٢٩]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”طلاق دو بار ہے، پھر یا تو سیدھی طرح اسے اپنے پاس رکھا جائے یا بھلے طریقے سے اسے رخصت کردیا جائے۔“

وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيضٍ طَلَّقَ: لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَةٌ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَرِثُهُ. وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ؟ فَرَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے کہا: اگر کسی بیمار شخص نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دی تو وہ اس کی وارث نہیں ہوگی۔ امام شعبی نے کہا کہ وہ وارث ہوگی۔ حضرت ابن شبرمہ نے (امام شعبی سے) کہا: کیا وہ عورت عدت گزرنے کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کرسکتی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ ابن شبرمہ نے کہا: اگر اس کا دوسرا خاوند بھی مرجائے تو (کیا وہ دونوں کی وارث ہوگی؟) اس پر امام شعبی نے اپنے فتوے سے رجوع کرلیا۔

1 صحيح البخاري، الأشربة، حديث: 5637.

٥٢٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمْ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ عَاصِمٌ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا». قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[5259] حضرت سہل بن سعد ساعدی ڈٹاٹنڈ سے روایت ہے کہ حضرت عویمر عجلانی ڈٹاٹنڈ، حضرت عاصم بن عدی انصاری ڈٹاٹنڈ کے پاس آئے اوران سے کہا: اے عاصم! تمھارا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر سکتا ہے، اس صورت میں تم اس (شوہر) کو بھی قتل کر دو گے یا پھر وہ (شوہر) کیا کرے؟ اے عاصم! میرے لیے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ کر بتاؤ، چنانچہ حضرت عاصم ڈٹاٹنڈ نے جب یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور انھیں معیوب قرار دیا حتی کہ حضرت عاصم ڈٹاٹنڈ پر یہ بات بہت گراں گزری، جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ جب حضرت عاصم ڈٹاٹنڈ اپنے گھر آئے تو حضرت عویمر ڈٹاٹنڈ نے آ کر ان سے پوچھا: اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا ہے؟ حضرت عاصم ڈٹاٹنڈ نے کہا: تم نے تو مجھے آفت میں ڈال دیا ہے کیونکہ جو سوال تم نے پوچھا وہ رسول اللہ ﷺ کو بہت ناگوار گزرا۔ حضرت عویمر ڈٹاٹنڈ نے کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھے بغیر نہیں رہوں گا، چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ اس وقت آپ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ حضرت عویمر ڈٹاٹنڈ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پائے تو آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اس صورت میں آپ لوگ اسے بھی قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں وحی نازل فرمائی ہے، اس لیے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔'' حضرت سہل ڈٹاٹنڈ کا بیان ہے کہ پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا، میں اس وقت لوگوں

کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اگر (اب بھی) میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہے کہ) میں نے اس پر جھوٹ بولا تھا، چنانچہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قبل ہی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے ڈالیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ. [راجع: ٤٢٣]

ابن شہاب نے کہا: پھر لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ جاری ہوگیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یکبارگی تین طلاقیں دی جاسکتی ہیں، لیکن کیا تینوں نافذ ہوں گی یا ایک؟ اس حدیث سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ ہمارے رجحان کے مطابق حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے جذبات میں یہ کام کر ڈالا شاید ان کو معلوم نہ تھا کہ خود لعان ہی سے خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اس وجہ سے انکار نہیں کیا کہ لعان کرنے سے وہ عورت اس کی بیوی نہیں رہتی، لہٰذا تین طلاقیں کیا اگر وہ ہزار طلاق بھی دے دے تو بھی بے سود اور بے کار ہیں۔ ہاں، اگر لعان نہ ہوتا تو آپ اس کا ضرور انکار کرتے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو آپ بہت ناراض ہوئے اور آپ نے برافروختہ ہو کر فرمایا: ''میری موجودگی میں تم لوگوں نے اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا۔'' آپ کی برہمی دیکھ کر ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیں میں اسے قتل کر دوں۔[1] جو حضرات اس حدیث سے یہ مسئلہ کشید کرتے ہیں کہ یکبار تین طلاقیں دینے سے تینوں واقع ہو جاتی ہیں ان کا یہ موقف انتہائی محل نظر ہے۔ واللہ أعلم.

٥٢٦٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي

[5260] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! رفاعہ رضی اللہ عنہ نے مجھے طلاق دی ہے، وہ بھی ایسی جس سے ہمارے تعلقات ختم ہو گئے ہیں۔ میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا ہے۔ اس کے پاس تو کپڑے کے پھندنے کی طرح ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو؟ لیکن اب تو اس کے پاس نہیں جاسکتی

1 سنن النسائي، الطلاق، حديث: 3430.

إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ». [راجع: ٢٦٣٩]

تا آنکہ وہ تیرا مزانہ چکھ لے اور تو اس سے لطف اندوز نہ ہو جائے۔"

٥٢٦١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَةً ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ: «لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ». [راجع: ٢٦٣٩]

[5261] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ اس کی بیوی نے کسی اور شخص سے نکاح کر لیا۔ دوسرے خاوند نے بھی اسے طلاق دے دی۔ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا: کیا پہلے شوہر کے لیے اب یہ عورت حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، یہاں تک کہ دوسرا شوہر اس سے لطف اندوز ہو جیسا کہ پہلا شوہر ہوا تھا۔"

فائدہ: مسئلہ طلاق انتہائی نزاکت کا حامل ہے لیکن ہم اس سلسلے میں بہت غفلت کا شکار ہیں، جب بھی گھر میں کوئی ناچاقی سنگین صورت حال اختیار کرتی ہے تو ہم برافروختہ ہو کر فوراً طلاق، طلاق، طلاق بول دیتے ہیں یا طلاق ثلاثہ ایک ہی کاغذ پر لکھ کر اسے اپنے آپ پر حرام کر لیتے ہیں، پھر جب ہوش آتا ہے تو در، در کی خاک چھاننا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اہل علم کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ بیک وقت دی ہوئی تین طلاقیں تینوں ہی نافذ ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ کے لیے طلاق دہندہ کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے پھر اس بیوی کو اس کے لیے حلال کرنے کی خاطر ننگ اخلاق، حیا سوز، بدنام زمانہ حلالہ کا مشورہ دیا جاتا ہے، جو نہ صرف بے شرمی اور بے حیائی ہے بلکہ مخالفین اسلام کو اس قسم کی ایمان شکن حرکات کی آڑ میں اسلام پر حملہ آور ہونے کا موقع ملتا ہے۔ اگر سوچا جائے تو حلالہ تو طلاق دہندہ کا ہونا چاہیے تھا جس نے یہ حرکت کی ہے لیکن ہمارے ہاں عورت کو تختۂ مشق بنایا جاتا ہے اور اس کی عصمت وعزت کو داغدار کیا جاتا ہے۔ جبکہ حدیث میں حلالہ کرنے اور جس کے لیے حلالہ کیا جاتا ہے دونوں کو ملعون کہا گیا ہے۔[1] اور رسول اللہ ﷺ نے حلالہ نکالنے والے کو کرائے کا سانڈ کہا ہے۔[2] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تھا کہ ایسے حلالہ کرنے والے اور نکلوانے والے دونوں کو زنا کی سزا دی جائے گی۔[3] بعض اوقات یہ بے بس لیکن غیرت مند عورت اس ظلم و زیادتی کا طلاق دہندہ اور اپنے رشتہ داروں سے یوں انتقام لیتی ہے کہ رات ہی رات وہ حلالہ کرنے والے سے سیٹ ہو گئی اور اس نئے جوڑے نے عہد و پیمان کر لیا اور اپنے نکاح کو پائیدار کر لیا۔ اس طرح حلالہ نکلوانے والے کی سب امیدیں خاک میں ملا دیں۔ ایسے واقعات آئے دن اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ بہر حال بیک وقت تین طلاقیں دینے سے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور ٹھکانے پر بیٹھ جاتا ہے۔ کتاب وسنت کے مطابق ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق شمار ہوتی ہے بشرطیکہ طلاق دینے کا پہلا یا دوسرا موقع ہو، اب دوران عدت خاوند کو بلا تجدید نکاح رجوع کا حق ہے اور عدت گزارنے کے بعد بھی نئے نکاح سے رجوع ہو سکتا ہے، اس نئے نکاح کی چار شرائط حسب ذیل ہیں: ○ عورت کے سرپرست اس کی اجازت

1 سنن أبي داود، النكاح، حديث: 2076. 2 سنن ابن ماجه، النكاح، حديث: 1936. 3 السنن الكبرى للبيهقي: 337/7.

دیں۔ ○ عورت بھی طلاق دہندہ کے ہاں رہنے پر آمادہ ہو۔ ○ حق مہر بھی نئے سرے سے مقرر کیا جائے۔ ○ گواہ بھی موجود ہوں۔ اگر چہ اس انداز سے طلاق دینا اسلام میں انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دے دیں، آپ کو جب اس بات کا علم ہوا تو غصے کی وجہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''تم نے میری زندگی میں اللہ کے احکام سے کھیلنا شروع کر دیا ہے۔'' آپ کی ناراضی کو دیکھ کر ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اسے قتل کر دوں۔ [1] اس انداز سے دی ہوئی طلاق کے رجعی ہونے کے دلائل حسب ذیل ہیں: ○ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد نبوت، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دو سالہ دور حکومت میں ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا، اس کے بعد لوگوں نے اس گنجائش سے غلط فائدہ اٹھانا شروع کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تادیبی طور پر تین طلاقیں نافذ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ [2] واضح رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام تعزیری تھا کیونکہ آپ عمر کے آخری حصے میں اپنے اس فیصلے پر اظہار افسوس فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حافظ ابن قیم نے محدث ابوبکر اسماعیلی کی تصنیف، مسند عمر، کے حوالے سے لکھا ہے۔ [3] ○ حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، اس کے بعد انھیں اپنی بیوی کے فراق میں انتہائی افسوس ہوا، رسول اللہ ﷺ کے پاس جب معاملہ پہنچا تو آپ نے انھیں بلایا اور دریافت فرمایا: ''طلاق کیسے دی تھی؟'' عرض کیا ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو ایک رجعی طلاق ہے اگر چاہو تو رجوع کر لو۔'' چنانچہ انھوں نے رجوع کر کے دوبارہ اپنا گھر آباد کر لیا۔ [4] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ حدیث مسئلہ طلاق ثلاثہ کے متعلق ایک فیصلہ کن نص قطعی کی حیثیت رکھتی ہے جس کی اور کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔ [5] قرآن و حدیث کا یہی فیصلہ ہے کہ بیک وقت دی گئی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہے، اس کے علاوہ ہمارے ہاں رائج الوقت عائلی قوانین اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی یہ فتویٰ دیا جاتا ہے۔ واللّٰہ المستعان. واضح رہے کہ ہمارے ہاں ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین ہی شمار کرنے پر اجماع کا دعویٰ کیا جاتا ہے، حالانکہ یہ دعویٰ بے بنیاد ہے، علمی دنیا میں اس کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ تطلیق ثلاثہ کے متعلق مندرجہ ذیل چار قسم کے گروہ پائے جاتے ہیں: ○ پہلا گروہ سنت نبوی کو ہر زمانے میں معمول بہ جانتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو ہنگامی اور تعزیری خیال کرتا ہے، ان کے نزدیک ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک رجعی شمار ہوتی ہے جیسا کہ ہم نے قبل ازیں کتاب سنت سے ثابت کیا ہے۔ ○ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ واقعی دائمی ہے، ان کے نزدیک ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں تینوں ہی نافذ العمل ہیں، پھر ان کی طرف سے بدنام زمانہ حلالہ کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ ○ تیسرے گروہ کے نزدیک اس انداز سے دی ہوئی تین طلاقیں فضول اور خلاف سنت ہیں، لہٰذا ایک بھی واقع نہیں ہوگی، ان کے ہاں ایسا کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت رد کے قابل ہوتی ہے۔ ○ کچھ قلیل تعداد میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے نزدیک ایک غیر مدخولہ کو تین طلاقیں دی جائیں تو ایک شمار ہوگی اور اگر مدخولہ کو دی جائیں تو تینوں نافذ ہوں گی۔ غور فرمائیں کہ جس مسئلے میں اتنا اختلاف ہو کہ اس میں چار گروہ پائے جائیں اسے کیونکر اجماعی قرار دیا جا سکتا ہے،

---

1 سنن النسائي، الطلاق، حديث : 3430. 2 صحيح مسلم، الطلاق، حديث : 3673. 3 إغاثة اللهفان :336/1.

4 مسند الإمام أحمد : 265/1. 5 فتح الباري : 450/9.

ہمارے رجحان کے مطابق ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا دور جاہلیت کی یادگار ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد پھر لوٹ آئی ہے، اس کا دروازہ سختی سے بند کرنا چاہیے اور اس کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے بدنی سزا ہونی چاہیے تاکہ حلالہ جیسے اقدام کی حوصلہ شکنی ہو۔ واللہ أعلم.

(٥) بَابُ مَنْ خَيَّرَ أَزْوَاجَهُ

باب:5- جس نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُل لِّأَزْوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا﴾ [الأحزاب: ٢٨]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیں اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں دنیا کا متاع دے کر اچھی طرح رخصت کر دوں۔''

٥٢٦٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَرْنَا اللهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا. [انظر: ٥٢٦٣]

[5262] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے اللہ اور اس کے رسول کا انتخاب کیا، اس اختیار دینے کو کچھ بھی شمار نہ کیا گیا۔

٥٢٦٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ: خَيَّرَنَا النَّبِيُّ ﷺ، أَفَكَانَ طَلَاقًا؟ قَالَ مَسْرُوقٌ: لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي. [راجع: ٥٢٦٢]

[5263] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے تخییر کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا۔ کیا محض یہ اختیار طلاق بن جاتا؟ حضرت مسروق نے کہا: اگر اختیار کے بعد عورت میرا انتخاب کرے تو مجھے کوئی پروا نہیں چاہے میں ایک مرتبہ اختیار دوں یا سو مرتبہ۔

(٦) بَابٌ: إِذَا قَالَ: فَارَقْتُكِ، أَوْ سَرَّحْتُكِ، أَوِ الْخَلِيَّةُ، أَوِ الْبَرِيَّةُ، أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ

باب:6- جب کسی نے (اپنی بیوی سے) کہا: میں نے تجھے جدا کر دیا، میں نے تجھے رخصت کر دیا، یا کہا: تو رہا شدہ ہے یا الگ ہے، یا ایسے الفاظ کہے جن سے طلاق مراد لی جا سکتی ہو تو وہ اس کی نیت پر موقوف ہے

وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم انھیں خوش اخلاقی کے ساتھ

جَمِيلًا﴾ [الاحزاب: ٤٩] وَقَالَ: ﴿وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا﴾ [٢٨] وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة: ٢٢٩] وَقَالَ: ﴿أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ﴾ [الطلاق: ٢].

رخصت کرو۔'' نیز فرمایا: ''میں تمھیں اچھی طرح چھوڑ دیتا ہوں۔'' اللہ تعالیٰ کا ایک اور فرمان ہے: ''طلاق کے بعد یا تو اسے قاعدے کے مطابق رکھ لینا ہے یا خوش اخلاقی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔'' اور فرمایا: ''یا انھیں اچھے انداز سے جدا کردو۔''

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ.

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: نبی ﷺ کو خوب معلوم تھا کہ میرے والدین مجھے فراق کا مشورہ نہیں دے سکتے۔

(٧) بَابُ مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

باب: 7- جس نے اپنی بیوی سے کہا: تو مجھ پر حرام ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ: نِيَّتُهُ، وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ، فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ، وَلَيْسَ هٰذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِلطَّعَامِ الْحِلِّ: حَرَامٌ، وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ: حَرَامٌ. وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا: لَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

امام حسن بصری نے کہا: اس صوررت میں فتوی اس کی نیت پر ہوگا۔ دیگر اہل علم نے کہا ہے کہ جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ انھوں نے بیوی کو طلاق اور فراق کے باعث حرام کیا ہے۔ یہ اس شخص کی طرح نہیں جو خود پر کھانا حرام کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حلال کھانے کو حرام نہیں کہہ سکتے جبکہ طلاق والی عورت کو حرام کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مطلقہ ثلاثہ کے متعلق فرمایا ہے: ''وہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہ ہوگی جب تک وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔''

٥٢٦٤ - وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ: لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَنِي بِهٰذَا، فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ. [راجع: ٤٩٠٨]

[5264] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر ؓ سے جب ایسے شخص کے متعلق مسئلہ پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہوتیں تو وہ کہتے: اگر تو ایک بار یا دو بار طلاق دیتا تو رجوع کر سکتا تھا کیونکہ نبی ﷺ نے مجھے ایسا ہی حکم دیا تھا۔ لیکن جب تو نے تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت اب تجھ پر حرام ہو گئی حتی کہ وہ تیرے علاوہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے۔

٥٢٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيدُهُ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي، وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ، أَفَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحِلِّينَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ». [راجع: ٢٦٣٩]

[5265] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو اس نے کسی دوسرے آدمی سے شادی کر لی، پھر اس نے بھی اسے طلاق دے دی۔ اس دوسرے شوہر کے پاس کپڑے کے پلو کی طرح تھا۔ عورت کو اس سے پورا مزا نہ ملا جیسا کہ وہ چاہتی تھی۔ آخر اس نے تھوڑے ہی دن رکھ کر اسے طلاق دے دی۔ وہ عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی تھی۔ پھر میں نے ایک دوسرے شخص سے نکاح کیا۔ جب وہ میرے پاس آیا تو اس کے پاس کپڑے کے پلو کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ وہ ایک ہی مرتبہ میرے پاس آیا اور وہ بھی بے کار۔ کیا اب میں پہلے خاوند کے لیے حلال ہو گئی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''تو اپنے پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہو سکتی حتی کہ دوسرا تجھ سے لطف اندوز ہو اور تو اس سے لطف اندوز ہو۔''

(٨) بَابٌ: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ﴾ [التحريم: ١]

باب: 8- (اے نبی!) آپ خود پر وہ چیز حرام کیوں کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی ہے

٥٢٦٦ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ: سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا حَرَّمَ امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. [راجع: ٤٩١١]

[5266] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ پر اپنی بیوی حرام کر لیتا ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ میں بہترین نمونہ ہے۔

٥٢٦٧ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

[5267] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرت زینب بنت جحش ؓ کے پاس ٹھہرتے اور ان کے ہاں شہد نوش کرتے تھے۔ میں نے اور حفصہ ؓ نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی نبی ﷺ

كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ: أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ: إِنِّي لَأَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «لَا بَأْسَ، شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ»، فَنَزَلَتْ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ﴾ إِلَى ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ﴾ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ﴿وَإِذْ أَسَرَّ ٱلنَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَٰجِهِۦ حَدِيثًا﴾ لِقَوْلِهِ: «بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا». [راجع: ٤٩١٢]

تشریف لائیں وہ آپ سے کہے کہ میں آپ سے مغافیر کی بو پاتی ہوں، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ دونوں میں سے ہر ایک کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے آپ سے یہی بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بات نہیں، میں نے زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا ہے، اب دوبارہ نہیں پیوں گا۔'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی! آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی ہے...... اگر تم دونوں توبہ کرلو۔'' یہ خطاب حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ؓ کو ہے۔ ''اور جب نبی نے کسی بیوی سے راز کی بات کی۔'' تو اس سے مراد آپ کا یہ کہنا ہے: ''میں نے (مغافیر نہیں بلکہ) شہد پیا ہے۔''

٥٢٦٨ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَى، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقِيلَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ: فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ، فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُولِي: أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: لَا، فَقُولِي لَهُ: مَا هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، وَسَأَقُولُ ذٰلِكِ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ، قَالَتْ:

[5268] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ شہد اور میٹھی چیز بہت پسند کرتے تھے۔ اور جب نماز عصر سے فراغت کے بعد آپ واپس آتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے اور بعض کے قریب بھی ہوتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ حضرت حفصہ بنت عمر ؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے ہاں معمول سے زیادہ کچھ وقت قیام کیا۔ مجھے اس پر غیرت آئی تو میں نے اس کے متعلق پوچھا۔ مجھے بتایا گیا کہ حضرت حفصہ ؓ کو ان کی رشتہ دار خاتون نے شہد کا ڈبہ دیا ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے کچھ پلایا ہے۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کی روک تھام کے لیے کوئی حیلہ کرتی ہیں، چنانچہ میں نے حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ سے کہا: آپ ﷺ عنقریب تمھارے پاس تشریف لائیں گے۔ جب تمھارے قریب آئیں تو آپ سے کہنا کہ آپ نے مغافیر کھا رکھا ہے؟ (ظاہر ہے کہ) آپ ﷺ اس کے جواب میں انکار کریں گے۔ اس وقت کہنا: پھر یہ ناگوارسی بو

تَقُولُ سَوْدَةُ: فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِئَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ: «لَا»، قَالَتْ: فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ قَالَ: «سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ»، فَقَالَتْ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: «لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ»، قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: وَاللهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ، قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي.

[راجع: ٤٩١٢]

کیسی ہے جو آپ سے مجھے محسوس ہو رہی ہے؟ آپ فرمائیں گے کہ حفصہ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ اس پر کہنا کہ شاید مکھی نے مغافیر کے درخت کا رس چوسا ہے۔ میں بھی آپ سے یہی عرض کروں گی۔ اے صفیہ! تم نے بھی یہی کہنا ہو گا۔ حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ سودہ ؓ کہتی تھیں: اللہ کی قسم! ابھی آپ ﷺ نے دروازے پر قدم رکھا تھا تو تمھاری ہیبت کی وجہ سے میں نے ارادہ کیا کہ میں وہ بات رسول اللہ ﷺ سے کہہ دوں جو تم نے مجھے کہی تھی، چنانچہ آپ ﷺ جب حضرت سودہ ؓ کے قریب ہوئے تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انھوں نے عرض کی: پھر یہ ناگوار سی بو کیسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تو حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے۔'' حضرت سودہ ؓ نے پھر کہا: شاید شہد کی مکھی نے مغافیر کے درخت کا رس چوسا ہو گا۔ پھر جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی اسی طرح کہا۔ جب حضرت صفیہ ؓ کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے اسی بات کو دہرایا۔ اس کے بعد جب آپ ﷺ حضرت حفصہ ؓ کے ہاں تشریف لے گئے تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کو وہ شہد نہ پلاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی ضرورت نہیں۔'' حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ حضرت سودہ ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم آپ ﷺ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا: ابھی خاموش رہو۔

(٩) بَابٌ: لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ

باب:9- نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نَكَحْتُمُ ٱلْمُؤْمِنَـٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! جب تم اہل ایمان خواتین سے نکاح کرو، پھر تم انھیں ہاتھ لگانے سے

تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا﴾ [الأحزاب: ٤٩]

پہلے ہی طلاق دے دو تو ان پر تمھارے لیے کوئی عدت نہیں ہے جسے تم شمار کرنے لگو، لہٰذا انھیں کچھ سامان دے کر خوش اسلوبی سے رخصت کر دو۔"

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: جَعَلَ اللهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ. وَيُرْوَى فِي ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَطَاوُسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ: أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، قاضی شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاؤس، حسن بصری، عکرمہ، عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبدالرحمٰن، عمرو بن ہرم ازدی اور امام شعبی رحمہ اللہ سے روایات منقول ہیں کہ ایسے حالات میں طلاق نہیں پڑے گی۔

(١٠) بَابٌ: إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ: هٰذِهِ أُخْتِي، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

باب: 10- اگر کوئی دباؤ میں آ کر اپنی بیوی سے کہے کہ یہ میری بہن ہے تو اس سے کچھ نہیں ہوتا

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ: هٰذِهِ أُخْتِي، وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

نبی ﷺ نے فرمایا: "حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر (اپنی بیوی) سارہ کے متعلق کہا تھا: یہ میری بہن ہے۔"

(١١) بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ، وَالسَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ وَأَمْرِهِمَا، وَالْغَلَطِ، وَالنِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ، وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ

باب: 11- دباؤ میں آ کر اور مجبوری، نشہ یا جنون کی حالت میں طلاق کا حکم، نیز بھول چوک کر طلاق دینے یا شرک کرنے کا بیان

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى» وَتَلَا الشَّعْبِيُّ ﴿لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ [البقرة: ٢٨٦]. وَمَا لَا يَجُوزُ

ارشاد نبوی ہے: "تمام کام نیت سے صحیح ہوتے ہیں اور ہر انسان کو وہی کچھ ملے گا جو اس نے نیت کی ہو۔" امام شعبی نے اس سلسلے میں یہ آیت تلاوت فرمائی: "(اے

مِنْ إِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلَّذِي أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟»

ہمارے رب! ہم سے بھول یا چوک ہوگئی ہو تو اس پر ہمارا مواخذہ نہ کرنا۔" نیز وسواسی اور مجنون کا اقرار بھی صحیح نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے اس شخص سے فرمایا جو زنا کا اقرار کر رہا تھا: "کیا تو دیوانہ ہے؟"

وَقَالَ عَلِيٌّ: بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ، فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي؟ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ، فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری اونٹنیوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے ہیں۔ نبی ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ملامت کرنا شروع کر دی۔ آپ نے دیکھا کہ وہ تو نشے میں دھت ہے اور اس کی آنکھیں سرخ ہیں، اسی حالت میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: کیا تم سب میرے باپ کے غلام نہیں ہو؟ نبی ﷺ نے انھیں بھانپ لیا کہ وہ تو نشے سے چور ہیں، اس لیے آپ وہاں سے نکل کر واپس چلے آئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے۔

وَقَالَ عُثْمَانُ: لَيْسَ لِمَجْنُونٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجنون اور نشے والے کی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نشے والے اور مجبور شخص کی طلاق نہیں ہوگی۔

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: لَا يَجُوزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوِسِ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر طلاق کا وسوسہ دل میں آئے تو (جب تک زبان سے ادا نہ کرے) طلاق نہیں پڑے گی۔

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا بَدَأَ بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ.

حضرت عطاء نے کہا کہ جب کوئی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اسے شرط سے معلق کر سکتا ہے۔

وَقَالَ نَافِعٌ: طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ إِنْ خَرَجَتْ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

حضرت نافع نے کہا: اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو گھر سے نکلی تو تجھے بائن طلاق ہے، پھر وہ نکل کھڑی ہوئی تو......؟ اس کے جواب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

نے فرمایا: اس صورت میں عورت پر طلاق بائن پڑ جائے گی اور اگر نہ نکلے تو طلاق نہیں پڑے گی۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ - فِيمَنْ قَالَ: إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلَاثًا -: يُسْأَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِينِ، فَإِنْ سَمَّى أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ جُعِلَ ذٰلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ.

ابن شہاب زہری نے کہا: اگر کوئی آدمی اس طرح کہے کہ اگر میں نے ایسا ایسا نہ کیا تو میری بیوی کو تین طلاقیں ہیں، تو اس سے پوچھا جائے گا کہ جس وقت اس نے یہ بات کہی تھی اس کی نیت کیا تھی؟ اگر مدت معین کا ذکر کرے اور اس پر اس کے دل نے عقد کیا تھا تو معاملہ اس کے دین و امانت پر چھوڑ دیا جائے گا۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِنْ قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ، نِيَّتُهُ، وَطَلَاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ.

ابراہیم نخعی نے کہا: اگر کوئی اپنی بیوی سے یوں کہے کہ اب مجھے تیری ضرورت نہیں تو اس میں اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ دوسری زبان والوں کی طلاق اپنی اپنی زبان میں ہوگی۔

وَقَالَ قَتَادَةُ: إِذَا قَالَ: إِذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا، يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً، فَإِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ.

حضرت قتادہ نے کہا: جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تجھے حمل ہو جائے تو تجھے تین طلاقیں ہیں تو وہ ہر طہر میں بیوی سے ایک مرتبہ جماع کرے، اگر اس کا حمل ظاہر ہو گیا تو اسے بائن طلاق ہو جائے گی۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا قَالَ: الْحَقِي بِأَهْلِكِ، نِيَّتُهُ.

امام حسن بصری نے کہا: اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ تو اپنے میکے چلی جا تو اس میں اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الطَّلَاقُ عَنْ وَطَرٍ، وَالْعَتَاقُ مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: طلاق تو بوقت ضرورت دی جاتی ہے لیکن غلام آزاد کرنے میں اللہ کی رضا مقصود ہوتی ہے۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: إِنْ قَالَ: مَا أَنْتِ بِامْرَأَتِي، نِيَّتُهُ، وَإِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوَى.

امام زہری نے کہا کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا: تو میری بیوی نہیں ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ اگر اس نے طلاق کی نیت کی تھی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

وَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ تین حضرات سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: ایک مجنون جب تک وہ

حَتَّى يُدْرِكَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ. وَقَالَ عَلِيٌّ: وَكُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ، إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ.

تندرست نہ ہو، دوسرا بچہ جب تک وہ جوان نہ ہو، تیسرا سونے والا جب تک وہ بیدار نہ ہو، نیز حضرت علی ؓ نے یہ بھی کہا ہے کہ ہر طلاق جائز ہے مگر ناقص عقل والے کی طلاق جائز نہیں۔

٥٢٦٩ - **حَدَّثَنَا** مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ».

وَقَالَ قَتَادَةُ: إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ. [راجع: ٢٥٢٨]

[5269] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان خیالات کو معاف کر دیا ہے جو ان کے دلوں میں پیدا ہوں جب تک ان کے مطابق عمل نہ کریں یا زبان پر نہ لائیں۔''

قتادہ نے کہا: اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق دی تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

٥٢٧٠ - **حَدَّثَنَا** أَصْبَغُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: «هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟ هَلْ أُحْصِنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ. [انظر: ٥٢٧٢، ٦٨١٤، ٦٨١٦، ٦٨٢٠، ٦٨٢٦، ٧١٦٨]

[5270] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ اسلم کا ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، اس نے کہا کہ اس نے بدکاری کی ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ موڑ لیا تو وہ بھی اس طرف پھر گیا جدھر آپ نے اپنا چہرہ کیا تھا اور اپنی ذات کے خلاف چار مرتبہ گواہی دی کہ اس نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''تم پاگل تو نہیں ہو، کیا تم شادی شدہ ہو؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے عیدگاہ میں رجم کر دیا جائے۔ جب اسے پتھر لگے تو بھاگ نکلا حتی کہ اسے حرہ کے پاس دھر لیا گیا، پھر اسے جان سے مار دیا گیا۔

٥٢٧١ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ

[5271] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ قبیلۂ اسلم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آتے ہی آپ کو آواز دی: اللہ کے رسول! اس کم

فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ: «هَلْ بِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ»، وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ. [انظر: ٦٨١٥، ٦٨٢٥، ٧١٦٧]

بخت نے زنا کیا ہے، اس نے خود کو مراد لیا۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا لیکن اس نے بھی اپنا رخ ادھر کرلیا جس طرف آپ ﷺ کا چہرہ انور تھا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول اس نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی منہ موڑ لیا لیکن وہ پھر اس طرف آ گیا جدھر آپ ﷺ کا رخ انور تھا اور یہی بات کہی۔ آپ ﷺ نے پھر اس سے اعراض فرمایا۔ پھر جب وہ چوتھی مرتبہ اس طرح رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ گیا اور اپنے خلاف چار مرتبہ زنا کی شہادت دی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: ''کیا تو دیوانہ ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے صحابۂ کرام ؓ سے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو'' کیونکہ وہ شادی شدہ تھا۔

٥٢٧٢ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ، فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ. [راجع: ٥٢٧٠]

[5272] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے اسے سنگسار کیا تھا۔ ہم نے اسے مدینہ طیبہ کی عیدگاہ میں رجم کیا تھا۔ جب اسے پتھر پڑے تو بھاگ نکلا لیکن ہم نے اسے حرہ میں دھر لیا اور وہاں سنگسار کیا حتی کہ وہ فوت ہو گیا۔

(١٢) بَابُ الْخُلْعِ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ

باب: 12- خلع کا بیان، نیز اس میں طلاق کیسے ہوگی؟

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَأْخُذُوا۟ مِمَّآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ شَيْـًٔا إِلَّآ أَن يَخَافَآ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ ٱللَّهِ﴾ [البقرة: ٢٢٩]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تمھارے لیے یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم ان بیویوں کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ ہاں، اگر زن و شوہر کو خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔''

وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُونَ السُّلْطَانِ.

حضرت عمر ؓ نے کہا کہ خلع جائز ہے اس میں حاکم وقت کے فیصلے کی ضرورت نہیں۔

وَأَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا.

حضرت عثمان ؓ نے ہر قسم کے مال سے خلع کی

اجازت دی ہے، البتہ سر کے بالوں کو باندھنے والے چٹلے سے نہیں ہونا چاہیے۔

وَقَالَ طَاوُسٌ: ﴿إِلَّآ أَن يَخَافَآ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ﴾ فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ، وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ: لَا يَحِلُّ حَتَّى تَقُولَ: لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ.

حضرت طاؤس نے کہا: خلع اس وقت ہونا چاہیے جب دونوں اپنے فرائض ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ آپ نے بے وقوفوں کی بات نہیں کہی کہ خلع اس وقت ہی جائز ہے جب عورت کہے: میں تیرے جنابت سے غسل نہیں کروں گی۔

فائدہ: لفظ خلع ''خلع الثوب'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں: کپڑے اتارنا۔ قرآن کریم کی تصریح کے مطابق عورت مرد کے لیے اور مرد عورت کے لیے لباس ہے۔[1] چونکہ میاں بیوی خلع کے ذریعے سے ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں، اس لیے اس کا نام خلع رکھا گیا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں خلع یہ ہے کہ عورت مہر میں وصول کی ہوئی رقم شوہر کو واپس دے کر اس سے علیحدگی اختیار کرے۔ اس کی مشروعیت کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ قرآن کریم میں ہے: ''اگر میاں بیوی کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی حدود قائم نہیں رکھ سکیں گے تو ان پر (خلع میں) کوئی گناہ نہیں ہے۔''[2] اگر عورت اپنے شوہر کو اس کی شکل وصورت یا سیرت و اخلاق یا دین و شریعت یا عمر میں بڑا ہونے یا کمزور ہونے کی کسی وجہ سے ناپسند کرتی ہو اور اسے اندیشہ ہو کہ خاوند کی فرمانبرداری میں اللہ کا حق ادا نہیں کر سکے گی تو اس کے لیے جائز ہے کہ مال وغیرہ بطور فدیہ دے کر خلع اور علیحدگی اختیار کرے لیکن بلاوجہ عورت کا شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرنا حرام ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت بھی کسی معقول وجہ کے بغیر اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔''[3] اسے دو طرح سے عمل میں لایا جا سکتا ہے: ○ خلع پر میاں بیوی دونوں راضی ہوں اور گھر میں ہی معاملہ طے کر کے ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔ ○ اگر ان کا باہمی اتفاق نہ ہو سکے تو حاکم وقت ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دے گا۔ مرد کو طلاق دینے کا اختیار ہے لیکن اگر عورت پر ظلم ہو رہا ہو اور وہ اسے طلاق بھی نہ دے اور حسن معاشرت کا مظاہرہ بھی نہ کرے تو عورت کو اپنے خاوند سے خلاصی حاصل کرنے کا پورا پورا حق ہے، اسی کو اسلام نے خلع سے تعبیر کیا ہے کہ وہ کچھ دے دلا کر حاکم وقت کے ذریعے سے اپنے خاوند سے خلاصی حاصل کر لے۔

٥٢٧٣ - حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ، وَلٰكِنِّي

[5273] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ثابت بن قیس کے اخلاق و دین کی وجہ سے ان سے کوئی شکایت نہیں، البتہ میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے

1 البقرة 2:187. 2 البقرة 2:229. 3 سنن أبي داود، الطلاق، حديث: 2262.

أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً».

فرمایا: ''کیا تم ان کا دیا ہوا باغ واپس کر سکتی ہو؟'' اس نے کہا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت ثابت سے) فرمایا: ''باغ قبول کر کے اس کو آزاد کر دو۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَا يُتَابَعُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. [انظر: ٥٢٧٤، ٥٢٧٥، ٥٢٧٦، ٥٢٧٧]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ اس روایت میں ''عن ابن عباس'' کا ذکر کرنے میں ازہر بن جمیل کی متابعت نہیں کی گئی (بلکہ اس طریق سے دوسروں نے مرسل روایت بیان کی ہے)۔

٥٢٧٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ، بِهٰذَا. وَقَالَ: «تَرُدِّينَ حَدِيقَتَهُ؟»، قَالَتْ: نَعَمْ، فَرَدَّتْهَا وَأَمَرَهُ يُطَلِّقُهَا.

[5274] حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی کی بہن نے آپ ﷺ سے عرض کی۔ پھر یہ حدیث بیان کی، اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اس کا باغ واپس کرے گی؟'' عرض کیا: جی ہاں، چنانچہ اس نے باغ واپس کر دیا تو آپ ﷺ نے حضرت ثابت کو حکم دیا کہ وہ اسے آزاد کر دے۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَطَلِّقْهَا». [راجع: ٥٢٧٣]

ابراہیم بن طہمان نے خالد عن عکرمہ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''تم اسے طلاق دے دو۔''

٥٢٧٥ - وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ، وَلٰكِنِّي لَا أُطِيقُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟» قَالَتْ: نَعَمْ. [راجع: ٥٢٧٣]

[5275] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے دین اور ان کے اخلاق کے متعلق کوئی شکایت نہیں لیکن میں اس کے ساتھ گزارہ نہیں کر سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر کیا تم اس کا باغ واپس کر سکتی ہو؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔

فائدہ: خلع کی صورت میں بیوی کو حق مہر واپس کرنا ہوتا ہے اور خاوند بھی حق مہر سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کر سکتا جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ''وہ اس سے اپنا باغ وصول کرے اور زیادہ کچھ نہ

لے۔"¹ لیکن بیوی اپنی مرضی سے اپنی جان چھڑانے کے لیے حق مہر سے کچھ زیادہ دینا چاہے تو جائز ہے کیونکہ شریعت میں اس کی ممانعت موجود نہیں اور جن روایات میں زیادہ دینے کی ممانعت ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ واللہ أعلم.

٥٢٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ: حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ، إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفْرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟». قَالَتْ: نَعَمْ، فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا. [راجع: ٥٢٧٣]

[5276] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ثابت بن قیس بن شماس ؓ کی بیوی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اللہ کے رسول! میں ثابت بن قیس ؓ کی دینداری اور اس کے اچھے خلق کا انکار نہیں کرتی لیکن میں اسلام میں رہتے ہوئے ناسپاسی اور ناشکری سے ڈرتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اس کا باغ اسے واپس کر دے گی؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ اس نے ان کا باغ واپس کر دیا، اور انھوں نے آپ ﷺ کے حکم سے اسے جدا کر دیا۔

فائدہ: خلع فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں کیونکہ ○ خلع کی عدت ایک حیض ہے جبکہ طلاق کی عدت تین حیض ہے۔ ○ خلع میں مرد کو رجوع کا حق نہیں جبکہ طلاق دینے کے بعد مرد کو رجوع کا حق ہوتا ہے۔ ○ خلع میں مرد اپنا دیا ہوا حق مہر واپس لے سکتا ہے جبکہ طلاق میں ایسا نہیں ہوسکتا۔ ○ خلع حالت حیض میں بھی جائز ہے جبکہ طلاق حالت حیض میں منع ہے۔ ○ خلع کے بعد میاں بیوی تجدید نکاح سے اکٹھے ہو سکتے ہیں جبکہ طلاق کا نصاب پورا ہونے کے بعد عام حالات میں میاں بیوی اکٹھے نہیں ہو سکتے، البتہ دوسری جگہ شادی کرنا، پھر ہم بستر ہونے کے بعد اگر طلاق مل جائے تو پہلے خاوند سے نکاح ہوسکتا ہے۔ واللہ أعلم.

٥٢٧٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ جَمِيلَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٥٢٧٣]

[5277] حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انھوں نے یہ واقعہ بیان کیا، اس میں خاتون کا نام جمیلہ آیا ہے۔

(١٣) بَابُ الشِّقَاقِ، وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ؟

باب: 13- میاں بیوی میں ناچاقی کا بیان اور کیا بوقت ضرورت خلع کے لیے اشارہ کیا جاسکتا ہے؟

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تمھیں میاں بیوی کے درمیان

¹ سنن ابن ماجه، الطلاق، حديث: 2056.

الْآيَةَ [النساء: ٣٥]

ناتفاقی کا خطرہ ہو۔''

٥٢٧٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ، فَلَا آذَنُ». [راجع: ٩٢٦]

[5278] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بنومغیرہ نے اجازت طلب کی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی سے کر دیں لیکن میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔''

فائدہ: واقعہ اس طرح ہے کہ حضرت علی ؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا، رسول اللہ ﷺ نے اس پر ناراضی کا اظہار فرمایا کہ اللہ کے دشمن کی بیٹی اور اللہ کے رسول کی لخت جگر ایک گھر میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں، اس کے بعد حضرت علی ؓ نے دوسرے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔ سیدہ فاطمہ ؓ بھی اس عقد ثانی پر راضی نہ تھیں، اس بنا پر سیدہ فاطمہ اور حضرت علی ؓ کے درمیان اختلاف متوقع تھا تو رسول اللہ ﷺ نے آئندہ ہونے والی ناچاقی کا دفاع کیا کہ میں اس کی اجازت نہیں دیتا ہوں تاکہ شروع ہی سے خلع کا سدباب ہو۔

(١٤) بَابٌ: لَا يَكُونُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا

باب: 14- لونڈی کا فروخت کرنا طلاق نہیں

٥٢٧٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ، إِحْدَى السُّنَنِ: أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ؟» قَالُوا: بَلَى، وَلٰكِنْ ذَاكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ، قَالَ: «عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ». [راجع: ٤٥٦]

[5279] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ بریرہ ؓ کے معاملے میں تین مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ انھیں آزاد کیا گیا تو انھیں اپنے شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا۔ دوسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولاء کا حق دار وہی ہے جو اسے آزاد کرے۔'' تیسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو ایک ہنڈیا میں گوشت پک رہا تھا لیکن جب کھانا پیش کیا گیا تو روٹی اور گھر کا سالن ہی تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا میں ہنڈیا نہیں دیکھ رہا جس میں گوشت تھا؟'' اہل خانہ نے عرض کی: جی ہاں، لیکن وہ گوشت حضرت بریرہ ؓ کو صدقے میں ملا تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ آپ نے فرمایا: ''اس (بریرہ ؓ) کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

(١٥) بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

باب: 15- جولونڈی کسی غلام کی منکوحہ ہوتو آزادی کے بعد اسے اختیار ہے

٥٢٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا، يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ. [انظر: ٥٢٨١، ٥٢٨٢، ٥٢٨٣]

[5280] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے اسے، یعنی بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کو بحالت غلام دیکھا ہے۔

٥٢٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ذَاكَ مُغِيثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ - يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ - كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا. [راجع: ٥٢٨٠]

[5281] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: وہ، یعنی بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر مغیث جو فلاں قبیلے کا غلام تھا۔ گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ طیبہ کے گلی کوچوں میں اس کے پیچھے روتا پھرتا ہے۔

٥٢٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ، يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ، عَبْدًا لِبَنِي فُلَانٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ. [راجع: ٥٢٨٠]

[5282] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا: بریرہ رضی اللہ عنہا کا شوہر ایک سیاہ فام غلام تھا جسے مغیث کہا جاتا تھا، وہ بنو فلاں کا غلام تھا۔ گویا میں اسے اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ طیبہ کے راستوں میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے گھومتا پھرتا ہے۔

فائدہ: بریرہ رضی اللہ عنہا کی آزادی کے وقت ان کے شوہر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ غلام تھے، اگر منکوحہ لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا شوہر غلام ہو تو اسے اختیار ہے کہ وہ اس کے نکاح میں رہے یا نہ رہے۔ دراصل نکاح رضامندی کا سودا ہے۔ لونڈی کو نکاح کے وقت اپنے شوہر کے انتخاب کا کوئی اختیار نہیں ہوتا، ممکن ہے کہ مالک نے جس شخص سے اس کا نکاح کر دیا ہو وہ اس کو پسند نہ کرتی ہو، اس لیے آزادی کے بعد اسے اختیار دیا گیا ہے۔ جمہور اہل علم کا یہی موقف ہے کہ لونڈی کو یہ اختیار اس وقت ہوگا جب آزادی ملنے کے وقت اس کا خاوند غلام ہو اگر وہ آزاد ہے تو پھر اسے اختیار نہیں ہے۔ والله أعلم.

(١٦) بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ

باب: 16- حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے متعلق نبی ﷺ کا سفارش کرنا

٥٢٨٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبَّاسٍ: «يَا عَبَّاسُ، أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ، وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟»، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ رَاجَعْتِهِ؟»، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ»، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ. [راجع: ٥٢٨٠]

[5283] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، حضرت بریرہ ؓ کے شوہر غلام تھے جنھیں مغیث کہا جاتا تھا۔ گویا وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے جب وہ بریرہ ؓ کے پیچھے روتے ہوئے گھوم رہے تھے اور ان کے آنسو ان کی ڈاڑھی پر بہہ رہے تھے۔ نبی ﷺ نے حضرت عباس ؓ سے فرمایا: ''اے عباس! کیا تمھیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت پر حیرت نہیں؟'' آخر نبی ﷺ نے حضرت بریرہ ؓ سے فرمایا: ''تم اب بھی مغیث کے متعلق فیصلہ بدل لو۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، میں صرف سفارش کر رہا ہوں۔'' اس پر حضرت بریرہ ؓ نے کہا: مجھے مغیث کے پاس رہنے کی کوئی خواہش نہیں۔

(١٧) بَابٌ:

باب: 17- بلا عنوان

٥٢٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ: أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، فَأَبَى مَوَالِيهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ».

وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ: فَقِيلَ: إِنَّ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ». [راجع: ٤٥٦]

حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَزَادَ: فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا.

[5284] حضرت اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے جب حضرت بریرہ ؓ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو بریرہ ؓ کے آقاؤں نے انکار کر دیا۔ وہ ولاء اپنے لیے ہونے کی شرط لگاتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم بریرہ کو خرید کر آزاد کر دو۔ ولاء تو اس کے لیے ہے جو اسے آزاد کرے۔''

نبی ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا اور کہا گیا: یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ ؓ پر صدقہ کیا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ بریرہ کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

شعبہ کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ بریرہ ؓ کو اس کے شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا۔

(١٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَٰتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ﴾ [البقرة: ٢٢١]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ''تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو حتی کہ وہ ایمان لے آئیں، البتہ مومن لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے اگرچہ مشرک عورت تمھیں بھلی معلوم ہو'' کا بیان

٥٢٨٥ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ قَالَ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُولَ الْمَرْأَةُ رَبُّهَا عِيسَى، وَهُوَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِ اللهِ.

[5285] حضرت نافع سے روایت ہے کہ جب حضرت ابن عمر ؓ سے نصرانیہ اور یہودیہ عورت سے نکاح کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ کہتے: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے مشرک عورت سے نکاح حرام قرار دیا ہے اور میں اس سے بڑا کوئی شرک نہیں جانتا کہ عورت کہے: اس کا رب عیسیٰ ہے، حالانکہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہیں۔

(١٩) بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ

باب: 19- مشرک عورتوں میں سے جو مسلمان ہو جائیں ان سے نکاح اور ان کی عدت کا بیان

٥٢٨٦ - **حَدَّثَنِي** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُؤْمِنِينَ: كَانُوا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ، وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُونَهُ، فَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيضَ وَتَطْهُرَ، فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ، فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ، وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ، فَهُمَا حُرَّانِ، وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِينَ - ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ - وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ

[5286] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ مشرکین نبی ﷺ اور اہل ایمان کے نزدیک دو طرح کے تھے: ایک حربی مشرک جن سے آپ ﷺ جنگ کرتے تھے اور مشرک آپ سے جنگ کرتے تھے اور دوسرے معاہدہ کرنے والے مشرک جن سے نہ آپ لڑتے اور نہ وہ آپ سے جنگ کرتے تھے۔ جب اہل حرب کی کوئی عورت ہجرت کر کے آتی تھی تو اسے پیغام نکاح نہ بھیجا جاتا یہاں تک کہ اسے حیض آتا، پھر وہ اس سے پاک ہو جاتی۔ جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو اس سے نکاح کرنا حلال ہو جاتا۔ اگر اس کے نکاح کرنے سے پہلے اس کا شوہر بھی مسلمان ہو جاتا اور ہجرت کر کے آجاتا تو وہ اسے واپس کر دی جاتی۔ اگر ان میں سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتے تو

لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا، وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ.

دونوں آزاد ہوتے اور انھیں دوسرے مہاجر مسلمانوں کے برابر مقام ملتا..... عطاء نے مشرکین اہل عہد کا حال حضرت مجاہد کی حدیث کی طرح ذکر کیا..... اور اگر مشرکین اہل عہد سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتے تو وہ مشرکین کو واپس نہ کیے جاتے بلکہ ان کی قیمت ادا کی جاتی۔

٥٢٨٧ - وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَتْ قَرِيبَةُ ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ - وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ - فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ.

[5287] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے کہ قریبہ بنت ابوامیہ، سیدنا حضرت عمر بن خطاب ؓ کی بیوی تھی۔ انھوں نے اسے طلاق دے دی تو اس سے معاویہ بن ابوسفیان نے نکاح کر لیا۔ اور ام حکم بنت ابوسفیان عیاض بن غنم فہری کی بیوی تھی، انھوں نے اسے طلاق دی تو اس سے عبداللہ بن عثمان ثقفی نے نکاح کرلیا۔

(٢٠) بَابٌ: إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ

باب: 20- جب کوئی مشرکہ یا نصرانیہ جو کسی ذمی یا حربی کے نکاح میں تھی مسلمان ہو جائے

وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: جب کوئی نصرانی عورت اپنے خاوند سے تھوڑی دیر پہلے مسلمان ہوجائے تو وہ اپنے خاوند پر حرام ہوجاتی ہے۔

وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ، أَهِيَ امْرَأَتُهُ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَصَدَاقٍ.

عطاء سے ایسی عورت کے متعلق سوال کیا گیا جو ذمی قوم سے تعلق رکھتی ہو اور اسلام قبول کرے، اس کے بعد اس کا شوہر بھی دوران عدت میں مسلمان ہو جائے تو کیا وہ اس کی بیوی خیال کی جائے گی؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، البتہ اگر وہ چاہے تو نئے حق مہر کے ساتھ نیا نکاح کرے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا. وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ﴾ [الممتحنة: ١٠].

مجاہد نے فرمایا: اگر شوہر، بیوی کی عدت کے دوران میں مسلمان ہوگیا تو اسے چاہیے کہ اس سے نکاح کرے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''نہ مومن عورتیں مشرک مردوں کے لیے حلال ہیں اور نہ مشرک مرد، مومن عورتوں

کے لیے حلال ہیں۔''

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا: هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا، فَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الْآخَرُ بَانَتْ، لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا.

حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ، مجوسی میاں بیوی کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر وہ دونوں اکٹھے مسلمان ہو جائیں تو دونوں اپنے نکاح پر باقی رہیں گے اور جب ان میں کوئی پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا اسلام لانے سے انکار کر دے تو عورت اس سے جدا ہو جائے گی، اس کے خاوند کا اس پر کوئی اختیار نہیں ہوگا۔

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَأَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ، أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَءَاتُوهُم مَّآ أَنفَقُوا۟﴾ [الممتحنة: ١٠]؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هٰذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ.

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے پوچھا کہ مشرکین کی کوئی عورت جب مسلمانوں کے پاس آئے تو کیا اس کے خاوند کو کوئی معاوضہ دیا جائے گا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو کچھ ان مشرکین نے خرچ کیا ہے وہ ان کو دے دو؟'' انھوں نے کہا کہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ یہ ایک معاہدہ تھا جو نبی ﷺ اور اہل عہد (مشرکین) میں طے پایا تھا، چنانچہ امام مجاہد فرماتے ہیں کہ یہ سب احکام اس صلح سے متعلق ہیں جو نبی ﷺ اور کفار قریش کے مابین طے پائی تھی۔

٥٢٨٨ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلْمُؤْمِنَـٰتُ مُهَـٰجِرَٰتٍ فَٱمْتَحِنُوهُنَّ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ»،

[5288] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب اہل ایمان خواتین ہجرت کر کے نبی ﷺ کی طرف آتیں تو آپ ان کا امتحان لیتے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! جب مومن خواتین تمھارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو......'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ مومنات میں سے جو جو عورت اس شرط کا اقرار کر لیتی وہ امتحان میں کامیاب خیال کی جاتی، چنانچہ جب وہ اس شرط کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے: ''اب جاؤ، میں نے تم سے عہد لے لیا ہے۔'' اللہ کی قسم! بیعت لیتے وقت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا۔ آپ ﷺ ان خواتین سے زبانی کلامی بیعت لیتے

لَا وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ، غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ، وَاللهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللهُ، يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: «قَدْ بَايَعْتُكُنَّ»، كَلَامًا. [راجع: ٢٧١٣]

تھے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے صرف ان چیزوں پر عہد لیا جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا۔ بیعت لینے کے بعد آپ ان سے فرماتے: ''میں نے تم سے بیعت لے لی ہے۔'' یہ آپ صرف زبان سے کہتے تھے۔

(٢١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ﴾ [البقرة: ٢٢٦]

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو لوگ اپنی بیویوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم اٹھالیں، ان کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے'' کا بیان

وضاحت: اپنی بیوی سے تعلق نہ رکھنے کی قسم اٹھانے کو ایلاء کہا جاتا ہے، اس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ شوہر اپنی اہلیہ سے چار ماہ یا اس سے زیادہ مدت تک ہم بستر نہ ہونے کی قسم اٹھالے اگر کسی نے تین ماہ تک تعلق نہ رکھنے کی قسم اٹھائی تو اس کی تین صورتیں ہیں: ○ تین ماہ کے اندر بیوی سے تعلق قائم کرلیا تو قسم کا کفارہ دینا ہوگا کیونکہ اس نے اپنی قسم کو توڑا ہے۔ ○ اگر تین ماہ کے بعد تعلق قائم کیا تو اس نے اپنی قسم کو پورا کرلیا اس صورت میں اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ ○ تین ماہ کے بعد تعلق قائم نہیں کرتا تو اس کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے اگر وہ رجوع نہ کرے تو اسے حاکم وقت کے پاس لایا جائے اور اس وقت تک اسے نہ چھوڑا جائے یہاں تک کہ وہ طلاق دے دے، یعنی چار ماہ گزرنے کے بعد از خود طلاق نہیں ہوگی بلکہ شوہر سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ حقوق زوجیت ادا کرے یا طلاق دے۔

٥٢٨٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: آلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ». [راجع: ٣٧٨]

[5289] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم اٹھائی۔ ان دنوں آپ کے پاؤں کو موچ بھی آگئی تھی۔ آپ بالا خانے میں انتیس دن تک ٹھہرے رہے، پھر اترے تو حاضرین نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ تک بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھائی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔''

٥٢٩٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ فِي الْإِيلَاءِ الَّذِي سَمَّى اللهُ تَعَالَى: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ

[5290] حضرت نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر ؓ اس ایلاء کے متعلق فرمایا کرتے تھے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ مدت پوری ہونے کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں

بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُمْسِكَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

سوائے اس امر کے کہ وہ اپنی بیوی کو قاعدے کے مطابق اپنے پاس رکھے یا پھر طلاق دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

٥٢٩١ - وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوقَفُ حَتَّى يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلِّقَ. وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ.

[5291] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ جب چار ماہ گزر جائیں تو اسے قاضی کے سامنے پیش کیا جائے یہاں تک کہ وہ طلاق دے۔ اور طلاق اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک وہ خود طلاق نہیں دے گا۔ حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابو درداء، حضرت عائشہ اور دیگر بارہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

(٢٢) بَابُ حُكْمِ الْمَفْقُودِ فِي أَهْلِهِ، وَمَالِهِ

باب: 22- جو شخص گم ہو جائے تو اس کی بیوی اور مال کے متعلق کیا حکم ہے؟

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً.

حضرت ابن مسیب نے فرمایا: جب کوئی شخص جنگ کی صف میں عین لڑائی کے موقع پر گم ہو جائے تو اس کی بیوی سال بھر انتظار کرے۔

وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً فَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَتَى فُلَانٌ فَلِي وَعَلَيَّ، وَقَالَ: هٰكَذَا فَافْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی خریدی۔ آپ اس کے مالک کو ایک سال تک تلاش کرتے رہے لیکن وہ نہ مل سکا۔ وہ کہیں گم ہو گیا۔ پھر انھوں نے ایک ایک، دو دو، درہم فقراء کو دینے شروع کر دیے، نیز وہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! یہ فلاں شخص (بائع) کی طرف سے ہیں، اگر وہ آ گیا تو ثواب میرے لیے اور قیمت کی ادائیگی بھی میرے ذمے ہوگی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ تم بھی گری پڑی چیز کے ساتھ اسی طرح سلوک کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح فرمایا۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ: لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهُ، فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ

امام زہری نے اس قیدی کے متعلق فرمایا جس کے رہنے کی جگہ معلوم ہو: اس کی بیوی نکاح نہ کرے اور نہ اس کا مال

فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُودِ.

تقسیم ہی کیا جائے، پھر جب اس کے متعلق خبر ملنا بند ہو جائے تو اس کا حکم بھی مفقود الخبر جیسا ہے۔

فائدہ: گمشدہ شوہر کو فقہی اصطلاح میں مفقود الخبر کہتے ہیں، اس کی بیوی کے متعلق احکام کا تعلق کتاب الطلاق سے ہے اور مال کا تعلق فرائض کے احکام سے متعلق ہے۔ زوجہ مفقود کے نکاح ثانی کے متعلق علمائے امت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ مفقود کی بیوی اس وقت تک اس کی زوجیت سے فارغ نہیں ہو سکتی جب تک شوہر مفقود کی موت کا علم نہ ہو جائے، کتب فقہ میں اس کی بایں الفاظ بھی تعبیر کی گئی ہے کہ مفقود کے ہم عمر لوگ جب تک زندہ ہوں، اس وقت دوسرے مرد سے اس کا نکاح درست نہیں۔ مسلک احناف میں یہ روایت بھی ہے کہ ہم لوگوں کی موت کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں بلکہ اس کا تعین حاکم کی صوابدید پر ہے جبکہ بعض حضرات نے طبعی عمر کا لحاظ کرتے ہوئے مدت انتظار کے وقت کا تعین کیا ہے۔ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں: کچھ حضرات نے نوے سال اور بعض نے پچھتر اور ستر سال بھی کہا ہے۔ لیکن امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک زوجہ مفقود کی مدت انتظار چار سال ہے۔ ان کے اختیار کردہ موقف کی بنیاد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک فیصلہ ہے، انھوں نے فرمایا تھا کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور اس کا پتہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے تو وہ عورت چار سال تک انتظار کرے، پھر چار ماہ دس دن عدت گزار کر چاہے تو عقد ثانی کر سکتی ہے۔[1] ہمارے رجحان کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ کا موقف صحیح ہے کیونکہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک فیصلے کی تائید حاصل ہے۔ معاشرتی حالات بھی اس کا تقاضا کرتے ہیں، تاہم مدت انتظار کا تعین حالات و ظروف کے تحت کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ زمانے میں ذرائع رسل و رسائل اس قدر وسیع اور سریع ہیں جن کا تصور بھی زمانۂ قدیم میں محال تھا، آج ہم کسی شخص کے گم ہونے کی اطلاع، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے سے ایک دن میں ملک کے کونے کونے تک پہنچا سکتے ہیں بلکہ انٹرنیٹ کے ذریعے چند منٹوں میں اس کی تصویر بھی دنیا کے چپے چپے میں پہنچائی جا سکتی ہے، اس لیے اس مدت کو مزید کم کیا جا سکتا ہے، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان ایک سال مدت انتظار کی طرف ہے، چنانچہ وہ اس عنوان کے تحت حدیث لقطہ لائے ہیں کہ کسی کا گرا پڑا سامان ملے تو اس کا سال بھر اعلان کرے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل پیش کرنے سے بھی یہی مقصود ہے کیونکہ نکاح کوئی دھاگا نہیں جسے آسانی سے توڑ دیا جائے اور یہ ایک حق ہے جو مرد کے لیے لازم ہو چکا ہے، اس عقدہ نکاح کو کھولنے کا مجاز عورت کا شوہر ہے لیکن دفع ضرر کے لیے عدالت شوہر کے قائم مقام ہو کر نکاح فسخ کر سکتی ہے جیسا کہ خلع وغیرہ میں ہوتا ہے، اس لیے گم شدہ خاوند سے خلاصی کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ مظلومہ عورت عدالت کی طرف رجوع کرے، رجوع سے قبل جتنی مدت گزر چکی ہو گی اس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ ہمارے ہاں بعض عورتیں مدت دراز انتظار کرنے کے بعد عدالت کے نوٹس میں لائے بغیر یا اس کا فیصلہ حاصل کرنے سے قبل نکاح کر لیتی ہیں ان کا یہ اقدام انتہائی محل نظر ہے، چنانچہ امام مالک سے پوچھا گیا اگر کوئی عورت عدالت کے نوٹس میں لائے بغیر اپنے مفقود شوہر کا چار سال تک انتظار کرے تو کیا اس مدت کا اعتبار کیا جائے گا؟ امام مالک نے جواب دیا اگر وہ اس طرح بیس سال بھی گزار دے تو بھی اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔[2] لہٰذا مدت انتظار کی ابتدا اس وقت سے کی جائے گی جس وقت حاکم وقت خود بھی تفتیش کر کے

1 الموطا للإمام مالك، كتاب الطلاق. 2 المدونة الكبرٰى : 93/2.

مفقود کے بارے میں مایوس ہو جائے، عدالت میں پہنچنے اور اس کی تفتیش سے قبل خواہ کتنی مدت گزر چکی ہو اس کا اعتبار نہ ہوگا۔ اس بنا پر یہ ضروری ہے کہ جس عورت کا خاوند لاپتہ ہو جائے وہ عدالت کی طرف رجوع کرے، پھر اگر عدالت بعد از ثبوت اس نتیجے پر پہنچے کہ واقعی شوہر مفقود الخبر ہے تو اسے چاہیے کہ وہ عورت کو مزید ایک سال تک انتظار کرنے کا حکم دے اگر شوہر اس مدت میں نہ آئے تو عدالت ایک سال کی مدت کے اختتام پر نکاح فسخ کر دے گی، پھر عورت اپنے شوہر کو مردہ تصور کر کے عدت وفات، یعنی چار ماہ دس دن گزارنے کے بعد نکاح ثانی کرنے کی مجاز ہوگی۔ والله أعلم.

٥٢٩٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: «خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ». وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ، فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَقَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ، تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا». وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: «اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، وَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا، وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ».

[5292] یزید مولی منبعث سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے گم شدہ بکری کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے پکڑ لو کیونکہ یا تو وہ تمھارے لیے ہے یا تمھارے بھائی تک پہنچ جائے گی یا پھر بھیڑیے کے سپرد ہوگی۔'' اور آپ ﷺ سے گم شدہ اونٹ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ غضبناک ہوئے حتی کہ آپ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے اس سے کیا غرض ہے؟ اس کے پاس اس کا جوتا ہے اور پانی کا مشکیزہ ہے، پانی پیتا رہے گا اور درختوں سے چرتا رہے گا یہاں تک اس کا مالک اسے مل جائے گا۔'' گری پڑی رقم کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی تھیلی اور سر بندھن پہچان لو اور ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، اگر اس کو پہچاننے والا کوئی آجائے تو ٹھیک ہے، یعنی اسے دے دو بصورت دیگر اسے اپنے مال کے ساتھ ملا لو۔''

قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ [قَالَ سُفْيَانُ:] وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هٰذَا فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ يَحْيَى: وَيَقُولُ رَبِيعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ. [راجع: ٩١]

سفیان نے کہا: میں ربیعہ بن ابوعبدالرحمن سے ملا مگر ان سے سوائے اس حدیث کے مجھے اور کچھ یاد نہیں رہا۔ میں نے پوچھا کہ مجھے بتاؤ: یزید مولی منبعث کی حدیث گم شدہ مال کے بارے میں زید بن خالد سے ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! یحییٰ نے کہا: ربیعہ نے اس کو یزید سے، انھوں نے زید بن خالد سے ذکر کیا ہے۔ سفیان نے کہا: پھر میں نے ربیعہ سے ملاقات کی اور ان سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا۔

(٢٣) بَابُ الظِّهَارِ

باب:23-ظہار کا بیان

وقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قَدْ سَمِعَ ٱللَّهُ قَوْلَ ٱلَّتِي تُجَٰدِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا﴾ [المجادلة: ١-٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات کو سن لیا جو آپ سے اپنے شوہر کے متعلق بحث کرتی تھی...... پھر جو شخص ہمت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا ہے۔“

وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ، فَقَالَ: نَحْوُ ظِهَارِ الْحُرِّ. قَالَ مَالِكٌ: وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ.

امام مالک نے ابن شہاب زہری سے غلام کے ظہار کے متعلق مسئلہ پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ اس کا ظہار بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہے۔ امام مالک ؒ نے بیان کیا کہ غلام بھی کفارے کے طور پر دو ماہ کے روزے رکھے گا۔

وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ: ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ.

حسن بن حر نے کہا کہ آزاد یا غلام کا ظہار آزاد عورت یا لونڈی سے یکساں حیثیت رکھتا ہے۔

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ. وَفِي الْعَرَبِيَّةِ: ﴿لِمَا قَالُوا﴾ أَيْ: فِيمَا قَالُوا وَفِي نَقْضِ مَا قَالُوا، وَهٰذَا أَوْلَى، لِأَنَّ اللهَ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّورِ.

حضرت عکرمہ نے کہا: اگر کوئی شخص اپنی لونڈی سے ظہار کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ظہار تو اپنی بیوی سے ہوتا ہے۔ عربی لغت میں ﴿لِمَا قَالُوا﴾ کے معنی فِيمَا قَالُوا ہیں، یعنی جو کچھ کہا تھا اسے ختم کرنے میں رجوع کیا۔ اور بعض نے اس کے معنی ”مَا قَالُوا“ کیے ہیں، یعنی عود کے معنی لفظ ظہار کا تکرار ہے لیکن پہلے معنی بہتر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ قول منکر اور قول زور کی رہنمائی نہیں کرتا۔

فائدہ: شوہر کا اپنی بیوی کو اپنی کسی محرم عورت کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جسے دیکھنا اس کے لیے حرام ہو ظہار کہلاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ظہار کرے تو اس وقت اس سے زوجیت کا تعلق رکھنا حرام ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کا کفارہ نہ ادا کرے، اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اگر اس کی ہمت نہیں تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اگر اس کی طاقت نہیں تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔ ہمارے رجحان کے مطابق بیوی کو ماں سے تشبیہ دینا ظہار کہلاتا ہے دیگر محرمات کو اس پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں صرف ”امہات“ کا ذکر کیا ہے۔ امام بخاری ؒ نے آیت کریمہ کے ذکر سے حدیث مرفوع کی طرف اشارہ کیا ہے جو اس کا سبب نزول ہے۔ آپ نے صحیح البخاری میں ایک مقام پر تعلیقاً اس حدیث کا مختصر ذکر کیا ہے۔[1] جس خاتون سے ظہار ہوا وہ خولہ بنت ثعلبہ ؓ ہیں اور اسلام میں یہ پہلا ظہار تھا۔[2]

1 صحیح البخاري، التوحید، باب: 9. 2 فتح الباري: 535/9.

(٢٤) بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ وَالْأُمُورِ

باب: 24- طلاق اور دیگر امور میں اشارہ کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يُعَذِّبُ اللهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا»، وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آنکھ سے آنسو بہانے پر عذاب نہیں دیتا لیکن اس وجہ سے دیتا ہے'' اور آپ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کیا۔

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: أَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ أَنْ خُذِ النِّصْفَ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا کہ نصف قرض لے لو۔

وَقَالَتْ أَسْمَاءُ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي الْكُسُوفِ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا وَهِيَ تُصَلِّي أَيْ نَعَمْ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز گرہن پڑھی تو میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: لوگ کیا کر رہے ہیں؟ وہ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں تو انھوں نے اپنے سر سے سورج کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا: کیا یہ نشانی ہے؟ انھوں نے اپنے سر کے اشارے سے بتایا کہ ہاں۔

وَقَالَ أَنَسٌ: أَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَن يَتَقَدَّمَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ جماعت کے لیے آگے بڑھیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کوئی حرج نہیں۔

وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ: «أَحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَكُلُوا».

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے محرم کے لیے شکار کے متعلق فرمایا: ''تم میں سے کسی نے شکاری کو شکار مارنے کے لیے کہا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس کا گوشت کھاؤ۔''

٥٢٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

[5293] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا اور جب بھی آپ رکن (حجر اسود) کے پاس

طَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَعِيرِهِ وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ، أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ. [راجع: ١٦٠٧]

تشریف لاتے تو اس کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

وَقَالَتْ زَيْنَبُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَهٰذِهِ»، وَعَقَدَ تِسْعِينَ. [راجع: ٣٣٤٦]

ام المومنین حضرت زینب ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج کا سوراخ اس کی مثل کھل جائے گا'' اور آپ نے نوے (90) کے عدد کی گرہ لگائی۔

٥٢٩٤ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ»، وَقَالَ بِيَدِهِ وَوَضَعَ أُنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخِنْصَرِ، قُلْنَا: يُزَهِّدُهَا. [راجع: ٩٣٥]

[5294] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے جس مسلمان کو اتفاق ہو کہ اس میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر وہ بھلائی دے گا جس کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا۔'' آپ نے اشارہ کرتے ہوئے اپنے پور درمیانی اور چھوٹی انگلی پر رکھ دیے۔ ہم سمجھ گئے کہ آپ گھڑی کی قلت کو بیان کر رہے ہیں۔

٥٢٩٥ - **قَالَ**: وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا، وَرَضَخَ رَأْسَهَا، فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهِيَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَكِ؟ فُلَانٌ؟» لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، قَالَ: فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا، فَقَالَ: «فَفُلَانٌ؟» لِقَاتِلِهَا، فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. [راجع: ٢٤١٣]

[5295] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک لڑکی پر اس طرح زیادتی کی کہ اس کے زیورات اتار لیے، پھر اس کا سر پتھر سے کچل دیا۔ لڑکی کے گھر والے اسے بایں حالت رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے کہ وہ زندگی کے آخری سانس لے رہی تھی اور وہ بول نہیں سکتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تجھے کس نے قتل کیا ہے؟ کیا فلاں شخص نے قتل کیا ہے؟'' آپ نے اصل قاتل کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا: ''نہیں۔'' پھر آپ نے کسی دوسرے شخص کا نام لیا وہ بھی اصل قاتل کے علاوہ تھا تو اس نے پھر ''نہیں'' سے اشارہ کیا۔ پھر آپ نے اس کے قاتل کا نام لے کر پوچھا: ''فلاں نے'' تو اس نے اشارہ کیا: ''ہاں'' (اس نے قتل کیا ہے۔) اس کے بعد رسول

اللہ ﷺ نے اس قاتل کے متعلق حکم دیا تو اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

٥٢٩٦ - **حَدَّثَنَا** قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْفِتْنَةُ مِنْ هَاهُنَا»، وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ. [راجع: ٣١٠٤]

[5296] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''فتنہ ادھر سے آئے گا'' اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

٥٢٩٧ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ أَمْسَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ أَمْسَيْتَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، ثُمَّ قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ»، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ». [راجع: ١٩٤١]

[5297] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: ''اترو اور میرے لیے ستو تیار کرو۔'' اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ تھوڑی سی دیر کرلیں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اترو اور میرے لیے ستو تیار کرو۔'' اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ تھوڑی سی مزید دیر کرلیں تو اچھا ہے کیونکہ ابھی دن کھڑا معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ کہا: ''اترو اور میرے لیے ستو تیار کرو'' چنانچہ وہ اترا اور تیسری مرتبہ کہنے سے اس نے ستو تیار کر دیے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں نوش جاں کیا پھر اپنے دست مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آرہی ہے تو روزہ رکھنے والا اپنا روزہ افطار کر دے۔''

٥٢٩٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ - أَوْ قَالَ: أَذَانُهُ - مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّمَا يُنَادِي - أَوْ قَالَ: يُؤَذِّنُ - لِيُرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ» - كَأَنَّهُ يَعْنِي - الصُّبْحَ أَوِ الْفَجْرَ.

[5298] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے۔ وہ تو اس لیے اذان دیتا ہے تاکہ تم میں سے تہجد پڑھنے والا اپنے گھر لوٹ آئے، اس لیے نہیں کہ فجر یا صبح ہو چکی ہے۔'' یزید بن زریع راوی نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، پھر ایک کو دوسرے پر دراز کر دیا۔

وَأَظْهَرَ يَزِيدُ يَدَيْهِ ثُمَّ مَدَّ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى. [راجع: ٦٢١]

٥٢٩٩ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ»، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ. [راجع: ١٤٤٣]

[5299] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخیل اور مال خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جنھوں نے چھاتی سے گردن تک لوہے کا لباس پہن رکھا ہے۔ سخی جب بھی کوئی چیز خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ جلد پر ڈھیلی ہوجاتی ہے حتی کہ پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے بلکہ اس کے چلنے کے نشانات کو مٹا دیتی ہے لیکن بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چپک جاتا ہے۔ وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کھلتا نہیں ہے۔'' (اس وقت) آپ ﷺ اپنی انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔

فائدہ: ان تمام احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے مخصوص اوقات میں مخصوص اشارات کا ذکر ہے، چنانچہ پہلی حدیث میں آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے (90) کی گرہ لگائی جو اشارے کی ہی ایک قسم ہے، دوسری حدیث میں جمعہ کی مبارک گھڑی کی قلت کو اشارے سے بیان کیا۔ تیسری حدیث میں قصاص کے لیے سر کے اشارے کو قابل اعتبار سمجھا اور یہودی کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ جب آپ نے قصاص کو اشارے سے ثابت کیا ہے تو طلاق میں تو بطریق اولیٰ اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ بہرحال امام بخاری ؒ نے ان احادیث سے ثابت کیا ہے کہ بعض اوقات اشارہ نطق کے قائم مقام ہوتا ہے اور اس سے احکام بلکہ قصاص جیسا حکم ثابت ہوتا ہے۔ ان میں کچھ اشارے ایسے بھی ہیں جن کی وضاحت زبان سے کی جاسکتی تھی لیکن آپ نے ان کی وضاحت اشارے سے کی ہے تو اس کا واضح مطلب ہے کہ جو انسان نطق پر قادر نہ ہو تو اس کے اشارے پر عمل ہوگا اور اسے معتبر خیال کیا جائے گا۔ اگرچہ ان احادیث میں کوئی حدیث بھی عنوان کی خبر اول، یعنی طلاق بالاشارہ تک دلالت نہیں کرتی لیکن امام بخاری ؒ نے اشارے سے ثابت شدہ امور پر طلاق کو قیاس کیا ہے، ان من جملہ امور میں ایک قصاص بھی ہے جو قدر و منزلت اور اہمیت میں طلاق سے کہیں بڑھ کر ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٢٥) بَابُ اللِّعَانِ

باب:25- لعان کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِن كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ [النور: ٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں...... اگر وہ (مرد) سچوں میں سے ہو۔''

فَإِذَا قَذَفَ الْأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ مَعْرُوفٍ، فَهُوَ كَالْمُتَكَلِّمِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أَجَازَ الْإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ، وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ.

جب گونگا اپنی بیوی پر لکھ کر یا اشارے سے یا مخصوص اشارے سے تہمت لگائے تو اس کی حیثیت بولنے والے کی سی ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرائض میں اشارہ جائز رکھا ہے۔ کچھ اہل حجاز اور اہل علم کا یہی موقف ہے۔

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا﴾ [مريم: ٢٩].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مریم نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا تو لوگ کہنے لگے: ہم اس سے کیسے گفتگو کریں جو ابھی گہوارے میں بچہ ہے۔''

وَقَالَ الضَّحَّاكُ ﴿إِلَّا رَمْزًا﴾ [آل عمران: ٤١]: إِشَارَةً.

نیز امام ضحاک نے ﴿إلا رمزا﴾ کی تفسیر اشارے سے کی ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ، ثُمَّ زَعَمَ إِنْ طَلَّقَ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيمَاءٍ جَازَ، وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ، فَإِنْ قَالَ: الْقَذْفُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكَلَامٍ، قِيلَ لَهُ: كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِكَلَامٍ، وَإِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ، وَكَذٰلِكَ الْعِتْقُ، وَكَذٰلِكَ الْأَصَمُّ يُلَاعِنُ.

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اشارے سے نہ تو حد قائم ہوسکتی ہے اور نہ لعان ہی ہوسکتا ہے جبکہ وہ مانتے ہیں کہ طلاق، کتابت، اشارے اور ایما سے ہوسکتی ہے، حالانکہ طلاق اور تہمت میں کوئی فرق نہیں۔ اگر وہ کہیں کہ تہمت تو صرف گفتگو ہی سے تسلیم کی جائے گی تو ان سے کہا جائے گا کہ پھر یہی صورت طلاق میں ہونی چاہیے، اسے بھی کلام ہی کے ذریعے سے تسلیم کیا جائے، بصورت دیگر طلاق اور تہمت (اگر اشارے سے ہو تو) دونوں کو باطل ماننا چاہیے اور غلام کی آزادی کا بھی یہی حشر ہوگا۔ اسی طرح بہرا آدمی بھی لعان کرسکتا ہے۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ: إِذَا قَالَ: أَنْتِ طَالِقٌ، فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ؛ تَبِينُ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ.

امام شعبی اور قتادہ نے کہا: جب کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا: ''تجھے طلاق ہے'' پھر اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا تو وہ بائن ہوجائے گی۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: الْأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ.

ابراہیم نخعی نے کہا: گونگا جب اپنے ہاتھ سے طلاق لکھے تو وہ مؤثر ہوجاتی ہے۔

وَقَالَ حَمَّادٌ: الْأَخْرَسُ وَالْأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازَ.

حضرت حماد نے کہا: اگر گونگا اور بہرا اپنے سر سے اشارہ کریں تو جائز ہے۔

فائدہ: لعان، باب مفاعلہ کا مصدر "لعن" سے مشتق ہے، اس کے معنی ہیں: بیوی شوہر کا رحمت الٰہی سے دور ہونا۔ جب شوہر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور اس کے پاس کوئی گواہ نہ ہو تو ایک مخصوص طریقے سے لعان کیا جاتا ہے جو سورۂ نور آیت: 6 تا 9 میں موجود ہے۔ اس عمل کو لعان اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں پانچویں مرتبہ جھوٹے پر لعنت کی جاتی ہے۔ لعان کے نتیجے میں میاں بیوی دونوں کے درمیان ہمیشہ کے لیے جدائی ہو جاتی ہے اور بچے کو اس کی ماں کے ساتھ ملحق کر دیا جاتا ہے۔ وہ اپنی ماں کا وارث ہوگا اور وہ اس کی وارث ہوگی، پھر جو کوئی بچے کی وجہ سے اس عورت پر تہمت لگائے اسے اسّی کوڑے لگائے جائیں گے۔ اگر شوہر بیوی پر تہمت کے بعد گواہ نہیں لاتا تو اس پر حدقذف واجب ہے لیکن اگر لعان کر لیتا ہے تو حدقذف ساقط ہو جائے گی۔

٥٣٠٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ: بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ: بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ»، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ، فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ».

[5300] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں انصار کے بہترین گھرانوں کی خبر نہ دوں؟" لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: "بہترین گھرانہ بنونجار کا ہے، پھر جو ان سے ملنے والے بنوعبدالاشہل ہیں۔ اس کے بعد وہ جو ان کے قریب ہیں، یعنی بنو حارث بن خزرج، اس کے بعد وہ ہیں جو ان کے قریب ہیں، یعنی بنوساعدہ کا درجہ ہے۔" پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور مٹھی بند کر کے اسے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ سے کوئی چیز پھینکتا ہے، پھر فرمایا: "انصار کے تمام گھرانے ہی بہتر ہیں اور خیر و برکت سے معمور ہیں۔"

٥٣٠١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ أَبُو حَازِمٍ: سَمِعْتُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، أَوْ كَهَاتَيْنِ»، وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. [راجع: ٤٩٣٦]

[5301] رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اور قیامت اس انگلی اور اس انگلی کی طرح ہیں۔" یا فرمایا: "ان دو انگلیوں کی طرح ہیں۔" پھر آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا دیا۔

٥٣٠٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا»،

[5302] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا: "مہینہ اتنے، اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا

يَعْنِي ثَلاثِينَ، ثُمَّ قَالَ: «وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا»، يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ. يَقُولُ: مَرَّةً ثَلاثِينَ، وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ. [راجع: ١٩٠٨]

ہے۔'' یعنی تیس دنوں کا۔ پھر فرمایا: ''اتنے، اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے'' یعنی انتیس دنوں کا۔ ایک مرتبہ آپ نے تیس کی طرف اور دوسری مرتبہ انتیس کی طرف اشارہ کیا۔

٥٣٠٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ: قَالَ: وَأَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ: «الْإِيمَانُ هَاهُنَا - مَرَّتَيْنِ - أَلَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ: رَبِيعَةَ وَمُضَرَ». [راجع: ٣٣٠٢]

[5303] حضرت ابومسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ کر کے دو مرتبہ فرمایا: ''برکتیں ادھر ہیں، نیز سختی اور سنگ دلی ان کرخت آواز والوں میں ہے، جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ طلوع ہوتے ہیں، یعنی ربیعہ اور مضر میں۔''

٥٣٠٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا»، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. [انظر: ٦٠٠٥]

[5304] حضرت سہل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' پھر آپ نے شہادت کی انگلی یا درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

(٢٦) بَابٌ: إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ

باب:26- جب کوئی اپنے بچے کے انکار کا اشارہ کرے

٥٣٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ، فَقَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «مَا أَلْوَانُهَا؟» قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَأَنَّى ذٰلِكَ؟»، قَالَ: لَعَلَّ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: «فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ». [انظر: ٦٨٤٧، ٧٣١٤]

[5305] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میرے ہاں ایک سیاہ فام بچہ پیدا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''ان کے کیا کیا رنگ ہیں؟'' اس نے کہا: وہ سرخ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا ان میں کوئی سیاہی مائل بھی ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ سیاہی مائل اونٹ کیسے آ گیا؟'' اس نے کہا: شاید کسی رگ نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''شاید تیرے بیٹے کو کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔''

(٢٧) بَابُ إِحْلَافِ الْمُلَاعِنِ

٥٣٠٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. [راجع: ٤٧٤٨]

باب:27- لعان کرنے والے سے قسم لینا

[5306] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو نبی ﷺ نے دونوں (میاں بیوی) سے قسم لی، پھر دونوں میں تفریق کر دی۔

(٢٨) بَابٌ: يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ

٥٣٠٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ. [راجع: ٢٦٧١]

باب:28- لعان کا آغاز مرد سے کیا جائے

[5307] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو وہ (نبی ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور گواہی دی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟'' اس کے بعد وہ (اس کی بیوی) کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہی دے ڈالی۔

(٢٩) بَابُ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ

٥٣٠٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ ابْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ، فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ

باب: 29- لعان اور لعان کے بعد طلاق دینے کا بیان

[5308] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عویمر عجلانی، حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے عاصم! مجھے اس آدمی کے متعلق بتاؤ جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پائے تو کیا اسے قتل کرے؟ لیکن پھر آپ لوگ اسے بھی قتل کر دیں گے۔ آخر اسے کیا کرنا چاہیے؟ اے عاصم! میرے لیے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ دو، چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ

عَنْ ذٰلِكَ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلٰى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا. فَقَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا». قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ. [راجع: ٤٢٣]

مسئلہ پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور اظہار ناگواری کیا حتی کہ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ ان پر بہت گراں گزرا۔ جب عاصم رضی اللہ عنہ اپنے گھر واپس آئے تو عویمر ان کے پاس آئے اور کہا: اے عاصم! تمھیں رسول اللہ ﷺ نے کیا جواب دیا؟ عاصم نے عویمر سے کہا: تم نے میرے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کیا۔ جو مسئلہ تم نے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا، سیدنا عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب تک میں یہ مسئلہ آپ ﷺ سے پوچھ نہ لوں، میں اس سے باز نہیں آؤں گا، چنانچہ عویمر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کے پاس دیگر صحابہ بھی موجود تھے۔ عویمر نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کا اس آدمی کے متعلق کیا ارشاد ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے کیا اس کو قتل کر دے؟ لیکن آپ لوگ اسے (قصاص میں) قتل کر دیں گے۔ آخر یہ شخص کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمھارے اور تمھاری بیوی کے متعلق ابھی اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے، جاؤ اور اپنی بیوی کو لے آؤ۔" حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ان دونوں نے لعان کیا۔ میں بھی اس وقت دوسرے لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا: اللہ کے رسول! اگر اب بھی میں اسے اپنے پاس رکھتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے، چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ ابن شہاب نے کہا: یہ لعان کرنے والوں کا طریقہ ہے۔

(٣٠) بَابُ التَّلَاعُنِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: 30- مسجد میں لعان کرنا

٥٣٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا، عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذَكَرَ [فِي] الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ قَضَى اللهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ»، قَالَ: فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ، فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ ذَلِكَ تَفْرِيقًا بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ.

[5309] حضرت سہل بن سعد ؓ جو بنو ساعدہ سے ہیں، ان سے روایت ہے کہ انصار کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس آدمی کے متعلق کیا کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے، کیا وہ اسے قتل کر دے یا اسے کیا کرنا چاہیے؟ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وہ آیات نازل فرمائیں جن میں لعان کرنے والوں کے متعلق تفصیلات ہیں۔ نبی ﷺ نے (ان سے) فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمھارے اور تمھاری بیوی کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے۔'' پھر میاں بیوی دونوں نے مسجد میں لعان کیا۔ میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو انصاری صحابی نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر اب بھی میں اسے اپنے نکاح میں رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی، چنانچہ لعان سے فراغت کے فوراً بعد رسول اللہ ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اس نے تین طلاقیں دے دیں اور نبی ﷺ کی موجودگی ہی میں وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ راوی نے کہا: ہر لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کا یہی طریقہ مقرر ہوا۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ، قَالَ: ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللهُ لَهُ.

ابن شہاب نے کہا: ان کے بعد یہی طریقہ متعین ہوا کہ لعان کرنے والے دونوں میاں بیوی کے درمیان تفریق کرا دی جائے۔ اور وہ حاملہ تھی اور اس کے بیٹے کو ماں کے نام سے بلایا جاتا تھا۔ پھر ایسی عورت کی وراثت کے متعلق بھی یہی طریقہ مقرر ہوا کہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور وہ بچے کی وارث ہوگی، اس تفصیل کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے وراثت کے سلسلے میں مقرر کی ہے۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: أَنَّ

حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ اس کی مزید تفصیل بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ عورت اس حمل

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا». فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُوهِ مِنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٢٣]

سے سرخ رنگ والا پست قد بچہ جنم دے، گویا وہ سام ابرص ہے تو میں سمجھوں گا کہ عورت سچی تھی اور اس کے شوہر نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے۔ اور اگر اس نے سیاہ فام، بڑی آنکھوں والا اور موٹے سرینوں والا بچہ جنا تو میں خیال کروں گا کہ شوہر نے اس کے متعلق صحیح کہا تھا۔'' چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ بری شکل کا تھا، یعنی اس مرد کی صورت پر جس سے وہ بدنام ہوئی تھی۔

(٣١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ»

باب: 31- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''اگر میں گواہوں کے بغیر رجم کرتا (تو اسے کرتا)'' کا بیان

٥٣١٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ بَيِّنْ»، فَجَاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ فَلَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا، قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، رَجَمْتُ هٰذِهِ؟» فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي

[5310] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس لعان کا ذکر کیا گیا تو حضرت عاصم بن عدی ؓ نے اس کے متعلق بات کی، پھر وہ چلے گئے۔ پھر ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اور شکوہ کرنے لگا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک مرد کو پایا ہے۔ حضرت عاصم ؓ نے کہا: آج یہ آزمائش میری ہی ایک بات کی وجہ سے پیش آئی ہے، چنانچہ وہ اس آدمی کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس آدمی کے بارے میں بتایا کہ اس نے اپنی بیوی کو مکروہ حالت میں پایا ہے۔ وہ آدمی خود زرد رنگ، کم گوشت والا اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے متعلق اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ پایا ہے وہ بڑی بڑی پنڈلیوں والا، گندمی رنگ اور بھرے گوشت والا تھا۔ نبی ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! یہ معاملہ واضح فرما دے'' چنانچہ اس عورت نے اس مرد کے مشابہ بچہ جنم دیا جس کے متعلق اس کے شوہر نے دعوی کیا تھا کہ اس نے اسے بیوی کے ساتھ پایا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے ان (میاں بیوی) دونوں کے درمیان لعان کرایا۔

الْإِسْلَامِ السُّوءَ.

مجلس میں ایک شاگرد نے حضرت ابن عباس ﷠ سے پوچھا: یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی کو گواہی کے بغیر سنگسار کر سکتا تو اس عورت کو کرتا۔'' حضرت ابن عباس ﷠ نے فرمایا: نہیں، یہ تو اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جس کی بدکاری زمانۂ اسلام میں کھل گئی تھی۔

قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: آدَمَ خَدِلًا. [انظر: ٥٣١٦، ٦٨٥٥، ٦٨٥٦، ٧٢٣٨]

ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے ایک لفظ "خَدِلًا" پڑھا ہے۔

(٣٢) بَابُ صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ

باب:32- لعان کرنے والی کا حق مہر

٥٣١١ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: فَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟»، فَأَبَيَا، فَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟»، فَأَبَيَا، فَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا لَكَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟»، فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

[5311] حضرت سعید بن جبیر ﷫ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر ﷠ سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے بنو عجلان کے میاں بیوی کے درمیان ایسی صورت میں جدائی کرادی تھی اور فرمایا تھا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، ایسے حالات میں کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟'' لیکن ان دونوں نے انکار کر دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم دونوں میں سے کوئی تائب ہوتا ہے۔'' انھوں نے پھر انکار کر دیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک تو ضرور جھوٹا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟'' انھوں نے پھر انکار کیا تو آپ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کر دی۔

قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: إِنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ، قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ: مَالِي؟ قَالَ: قِيلَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا

(راویٔ حدیث) ایوب نے کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے کہا: اس حدیث میں کچھ باتیں ایسی ہیں جنھیں تم بیان کرتے نظر نہیں آتے۔ اس مرد نے کہا: میرے مال کا کیا ہوگا؟ اسے کہا گیا: ''وہ مال اب تمھارا نہیں رہا۔ اگر تو سچا ہے تو اس

فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ». [انظر: ٥٣١٢، ٥٣٤٩، ٥٣٥٠]

سے دخول کر چکا ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو وہ مال اب تجھ سے بہت دور ہو چکا ہے۔''

(٣٣) بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ؟

باب: 33- حاکم وقت کا لعان کرنے والوں سے کہنا: ''تم میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟''

٥٣١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا»، قَالَ: مَالِي؟ قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ».

[5312] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے لعان کرنے والوں کا حکم پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا تھا: ''تمھارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے لیکن تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ اب تمھاری بیوی پر تمھیں کوئی اختیار نہیں رہا۔'' اس نے عرض کی: میرے مال کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب وہ تمھارا مال نہیں رہا۔ اگر تم اس معاملے میں سچے ہو تو تمھارا یہ مال، اس کے بدلے میں ختم ہو چکا ہے جو تم نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیا تھا۔ اور اگر تم نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی تو یہ مال تجھ سے اور زیادہ دور ہو گیا ہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو. وَقَالَ أَيُّوبُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ - وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى -: فَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟»، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ. [راجع: ٥٣١١]

سفیان نے کہا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی۔ ایوب نے کہا: میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا ہو تو انھوں نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا، سفیان نے (اس اشارے کو) اپنی شہادت والی اور درمیانی دونوں انگلیوں کو جدا کر کے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ بنو عجلان کے میاں بیوی کے درمیان جدائی کی تھی اور فرمایا تھا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟'' آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔

سفیان نے کہا: میں نے یہ حدیث جس طرح عمرو بن دینار اور ایوب سختیانی سے سنی تھی، اسی طرح میں نے آپ (یعنی علی بن مدینی) کو بیان کر دی ہے۔

(٣٤) بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

باب:34-لعان کرنے والے مردوزن میں تفریق کرنا

٥٣١٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا. [راجع: ٤٧٤٨]

[5313] حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوزن کے درمیان تفریق کی۔ مرد نے عورت کو زنا کی تہمت لگائی تھی تو آپ ﷺ نے ان دونوں سے قسمیں لیں۔

٥٣١٤ - حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. [راجع: ٤٧٤٨]

[5314] حضرت ابن عمر ﷺ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انصار کے ایک مرد اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور ان میں تفریق کر دی۔

(٣٥) بَابٌ: يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ

باب:35-لعان کے بعد بچہ ماں سے ملحق ہوگا

٥٣١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. [راجع: ٤٧٤٨]

[5315] حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرد اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور اس کے بچے کی مرد سے نفی کر دی۔ پھر آپ نے ان دونوں میں تفریق کرا دی اور بچے کو عورت سے لاحق کر دیا۔

(٣٦) بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ

باب: 36- لعان کے وقت حاکم وقت یوں دعا کرے: ''اے اللہ! اصل حقیقت کھول دے۔''

٥٣١٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ:

[5316] حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ لعان کرنے والوں کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں ہوا تو

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ، وَكَانَ الَّذِي وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطِطًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ بَيِّنْ»، فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا، فَلَاعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هٰذِهِ»؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوءَ فِي الْإِسْلَامِ. [راجع: ٥٣١٠]

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق ایک بات کہی پھر وہ چلے گئے۔ بعدازاں ان کے پاس ان کی برادری کا ایک شخص آیا اور ان سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ہمراہ ایک غیر مرد کو پایا ہے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میری یہ آزمائش میری ہی ایک بات کی بنا پر ہوئی ہے، تاہم وہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا، جس میں اس نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھے اور جسے انھوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا اس کا گندمی رنگ، پنڈلیاں موٹی موٹی، جسم بھاری بھرکم اور بال سخت گھنگریالے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! حقیقت حال کھول دے۔'' چنانچہ اس کی بیوی نے جو بچہ جنم دیا وہ اس شخص کے مشابہ تھا جس کے متعلق اس کے شوہر نے کہا تھا کہ انھوں نے اپنی بیوی کے پاس اسے پایا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان لعان کر دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے ایک شاگرد نے اسی مجلس میں پوچھا کہ یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو بلا شہادت سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں، یہ تو ایک دوسری عورت تھی جو زمانۂ اسلام میں اعلانیہ بدکاری کا ارتکاب کرتی تھی۔

(٣٧) بَابٌ: إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا

باب: 37- جب کسی نے تین طلاقیں دیں، پھر بیوی نے عدت گزار کر دوسرے شوہر سے شادی کر لی لیکن دوسرے نے ابھی مباشرت نہیں کی (تو کیا پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے؟)

٥٣١٧ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا

[5317] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت

يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا، وَأَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ، فَقَالَ: «لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ، وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ». [راجع: ٢٦٣٩]

رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے نکاح کیا، پھر اسے طلاق دے دی تو اس نے دوسرے خاوند سے شادی کر لی، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے دوسرے خاوند کا ذکر کیا کہ وہ ان کے پاس آتا ہی نہیں، اور اس کے پاس تو کپڑے کے پلو جیسا ہے (اس نے پہلے شوہر سے نکاح کی خواہش کی تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں ایسا نہیں ہوسکتا حتی کہ تو اس کا مزا چکھ لے اور وہ تجھ سے لطف اندوز ہو۔“

(٣٨) بَابٌ: ﴿وَٱلَّٰٓـِٔي يَئِسۡنَ مِنَ ٱلۡمَحِيضِ مِن نِّسَآئِكُمۡ إِنِ ٱرۡتَبۡتُمۡ﴾ [الطلاق: ٤]

باب: 38- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ (مطلقہ) عورتیں جو حیض آنے سے مایوس ہو چکی ہوں، اگر تمھیں تردد ہو......“ کا بیان

قَالَ مُجَاهِدٌ: إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا يَحِضْنَ أَوْ لَا يَحِضْنَ، وَاللَّاتِي قَعَدْنَ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّاتِي لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ.

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جن عورتوں کے متعلق تمھیں معلوم نہ ہو کہ انھیں حیض آتا ہے یا نہیں، اسی طرح وہ عورتیں جو بڑھاپے کی بنا پر حیض سے مایوس ہوں یا جنھیں ابھی حیض آنا شروع نہیں ہوا تو ان سب عورتوں کی عدت تین ماہ ہے۔

(٣٩) بَابٌ: ﴿وَأُوْلَٰتُ ٱلۡأَحۡمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ﴾ [٤]

باب: 39- ارشاد باری تعالیٰ: ”حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنے حمل کو جنم دیں“ کا بیان

٥٣١٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا: سُبَيْعَةُ، كَانَتْ تَحْتَ

[5318] ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قبیلۂ اسلم کی ایک عورت جسے سبیعہ کہا جاتا تھا، اس کا شوہر فوت ہو گیا جبکہ وہ حمل سے تھیں۔ انھیں حضرت ابو سنابل رضی اللہ عنہ نے پیغام نکاح بھیجا تو اس نے نکاح سے انکار کر دیا، اور کہا: اللہ کی قسم! وہ نکاح کے قابل نہیں ہوگی جب تک دو عدتوں میں سے لمبی عدت پوری نہ کرے، چنانچہ وہ چند

زَوْجِهَا، تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى، فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ، فَقَالَتْ: وَاللهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ. فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَنْكِحِي». [راجع: ٤٩٠٩]

راتیں ٹھہری کہ وضع حمل ہوگیا۔ پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نکاح کر سکتی ہو۔''

٥٣١٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ: أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ: كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَتْ: أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ. [راجع: ٣٩٩١]

[5319] حضرت عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، انھوں نے ابن ارقم کو خط لکھا کہ سبیعہ اسلمیہ ؓ سے دریافت کریں کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں کیا فتوی دیا تھا، انھوں نے بتایا کہ جب میں نے بچہ جنم دے لیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نکاح کر لینے کا فتوی دیا۔

٥٣٢٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ، فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ.

[5320] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ ؓ نے اپنے شوہر کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنم دیا۔ پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور نکاح کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اسے نکاح کی اجازت دے دی، پھر اس نے نکاح کر لیا۔

فائدہ: آیت کریمہ میں حاملہ کی عدت بیان ہوئی ہے کہ اگر انھیں طلاق مل جائے تو وضع حمل کے بعد عقد ثانی کر سکتی ہیں، اگر ان کا خاوند فوت ہو گیا ہو اور وہ حمل سے ہوں تو بھی ان کی عدت وضع حمل ہی ہے۔

(٤٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱلْمُطَلَّقَٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَٰثَةَ قُرُوٓءٍ﴾ [البقرة: ٢٢٨]

باب: 40- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض آنے تک روکے رکھیں'' کا بیان

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فِيمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ: بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ.

ابراہیم نخعی نے اس شخص کے متعلق کہا جو عدت میں کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کے پاس اسے تین حیض آ جائیں تو وہ اپنے حیض سے بائنہ ہو جائے گی اور اسے بعد والے شوہر کے لیے شمار نہ کرے گی۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: تَحْتَسِبُ، وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ، يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ.

امام زہری نے کہا کہ وہ اس حیض کو بعد والے کے لیے شمار کرے گی۔ زہری کا یہ قول سفیان ثوری کو بہت پسند تھا۔

وَقَالَ مَعْمَرٌ: يُقَالُ: أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ، إِذَا دَنَا حَيْضُهَا، وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا، وَيُقَالُ: مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ، إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا.

معمر نے کہا: جب عورت کا وقت حیض قریب آجائے تو کہا جاتا ہے: أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ اور جب طہر قریب آجائے تو بھی أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ کہا جاتا ہے۔ اور جب عورت کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا نہ ہو سکے تو کہا جاتا ہے: مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ، یعنی اس نے اپنی جھلی میں کچھ جمع نہیں کیا۔

(٤١) [بَابُ] قِصَّةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

باب: 41- فاطمہ بنت قیس ؓ کا واقعہ

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِنَّ﴾ الْآيَةَ [الطلاق: ١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے، مطلقہ عورتوں کو اپنے گھروں سے نہ نکالو۔“

٥٣٢١، ٥٣٢٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ: أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ - وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ -: اتَّقِ اللهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا، قَالَ مَرْوَانُ - فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي. - وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَوَ مَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؟ قَالَتْ: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ. فَقَالَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ: إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ. [انظر: ٥٣٢٣، ٥٣٢٤، ٥٣٢٥، ٥٣٢٦، ٥٣٢٧، ٥٣٢٨]

[5322,5321] قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق دے دی تو عبدالرحمٰن اپنی بیٹی کو وہاں سے لے گئے۔ حضرت عائشہ ؓ نے مروان بن حکم کو، جو مدینہ طیبہ کا گورنر تھا، پیغام بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی کو واپس اس کے گھر بھیج دو۔ مروان نے جواب دیا کہ اس کا باپ عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آگیا ہے (میری بات نہیں مانتا)، نیز کہا کہ آپ کو فاطمہ بنت قیس ؓ کی خبر نہیں پہنچی؟ ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ نے جواب دیا: اگر تو فاطمہ بنت قیس ؓ کا واقعہ ذکر نہ کرے تو تجھے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ مروان بن حکم نے کہا: اگر آپ کے نزدیک یہ باہمی کشیدگی کی وجہ سے ایسا ہوا تو یہاں بھی یہی وجہ کارفرما ہے کہ دونوں میاں بیوی کے درمیان کشیدگی تھی۔

٥٣٢٣، ٥٣٢٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ؟ أَلَا تَتَّقِي اللهَ؟ يَعْنِي فِي قَوْلِهَا: لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ. [راجع: ٥٣٢١، ٥٣٢٢]

[5324,5323] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: فاطمہ بنت قیس کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتی؟ کیونکہ وہ کہتی ہے کہ مطلقہ بائنہ کو رہائش اور خرچہ نہیں ملتا۔

٥٣٢٥، ٥٣٢٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ لِعَائِشَةَ: أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ؟ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ، فَقَالَتْ: بِئْسَ مَا صَنَعَتْ، قَالَ: أَلَمْ تَسْمَعِي قَوْلَ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ.

[5326,5325] عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے سیدہ عائشہ ؓ سے کہا کہ آپ فلانہ بنت حکم کا معاملہ نہیں دیکھتیں؟ ان کے شوہر نے انھیں طلاق بائنہ دے دی تو وہ وہاں سے نکل آئی۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ جو کچھ اس نے کیا بہت برا کیا۔ حضرت عروہ نے کہا: آپ نے حضرت فاطمہ بنت قیس ؓ کا واقعہ نہیں سنا؟ انھوں نے فرمایا کہ یہ واقعہ ذکر کرنے میں کوئی خیر کا پہلو نہیں۔

وَزَادَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: عَابَتْ عَائِشَةُ أَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ: إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا، فَلِذٰلِكَ أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٥٣٢١، ٥٣٢٢]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے شدید ناگواری کا اظہار فرمایا اور کہا کہ فاطمہ بنت قیس ؓ تو ایک بے آباد جگہ میں تھیں اور اس کے چاروں طرف وحشت برستی تھی، اس لیے نبی ﷺ نے اسے وہاں سے منتقل ہونے کی اجازت دی تھی۔

فائدہ: میاں بیوی کے درمیان علیحدگی یا تو طلاق کے ذریعے سے ہوگی یا وفات کے ذریعے سے یا فسخ نکاح کے ذریعے سے اگر طلاق کے ذریعے سے جدائی عمل میں آئی تو پھر طلاق رجعی ہوگی یا طلاق بائن، اگر طلاق رجعی ہے تو شوہر پر خرچہ اور رہائش دونوں لازم ہیں، خواہ وہ حاملہ ہو یا نہ ہو، اور اگر طلاق بائنہ ہے تو شوہر پر نہ خرچہ ہے اور نہ رہائش الا یہ کہ عورت حاملہ ہو تو خرچہ لازم ہے رہائش ضروری نہیں۔ اگر وفات کے ذریعے سے جدائی ہو تو مرد پر رہائش اور خرچہ دونوں ضروری نہیں ہیں، البتہ اگر حاملہ ہے تو مرد کے ذمے خرچہ لازم ہے۔ اگر فسخ کے ذریعے سے جدائی ہو، یا لعان کے ذریعے سے یا خلع کے ذریعے سے، اگر لعان کے ذریعے سے جدائی ہو تو مرد کے ذمے خرچہ اور رہائش لازمی نہیں، خواہ عورت حاملہ ہی کیوں نہ ہو کیونکہ مرد نے تو حمل کا بھی انکار کر دیا ہے اور اگر خلع کے ذریعے سے فسخ نکاح ہو تو خرچہ اور رہائش دونوں لازم نہیں ہیں الا یہ کہ عورت حاملہ ہو تو مطلقہ

بائنہ کی طرح عموم آیت کی وجہ سے صرف خرچہ ہی لازم آئے گا۔ واللّٰه أعلم.

(٤٢) بَابُ الْمُطَلَّقَةِ إِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ

باب: 42- مطلقہ کو جب خاوند کے گھر میں کسی کے اچانک گھس آنے کا اندیشہ ہو یا اس کے اہل خانہ سے بدتمیزی کرتی ہو

٥٣٢٧، ٥٣٢٨ - حَدَّثَنِي حَبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ. [راجع: ٥٣٢١، ٥٣٢٢]

[5328,5327] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے حضرت فاطمہ بنت قیس ؓ کے موقف کا انکار کیا۔

فائدہ: حضرت فاطمہ بنت قیس کا موقف تھا کہ جس عورت کو تیسری طلاق مل جائے اس کے لیے خاوند کے ذمے رہائش یا خرچہ نہیں ہے اور اس انکار کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات ہیں، لیکن حضرت عائشہ ؓ نے سختی کے ساتھ اس موقف سے انکار کیا بلکہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ ؓ اس موقف کے متعلق اپنی شدید ناگواری کا اظہار کرتی تھیں، اس واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ فاطمہ بنت قیس ؓ کے خاوند ابو عمرو بن حفص ؓ نے انھیں آخری طلاق دی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس فتویٰ پوچھنے آئیں کہ میں اپنے گھر سے نکل کر دوسری جگہ عدت گزار سکتی ہوں یا نہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک نابینا شخص حضرت ابن ام مکتوم ؓ کے گھر منتقل ہونے کی اجازت دی، لیکن مروان بن حکم مطلقہ عورت کے گھر سے نکلنے کا انکار کرتے تھے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے بھی حضرت فاطمہ بنت قیس ؓ کی اس بات کا شدت سے انکار کیا۔[1] بہر حال مطلقہ عورت اگر دوران عدت محسوس کرے کہ اس کے گھر میں کوئی اچانک گھس سکتا ہے تو کسی دوسری جگہ عدت پوری کر سکتی ہے، اسی طرح اگر عورت خاوند کے اہل خانہ سے بدتمیزی کرتی ہو تو انھیں حق ہے کہ وہ اسے وہاں سے نکال دیں اور وہ کسی دوسری جگہ عدت کے ایام پورے کرے۔ واللّٰه أعلم.

(٤٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ فِىٓ أَرْحَامِهِنَّ﴾ [البقرة: ٢٢٨] مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ.

باب: 43- ارشاد باری تعالیٰ: ''مطلقہ عورتوں کے لیے جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اسے چھپائیں'' وہ حیض ہو یا حمل

وضاحت: عورتوں کو چاہیے کہ وہ صاف صاف بتلا دیں انھیں حیض آتا ہے یا حمل سے ہیں جیسی بھی عورت ہو، مثلاً: حاملہ تھی مگر اس نے خاوند کو نہ بتایا، اگر بتا دیتی تو اولاد کی وجہ سے شاید وہ اسے طلاق نہ دیتا یا اسے تیسرا حیض آ چکا تھا لیکن نان و نفقہ کی

1 صحيح مسلم، الطلاق، حديث : 1480.

مدت لمبی کرنے کے لیے اسے نہ بتایا۔ الغرض جھوٹ کی کئی صورتیں ممکن ہیں، لہٰذا انھیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور صحیح صحیح صورت حال سے اپنے خاوند کو آگاہ کریں۔

٥٣٢٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً، فَقَالَ لَهَا: «عَقْرَى - أَوْ حَلْقَى - إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي إِذًا». [راجع: ٢٩٤]

[5329] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کوچ کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ حضرت صفیہ ؓ اپنے خیمے کے دروازے پر پریشان کھڑی ہیں۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''عقری'' یا فرمایا: ''حلقی، تو ہمیں روک دے گی۔ کیا تو نے قربانی کے دن طواف کرلیا تھا؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر کوچ کرو۔''

(٤٤) بَابٌ: ﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ﴾ [البقرة: ٢٢٨] فِي الْعِدَّةِ، وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ؟ وَقَوْلُهُ: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ [البقرة: ٢٣٢]

باب: 44- دوران عدت میں ''عورتوں کے خاوند ان سے رجوع کرنے کے زیادہ حق دار ہیں'' اور مرد نے جب بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہوں تو وہ رجوع کیسے کرے گا؟ نیز ارشاد باری تعالیٰ ''تو انھیں (نکاح سے) نہ روکو'' کا بیان

٥٣٣٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً. [راجع: ٤٥٢٩]

[5330] حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت معقل بن یسار ؓ نے اپنی بہن کا نکاح کسی سے کردیا تو اس نے اسے طلاق دے دی۔

٥٣٣١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا، فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذٰلِكَ أَنَفًا فَقَالَ: خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَخْطُبُهَا، فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾

[5331] حضرت معقل بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ ان کی بہن ایک آدمی کے نکاح میں تھی۔ اس نے اسے طلاق دے دی۔ پھر اس سے علیحدہ رہا حتی کہ اس کی عدت ختم ہوگئی۔ اس نے دوبارہ پیغام نکاح بھیجا تو حضرت معقل ؓ کو بڑی غیرت آئی اور انھوں نے کہا: جب وہ عدت گزار رہی تھی تو اسے رجوع کی قدرت تھی لیکن وہ اب (میرے پاس) پیغام نکاح بھیجتا ہے، چنانچہ وہ ان کے اور اپنی بہن کے درمیان حائل ہو گئے۔ اس پر یہ آیت کریمہ

[البقرة: ٢٣٢] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللهِ. [راجع: ٤٥٢٩]

نازل ہوئی: ''جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے میں ان کے لیے رکاوٹ نہ بنو۔'' رسول اللہ ﷺ نے انھیں بلا کر یہ آیت سنائی تو انھوں نے اپنی ضد چھوڑ دی اور اللہ کے حکم کے سامنے جھک گئے۔

٥٣٣٢ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ: إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ.

[5332] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی جبکہ وہ حیض سے تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ اس سے رجوع کرے، پھر اسے اپنے پاس رکھے حتی کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر اسے دوبارہ حیض آئے تو اسے مہلت دے حتی کہ حیض سے پاک ہو جائے، اگر اس وقت اسے طلاق دینے کا ارادہ ہو تو جس وقت وہ پاک ہو جائے، نیز جماع کرنے سے پہلے اسے طلاق دے۔ یہی وہ وقت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ پھر جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا جاتا تو سوال کرنے والے سے کہتے: اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو پھر تمھاری بیوی تم پر حرام ہے یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے شوہر سے شادی کرے۔

وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَنِي بِهٰذَا. [راجع: ٤٩٠٨]

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو تم اسے دوبارہ اپنے پاس لا سکتے ہو کیونکہ نبی ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا تھا۔

(٤٥) بَابُ مُرَاجَعَةِ الْحَائِضِ

باب:45- (طلاق یافتہ) حائضہ عورت سے رجوع کرنا

٥٣٣٣ - **حَدَّثَنَا** حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: طَلَّقَ

[5333] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق نبی ﷺ سے سوال کیا تو

ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا، قُلْتُ: أَفَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ؟. [راجع: ٤٩٠٨]

آپ نے فرمایا: ''اسے کہو کہ اس سے رجوع کرے، پھر جب عدت کا وقت آئے تو اسے طلاق دے۔'' (راوی نے کہا:) میں نے ابن عمر ؓ سے پوچھا: کیا اس طلاق کو شمار کیا جائے گا؟ تو انھوں نے جواب دیا: اگر عبداللہ عاجز آ گیا ہو اور حماقت کی وجہ سے طلاق دے دی تو کیا اسے شمار نہیں کیا جائے گا؟

(٤٦) بَابٌ: تُحِدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

باب: 46- جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ چار ماہ دس دن سوگ کرے

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا أَرَى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الطِّيبَ لِأَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ.

امام زہری نے کہا: میرے خیال کے مطابق اگر کمسن بچی کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ بھی خوشبو کے قریب نہ جائے کیونکہ اس پر عدت ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ.

حمید بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ ؓ نے درج ذیل احادیث بیان کی ہیں۔

٥٣٣٤ - قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [راجع: ١٢٨٠]

[5334] حضرت زینب بنت ابوسلمہ ؓ نے کہا: میں نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام حبیبہ ؓ کے پاس گئی جبکہ ان کے والد گرامی حضرت ابوسفیان بن حرب ؓ فوت ہوئے۔ حضرت ام حبیبہ ؓ نے وہ خوشبو منگوائی جس میں خلوق وغیرہ کی زردی تھی۔ وہ خوشبو ایک لونڈی نے ان کو لگائی۔ انھوں نے خود بھی اسے اپنے رخساروں پر لگایا، اس کے بعد کہا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کے استعمال کی خواہش نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے مگر شوہر کا چار ماہ دس دن تک سوگ منائے۔''

٥٣٣٥ - قَالَتْ زَيْنَبُ: فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ، فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [راجع: ١٢٨٢]

[5335] حضرت زینب بنت ابوسلمہ ؓ نے کہا: میں ام المومنین حضرت زینب بنت جحش ؓ کے پاس گئی جس وقت ان کے بھائی فوت ہوئے تھے تو انھوں نے بھی خوشبو منگوائی اور اسے استعمال کیا، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر کھڑے فرما رہے تھے: ''جو عورت اللہ اور قیامت پر یقین رکھتی ہے اسے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف شوہر کے لیے چار ماہ دس دن سوگ ہے۔''

٥٣٣٦ - قَالَتْ زَيْنَبُ: وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا»، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ: «لَا». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا هِيَ: أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ». [انظر: ٥٣٣٨، ٥٧٠٦]

[5336] حضرت زینب بنت ابوسلمہ ؓ نے کہا: میں نے ام سلمہ ؓ سے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! میری بیٹی کا شوہر فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' آپ نے دو یا تین مرتبہ یہی کہا۔ ہر مرتبہ فرماتے تھے: ''نہیں'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں، دور جاہلیت میں تو ایک سال کے بعد تمھیں مینگنی پھینکنا پڑتی تھی۔''

٥٣٣٧ - قَالَ حُمَيْدٌ: فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ: وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ، ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ، حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ.

[5337] حضرت حمید نے کہا: میں نے زینب بنت ابو سلمہ ؓ سے دریافت کیا: اس کے کیا معنی ہیں کہ اسے سال کے بعد مینگنی پھینکنا پڑتی؟ انھوں نے فرمایا: (زمانۂ جاہلیت میں) جب کسی عورت کا شوہر فوت ہو جاتا تو وہ نہایت تنگ و تاریک کوٹھڑی میں داخل ہو جاتی، پھر بدترین کپڑے پہن لیتی اور خوشبو کا استعمال بھی ترک کر دیتی حتی کہ اسی حالت میں ایک سال گزر جاتا۔ پھر کوئی جانور گدھا یا بکری یا پرندہ لایا جاتا تو وہ اس پر ہاتھ پھیرتی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیرے اور وہ مر نہ جائے۔ اس کے بعد وہ

باہر نکلتی اور اسے مینگنی دی جاتی جسے وہ پھینکتی تھی، پھر اس کے بعد خوشبو وغیرہ لگاتی تھی۔

سُئِلَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللهُ: مَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ: تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا.

امام مالک سے پوچھا گیا: "تَفْتَضُّ بِهِ" کے کیا معنی ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: وہ اس کا جسم چھوتی تھی۔

فائدہ: دور جاہلیت میں جس عورت کا خاوند فوت ہوجاتا وہ ایک سال تک عدت گزارتی اور بڑے بدترین طریقے سے زندگی کے یہ دن پورے کرتی جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے، اس کا اشارہ قرآن میں بھی ہے: ''اور جو لوگ فوت ہوجائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، وہ اپنی عورتوں کے حق میں ایک سال تک خرچہ دینے کی وصیت کر جائیں، نیز انھیں اس مدت میں گھر سے نہ نکالا جائے۔''[1] پھر ان کے متعلق ایک دوسرا حکم نازل ہوا کہ وہ چار ماہ دس دن تک عدت پوری کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تم میں سے جو لوگ فوت ہوجائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک عدت میں رکھیں۔''[2] یہ اس صورت میں ہے جب بیوی حاملہ نہ ہو، حاملہ ہونے کی صورت میں اس کی عدت وضع حمل ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔ چار ماہ دس دن عدت گزارنے میں یہ حکمت ہے کہ عورت کے پیٹ میں بچے کی تخلیق اور اس میں روح پھونکنے کا معاملہ ایک سو بیس دن کے بعد ہوتا ہے جس کے چار ماہ بنتے ہیں، چونکہ چاند کی کمی بیشی سے فرق ہوسکتا ہے، اس نقصان کو پورا کرنے کے لیے اس تعداد پر دس دن کا اضافہ کیا گیا ہے۔[3]

(٤٧) بَابُ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

باب: 47- سوگ منانے والی عورت کے لیے سرمے کا استعمال

٥٣٣٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا: أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا، فَخَشُوا عَلَى عَيْنَيْهَا، فَأَتَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ، فَقَالَ: «لَا تَكْتَحِلُ، قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا، فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ، فَلَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ». [راجع:

[5338] حضرت زینب بنت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، وہ اپنی والدہ ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہوگیا تو اس کے اہل خانہ کو اس کی آنکھوں کے ضائع ہونے کا خطرہ محسوس ہوا، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سرمہ نہ لگائے۔ زمانۂ جاہلیت میں تم میں سے کسی ایک کو گندے گھر اور بدترین کپڑوں میں وقت گزارنا پڑتا تھا۔

1 البقرة 240:2. 2 البقرة 234:2. 3 فتح الباري: 603/9.

[٥٣٣٦

جب اس طرح سال مکمل ہو جاتا تو اس کے پاس سے کتا گزرتا اور وہ اس کی طرف مینگنی پھینکتی تھی، اس لیے اب تم اسے سرمہ نہ لگاؤ حتی کہ چار ماہ دس دن گزر جائیں۔"

٥٣٣٩ - وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [راجع: ١٢٨٠]

[5339] حضرت زینب بنت ام سلمہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ ؓ سے بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ منائے مگر وہ اپنے شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کر سکتی ہے۔"

٥٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ. [راجع: ٣١٣]

[5340] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمیں شوہر کے علاوہ کسی دوسرے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع کیا گیا تھا۔

(٤٨) بَابُ الْقُسْطِ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ

باب: 48- سوگ منانے والی کے لیے قسط (خوشبو) کا استعمال جبکہ وہ حیض سے پاک ہو

٥٣٤١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا نَكْتَحِلَ، وَلَا نَطَّيَّبَ، وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ، وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ. [راجع: ٣١٣]

[5341] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں منع کیا جاتا تھا کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منائیں سوائے خاوند کے کیونکہ اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے، نیز دوران سوگ میں نہ ہم سرمہ لگاتیں، نہ خوشبو استعمال کرتیں اور نہ رنگا ہوا کپڑا ہی پہنتیں۔ ہاں وہ کپڑا استعمال کرنے کی اجازت تھی جس کا دھاگا بننے سے پہلے ہی رنگ دیا گیا ہو۔ ہمیں اس کی بھی اجازت تھی کہ اگر کوئی حیض سے پاک ہوتی تو اظفار کی تھوڑی سے کستوری استعمال کرے، نیز ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے روکا جاتا تھا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْقُسْطُ وَالْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ. نُبْذَةٍ: قِطْعَةٍ.

ابوعبداللہ (حضرت امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: "القسط" اور "الكست" ایک ہی چیز ہیں، جیسے "الكافور" اور "القافور" (دونوں ایک ہیں)۔ " نبذة " کے معنی ہیں: ٹکڑا۔

(٤٩) بَابٌ: تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ

باب: 49- سوگ منانے والی عورت دھاری دار کپڑے پہن سکتی ہے

٥٣٤٢ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ». [راجع: ٣١٣]

[5342] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جوعورت اللہ پر ایمان اور روز آخرت پر یقین رکھتی ہے اس کے لیے شوہر کے علاوہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ حلال نہیں۔ وہ سرمہ بھی نہ لگائے اور نہ رنگے ہوئے کپڑے استعمال کرے مگر سفید سیاہ دھاری دار کپڑے پہن سکتی ہے۔''

٥٣٤٣ - وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ، وَلَا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ.

[5343] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے سوگ منانے والی عورت کو خوشبو استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ ہاں، حیض سے پاک ہوتے وقت تھوڑی سی عود استعمال کرسکتی ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: الْقُسْطُ وَالْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ. [راجع: ٣١٣]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: قسط اور کست ایک ہی چیز ہے جیسے کافور اور قافور میں کوئی فرق نہیں۔

(٥٠) بَابٌ: ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿خَبِيرٌ﴾ [البقرة: ٢٣٤]

باب: 50- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جولوگ تم میں سے فوت ہوجائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں.....'' کا بیان

٥٣٤٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ قَالَ: كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿وَالَّذِينَ

[5344] امام مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے اس آیت کریمہ: ''جولوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔'' کی تفسیر میں کہا کہ یہ عدت جو شوہر کے اہل خانہ کے پاس گزاری جاتی تھی یہ ضروری امر تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اور جولوگ تم میں سے فوت ہوجائیں وہ

يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ﴾ قَالَ: جَعَلَ اللهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً، إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ [البقرة: ٢٤٠] فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا، زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ.

اپنی عورتوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ان کو ایک سال تک خرچ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالا جائے ہاں، اگر وہ خود گھر سے نکل جائیں اور اپنے حق میں پسندیدہ کام (نکاح) کر لیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔" امام مجاہد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سات ماہ بیس دن سال پورا کرنے کے لیے وصیت میں شمار کیے ہیں۔ بیوی اگر چاہے تو وصیت کے مطابق ٹھہری رہے اور اگر چاہے تو گھر سے چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "انھیں نکالا نہ جائے اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔" کے یہی معنی ہیں۔ عدت کے ایام تو اس پر واجب ہیں جیسا کہ مجاہد سے منقول ہے۔

وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿غَيْرَ إِخْرَاجٍ﴾. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا، وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللهِ: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ﴾ قَالَ عَطَاءٌ: ثُمَّ جَاءَ الْمِيرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنَى لَهَا. [راجع: ٤٥٣١]

حضرت عطاء نے حضرت ابن عباس ؓ سے بیان کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: اس آیت نے اہل خانہ کے پاس عدت گزارنے کو منسوخ کر دیا ہے، اس لیے وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔ حضرت عطاء نے "غیر إخراج" کے متعلق فرمایا: اگر چاہے تو عدت کے ایام اپنے (شوہر کے) گھر والوں کے پاس گزارے اور وصیت کے مطابق قیام کرے اور اگر چاہے تو وہاں سے چلی آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "تم پر اس کے متعلق کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنی مرضی کے مطابق کریں۔" عطاء نے کہا: اس کے بعد میراث کے احکام نازل ہوئے تو اس نے "رہائش" کو بھی منسوخ کر دیا۔ اب وہ جہاں چاہے عدت گزارے۔ شوہر کی طرف سے اس کے لیے مکان کا انتظام نہیں ہوگا۔

فائدہ: جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر چار ماہ دس دن عدت گزارنا واجب ہے اور وہ اسی مکان میں عدت گزارے جہاں وہ شوہر کے ساتھ مقیم تھی یا جہاں اسے خاوند کے متعلق وفات کی اطلاع ملی جیسا کہ حضرت فریعہ بنت مالک ؓ کا خاوند فوت ہوا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے میکے لوٹ جانے کے متعلق دریافت کیا کیونکہ اس کے شوہر نے اپنی ملکیت میں کوئی مکان نہیں چھوڑا تھا، آپ نے فرمایا: "تم اپنے میکے جا سکتی ہو" ابھی میں حجرے سے باہر نہیں نکلی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دی اور فرمایا: "تم اپنے پہلے مکان میں ہی رہو جب تک تمھاری عدت پوری نہ ہو جائے" چنانچہ میں

نے چار ماہ دس دن کی عدت اسی سابقہ مکان میں پوری کی۔[1] بعض اہل علم حدیث کے ان الفاظ سے عورت کو پابند کرتے ہیں کہ وہ ایام عدت وہیں گزارے جہاں اسے خاوند کی وفات کے متعلق اطلاع ملی ہو، خواہ وہ کسی کے گھر بطور مہمان ٹھہری ہو، اس طرح کی حریت پسندی اور بے جا پابندی شریعت کے منشا کے خلاف ہے۔ بہرحال اس عورت کو اپنے خاوند کے گھر عدت کے ایام گزارنے ہوں گے، البتہ اس حکم سے درج ذیل صورتیں مستثنیٰ ہیں: ○ میاں بیوی کرائے کے مکان میں رہائش رکھے ہوئے تھے، خاوند کی وفات کے بعد آمدنی کے ذرائع محدود ہو گئے یا مالک مکان نے مکان خالی کرنے کا نوٹس دے دیا یا اپنے مکان میں عزیز و اقارب نے اتنا تنگ کیا کہ وہاں ایام پورے کرنا مشکل ہو گئے تو وہ کسی دوسرے مکان میں عدت گزار سکتی ہے۔ ○ میاں بیوی کسی دوسرے ملک میں تھے، بیوی اپنے ماں باپ سے ملنے کے لیے اپنے ملک آئی تو دوسرے ملک میں اس کا خاوند فوت ہو گیا۔ اب ویزے وغیرہ کا مسئلہ بن گیا تو وہ اپنے ملک میں اپنے والدین کے ہاں عدت گزار سکتی ہے۔ ○ عورت خانہ بدوش ہونے کی وجہ سے کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھی، اسی حالت میں اس کا خاوند فوت ہو گیا تو اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ چار ماہ دس دن اسی مقام پر گزارے بلکہ وہ جہاں قافلہ ٹھہرے گا اس کے ساتھ عدت کے ایام گزارتی رہے گی۔ واللہ أعلم.

٥٣٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ: لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيهَا دَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [راجع: ١٢٨٠]

[5345] حضرت زینب بنت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت ام حبیبہ بنت ابو سفیان ؓ سے بیان کرتی ہیں کہ جب انھیں اپنے والد گرامی (حضرت ابو سفیان ؓ) کے فوت ہونے کی اطلاع ملی تو (تین دن کے بعد) انھوں نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں بازوؤں پر لگائی، پھر فرمایا: مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ پر ایمان اور روز آخرت پر یقین رکھتی ہو وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے، البتہ شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن ہیں۔''

(٥١) بَابُ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحِ الْفَاسِدِ

باب: 51- زانیہ کا خرچہ اور نکاح فاسد کا حق مہر

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ، فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ، وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: لَهَا صَدَاقُهَا.

حسن بصری نے کہا: جب کسی نے محرمہ سے نکاح کیا جبکہ اسے حرمت کا علم نہ تھا تو ان کے درمیان تفریق کر دی جائے۔ ان حالات میں جو کچھ عورت نے وصول کر لیا وہ

1 سنن أبي داود، الطلاق، حديث: 2300.

اسی کا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں، پھر کہا کہ اس کے لیے مہر ہے۔

٥٣٤٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ. [راجع: ٢٢٣٧]

[5346] حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت، کاہن کی اجرت اور بدکار عورت کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

٥٣٤٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِينَ. [راجع: ٢٠٨٦]

[5347] حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جسم میں سرمہ بھرنے والی، جس کے جسم میں سرمہ بھرا جائے، سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت کی ہے۔ اسی طرح آپ نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے، نیز تصویر بنانے والوں پر بھی لعنت کی ہے۔

٥٣٤٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ. [راجع: ٢٢٨٣]

[5348] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(٥٢) بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا، وَكَيْفَ الدُّخُولُ؟ أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمَسِيسِ

باب: 52- جس عورت سے ملاپ کیا گیا ہو اس کا حق مہر، دخول کیا ہوتا ہے؟ اور جس نے دخول یا مس سے پہلے طلاق دی

٥٣٤٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» فَأَبَيَا، فَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ

[5349] حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے قبیلۂ بنوعجلان کے میاں بیوی دونوں کے درمیان علیحدگی کرادی تھی اور فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا

أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: فِي الْحَدِيثِ شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ، قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ: مَالِي؟ قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ». [راجع: ٥٣١١]

تم میں سے کوئی اپنی بات سے رجوع کرتا ہے؟'' لیکن دونوں نے اس بات سے انکار کردیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے کیا تم دونوں میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟'' ان دونوں نے پھر انکار کردیا تو نبی ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کرا دی۔ ایوب نے بیان کیا مجھے عمرو بن دینار نے کہا کہ اس حدیث میں ایک مزید بات ہے، میں نے تمھیں وہ بیان کرتے نہیں دیکھا۔ وہ یہ ہے کہ شوہر نے کہا تھا کہ ایسے حالات میں میرے مال کا کیا بنے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے کوئی مال وغیرہ نہیں۔ اگر تو سچا ہے تو اس سے خلوت کر چکا ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو وہ مال تجھے بدرجہ اولی نہیں ملنا چاہیے۔''

(٥٣) بَابُ الْمُتْعَةِ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا

باب: 53- جس عورت کا حق مہر طے نہ ہوا تو اسے رواداری کے طور پر کچھ نہ کچھ دینا

لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا۟ لَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿بَصِيرٌ﴾ [البقرة: ٢٣٦، ٢٣٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا حق مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں (ہاں انھیں دستور کے مطابق کچھ خرچہ ضرور دو......)''

وَقَوْلِهِ: ﴿وَلِلْمُطَلَّقَٰتِ مَتَٰعٌۢ بِٱلْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى ٱلْمُتَّقِينَ ۝ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ [البقرة: ٢٤١، ٢٤٢]

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مطلقہ عورتوں کو بھی دستور کے مطابق نان ونفقہ ضرور دینا چاہیے، متقی لوگوں پر یہ بھی حق ہے، اسی طرح اللہ اپنے احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔''

وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا.

نبی ﷺ نے لعان میں اس قسم کے ساز وسامان کا کوئی ذکر نہیں فرمایا، جب آپ کے سامنے لعان کے موقع پر خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔

٥٣٥٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

[5350] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ

عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَالِي؟ قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَذَاكَ أَبْعَدُ، وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا». [راجع: ٥٣١١]

نبی ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے فرمایا: ''تمھارا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ البتہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ اب اس عورت پر تمھارا کوئی حق نہیں۔'' شوہر نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے مال کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اب تیرے لیے کوئی مال نہیں، اس لیے کہ اگر تو نے تہمت لگانے میں سچائی سے کام لیا تو وہ مال بیوی کی شرمگاہ حلال سمجھنے کی وجہ سے ختم ہوگیا اور اگر تو نے اس کے متعلق جھوٹ کہا ہے تو وہ مال تیرے لیے اس سے بھی بعید ہوا۔''

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

69 - كِتَابُ النَّفَقَاتِ

اخراجات سے متعلق احکام و مسائل

(١)وَ[بَابُ] فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

باب:1-اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ ٱلْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلْـَٔايَٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ○ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْـَٔاخِرَةِ﴾ [البقرة: ٢١٩، ٢٢٠]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور آپ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ آپ ان سے کہہ دیں کہ جو کچھ بھی ضرورت سے زائد ہو۔ اسی انداز سے اللہ تمھارے لیے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا و آخرت دونوں کے بارے میں غور وفکر کرو۔''

وَقَالَ الْحَسَنُ: ﴿ٱلْعَفْوَ﴾: الْفَضْلَ.

حسن بصری نے کہا کہ العفو سے مراد ضروریات سے زائد مال ہے۔

٥٣٥١ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ: فَقُلْتُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً» [راجع: ٥٥].

[5351] حضرت عبداللہ بن یزید انصاری حضرت ابو مسعود انصاری ؓ سے روایت کرتے ہیں (عبداللہ بن یزید کہتے ہیں) کہ میں نے (حضرت ابومسعود ؓ سے) پوچھا: کیا (آپ یہ حدیث) نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو یہ خرچ کرنا اس کے لیے صدقہ ہوگا۔''

٥٣٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ

[5352] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ». [راجع: ٤٦٨٤]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔''

٥٣٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلسَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ». [انظر: ٦٠٠٦، ٦٠٠٧]

[5353] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بیوگان اور مساکین کا خدمت گار ہے وہ مجاہد فی سبیل اللہ یا رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔''

٥٣٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ: لِي مَالٌ، أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ، وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ، وَلَعَلَّ اللهَ يَرْفَعُكَ، يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ، وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُونَ». [راجع: ١٢٩٥]

[5354] حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ میں اس وقت مکہ مکرمہ میں بیمار تھا۔ میں نے (آپ ﷺ سے) عرض کی: میرے پاس مال ہے، کیا میں سارے مال کی وصیت کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: آدھے مال کی کر دوں؟'' آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تہائی کی کر دو لیکن تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے ورثاء کو مال دار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں محتاج وتنگدست چھوڑ دو وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور جو بھی تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو گے وہ تمھارے لیے صدقہ ہوگا یہاں تک کہ اس لقمے پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھنے کے لیے اٹھاؤ گے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں زندہ رکھے گا۔ تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسرے نقصان اٹھائیں گے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے متعلق جو امید ظاہر کی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے پورا کر دکھایا، رسول اللہ ﷺ

کے بعد وہ عرصہ دراز تک زندہ رہے آپ نے عراق اور دیگر ممالک فتح کیے، آپ کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت فوائد حاصل ہوئے اور کفار کو مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ 55 ہجری میں وفات پائی، مروان بن حکم نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور مدینہ طیبہ میں دفن ہوئے۔ رضی اللہ عنہ

(٢) بَابُ وُجُوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ

باب:2- اہل وعیال پر خرچ کرنا واجب ہے

٥٣٥٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ».

تَقُولُ الْمَرْأَةُ: إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي، وَيَقُولُ الْعَبْدُ: أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي، وَيَقُولُ الِابْنُ: أَطْعِمْنِي، إِلَى مَنْ تَدَعُنِي؟ فَقَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: لَا، هٰذَا مِنْ كِيسِ أَبِي هُرَيْرَةَ. [راجع: ١٤٢٦]

[5355] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو دینے والے کو مال دار چھوڑے۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور خرچ کی ابتدا ان سے کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو۔''

عورت کا مطالبہ برحق ہے کہ مجھے کھانا دے یا طلاق دے کر فارغ کر۔ غلام کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا دو اور مجھ سے کام لو۔ بیٹا بھی کہہ سکتا ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ، آپ مجھے کس کے حوالے کر رہے ہیں؟ لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابو ہریرہ! (حدیث کا آخری حصہ) آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ ابو ہریرہ کی اپنی سمجھ سے ہے۔

٥٣٥٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ». [راجع: ١٤٢٦]

[5356] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین خیرات وہ ہے جسے دینے پر آدمی مال دار ہی رہے اور خرچ کرنے کی ابتدا ان سے کرو جو تمھارے زیر کفالت ہیں۔''

(٣) بَابُ حَبْسِ الرَّجُلِ قُوتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ، وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ؟

باب:3- گھر والوں کے لیے سال بھر کا خرچ جمع کرنا، اور اہل خانہ پر خرچ کیسے کیا جائے؟

٥٣٥٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: قَالَ لِي مَعْمَرٌ: قَالَ لِيَ الثَّوْرِيُّ: هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: فَلَمْ يَحْضُرْنِي، ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوتَ سَنَتِهِمْ. [راجع: ٢٩٠٤]

[5357] حضرت معمر بن راشد سے روایت ہے کہ مجھے سفیان ثوری نے کہا: تم نے اس آدمی کے متعلق کچھ سنا ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے سال یا اس کے کچھ حصے کا خرچ جمع کر لیتا ہے؟ معمر نے کہا: مجھے اس وقت اس کا جواب یاد نہ آیا۔ پھر مجھے حدیث یاد آ گئی جو ہمیں ابن شہاب زہری نے بیان کی تھی، انھیں حضرت مالک بن اوس نے اور ان سے حضرت عمر ؓ نے بیان کیا تھا کہ نبی ﷺ بنو نضیر کے باغات کی کھجوریں فروخت کرتے تھے اور اپنے اہل خانہ کے لیے سال بھر کا خرچ جمع کر لیتے تھے۔

٥٣٥٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ - وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ - فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ، قَالَ: فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا فَجَلَسُوا، ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَأُ قَلِيلًا، فَقَالَ لِعُمَرَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا، فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا، فَقَالَ الرَّهْطُ - عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ - : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ. فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدُوا، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا

[5358] حضرت امام ابن شہاب زہری ؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی جبکہ (اس سے پہلے) محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا تھا، پھر میں خود حضرت مالک بن اوس کے پاس گیا اور ان سے اس حدیث کی بابت پوچھا تو حضرت مالک بن اوس بن حدثان نے کہا کہ میں حضرت عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس دوران میں ان کے چوکیدار جناب یرفأ ان کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد ؓ اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ انھیں اندر آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ہاں انھیں اجازت ہے، چنانچہ انھیں اجازت دی گئی تو وہ اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت یرفأ نے تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمر ؓ کے پاس آ کر عرض کیا: آپ حضرت علی اور حضرت عباس ؓ کو اندر آنے کی اجازت دیتے ہیں؟ حضرت عمر ؓ نے انھیں بھی اندر بلانے کے لیے فرمایا۔ یہ حضرات بھی اندر آئے، سلام کہا اور بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حضرت عباس ؓ نے کہا: امیر المومنین! میرے اور حضرت علی کے درمیان

نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَفْسَهُ؟ قَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، قَالَ اللهُ: ﴿وَمَآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْهُمْ فَمَآ أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿قَدِيرٌ﴾ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ، فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ، فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ. ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ - وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا؟ وَاللهُ يَعْلَمُ، أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ، فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ

فیصلہ کر دیں۔ حضرت عثمان اور دوسرے صحابۂ کرام ؓ نے بھی کہا: امیر المومنین! ان کا فیصلہ کر دیں اور انھیں اس الجھن سے نجات دلائیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ذرا صبر کریں، جلدی سے کام نہ لیں۔ میں تمھیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا تمھیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کا اشارہ اپنی ذات کی طرف تھا۔ مجلس میں موجود صحابۂ کرام ؓ نے اس کی تصدیق کی کہ واقعی آپ نے فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمر حضرت علی اور حضرت عباس ؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے بھی تصدیق کی کہ آپ ﷺ نے واقعی یہ فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اب میں اس معاملے میں آپ سے بات کرتا ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس مالِ فے کو اپنے رسول ﷺ کے لیے خاص فرمایا اور آپ کے علاوہ کسی کو یہ مال نہیں دیا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان سے دلوایا ہے جس پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے......'' لہٰذا یہ تمام اموال رسول اللہ ﷺ کے لیے تھے، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تمھیں نظر انداز کر کے ان کو اپنے لیے خاص نہیں کر لیا تھا اور نہ تمھارا حصہ کم کر کے اپنی ذات کے لیے مخصوص کیا تھا بلکہ آپ ﷺ نے وہ اموال تمھیں دیے اور تم میں صرف کر دیے حتی کہ ان میں سے یہ مال باقی رہ گیا ہے۔ اس سے رسول اللہ ﷺ اپنے اہل خانہ کے لیے سال بھر کا خرچ لیتے اور جو باقی رہ جاتا اسے اللہ کی راہ میں مصالح المسلمین کے لیے خرچ کر دیتے، زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کا یہی معمول

وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَى هٰذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلْتُ بِهِ فِيهَا مُنْذُ وُلِّيتُهَا، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذٰلِكَ، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا، فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا.

[راجع: ٢٩٠٤]

رہا۔ میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم اس کو جانتے ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں ہمیں یہ معلوم ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس ؓ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: میں تمھیں بھی اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمھیں بھی یہ بات معلوم ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، ہم یہ بات جانتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں اور انھوں نے اس جائیداد کو اپنے قبضے میں لے لیا اور اس میں اس طرح عمل کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ پھر آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس ؓ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: آپ دونوں اس وقت سمجھتے تھے کہ ابوبکر نے ایسے کیا ویسے کیا، اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ اس معاملے میں انتہائی مخلص، راست باز، نیکوکار اور حق کے پیروکار تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر ؓ کو وفات دی تو اب میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ کا جانشین ہوں اور عرصہ دو سال تک میں نے اس جائیداد کو اپنے قبضے میں لیے رکھا اور اس کے متعلق وہی کرتا رہا جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ کرتے رہے، پھر تم دونوں میرے پاس آئے۔ تم دونوں کی بات بھی ایک تھی اور معاملہ بھی ایک ہی تھا۔ آپ آئے اور اپنے بھتیجے کی وراثت کا مطالبہ کیا اور انھوں نے اپنی بیوی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے طلب کیا۔ میں نے اس وقت بھی کہا تھا: اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ جائیداد اس شرط پر تمھارے حوالے کرتا ہوں کہ اللہ کا عہد واجب ہوگا، وہ یہ کہ آپ دونوں بھی اس جائیداد میں وہی طرز عمل اختیار کریں جو رسول اللہ ﷺ کا تھا اور جس کے مطابق ابوبکر ؓ نے عمل کیا تھا۔ اور میں نے بھی جب سے اس نظام حکومت کو سنبھالا ہے اس کے مطابق

طرزِ عمل اختیار کیا۔ اگر تمھیں یہ شرط منظور ہو تو ٹھیک بصورت دیگر تم مجھ سے اس معاملے میں گفتگو نہ کرو۔ اس وقت آپ لوگوں نے کہا: آپ ان شرائط کے مطابق یہ جائیداد ہمارے حوالے کر دیں، چنانچہ میں نے ان شرائط کے مطابق وہ جائیداد تمھارے حوالے کر دی۔ ساتھیو! میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا میں نے انھی شرائط کے مطابق وہ جائیداد ان کے حوالے کی تھی؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس ؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں آپ حضرات کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا میں نے وہ جائیداد انھی شرائط کے مطابق تمھارے حوالے کی تھی؟ دونوں حضرات نے فرمایا: جی ہاں، پھر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: کیا آپ اس فیصلے کے سوا کوئی دوسرا فیصلہ چاہتے ہیں؟ مجھے اس ذات کی قسم جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں اس کے سوا کوئی دوسرا فیصلہ قیامت تک نہیں کر سکتا، اب اگر آپ حضرات یہ ذمہ داری پوری کرنے سے قاصر ہیں تو آپ مجھے وہ جائیداد واپس کر دیں، میں اس کا بندوبست خود ہی کر لوں گا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ نے اس عنوان اور پیش کردہ حدیث سے ان حضرات کی تردید کی ہے جو کہتے ہیں کہ طعام کا ذخیرہ کرنا توکل کے خلاف ہے، لہذا یہ ناجائز ہے۔ جب سید المتوکلین ﷺ اپنے اہل و عیال کے لیے طعام ذخیرہ کرتے تھے تو اس کے جواز میں کیا شبہ ہو سکتا ہے اور ایسا کرنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ یہ تو خالص ایک انتظامی معاملہ ہے جس سے گھر کا نظام چلانا مقصود ہے، رسول اللہ ﷺ کی فراخدلی اور سخاوت اس حد تک تھی کہ بعض اوقات سال بھر کا یہ اندوختہ سال پورا ہونے سے پہلے پہلے ختم ہو جاتا کیونکہ وہ ضرورتمندوں کو دے دیتے، پھر گھر کا نظام چلانے کے لیے کسی سے ادھار لیتے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر کے آخری حصے میں ایک یہودی سے چند وسق جو لیے اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی، لیکن سانسوں نے وفا نہ کی، ادائیگی سے پہلے ہی آپ کو اللہ کی طرف سے بلاوا آ گیا تو حضرت ابوبکر ؓ نے یہودی کو جو کی ادائیگی کر کے وہ زرہ واپس لی اور سیدنا علی ؓ کے حوالے کی ﷺ۔

(٤) بَابُ نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا، وَنَفَقَةِ الْوَلَدِ

باب: 4- اگر بیوی کا شوہر غائب ہو تو وہ خرچ کیونکر پورا کرے اور اولاد کے خرچ کا بیان

٥٣٥٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ، عِيَالَنَا؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ». [راجع: ٢٢١١]

[5359] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ہند بنت عتبہ ؓ (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! ابو سفیان انتہائی بخیل آدمی ہیں، کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں (ان کے علم کے بغیر) ان کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، مگر ایسا دستور کے مطابق ہونا چاہیے۔''

٥٣٦٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ». [راجع: ٢٠٦٦]

[5360] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کی کمائی سے فی سبیل اللہ خرچ کر دے تو اسے بھی آدھا ثواب ملتا ہے۔''

(٥) بَابٌ: ﴿وَٱلْوَٰلِدَٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ ٱلرَّضَاعَةَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿بَصِيرٌ﴾ [البقرة: ٢٣٣] وَقَالَ: ﴿وَحَمْلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهْرًا﴾ [الأحقاف: ١٥] وَقَالَ: ﴿وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُۥٓ أُخْرَىٰ لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِۦ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُۥ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا﴾ [الطلاق: ٦، ٧]

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ (یہ مدت) اس کے لیے ہے جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے۔'' اور ''اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے۔'' نیز ''اگر تم میاں بیوی آپس میں تنگی اور ضد کرو گے تو بچے کو دودھ کوئی دوسری عورت پلائے گی۔ صاحب وسعت کو اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرنا چاہیے اور جس کی آمدنی کم ہو اسے چاہیے کہ اللہ نے اسے جتنا دیا ہے اس میں سے خرچ کرے.....'' کا بیان

وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: نَهَى اللهُ تَعَالَى أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا، وَذٰلِكَ أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ: لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ، وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا، فَلَيْسَ لَهَا

امام زہری ؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ماں، بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ماں کہہ دے: میں بچے کو دودھ نہیں پلاؤں گی، حالانکہ ماں کا دودھ بچے کے لیے غذا کے اعتبار

أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللهُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ، فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ، فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ.
﴿فِصَالُهُ﴾: فِطَامُهُ.

سے زیادہ بہتر ہے اور وہ اپنے بچے پر زیادہ مہربان ہوتی ہے اور دوسرے کے مقابلے میں وہ زیادہ نرم خو ہوتی ہے، لہٰذا اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس وقت دودھ پلانے سے انکار کرے جبکہ بچے کا والد اپنی طرف سے اسے نان ونفقہ دینے کے لیے تیار ہو جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیا ہے۔ اسی طرح باپ اپنے بچے کی وجہ سے اس کی ماں کو نقصان نہ پہنچائے۔ اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ باپ، بچے کی ماں کو دودھ پلانے سے منع کر دے اور خواہ مخواہ کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کرے، البتہ اگر ماں باپ دونوں اپنی خوشی اور مشورے سے کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کر دیں تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں ہوگا۔ اور اگر والد اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورے سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو بھی ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ فصال کے معنی ہیں: دودھ چھڑانا۔

(٦) بَابُ عَمَلِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

باب: 6- عورت کا اپنے شوہر کے گھر میں کام کاج کرنا

٥٣٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى، - وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ - فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ، قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ: «عَلَى مَكَانِكُمَا»، فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا: إِذَا

[5361] حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔ انھیں اطلاع ملی تھی کہ آپ ﷺ کے پاس قیدی عورتیں آئی ہوئی ہیں۔ لیکن انھیں آپ سے ملاقات کرنے کا اتفاق نہ ہوا، اس لیے حضرت عائشہ ؓ سے ذکر کیا۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ ؓ نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ حضرت علی ؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے۔ ہم نے اٹھنے کا ارادہ

أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا - أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا - فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ». [راجع: ٣١١٣]

کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ پر رہو'' چنانچہ آپ میرے اور سیدہ فاطمہ ؓ کے درمیان بیٹھ گئے حتی کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی، پھر آپ نے فرمایا: ''میں تمھیں ایسی بات نہ بتاؤں جو تمھاری طلب کردہ چیز سے بہتر ہو۔ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمھارے لیے غلام لونڈی سے بہتر ہوگا۔''

فائدہ: تسبیح وتحمید میں بہت ثواب ہے، ممکن ہے کہ وظیفہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ایسی طاقت پیدا کردے کہ خادمہ کی ضرورت ہی نہ رہے اور خادمہ کی نسبت گھر کے کام سرانجام دینے زیادہ آسان ہو جائیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر کی یہ حالت ہے تو دوسری عورتوں کی کیا حیثیت ہے کہ وہ اپنے آپ کو خاندانی خیال کر کے گھریلو کام کو اپنے لیے عار محسوس کریں اور انھیں بجالانے میں ذلت سمجھیں۔ واللہ أعلم.

(٧) بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ

باب: 7- عورت کے لیے خادم کا بندوبست کرنا

٥٣٦٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ مُجَاهِدًا: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ؟ تُسَبِّحِينَ اللهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدِينَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ».

[5362] حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے ایک خادمہ دینے کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں اس سے بہتر کی خبر نہ دوں؟ (وہ یہ ہے کہ) سوتے وقت 33 مرتبہ سبحان اللہ کہو، 33 مرتبہ الحمد للہ کہو اور 34 مرتبہ اللہ اکبر کہو۔''

ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ، قِيلَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ. [راجع: ٣١١٣]

راویٔ حدیث حضرت سفیان کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک 34 مرتبہ ہے۔ (حضرت علی ؓ نے فرمایا:) میں نے اس کے بعد ان (تسبیحات) کو کبھی ترک نہیں کیا، کسی نے ان سے پوچھا: صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا تھا؟ انھوں نے فرمایا: (میں نے) صفین کی رات بھی ان کی پابندی کی تھی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے ذمے گھریلو کام کاج کے لیے کسی نوکرانی کا بندوبست کرنا ضروری نہیں کیونکہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی قسم کا مطالبہ نہیں کیا، حالانکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گھریلو کام کاج کی وجہ سے سخت آزمائش سے دوچار تھیں، اگر یہ امر واجب ہوتا تو آپ ضرور حکم دیتے، آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق مہر کے متعلق ضرور کہا تھا کہ وہ پہلے ادا کر دیں، حالانکہ اسے مؤخر بھی کیا جا سکتا تھا بشرطیکہ بیوی رضا مند ہو۔ لیکن اگر خادم کا بندوبست کرنا خاوند کے ذمے ہوتا تو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کا ضرور مطالبہ کرتے۔ گھریلو کام کاج کی بجا آوری عورت کی ذمہ داری ہے جبکہ گھر سے باہر کی خدمات خاوند کے ذمے ہیں، ہاں اگر عورت کمزور ہے اور وہ گھر کا کام نہیں کر سکتی تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اس کا بندوبست کرے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ان عورتوں سے حسن معاشرت کا مظاہرہ کرو۔"[1] اگر کوئی خاوند ضرورت کے باوجود گھر کا نظام چلانے کے لیے کوئی بندوبست نہیں کرتا تو گویا وہ حسن معاشرت سے راہ فرار اختیار کرتا ہے۔ اس واقعہ سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ گھر کے داخلی امور بیوی کے ذمہ ہیں اور بیرونی معاملات و خدمات کی بجا آوری خاوند کی ڈیوٹی ہے۔ واللہ أعلم.

(٨) بَابُ خِدْمَةِ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ

باب: 8- مرد کا گھریلو کام کاج میں اہل خانہ کا ہاتھ بٹانا

٥٣٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ. [راجع: ٦٧٦]

[5363] حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ گھر کے کام کیا کرتے تھے، پھر جب آپ اذان سنتے تو فوراً باہر چلے جاتے۔

فائدہ: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ گھریلو زندگی میں انسان کو اپنے اہل خانہ کی مدد کرنی چاہیے یہ ہمارے رسول ﷺ کی سنت ہے۔ جو لوگ گھر میں بچھے بچھائے بستر پر بیٹھ کر انتظار کرتے ہیں کہ ہمارے حضور تیار شدہ کھانا پیش کیا جائے اور ہر کام میں دوسروں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں وہ زیرک اور دانا نہیں ہیں، ایسے لوگوں کی صحت بھی خراب رہتی ہے اور دوران سفر انھیں سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، اس لیے انسان کو چاہیے کہ اپاہج بننے کی بجائے اپنے گھر میں اہل خانہ کے ساتھ تعاون کرے اور ان کا ہاتھ بٹائے۔ واللہ المستعان.

1 النسآء 19:4.

(٩) بَابُ إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ

باب: 9- اگر مرد خرچ نہ کرے تو ایسے حالات میں عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے دستور کے مطابق اتنا لے لے جو اس کے اور اس کے بچوں کے لیے کافی ہو

٥٣٦٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَقَالَ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ.

[راجع: ٢٢١١]

[5364] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ہند بنت عتبہ ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! بلاشبہ ابوسفیان ؓ بخیل آدمی ہیں اور مجھے اتنا مال نہیں دیتے جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو الا یہ کہ میں کچھ مال ان کی لاعلمی میں لے لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دستور کے مطابق اتنا مال لے سکتی ہو جو تمہیں اور تمھاری اولاد کو کافی ہو۔''

(١٠) بَابُ حِفْظِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ

باب: 10- عورت کا اپنے شوہر کے مال کی اور جو وہ اخراجات کے لیے دے اس کی حفاظت کرنا

٥٣٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ. وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ - وَقَالَ الْآخَرُ: صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ - أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ».

وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٤٣٤]

[5365] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں۔'' ایک روایت میں ہے کہ ''قریش کی نیک اور بھلی عورتیں بچے پر اس کے بچپن میں سب سے زیادہ مہربان اور اپنے شوہر کے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔''

حضرت معاویہ اور حضرت ابن عباس ؓ سے بھی نبی ﷺ کی حدیث بیان کی جاتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں قریشی عورتوں کی دو صفات بیان ہوئی ہیں: ایک تو وہ بچے کے لیے بچپن میں بہت مہربان ہوتی ہیں۔ دوسرے وہ اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ مقاصد نکاح میں سب سے زیادہ اہم یہی دو مقاصد ہیں، انھی سے تدبیر منزل اور نظام خانہ داری وابستہ ہے، لہٰذا مستحب ہے کہ نکاح کے لیے ایسی عورت کا انتخاب کیا جائے جس میں یہ دو اوصاف پائے جاتے ہوں۔

(١١) بَابُ كِسْوَةِ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ

باب:11-عورت کولباس دستور کے مطابق دینا چاہیے

٥٣٦٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي. [راجع: ٢٦١٤]

[5366] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے ایک ریشمی دھاری دار حلہ دیا۔ میں نے اسے خود پہن لیا۔ پھر میں نے آپ کے چہرۂ مبارک پر ناراضی کے اثرات دیکھے تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کردیا۔

(١٢) بَابُ عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ

باب:12- بچوں کے معاملے میں بیوی کا اپنے شوہر سے تعاون کرنا

٥٣٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ [عَنْهُمَا] قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ - أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ - فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا: فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟» قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ. فَقَالَ: «بَارَكَ اللهُ لَكَ، أَوْ

[5367] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب میرے والد گرامی شہید ہوئے تو انھوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑیں۔ میں نے ایک شوہر دیدہ عورت سے نکاح کیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے جابر! کیا تم نے شادی کرلی ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”کنواری سے یا بیوہ سے؟“ میں نے کہا: بیوہ سے نکاح کیا ہے، آپ نے فرمایا: ”کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی، تم اس سے دل لگی کرتے وہ تم سے اپنا دل بہلاتی، تم اسے ہنساتے اور وہ تمھیں ہنساتی؟“ میں نے عرض کی: (میرے والد گرامی) حضرت عبداللہ ؓ شہید ہوگئے اور اپنے پیچھے کچھ بیٹیاں چھوڑ گئے۔ میں نے اس

خَيْرًا» . [راجع: ٤٤٣]

بات کو پسند نہ کیا کہ ان کے پاس ان جیسی (کوئی ناتجربہ کار) لے آؤں، اس لیے میں نے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگہداشت اور اصلاح کرتی رہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تمھیں برکت دے یا تمھیں بھلائی نصیب کرے۔''

(١٣) بَابُ نَفَقَةِ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ

باب: 13- تنگ دست کا اپنے اہل خانہ پر خرچ کرنا

٥٣٦٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ: «وَلِمَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «فَأَعْتِقْ رَقَبَةً». قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي، قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ». قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا»، قَالَ: لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» قَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: «تَصَدَّقْ بِهٰذَا»، قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، قَالَ: «فَأَنْتُمْ إِذًا». [راجع: ١٩٣٦]

[5368] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا: میں تو ہلاک ہو گیا ہوں آپ نے دریافت فرمایا: ''کیوں کیا ہوا؟'' اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہم بستری کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر ایک غلام آزاد کر دو۔'' اس نے کہا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔'' اس نے کہا: مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاؤ۔'' اس نے کہا: میں اتنا سامان نہیں پاتا۔ اس دوران میں نبی ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو آپ نے پوچھا: ''سوال کرنے والا کہاں ہے؟'' عرض کیا: میں یہاں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کھجوروں کا ٹوکرا صدقہ کر دو۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! جو ہم سے زیادہ محتاج ہیں ان پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو ہم سے زیادہ محتاج ہو۔ یہ سن کر نبی ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے، پھر فرمایا: ''تم ہی اس وقت زیادہ حق دار ہو۔''

(١٤) بَابٌ: ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ [البقرة: ٢٣٣] وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ؟ ﴿وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ﴾ الْآيَةَ. [النحل: ٧٦]

باب: 14- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''وارث پر بھی یہی لازم ہے۔'' نیز بچے کو دودھ پلانے میں کیا عورت پر بھی کچھ ذمہ داری ہے؟ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ دو آدمی ہیں، ان میں سے ایک گونگا ہے.....'' کا بیان

٥٣٦٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ، قَالَ: «نَعَمْ، لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ». [راجع: ١٤٦٧]

[5369] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آیا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے بیٹوں پر خرچ کرنے سے مجھے کوئی ثواب ملے گا؟ میں انھیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتی، آخر وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! تمھیں ہر اس چیز کا اجر ملے گا جو تم ان پر خرچ کرو گی۔''

٥٣٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَتْ هِنْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِينِي وَبَنِيَّ؟ قَالَ: «خُذِي بِالْمَعْرُوفِ». [راجع: ٢٢١١]

[5370] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ کے رسول! ابو سفیان بہت بخیل آدمی ہے۔ کیا مجھ پر گناہ ہوگا کہ میں اس کے مال سے اتنا لے لوں جو مجھے اور میرے بیٹوں کو کافی ہو؟ آپ نے فرمایا: ''دستور کے مطابق بقدر کفایت لے سکتی ہو۔''

(١٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ».

باب: 15- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''جو کوئی (قرض وغیرہ کا) بوجھ یا لاوارث بچے چھوڑ کر مرے تو ان کا بندوبست میرے ذمے ہے'' کا بیان

٥٣٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

[5371] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: «هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؟» فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ»، فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ: «أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ». [راجع: ٢٢٩٨]

پر قرض ہوتا تو آپ دریافت فرماتے: ''مرنے والے نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟'' اگر بتایا جاتا کہ اس نے اتنا ترکہ چھوڑا ہے جس سے قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپ اس کا جنازہ پڑھتے بصورت دیگر آپ دوسرے مسلمانوں سے فرماتے: ''تم خود ہی اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔'' پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کے دروازے کھول دیے تو آپ نے فرمایا: ''میں اہل ایمان سے خود ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں، اس لیے ان میں سے جب کوئی وفات پا جائے اور قرض چھوڑے تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور اگر کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔''

(١٦) بَابُ الْمَرَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ

باب: 16- لونڈیاں وغیرہ بھی دودھ پلا سکتی ہیں

٥٣٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، انْكِحْ أُخْتِي ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: «وَتُحِبِّينَ ذٰلِكِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي، فَقَالَ: «إِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَوَاللهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: «ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلَا

[5372] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام المومنین ام حبیبہ ؓ سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو اسے پسند کرتی ہے؟'' میں نے کہا: ہاں، اب بھی میں کوئی تنہا تو آپ کے عقد میں نہیں ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی بھلائی میں میرا شریک ہو تو وہ میری بہن ہو۔ آپ نے فرمایا: ''وہ تو میرے لیے حلال نہیں'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! واللہ! ہمیں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی دُرّہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ام سلمہ کی بیٹی؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر وہ میرے زیر پرورش نہ ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ

تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ». | پلایا تھا، لہٰذا تم مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کیا کرو۔"

وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ عُرْوَةُ: ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ. [راجع: ٥١٠١] | ایک روایت میں ہے کہ ثویبہ کو ابولہب نے آزاد کیا تھا۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

70 - كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

کھانوں سے متعلق احکام ومسائل

(١) وَ[بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿كُلُواْ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقۡنَٰكُمۡ﴾ الْآيَةَ [البقرة: ١٧٢] وَقَوْلِهِ: ﴿أَنفِقُواْ مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبۡتُمۡ﴾ [البقرة: ٢٦٧] وَقَوْلِهِ: ﴿كُلُواْ مِنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَٱعۡمَلُواْ صَٰلِحًاۖ إِنِّي بِمَا تَعۡمَلُونَ عَلِيمٞ﴾ [المؤمنون: ٥١]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''ہم نے تمھیں جو پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ۔'' نیز فرمان الٰہی: ''جو تم نے پاک کمائی کی ہے اس میں سے خرچ کرو۔'' اور فرمان الٰہی: ''پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو، یقیناً میں اسے جو تم کرتے ہو، خوب جاننے والا ہوں'' کا بیان

٥٣٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ». قَالَ سُفْيَانُ: وَالْعَانِي: الْأَسِيرُ.

[راجع: ٣٠٤٦]

[5373] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی تیمار داری کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ۔'' (راویٔ حدیث) حضرت سفیان نے کہا: (حدیث میں لفظ) العاني سے مراد قیدی ہے۔

٥٣٧٤ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ.

[5374] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے اہل و عیال نے تین دن متواتر کبھی کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا حتی کہ آپ کی روح قبض ہو گئی۔

٥٣٧٥ - وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ، فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ»، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: «عُدْ فَاشْرَبْ يَا أَبَا هِرٍّ»، فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ: «عُدْ» فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ، قَالَ: فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ: تَوَلَّى ذٰلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ، وَاللهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ. قَالَ عُمَرُ: وَاللهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ. [انظر: ٦٢٤٦، ٦٤٥٢]

[5375] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے ایک دن سخت بھوک لگی تو میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اوران سے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھنا چاہی۔ انھوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی، پھر اپنے گھر میں داخل ہوگئے۔ میں تھوڑی دور گیا تو بھوک کی وجہ سے منہ کے بل گر پڑا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! لبیک وسعدیک۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کر دیا۔ آپ سمجھ گئے کہ میں کس تکلیف میں مبتلا ہوں۔ پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لیے دودھ کے پیالے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے اس میں سے کچھ دودھ پیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! دوبارہ پیو۔'' میں نے دوبارہ پیا۔ آپ نے فرمایا: ''اور پیو۔'' میں نے خوب پیا یہاں تک کہ میرا پیٹ بے پر تیر کی طرح سیدھا ہوگیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اوران سے اپنا سارا واقعہ بیان کیا اور کہا: اے عمر! اللہ تعالیٰ نے مجھے اس ہستی کے حوالے کر دیا جو تم سے زیادہ حق دار تھے۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ سے ایک آیت کے متعلق پوچھا تھا، حالانکہ میں اسے تم سے زیادہ بہتر طریقے سے پڑھ سکتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں نے تجھے اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا تو مجھے سرخ اونٹ ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

فائدہ: مذکورہ تینوں احادیث میں اگرچہ انواع طعام کا ذکر نہیں، تاہم طعام کے احوال اور اس کی صفات کا ذکر ضرور ہے، عنوان کے ساتھ ان احادیث کی یہی مطابقت ہے۔[1]

[1] فتح الباري: 645/9.

(٢) بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

باب: 2- کھانے پر بسم اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا

٥٣٧٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا غُلَامُ سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ»، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ.

[انظر: ٥٣٧٧، ٥٣٧٨]

[5376] حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں صغرسنی میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں زیر پرورش تھا، کھاتے وقت برتن میں میرا ہاتھ چاروں طرف گھوما کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''بیٹے! کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے تناول کرو۔'' اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھاتا رہا۔

فائدہ: اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو جب یاد آجائے اسی وقت بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ پڑھے، اس طرح آغاز میں بسم اللہ نہ پڑھنے کی تلافی ہوجاتی ہے۔[1] کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''دائیں ہاتھ سے کھاؤ'' وہ کہنے لگا میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا، حالانکہ وہ کھا سکتا تھا، رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''اچھا تو آئندہ دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکے گا۔'' اس کے بعد اس کا دایاں ہاتھ مفلوج ہوگیا۔[2] اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جھوٹ کی سزا دی، لہٰذا ہمیں دائیں ہاتھ سے کھانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

(٣) بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ

باب: 3- اپنے سامنے سے کھانا

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(کھانے سے پہلے) اللہ کا نام لیا کرو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔''

٥٣٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ - وَهُوَ ابْنُ أُمِّ

[5377] حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فرزند ہیں، انھوں نے کہا کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔ میں برتن کے چاروں طرف سے کھانے لگا تو

1 سنن أبي داود، الأطعمة، حديث: 3767. 2 صحيح مسلم، الأشربة، حديث: 5268.

سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ طَعَامًا فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلْ مِمَّا يَلِيكَ». [راجع: ٥٣٧٦]

رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اپنے آگے سے کھاؤ۔''

٥٣٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ: «سَمِّ اللهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ». [راجع: ٥٣٧٦]

[5378] ابونعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ کے ہمراہ آپ ہی کے زیر پرورش عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما بھی تھے تو آپ نے ان سے فرمایا: ''بسم اللہ پڑھو اور اپنے آگے سے کھاؤ۔''

فائدہ: کھانے کے آداب میں سے ہے کہ انسان اپنے سامنے سے کھائے ہاں، اگر کھانے مختلف اقسام کے ہوں تو جہاں سے چاہے اپنا من پسند کھانا کھا سکتا ہے، مذکورہ پابندی صرف اس صورت میں ہے جب کھانا ایک ہی طرح کا ہو۔

(٤) بَابُ مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً

باب: 4- اگر ساتھی برا محسوس نہ کرے تو برتن کے چاروں طرف ہاتھ بڑھانا

٥٣٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ.

[5379] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو اس کھانے پر مدعو کیا جو اس نے آپ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گیا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ برتن کے چاروں طرف سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر رہے تھے۔ حضرت انس نے کہا کہ اس دن سے کدو مجھے بہت پسند ہیں۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «كُلْ بِيَمِينِكَ». [راجع: ٢٠٩٢]

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔''

(٥) بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ

باب: 5- کھانے وغیرہ میں دائیں طرف سے شروع کرنا

٥٣٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ - وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هٰذَا - فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ. [راجع: ١٦٨]

[5380] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ممکن حد تک وضو کرنے، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں جانب (سے ابتدا کرنے) کو پسند کرتے تھے۔ راویٔ حدیث (شعبہ) جب واسط شہر میں تھے تو اس کو یوں بیان کرتے: ہر تکریم والے کام میں آپ ﷺ اپنی دائیں جانب سے ابتدا کرتے۔

(٦) بَابٌ: مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ

باب:6- پیٹ بھر کر کھانا تناول کرنا

٥٣٨١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِطَعَامٍ؟» قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: «قُومُوا»، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

[5381] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوطلحہ ؓ نے حضرت ام سلیم ؓ سے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی آواز میں نقاہت محسوس کرتا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ فاقے سے ہیں۔ کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ چنانچہ انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لیا اور اس کے ایک حصے میں روٹیاں لپیٹ دیں، پھر اسے میرے کپڑے کے نیچے میری بغل میں چھپا دیا اور اس کا کچھ حصہ (چادر کی طرح) مجھے اوڑھا دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ جب وہ لے کر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے ہمراہ صحابۂ کرام ؓ بھی تھے۔ میں ان حضرات کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کھانے کے لیے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا: ''اٹھو۔'' چنانچہ آپ وہاں سے روانہ ہوئے اور میں ان کے آگے آگے چلنے لگا۔ جب میں حضرت ابوطلحہ ؓ کے پاس پہنچا تو انھوں نے حضرت ام سلیم ؓ سے کہا: ام سلیم! رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں

سمیت تشریف لا رہے ہیں جبکہ ہمارے پاس کھانے کا اتنا انتظام نہیں جو سب کو کافی ہو سکے۔ حضرت ام سلیم ؓ نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔

قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ»، فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ»، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ» فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ»، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ ثَمَانُونَ رَجُلًا. [راجع: ٤٢٢]

اس کے بعد حضرت ابوطلحہ ؓ استقبال کے لیے نکلے اور رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی۔ آخر کار حضرت ابوطلحہ ؓ اور رسول اللہ ﷺ چلتے چلتے گھر میں داخل ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلیم ؓ سے فرمایا: ”اے ام سلیم! جو کچھ تمھارے پاس ہے اسے لے آؤ“ چنانچہ وہ وہی روٹیاں لے آئیں، پھر آپ ﷺ کے حکم سے ان کا چورا کرلیا گیا۔ حضرت ام سلیم ؓ نے اپنے گھی کے ڈبے سے اس پر گھی نچوڑ کر اس کا ملیدہ بنالیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی توفیق سے اس پر جو پڑھنا تھا پڑھا، اس کے بعد فرمایا: ”دس دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلاؤ۔“ چنانچہ دس صحابۂ کرام ؓ کو اجازت دی، وہ آئے اور شکم سیر ہوکر کھایا اور واپس چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”دس اور بلاؤ۔“ وہ آئے اور شکم سیر ہوکر کھایا اور باہر چلے گئے، پھر آپ نے دس صحابۂ کرام ؓ کو آنے کی دعوت دی۔ انھوں نے بھی سیر ہوکر کھایا اور واپس چلے گئے۔ پھر دس صحابۂ کرام ؓ کو بلایا، اس طرح تمام صحابۂ کرام ؓ نے پیٹ بھر کر کھایا۔ اس وقت اَسّی (80) کی تعداد میں صحابۂ کرام ؓ موجود تھے۔

٥٣٨٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَحَدَّثَ أَبُو عُثْمَانَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟» فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ

[5382] حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک سو تیس آدمی نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ”تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟“ اچانک ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا اس کے لگ بھگ آٹا تھا جسے گوندھ لیا گیا۔ اس دوران میں ایک دراز قد مشرک جس کے بال پراگندہ تھے اپنی بکریاں ہانکتا ہوا ادھر آ نکلا۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ”کیا تو فروخت

ﷺ: «أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ؟ أَوْ قَالَ: هِبَةٌ؟» قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ، قَالَ: فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ، فَأَمَرَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوَى، وَايْمُ اللهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ، ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ، فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ. [راجع: ٢٢١٦]

کرتا یا عطیہ دیتا ہے؟'' اس نے کہا: عطیہ نہیں بلکہ فروخت کرتا ہوں، چنانچہ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی۔ اسے ذبح کیا گیا تو آپ نے اس کی کلیجی بھونے کا حکم دیا۔ اللہ کی قسم! ایک سوتیس لوگوں کی جماعت میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جسے آپ ﷺ نے اس کلیجی کا ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو۔ جو وہاں موجود تھا اسے تو وہیں دے دیا گیا اور اگر وہ موجود نہ تھا تو اس کا حصہ محفوظ کر لیا گیا۔ پھر اس بکری کے گوشت کو پکا کر دو بڑے کونڈوں میں رکھا اور ہم سب نے اس میں سے پیٹ بھر کر کھایا، اس کے باوجود کونڈوں میں گوشت بچ گیا تو میں نے اسے اونٹ پر لاد لیا۔

فائدہ: اس حدیث سے پیٹ بھر کر کھانا ثابت ہوتا ہے اگرچہ کبھی کبھار بھوک برداشت کرنا افضل ہے، بہرحال پیٹ بھر کر کھانا اگرچہ مباح ہے لیکن اس کی ایک حد ہے، جب اس حد سے تجاوز ہو تو اسراف وفضول خرچی ہوگی، صرف اس حد تک کھائے کہ وہ اللہ کی اطاعت پر مددگار ثابت ہو اور اس سے جسم میں گرانی پیدا نہ ہو جو اللہ کی عبادت سے رکاوٹ کا باعث بنے۔[1] ہمارے رجحان کے مطابق شکم سیری کی حد یہ ہے کہ پیٹ کے تین حصے ہوں، ایک حصہ کھانے کے لیے، ایک پینے کے لیے اور ایک سانس کی آمدورفت کے لیے چھوڑ دیا جائے، اگر یہ معمول بنالیا جائے تو انسان توانا وتندرست رہے گا۔

٥٣٨٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالْمَاءِ. [انظر: ٥٤٤٢]

[5383] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے جب وفات پائی تو ان دنوں ہم کھجور اور پانی سے شکم سیر ہونے لگے تھے۔

(٧) بَابٌ: ﴿لَيْسَ عَلَى ٱلْأَعْمَىٰ حَرَجٌ﴾ [النور: ٦١] وَالنِّهْدُ وَالْاِجْتِمَاعُ عَلَى الطَّعَامِ.

باب: 7- ارشاد باری تعالیٰ: ''اندھے، پر کوئی حرج نہیں......'' نیز کھانے کے موقع پر اکٹھے ہونے اور اجتماع کرنے کا بیان

٥٣٨٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ

[5384] حضرت سوید بن نعمان ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف

---

1 فتح الباري: 654/9.

يَسَارٍ يَقُولُ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ - قَالَ يَحْيَى: وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ - دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

روانہ ہوئے۔ جب ہم صہباء مقام پر پہنچے...... (راویٔ حدیث) یحیٰی نے کہا: صہباء، خیبر سے نصف منزل پر واقع ہے...... رسول اللہ ﷺ نے وہاں پہنچ کر کھانا طلب فرمایا تو آپ کو ستو پیش کیے گئے۔ ہم نے انھیں پانی کے بغیر ہی کھا لیا، کھانے کے بعد آپ نے پانی طلب کیا، کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی پھر آپ نے ہمیں نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَبَدْءًا. [راجع: ٢٠٩]

سفیان نے کہا کہ میں نے اپنے استاد یحیٰی سے اس حدیث کو یوں سنا کہ آپ نے نہ تو ستو کھاتے وقت وضو کیا اور نہ کھانے سے فراغت کے بعد ہی اس کا اہتمام کیا۔

(٨) بَابُ الْخُبْزِ الْمُرَقَّقِ وَالْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ

باب:8- باریک چپاتی کھانا اور میز یا دسترخوان پر کھانا تناول کرنا

٥٣٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ خَبَّازٌ لَهُ فَقَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ خُبْزًا مُرَقَّقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللهَ. [انظر: ٥٤٢١، ٦٤٥٧]

[5385] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت انس ؓ کے پاس تھے۔ ان کے ہاں ان کا باورچی بھی تھا۔ انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کبھی میدے سے تیار شدہ باریک چپاتی نہیں کھائی اور نہ کبھی بھونی ہوئی بکری ہی تناول فرمائی حتی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

٥٣٨٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ - قَالَ عَلِيٌّ هُوَ الْإِسْكَافُ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ، وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ، وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ.

[5386] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ نبی ﷺ نے کبھی چھوٹی پیالی میں کھانا کھایا ہو اور نہ آپ کے لیے پتلی روٹی ہی پکائی جاتی تھی، نیز آپ نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا۔

قِيلَ لِقَتَادَةَ: فَعَلَامَ مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ. [انظر: ٥٤١٥، ٦٤٥٠]

(راویٔ حدیث) حضرت قتادہ سے کسی نے سوال کیا کہ صحابۂ کرام ؓ کس پر کھانا کھاتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ

نیچے بچھے ہوئے دستر خوان پر کھانا کھاتے تھے۔

فائدہ: "سُكُرُّجه" اس پیالی کو کہتے ہیں جس میں ہاضمے کے لیے جوارش وغیرہ رکھی جاتی تھی، رسول اللہ ﷺ بہت کم کھانا کھاتے تھے، اس لیے ہاضمے کے لیے جوارش کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی، نیز اس قسم کے برتن متکبر لوگ استعمال کرتے تھے، اس طرح میز وغیرہ کا استعمال بھی مال داروں کے ہاں تھا، ہمارے رجحان کے مطابق میز پر کھانا تناول کرنا جائز ہے لیکن سنت طریقہ یہ ہے کہ دستر خوان نیچے بچھا کر کھانا کھایا جائے۔ والله أعلم.

٥٣٨٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ.

[5387] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے (نکاح کے بعد ان کے) ہمراہ راستے میں قیام فرمایا، میں نے آپ کے ولیمے کے لیے مسلمانوں کو مدعو کیا۔ آپ ﷺ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا تو فوراً تعمیل کی گئی۔ پھر اس پر کھجور، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔

وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ أَنَسٍ: بَنَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ. [راجع: ٣٧١]

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے شب زفاف کے بعد ایک قسم کا حلوہ تیار کیا جو چمڑے کے ایک دستر خوان پر چن دیا گیا۔

فائدہ: "حیس" ایک قسم کا حلوہ ہے جو کھجور اور پنیر میں گھی ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے بعد یہی آپ کا ولیمہ تھا۔

٥٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُونَ: يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ، فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ: يَا بُنَيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُونَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ، هَلْ تَدْرِي مَا كَانَ النِّطَاقَيْنِ؟ إِنَّمَا كَانَ نِطَاقِي شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ، فَأَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ، قَالَ: فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَيَّرُوهُ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُولُ: إِيهًا وَالْإِلٰهِ، تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا.

[5388] وہب بن کیسان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: شامی لوگ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو عار دلاتے ہوئے کہتے: "اے ذات نطاقین کے بیٹے! ان کی والدہ ماجدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بیٹے! لوگ تجھے "ذات نطاقین" کا بیٹا کہہ کر طعنہ دیتے ہیں۔ کیا آپ کو علم ہے کہ "نطاقین" کیا تھے؟ میرا ایک کمر بند تھا۔ میں نے اس کے دو ٹکڑے کر دیے: ایک ٹکڑے کے ساتھ میں نے (ہجرت کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے مشکیزے کا منہ باندھا، دوسرا ٹکڑا میں نے دستر خوان کے طور پر رکھ دیا۔ وہب بن کیسان نے کہا کہ جس وقت شامی لوگ حضرت عبداللہ بن

[راجع: ٢٩٧٩]

زبیر رضی اللہ عنہ کو ''ذات نطاقین'' کا طعنہ دیتے تو وہ کہتے: ٹھیک ہے اللہ کی قسم! یہ ایک ایسا طعنہ ہے اس میں میرے لیے کوئی عار یا عیب نہیں۔

٥٣٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا، فَدَعَا بِهِنَّ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ. [راجع: ٢٥٧٥]

[5389] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی خالہ حضرت ام حفید بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے گھی، پنیر اور سانڈے ہدیے کے طور پر نبی ﷺ کو بھیجے۔ آپ نے ان تمام چیزوں کو منگوایا، انھیں آپ ﷺ کے دستر خوان پر کھایا گیا لیکن نبی ﷺ نے طبعی کراہت کی وجہ سے ان کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا۔ اگر یہ حرام ہوتے تو نبی ﷺ کے دستر خوان پر نہ کھائے جاتے اور نہ آپ انھیں تناول کرنے کا حکم ہی دیتے۔

(٩) بَابُ السَّوِيقِ

باب:9- ستو کھانے کا بیان

٥٣٩٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالصَّهْبَاءِ - وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ - فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا مَعَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٩]

[5390] حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم صہباء مقام پر نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ یہ مقام خیبر سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے، نماز کا وقت ہوا تو آپ نے کھانا طلب فرمایا۔ ستو کے علاوہ اور کچھ دستیاب نہ ہوا تو آپ نے وہی تناول فرمائے۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھائے۔ پھر آپ نے پانی طلب کیا، کلی کی اور نماز پڑھی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور آپ نے وضو نہ کیا۔

(١٠) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ فَيَعْلَمَ مَا هُوَ؟

باب: 10- نبی ﷺ اس وقت تک کھانا تناول نہ فرماتے حتی کہ اس کا نام لیا جاتا تو آپ معلوم کر لیتے کہ یہ کیا ہے؟

٥٣٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ:

[5391] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ - الَّذِي يُقَالُ لَهُ: سَيْفُ اللهِ - أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ - وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ - فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ، فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ، فَأَهْوَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ: أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ، هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ». قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيَّ. [انظر: ٥٤٠٠، ٥٥٣٧]

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، جنھیں اللہ کی تلوار کہا جاتا ہے، نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اپنی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ ان کے پاس بھنا ہوا سانڈا تھا جو ان کی ہمشیر حضرت حفیدہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نجد سے لائی تھیں، انھوں نے یہ سانڈا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کسی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھائیں حتی کہ بتایا جاتا کہ یہ کیا ہے اور اس چیز کا نام لیا جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے سانڈے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہاں موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا: جو کچھ تم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کو بتاؤ کہ یہ سانڈا ہے۔ یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا سانڈا حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا اس لیے مجھے اس سے گھن محسوس ہوتی ہے۔'' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھانا شروع کر دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے۔

(١١) بَابٌ: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ

باب: 11- ایک کا کھانا دو کے لیے کافی ہوتا ہے

٥٣٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ».

[5392] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔''

(١٢) بَابٌ: اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

باب:12-مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس مسئلے کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے بیان کردہ ایک حدیث ہے۔

٥٣٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ: يَا نَافِعُ، لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ». [انظر: ٥٣٩٤]

[5393] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک ان کے ساتھ کھانے کے لیے کسی مسکین کو نہ لایا جاتا۔ میں ایک دن ایک شخص کو لایا جو آپ کے ساتھ کھانا کھائے تو اس نے بہت کھانا کھایا۔ بعد میں انھوں نے مجھے کہا: اے نافع! آئندہ اس شخص کو میرے ساتھ کھانے کے لیے نہ لانا۔ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

فائدہ: حدیث کا مقصد یہ ہے کہ مومن کم خور اور کافر بسیار خور ہوتا ہے، مسلمان اس لیے کم کھاتا ہے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے سستی پیدا ہوجاتی ہے اور معدے میں گرانی آجاتی ہے، مسلمان یہ نہیں چاہتا کہ وہ عبادت کرنے میں سستی کرے، نیز زیادہ کھانے سے وضو جلدی ٹوٹ جاتا ہے، حالانکہ کچھ عبادات ایسی ہیں جن میں وضو شرط ہے۔ بہرحال ایک کی کم خوری اور دوسرے کی بسیار خوری بیان کرنے کے لیے یہ انداز اختیار کیا گیا ہے مگر یہ اکثریت کے اعتبار سے ہے کیونکہ بعض لوگ مسلمان ہونے کے باوجود بہت کھاتے ہیں۔

٥٣٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَإِنَّ الْكَافِرَ - أَوِ الْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ - يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ». [راجع: ٥٣٩٣]

[5394] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا منافق، مجھے معلوم نہیں کہ عبیداللہ نے ان دونوں میں سے کس کا ذکر کیا، سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [انظر: ٥٣٩٥]

ابن بکیر نے کہا: ان سے امام مالک نے، ان سے حضرت نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اور ان سے نبی ﷺ نے اسی حدیث کی طرح بیان کیا۔

٥٣٩٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ»، فَقَالَ: فَأَنَا أُومِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ. [راجع: ٥٣٩٤]

[5395] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ابونہیک نامی شخص بسیار خور تھا تو اس سے حضرت ابن عمر ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔'' یہ سن کر ابونہیک نے کہا: میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

٥٣٩٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ». [انظر: ٥٣٩٧]

[5396] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

٥٣٩٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا، فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ». [راجع: ٥٣٩٦]

[5397] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی بہت کھانا کھاتا تھا۔ وہ مسلمان ہوا تو بہت کم کھانے لگا۔ اس امر کا ذکر نبی ﷺ سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

(١٣) بَابُ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

باب: 13- ٹیک لگا کر کھانا

٥٣٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَا آكُلُ مُتَّكِئًا». [انظر: ٥٣٩٩]

[5398] حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

٥٣٩٩ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ

[5399] حضرت ابو جحیفہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں تھا کہ آپ نے اپنے پاس موجود ایک آدمی (صحابی) سے فرمایا: ''میں ٹیک لگا

لِرَجُلٍ عِنْدَهُ: «لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ». [راجع: ٥٣٩٨]

کر نہیں کھاتا۔"

(١٤) بَابُ الشِّوَاءِ

باب: 14- بھنے ہوئے گوشت کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ﴾ [هود: ٦٩] أَيْ مَشْوِيٍّ.

ارشاد باری تعالیٰ: وہ" (ابراہیم علیہ السلام) بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔" حَنِيذٍ کے معنی ہیں: بھنا ہوا۔

٥٤٠٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ ضَبٌّ، فَأَمْسَكَ يَدَهُ، فَقَالَ خَالِدٌ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنَّهُ لَا يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ»، فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ.

[5400] حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ بھنا ہوا سانڈا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے اسے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو آپ سے کہا گیا: یہ تو سانڈا ہے۔ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) اپنا دست مبارک روک لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: "(حرام تو) نہیں لیکن میری قوم کی سرزمین میں نہیں پایا جاتا، اس لیے میں اس سے گھن محسوس کرتا ہوں۔" چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے کھانا شروع کر دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ. [راجع: ٥٣٩١]

امام مالک نے ابن شہاب سے (ضَبٍّ مَشْوِيٍّ کے بجائے) ضَبٍّ مَحْنُوذٍ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

(١٥) بَابُ الْخَزِيرَةِ

باب: 15- خزیرہ کا بیان

قَالَ النَّضْرُ: اَلْخَزِيرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ، وَالْحَرِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ.

حضرت نضر نے کہا کہ خزیرہ آٹے کے چھان سے بنتا ہے جبکہ حریرہ دودھ سے تیار ہوتا ہے۔

٥٤٠١ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِمَّنْ

[5401] حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ صاحب، نبی ﷺ کے انصاری صحابہ میں سے ہیں، انھوں نے غزوۂ بدر میں بھی شرکت کی تھی۔ انھوں نے

شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ - أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ، فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ: «سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ».

عرض کی: اللہ کے رسول! میری نظر کمزور ہو چکی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں، موسم برسات میں یہ نالا بہہ پڑتا ہے جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے، ان دنوں میرے لیے ان کی مسجد میں جانا اور انھیں نماز پڑھانا ممکن نہیں رہتا۔ اللہ کے رسول! میری انتہائی خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لے چلیں اور وہاں نماز پڑھیں تو میں اس جگہ کو اپنے لیے ''جائے نماز'' قرار دے لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان شاء اللہ جلد ہی ایسا کروں گا۔''

قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِي: «أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ، فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَقُلْ، أَلَا تَرَاهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ؟» قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: قُلْنَا: فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ، فَقَالَ: «فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ».

حضرت عتبان ؓ نے کہا کہ ایک دن چاشت کے وقت جب سورج کچھ بلند ہوا تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر ؓ کے ہمراہ تشریف لائے۔ نبی ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے اجازت دے دی۔ جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو بیٹھے بغیر ہی آپ نے فرمایا: ''تم اپنے گھر میں کس جگہ پسند کرتے ہو کہ میں وہاں نماز پڑھوں؟'' میں نے گھر کے ایک کونے کی نشاندہی کی۔ نبی ﷺ نے وہاں کھڑے ہو کر تکبیر کہی۔ ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بنا لی۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر دیا۔ ہم نے آپ ﷺ کو خزیرہ پیش کرنے کے لیے روک لیا جو ہم نے خود تیار کیا تھا۔ گھر میں قبیلے کے بہت سے لوگ جمع ہو گئے، ان میں سے کسی نے کہا: مالک بن دخشن کہاں ہیں؟ کسی نے کہا: وہ تو منافق ہے۔ اسے اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کہو، کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اس نے «لا إله إلا الله» کا اقرار کیا ہے اور اس اقرار سے اس کا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔'' (صحابی) نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، ہم نے تو اس لیے یہ بات کہی تھی کہ ہم اس کی توجہ اور اس کا لگاؤ منافقین کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ آپ ﷺ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودٍ فَصَدَّقَهُ. [راجع: ٤٢٤]

نے فرمایا: ''جو شخص لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے اور اس سے مقصود اللہ کی خوشنودی ہو تو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ ایسے شخص پر حرام کردی ہے۔''

(راویٔ حدیث) حضرت ابن شہاب کہتے ہیں: پھر میں نے قبیلۂ بنو سالم کے ایک فرد بلکہ ان کے سردار حضرت حصین بن محمد انصاری رضی اللہ عنہ سے محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

(١٦) بَابُ الْأَقِطِ

باب:16- پنیر کا بیان

وَقَالَ حُمَيْدٌ: سَمِعْتُ أَنَسًا: بَنَى النَّبِيُّ ﷺ بِصَفِيَّةَ. فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ.

حمید نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے خلوت کی تو کھجوریں، گھی اور پنیر (دسترخوان پر) رکھے۔

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ حَيْسًا.

حضرت عمرو بن ابوعمرو نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اس موقع پر (کھجور، گھی اور پنیر سے) ایک حلوہ سا تیار کیا تھا۔

٥٤٠٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا، فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ، فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَأَكَلَ الْأَقِطَ. [راجع: ٢٥٧٥]

[5402] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میری خالہ (ام حفید رضی اللہ عنہا) نے نبی ﷺ کی خدمت میں سانڈے، پنیر اور دودھ بطور تحفہ بھیجے، سانڈا آپ کے دسترخوان پر رکھا گیا۔ اگر یہ حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ رکھا جاتا۔ آپ نے دودھ نوش فرمایا اور پنیر کھالیا۔

(١٧) بَابُ السِّلْقِ وَالشَّعِيرِ

باب:17- چقندر اور جو کھانے کا بیان

٥٤٠٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ

[5403] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی ہوتی تھی کیونکہ

سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ أُصُولَ السِّلْقِ، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا، وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَاللهِ مَا فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ.

[راجع: ٩٣٨]

ہمارے ہاں ایک بوڑھی خاتون تھیں جو چقندر کی جڑیں لے کر ہنڈیا میں پکاتیں، اوپر سے جو کے دانے اس میں ڈال دیتی تھیں۔ جب ہم نماز جمعہ سے فارغ ہوتے اور اس سے ملنے کے لیے جاتے تو وہ ہمارے سامنے یہ کھانا رکھ دیتی تھیں۔ ہمیں اس وجہ سے جمعہ کے دن بڑی خوشی ہوتی تھی۔ اور ہم جمعہ کے بعد ہی کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! اس (پکوان) میں نہ چربی ہوتی اور نہ چکناہٹ ہی ہوتی تھی۔

(١٨) بَابُ النَّهْشِ وَانْتِشَالِ اللَّحْمِ

باب: 18- اگلے دانتوں سے گوشت نوچنا اور پکنے سے کچھ پہلے ہنڈیا سے نکال کر کھانا

٥٤٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَعَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَتِفًا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[راجع: ٢٠٧]

[5404] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے شانے کا گوشت نوچ کر کھایا، پھر اٹھے، نماز پڑھی لیکن آپ نے نیا وضو نہیں کیا۔

٥٤٠٥ - وَعَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْتَشَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٧]

[5405] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہنڈیا سے نیم پختہ گوشت والی ہڈی نکالی، اسے کھایا، پھر نماز پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا۔

(١٩) بَابُ تَعَرُّقِ الْعَضُدِ

باب: 19- شانے کا گوشت نوچ کر کھانا

٥٤٠٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ مَكَّةَ.

[راجع: ١٨٢١]

[5406] حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔

٥٤٠٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ - وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَازِلٌ أَمَامَنَا، وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ - فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي لَهُ، وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ، فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا: لَا، وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ، ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَّأْتُ الْعَضُدَ مَعِي، فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: «مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟» فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[5407] حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دن نبی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک مقام پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے آگے پڑاؤ کیا تھا۔ دیگر تمام صحابہ احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں احرام میں نہیں تھا۔ لوگوں نے ایک گورخر دیکھا۔ میں اس وقت اپنے جوتے گانٹھنے میں مصروف تھا۔ انھوں نے مجھے گورخر کے متعلق کچھ نہ بتایا لیکن وہ چاہتے تھے کہ میں اس کی طرف دیکھ لوں، اچانک میں ادھر متوجہ ہوا تو وہ مجھے نظر آ گیا۔ پھر میں اپنے گھوڑے کی طرف گیا، اس پر زین رکھی اور سوار ہو گیا لیکن اپنا کوڑا اور نیزہ نیچے ہی بھول گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے نیزہ اور کوڑا پکڑا دو۔ انھوں نے کہا: ایسا نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم! ہم اس (شکار کے) معاملے میں تمھاری کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے۔ میں یہ سن کر غصے سے بھر گیا، چنانچہ میں نے اتر کر یہ دونوں چیزیں اٹھائیں، پھر سوار ہو کر اس پر حملہ کیا اور اس کے پاؤں کاٹ ڈالے، پھر میں اس کو لایا تو وہ ختم ہو چکا تھا۔ جب میں نے اسے پکالیا تو کھانے میں سب شریک ہوگئے۔ بعد میں انھیں شبہ ہوا کہ احرام کی حالت میں انھیں اسے کھانے کی اجازت بھی تھی؟ چنانچہ ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو میں نے اس کے بازو کا گوشت چھپا کر رکھا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کے متعلق پوچھا، آپ نے دریافت فرمایا: ''تمھارے پاس اس میں سے کچھ باقی ہے؟'' میں نے آپ ﷺ کو وہ شانہ پیش کر دیا تو آپ نے اسے تناول فرمایا یہاں تک کہ اس کے گوشت کو دانتوں سے نوچ نوچ کر ہڈی کو ننگا کر دیا، حالانکہ آپ حالتِ احرام میں تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ

محمد بن جعفر نے کہا کہ مجھے زید بن اسلم نے، انھوں نے

أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ. [راجع: ١٨٢١]

عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح بیان کیا۔

(٢٠) بَابُ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّينِ

باب: 20- چھری سے گوشت کاٹنا

٥٤٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ: أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَالَ: فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٨]

[5408] حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں بکری کا شانہ تھا جسے آپ چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پھر آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے وہ شانہ اور چھری جس سے گوشت کاٹ رہے تھے دونوں کو پھینک دیا، پھر کھڑے ہوئے، نماز پڑھی اور (نیا) وضو نہ کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھری سے گوشت کاٹ کر کھانا جائز ہے لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت، چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ، کیونکہ یہ عجمی لوگوں کی عادت ہے بلکہ اسے دانتوں سے نوچ کر کھاؤ۔''[1] امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند مضبوط نہیں ہے، اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو تطبیق کی یہ صورت ہوگی کہ چھری کانٹے سے کاٹ کر ہاتھ سے کھایا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ شانے کا گوشت کاٹ کر کھاتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ممانعت اس طرح کھانے سے ہو جیسے عجمی لوگ کھاتے ہیں کہ چھری کانٹے سے کھایا جائے لیکن ہاتھ سے نہ اٹھایا جائے، ہمارے رجحان کے مطابق چھری سے کاٹنے کی ممانعت صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔ واللہ أعلم.

(٢١) بَابٌ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا

باب: 21- نبی ﷺ نے کبھی کھانے پر عیب نہیں لگایا

٥٤٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. [راجع: ٣٥٦٣]

[5409] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں کوئی عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند ہوتا تو کھا لیتے اگر ناپسند ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے۔

(٢٢) بَابُ النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ

باب: 22- جو کے آٹے میں پھونک مارنا

٥٤١٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا

[5410] حضرت ابو حازم سے روایت ہے، انھوں نے

1 سنن أبي داود، الأطعمة، حديث: 3778.

أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا: هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ النَّقِيَّ؟ قَالَ: لَا، [فَقُلْتُ:] فَهَلْ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ. [انظر: ٥٤١٣]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آیا تم نے نبی ﷺ کے زمانے میں میدے کی روٹی دیکھی تھی؟ حضرت سہل نے کہا: نہیں۔ میں نے پوچھا: کیا تم جو کا آٹا چھانتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں بلکہ اسے پھونک مار لیا کرتے تھے۔

(٢٣) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

باب:23- نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کیا کھاتے تھے؟

٥٤١١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا، فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا، شَدَّتْ فِي مَضَاغِي. [انظر: ٥٤٤١، ٥٤٤١م]

[5411] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ایک دن اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں کھجوریں تقسیم کیں تو ہر صحابی کو سات، سات کھجور عنایت فرمائیں۔ میرے حصے میں جو سات کھجوریں آئیں ان میں سے ایک تو بہت ردی قسم کی تھی لیکن سب سے زیادہ پسند بھی مجھے یہی کھجور تھی کیونکہ وہ چبانے میں سخت واقع ہوئی، یعنی اسے میں دیر تک چباتا رہا۔

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مقصود اظہار فقر وتنگدستی ہے کہ اس وقت مسلمانوں کو سات، سات کھجوریں ہر آدمی کے لیے بطور راشن ہوتی تھیں، ان میں بھی بعض خراب اور چبانے میں سخت ہوتیں، لیکن ایسی کھجوروں سے خوش ہوتے کہ انھیں چبانے میں دیر لگے گی اور زیادہ دیر منہ میں مٹھاس رہے گی۔

٥٤١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ أَوِ الْحَبَلَةِ حَتَّى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي. [راجع: ٣٧٢٨]

[5412] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سات آدمیوں میں سے ساتواں تھا۔ ان دنوں ہمارا کھانا خار دار درخت کی پتیاں ہوا کرتا تھا جس کی وجہ سے ہم بکریوں کی طرح مینگنیاں کیا کرتے تھے۔ اب حالت یہ ہے کہ قبیلۂ بنو اسد مجھے اسلام کے احکام سکھاتا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو میں خسارے میں رہا اور میری ساری کوشش ضائع ہوگئی۔

فائدہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں کوفہ کا گورنر بنایا تو وہاں کے لوگوں نے

آپ کی شکایت کی کہ آپ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے اور نہ ہی فیصلہ کرتے وقت عدل وانصاف سے کام لیتے ہیں۔ اس پر ان کو غصہ آیا کہ ایک قدیم الاسلام انسان احکام شرعیہ سے کیسے غافل رہ سکتا ہے؟ اگر آج میں بنو سعد کی تعلیم وتادیب کا محتاج ہوں تو میرے سابقہ عمل رائیگاں ہو گئے کیونکہ ہم نے بڑے کٹھن حالات میں اسلام قبول کیا تھا جبکہ ہم درختوں کے پتوں پر گزارہ کرتے تھے۔ بہرحال بنو سعد کی تمام شکایات مبنی بر حقیقت نہ تھیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے قدیم الاسلام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی خوراک کو بیان کیا ہے کہ ان دنوں اشیائے خورونوش کی فراوانی نہ تھی بلکہ یہ حضرات درختوں کے پتوں سے اپنا پیٹ بھرتے تھے جس سے انھیں سخت قبض ہو جاتی اور قضائے حاجت کے وقت مینگنیاں برآمد ہوتیں۔

٥٤١٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ: هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّقِيَّ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: مَا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: هَلْ كَانَتْ لَهُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ مَنَاخِلُ؟ قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْخُلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللهُ حَتَّى قَبَضَهُ. قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ.

[راجع: ٥٤١٠]

[5413] حضرت ابو حازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی میدے کی روٹی کھائی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا ہے آپ نے میدے کی روٹی دیکھی تک نہیں حتی کہ آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ پھر میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چھاننیاں ہوتی تھیں؟ حضرت سہل نے فرمایا: زمانۂ بعثت سے لے کر مرتے دم تک رسول اللہ ﷺ نے چھاننی نہیں دیکھی۔ ابو حازم کہتے ہیں پھر میں نے سوال کیا: پھر تم بغیر چھنے جو کا آٹا کیسے کھاتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہم انھیں پیستے تھے، پھر اسے پھونک لیا کرتے تھے، اس سے جو کچھ اڑنا ہوتا اڑ جاتا اور جو باقی رہتا اسے پانی سے گوندھ لیتے اور اس کی روٹی پکا کر کھا لیتے تھے۔

٥٤١٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ.

[5414] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی ہوئی تھی۔ انھوں نے آپ کو دعوت دی تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے لیکن کبھی جو کی روٹی بھی آپ نے پیٹ بھر کر نہ کھائی۔

٥٤١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ:

[5415] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ. قُلْتُ لِقَتَادَةَ: عَلَى مَا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ. [راجع: ٥٣٨٦]

انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے نہ تو میز پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ چھوٹی چھوٹی پیالیوں کو کھانے میں استعمال کیا اور نہ آپ کے لیے باریک چپاتی ہی پکائی گئی۔ (راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ) میں نے قتادہ سے پوچھا کہ پھر وہ کس چیز پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ چمڑے کے دستر خوان پر کھانا رکھ کر اسے تناول فرماتے تھے۔

٥٤١٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ. [انظر: ٦٤٥٤]

[5416] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مدینہ طیبہ آنے کے بعد آل محمد ﷺ نے کبھی مسلسل تین دن گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(٢٤) بَابُ التَّلْبِينَةِ

باب: 24- حریرہ کا بیان

٥٤١٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ - إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا - أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ، فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «التَّلْبِينَةُ مَجَمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ». [انظر: ٥٦٨٩، ٥٦٩٠]

[5417] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی ان کے رشتہ داروں میں سے فوت ہو جاتا تو اس کی وجہ سے عورتیں جمع ہو جاتیں۔ پھر جب وہ منتشر ہو جاتیں اور صرف اس کے رشتہ دار اور خاص لوگ رہ جاتے تو آپ ہنڈیا میں تلبینہ پکانے کا حکم دیتیں، چنانچہ تلبینہ پکایا جاتا، پھر ثرید بنایا جاتا، اس پر تلبینہ ڈالا جاتا، اس کے بعد ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ فرماتیں: اسے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے: ''تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور کچھ غم بھی دور کر دیتا ہے۔''

فائدہ: تلبینہ وہ شوربا نما پکوان ہے جو آٹے یا میدے سے بنایا جاتا ہے، بعض اوقات اس میں شہد بھی ملا دیا جاتا ہے۔ اس کو تلبینہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ سفید اور پتلا ہونے میں دودھ سے مشابہ ہوتا ہے۔ اگر زیادہ آگ لگنے سے سخت ہو جائے تو اسے خزیرہ کہتے ہیں، یہ عام طور پر مریضوں کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔

(٢٥) بَابُ الثَّرِيدِ

باب:25-ثرید کا بیان

٥٤١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ». [راجع: ٣٤١١]

[5418] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مردوں میں سے تو بہت سے کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں حضرت مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کے سوا اور کوئی کامل نہیں ہوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔''

٥٤١٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ».

[5419] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر اس طرح ہے جس طرح ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر ہے۔''

٥٤٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الْأَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ، قَالَ: وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ. [راجع: ٢٠٩٢]

[5420] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ آپ کے ایک درزی غلام کے پاس گیا۔ اس نے آپ ﷺ کی طرف ایک پیالہ بڑھایا جس میں ثرید تھا۔ پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا تو نبی ﷺ اس میں سے کدو تلاش کرنے لگے۔ میں نے بھی کدو تلاش کر کے آپ کے سامنے رکھنا شروع کر دیے۔ اس کے بعد میں خود بھی کدو کو بہت پسند کرتا ہوں۔

(٢٦) بَابُ شَاةٍ مَسْمُوطَةٍ والْكَتِفِ وَالْجَنْبِ

باب: 26- کھال سمیت بھنی ہوئی بکری، دستی اور جانپ کے گوشت کا بیان

٥٤٢١ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ

[5421] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

ابْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ، قَالَ: كُلُوا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ، وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطَةً بِعَيْنِهِ قَطُّ. [راجع: ٥٣٨٥]

ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی روٹی پکانے والا ان کے پاس ہی کھڑا تھا، انھوں نے فرمایا: تم کھاؤ، مجھے معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے کبھی پتلی چپاتی دیکھی ہو حتی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور نہ آپ نے کبھی سالم بھنی ہوئی بکری ہی دیکھی۔

٥٤٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٨]

[5422] حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بکری کے شانے سے گوشت کاٹ رہے تھے، پھر آپ نے اسے کھایا۔ پھر آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ فوراً کھڑے ہو گئے اور چھری کو وہیں پھینک دیا، چنانچہ آپ نے نماز پڑھی لیکن نیا وضو نہ کیا۔

(٢٧) بَابُ مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ

باب: 27- سلف صالحین اپنے گھروں اور سفروں میں کھانا اور گوشت وغیرہ محفوظ کر لیتے تھے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ: صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً.

حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے ایک توشہ دان تیار کیا تھا۔

٥٤٢٣ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ؟ قَالَتْ: مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ، فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ، وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ، قِيلَ: مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ؟ فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ

[5423] حضرت عابس سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک کھانے سے منع کیا ہے؟ انھوں نے کہا: صرف ایک سال منع کیا تھا جس سال لوگ (قحط کے سبب) بھوکے تھے۔ آپ ﷺ نے ارادہ کیا کہ مال دار لوگ غریبوں کو گوشت کھلا دیں۔ ہم پائے رکھ لیتے تھے اور انھیں پندرہ دن کے بعد کھاتے تھے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ ایسا کرنے میں کیا مجبوری تھی؟ حضرت

خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

عائشہ ؓ اس سوال پر ہنس پڑیں اور فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ کی آل واولاد نے سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی مسلسل تین دن تک کبھی نہیں کھائی تھی حتی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ بِهٰذَا. [انظر: ٥٤٣٨، ٥٥٧٠، ٦٦٨٧]

ابن کثیر نے کہا: ہمیں سفیان نے بتایا کہ ان سے عبدالرحمٰن بن عابس نے یہی حدیث بیان کی۔

فائدہ: سائل کے جواب میں حضرت عائشہ ؓ کا ہنس پڑنا بطور تعجب تھا کہ آل رسول کی معیشت میں وسعت نہ تھی اور کئی کئی روز فاقے سے گزر جاتے تو مجبوری کا سبب دریافت باعث تعجب ہے۔

٥٤٢٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ.

[5424] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں قربانی کا گوشت مدینہ طیبہ تک لاتے تھے۔

تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

محمد نے ابن عیینہ سے روایت کرنے میں عبداللہ بن محمد کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَقَالَ: حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: لَا. [راجع: ١٧١٩]

ابن جریج نے کہا کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا: کیا حضرت جابر ؓ نے کہا تھا: یہاں تک کہ ہم مدینہ طیبہ آگئے؟ انھوں نے کہا: یہ نہیں کہا تھا۔

(٢٨) بَابُ الْحَيْسِ

باب:28- حیس کا بیان

٥٤٢٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ: «الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي»، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ

[5425] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ ؓ سے فرمایا: ''تم اپنے یہاں کے بچوں میں سے کوئی بچہ تلاش کر لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے۔'' حضرت ابوطلحہ ؓ مجھے لے کر نکلے اور اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کہیں پڑاؤ کرتے تو میں آپ کی خدمت کرتا۔ میں آپ کو بکثرت یہ دعا پڑھتے سنتا: ''اے اللہ! میں تیرے ذریعے

أَنْ يَقُولَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ»، فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا، وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ»، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ». [راجع: ٣٧١]

سے غم واندوہ، عجز و سستی، بخل کے بوجھ و بزدلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے پناہ چاہتا ہوں۔'' میں ہمیشہ آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہا حتی کہ ہم خیبر سے واپس آئے۔ حضرت صفیہ بنت حیی بھی ساتھ تھیں جنھیں آپ نے پسند فرمایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے پیچھے کمبل یا چادر کا پردہ کیا پھر ان کو وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صہباء پہنچے تو آپ نے دسترخوان پر حیس تیار کرایا، پھر مجھے بھیجا تو میں نے لوگوں کو بلایا، پھر سب لوگوں نے اسے کھایا۔ یہی آپ ﷺ کی طرف سے حضرت صفیہ ؓ کے ساتھ خلوت کی دعوت ولیمہ تھی۔ پھر آپ روانہ ہوئے، جب احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' اس کے بعد جب مدینہ طیبہ نظر آیا تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرمت والا قرار دیا تھا۔ اے اللہ! مدینہ والوں کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔''

(٢٩) بَابُ الْأَكْلِ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ

باب: 29- چاندی کے ملمع کیے ہوئے برتن میں کھانا

٥٤٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ، فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ، كَأَنَّهُ يَقُولُ: لَمْ أَفْعَلْ هٰذَا، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي

[5426] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ لوگ حضرت حذیفہ ؓ کی خدمت میں موجود تھے، انھوں نے پانی مانگا تو ایک مجوسی نے ان کو پانی لا کر دیا۔ جب اس نے پیالہ ان کے ہاتھ میں دیا تو حضرت حذیفہ ؓ نے پیالہ اس پر پھینک مارا اور فرمایا: اگر میں نے اسے ایک یا دو بار منع نہ کیا ہوتا تو میں اس سے یہ معاملہ نہ کرتا لیکن میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''ریشم اور دیباج نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتنوں ہی میں کچھ پیو اور نہ ان کی

آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ». [انظر: ٥٦٣٢، ٥٦٣٣، ٥٨٣١، ٥٨٣٧]

پلیٹوں میں کچھ کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان (کافروں) کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔"

(٣٠) بَابُ ذِكْرِ الطَّعَامِ

باب:30- کھانے کا بیان

٥٤٢٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ». [راجع: ٥٠٢٠]

[5427] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس مومن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے سنگترے کی طرح ہے جس کی خوشبو عمدہ اور ذائقہ بھی اچھا ہے۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ شیریں ہے۔ اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل بونہ کی طرح ہے جس کی خوشبو دلربا لیکن ذائقہ انتہائی کڑوا ہے۔ اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن (تمے) جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزا بھی کڑوا ہوتا ہے۔"

فائدہ: مزیدار کھانا زہد وتقویٰ کے خلاف نہیں ہے اور جو جاہل لوگ مزیدار کھانے کو پانی یا نمک سے بدمزا کر کے کھاتے ہیں یہ ان کی حماقت اور نادانی ہے، نیز اس حدیث میں تلخ طعام کی کراہت کی طرف اشارہ ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٥٤٢٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ».

[5428] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "عائشہ کی برتری دوسری عورتوں پر اس طرح ہے جس طرح ثرید کو دیگر کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔"

٥٤٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ». [راجع: ١٨٠٤]

[5429] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سفر تو عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمھاری نیند اور کھانے کو روک دیتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی دوران سفر میں اپنی حاجت پوری کر لے تو جلد اپنے گھر لوٹ آئے۔"

(٣١) بَابُ الْأُدْمِ

٥٤٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا: وَلَنَا الْوَلَاءُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيهِ لَهُمْ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». قَالَ: وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُورُ، فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ لَحْمًا؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ وَلٰكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا، فَقَالَ: «هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا».

[راجع: ٤٥٦]

باب:31- سالنوں کا بیان

[5430] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت بریرہ ؓ سے تین شرعی حکم وابستہ ہیں: پہلا یہ کہ حضرت عائشہ ؓ نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا تاکہ اسے آزاد کر دیں لیکن اس کے آقاؤں نے کہا کہ ولاء ہمارے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ ؓ نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہتی ہو تو ان سے یہ شرط کر لو لیکن ولاء اس کے لیے ہوگی جو اس کو آزاد کرے۔'' دوسرا یہ کہ حضرت بریرہ ؓ کو آزاد کر دیا گیا تو اسے یہ اختیار دیا گیا کہ اپنے شوہر کے نکاح میں رہے یا اس سے علیحدہ ہو جائے۔ تیسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن حضرت عائشہ ؓ کے گھر تشریف لے گئے، جبکہ (وہاں) آگ پر ہانڈی ابل رہی تھی۔ آپ نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا تو روٹی اور گھر میں موجود سالن پیش کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں گوشت نہیں دیکھ رہا ہوں؟'' اہل خانہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ گوشت ہے جو بریرہ ؓ پر صدقہ کیا گیا تھا، اس نے وہ ہمیں ہدیہ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(ٹھیک ہے) وہ اس (بریرہ) پر صدقہ تھا اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

(٣٢) بَابُ الْحَلْوَى وَالْعَسَلِ

٥٤٣١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَى وَالْعَسَلَ. [راجع: ٤٩١٢]

باب:32- میٹھی چیز اور شہد کا بیان

[5431] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ میٹھی چیز اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے۔

فائدہ: اس نیت سے میٹھی چیز اور شہد استعمال کرنا عین ثواب ہے کہ یہ چیزیں رسول اللہ ﷺ کی پسندیدہ ہیں، آپ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر اس چیز کو پسند کیا جائے جسے آپ نے پسند فرمایا ہے۔

٥٤٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ ﷺ لِشِبَعِ بَطْنِي حِينَ لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيرَ، وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ، وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ. وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ مَعِيَ، كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي، وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ، يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا. [راجع: ٣٧٠٨]

[5432] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت نبی ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا۔ اس وقت میں نہ تو خمیری روٹی کھاتا تھا اور نہ ریشم ہی پہنتا تھا اور نہ کوئی لونڈی یا غلام میری خدمت کرتا تھا۔ میں بھوک کی شدت کی بنا پر اپنا پیٹ سنگریزوں سے ملائے رکھتا تھا۔ کبھی میں کسی آدمی سے قرآن مجید کی کوئی آیت پوچھتا تھا، حالانکہ وہ مجھے یاد ہوتی تھی، مقصد یہ ہوتا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائے اور کھانا کھلائے۔ مسکینوں کے حق میں سب سے بہتر شخص حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ ہمیں (اپنے ہمراہ گھر) لے جاتے اور جو کچھ بھی گھر میں ہوتا وہ ہمیں کھلا دیتے۔ کبھی تو ایسا ہوتا کہ وہ ہماری طرف کپی نکال کر لے آتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا، ہم اسے پھاڑ کر جو اس میں لگا ہوتا اسے چاٹ لیتے تھے۔

(٣٣) بَابُ الدُّبَّاءِ

باب: 33- کدو کا بیان

٥٤٣٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا، فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُهُ. [راجع: ٢٠٩٢]

[5433] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک درزی غلام کے پاس گئے تو آپ کو کدو پیش کیا گیا جسے آپ نے تناول کرنا شروع کیا۔ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کدو کھاتے دیکھا ہے، میں مسلسل اس سے محبت کرنے لگا ہوں۔

(٣٤) بَابُ الرَّجُلِ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ

باب: 34- آدمی اپنے بھائیوں کے لیے کھانے میں تکلف کرے

٥٤٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

[5434] حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَدَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهٰذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ»، قَالَ: بَلْ أَذِنْتُ لَهُ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى، وَلٰكِنْ يُنَاوِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي تِلْكَ الْمَائِدَةِ أَوْ يَدَعُوا. [راجع: ٢٠٨١]

انھوں نے کہا کہ انصار کے ایک آدمی کو ابوشعیب کہا جاتا تھا، اس کا ایک گوشت فروش غلام تھا۔ ابوشعیب ؓ نے اپنے غلام سے کہا: تم میری طرف سے کھانا تیار کرو، میری خواہش ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں، چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کو دعوت دی تو ایک آدمی مزید ان کے پیچھے لگ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ہم پانچ آدمیوں کی دعوت کی ہے مگر یہ آدمی بھی ہمارے ساتھ آ گیا ہے اگر چاہو تو اسے اجازت دو اور اگر چاہو تو اسے روک دو۔“ ابوشعیب ؓ نے کہا: میں نے اسے بھی اجازت دے دی۔ محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ محمد بن اسماعیل بخاری ؒ نے فرمایا کہ جب لوگ دستر خوان پر بیٹھے ہوں تو انھیں اس امر کی اجازت نہیں ہے کہ ایک دستر خوان والے دوسرے دستر خوان والوں کو کوئی چیز دیں، البتہ ایک ہی دستر خوان کے شرکاء کو کوئی چیز دینے یا نہ دینے کا اختیار ہے۔

(٣٥) بَابُ مَنْ أَضَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

باب: 35- جس شخص نے کسی دوسرے کو کھانے کی دعوت دی لیکن خود اپنے کام میں مصروف رہا

٥٤٣٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ النَّضْرَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ، فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَّاءٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ عَلَى عَمَلِهِ، قَالَ أَنَسٌ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ

[5435] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ابھی نوعمر تھا اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا، رسول اللہ ﷺ اپنے درزی غلام کے گھر تشریف لے گئے۔ وہ آپ کے پاس ایسے کھانے کا پیالہ لے آیا جس میں کدو تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس میں سے کدو تلاش کر کے کھانے لگے۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو جمع کر کے آپ کے سامنے رکھنے لگا۔ اس دوران میں میزبان اپنے کام میں مصروف رہا۔ حضرت انس ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ کچھ دیکھنے کے بعد میں بھی مسلسل کدو پسند کرنے

الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَنَعَ مَا صَنَعَ. [راجع: ٢٠٩٢]

لگا ہوں۔

فائدہ: میزبان کا مہمان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا ضروری نہیں، البتہ اگر مہمان اصرار کرے کہ میزبان میرے ساتھ بیٹھ کر کھائے تو ایسے حالات میں پیچھے رہنا مروت کے خلاف ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر ؓ کے مہمانوں نے اصرار کیا تھا۔[1]

(٣٦) بَابُ الْمَرَقِ

باب: 36- شوربے کا بیان

٥٤٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ. [راجع: ٢٠٩٢]

[5436] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے نبی ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے خصوصی طور پر آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ میں بھی نبی ﷺ کے ہمراہ گیا۔ اس نے جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھا رہے ہیں۔ اس دن کے بعد میں بھی مسلسل کدو کو پسند کرنے لگا ہوں۔

(٣٧) بَابُ الْقَدِيدِ

باب: 37- خشک گوشت کا بیان

٥٤٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا. [راجع: ٢٠٩٢]

[5437] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ کو شوربا پیش کیا گیا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے۔

٥٤٣٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ، أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ، وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَمَا شَبِعَ

[5438] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے (تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی) ممانعت صرف اس لیے کی تھی کہ لوگ اس سال قحط زدہ تھے۔ آپ نے ارادہ کیا کہ مال دار لوگ غریبوں اور محتاجوں کو کھلائیں۔ ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر کے رکھ لیتے

1 فتح الباري: 9/696.

آلُ مُحَمَّدٍ [ﷺ] مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثًا.
[راجع: ٥٤٢٣]

تھے اور پندرہ دن بعد تک کھاتے تھے، حالانکہ حضرت محمد ﷺ کے اہل و عیال نے گندم کی روٹی سالن تین دن تک مسلسل سیر ہو کر نہیں کھائی۔

(٣٨) بَابُ مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا

باب:38- جس نے ایک ہی دستر خوان سے کوئی چیز اٹھائی اور اپنے ساتھی کو دی یا اس کے سامنے رکھی

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: لَا بَأْسَ أَنْ يُنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ هٰذِهِ الْمَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى.

ابن مبارک نے کہا: ایک دستر خوان سے کسی دوسرے کو چیز دینے میں کوئی حرج نہیں، البتہ ایک دستر خوان سے دوسرے دستر خوان والوں کو کوئی چیز نہ دے۔

٥٤٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ، وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ. قَالَ أَنَسٌ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ.

[5439] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے خصوصی طور پر آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ حضرت انس ؓ نے کہا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس دعوت پر گیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا جس میں کدو اور خشک گوشت تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پیالے میں سے کدو ڈھونڈ رہے تھے۔ میں اس دن سے مسلسل کدو کو پسند کرنے لگا ہوں۔

وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ: فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ. [راجع: ٢٠٩٢]

ثمامہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرت انس ؓ نے فرمایا: میں کدو جمع کر کے آپ کے سامنے رکھتا تھا۔

(٣٩) بَابُ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

باب:39- ککڑی کے ساتھ تازہ کھجور ملا کر کھانا

٥٤٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ

[5440] حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کے ساتھ تازہ کھجور ملا کر کھاتے دیکھا ہے۔

بِالْقِثَّاءِ. [انظر: ٥٤٤٧، ٥٤٤٩]

(٤٠) بَابٌ

باب:40- بلاعنوان

٥٤٤١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا، فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا، يُصَلِّي هٰذَا ثُمَّ يُوقِظُ هٰذَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ. [راجع: ٥٤١١]

[5441] حضرت ابوعثمان سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں سات دن تک حضرت ابوہریرہ ؓ کا مہمان رہا۔ وہ، ان کی اہلیہ اور ان کے خادم نے شب بیداری کے لیے باری مقرر کر رکھی تھی۔ رات کے ایک تہائی حصے میں ایک صاحب نماز پڑھتے، پھر وہ دوسرے کو بیدار کر دیتے۔ میں نے حضرت ابوہریرہ ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ میں کھجوریں تقسیم کیں تو میرے حصے میں سات کھجوریں آئیں جن میں ایک خراب تھی۔

٥٤٤١ م - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ، أَرْبَعُ تَمْرٍ وَحَشَفَةٌ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي. [راجع: ٥٤١١]

[5441] (م) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہم میں کھجوریں تقسیم کیں تو مجھے ان میں سے پانچ کھجوریں ملیں، چار تو اچھی تھیں لیکن ایک خراب تھی جو میرے دانتوں کے چبانے میں بہت سخت تھی۔

(٤١) بَابُ الرُّطَبِ وَالتَّمْرِ

باب:41- تازہ اور خشک کھجور کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَهُزِّيٓ إِلَيْكِ بِجِذْعِ ٱلنَّخْلَةِ تُسَٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا﴾ [مريم: ٢٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے مریم!) تم اپنی طرف کھجور کی شاخ کو ہلاؤ تو تم پر تازہ کھجوریں گریں گی۔''

٥٤٤٢ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرِ وَالْمَاءِ. [راجع: ٥٣٨٣]

[5442] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور ہم کھجور اور پانی ہی سے پیٹ بھرتے تھے۔

٥٤٤٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الْجِذَاذِ، وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجِذَاذِ وَلَمْ أَجُذَّ مِنْهَا شَيْئًا، فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى، فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: «امْشُوا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ»، فَجَاؤُنِي فِي نَخْلِي، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ: أَبَا الْقَاسِمِ، لَا أُنْظِرُهُ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ: «أَيْنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ؟» فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: «افْرُشْ لِي فِيهِ»، فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ، فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ: «يَا جَابِرُ، جُذَّ وَاقْضِ». فَوَقَفَ فِي الْجِذَاذِ فَجَذَذْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ، فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ: «أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ».

[5443] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مدینہ طیبہ میں ایک یہودی تھا جو کھجوروں کی تیاری تک مجھے قرض دیا کرتا تھا۔ رومہ کے راستے میں حضرت جابر ؓ کی زمین تھی، ایک سال کھجور کے باغات پھل نہ لائے۔ کھجوریں توڑنے کے موسم میں یہودی میرے پاس آیا جبکہ میں نے کھجوروں سے کچھ نہ توڑا تھا، چنانچہ میں نے اس سے دوسرے سال تک مہلت طلب کی لیکن اس نے انکار کردیا۔ نبی ﷺ کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ سے فرمایا: ''چلو، یہودی سے جابر کے لیے مزید مہلت طلب کریں۔'' وہ کھجوروں کے باغ میں میرے پاس تشریف لائے، نبی ﷺ نے یہودی سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگا: ابوالقاسم! میں اسے مزید مہلت نہیں دوں گا۔ جب نبی ﷺ نے اس صورت حال کو دیکھا تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور باغ کا چکر لگایا، پھر یہودی کے پاس آکر اس سے بات چیت کی تو اس نے پھر انکار کردیا۔ اس دوران میں میں اٹھا اور تھوڑی سی تازہ کھجوریں لاکر نبی ﷺ کے آگے رکھ دیں۔ آپ ﷺ نے انھیں تناول فرمایا، اس کے بعد مجھے کہنے لگے: ''اے جابر! تمھاری جھونپڑی کہاں ہے؟'' میں نے اس کی نشاندہی کی تو فرمایا: ''وہاں میرے لیے ایک بستر بچھا دو۔'' میں نے وہاں ایک بستر لگا دیا۔ آپ ﷺ وہاں گئے اور محو استراحت ہوئے۔ جب بیدار ہوئے تو میں نے پھر مٹھی بھر کھجوریں آپ کو پیش کیں، آپ نے ان میں سے کچھ کھائیں، پھر کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو کی لیکن اس نے پھر بھی انکار کردیا۔ آپ ﷺ دوسری مرتبہ تازہ کھجوروں کے باغ میں کھڑے ہوئے، پھر فرمایا: ''اے جابر! ان کو خوشوں سے الگ کرکے اپنا قرض ادا کرو۔'' چنانچہ آپ باڑے میں کھڑے ہوگئے اور میں نے

باغ میں سے اتنی کھجوریں توڑ لیں جن سے میں نے قرض ادا کر دیا اور اس میں سے کچھ کھجوریں بچ گئیں۔ پھر میں وہاں سے روانہ ہوا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ بشارت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔''

عَرْشٌ وَعَرِيشٌ: بِنَاءٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَعْرُوشَاتٍ: مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، يُقَالُ: عُرُوشُهَا، أَبْنِيَتُهَا.

(امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:) عرش اور عریش، عمارت کی چھت کو کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: معروشات سے مراد انگور وغیرہ کی چھتیں ہیں۔ اور عُرُوشُهَا سے مراد بھی چھتیں ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: فَخَلَا لَيْسَ عِنْدِي مُقَيَّدًا، ثُمَّ قَالَ: فَجَلَّى لَيْسَ فِيهِ شَكٌّ.

محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: اس حدیث میں فَخَلَا کا لفظ میرے نزدیک مضبوط نہیں بلکہ میرے نزدیک بلاشک وشبہ یہ لفظ نخلًا ہے، یعنی وہ باغ ایک سال کھجوروں کا پھل لانے سے بیٹھ گیا۔

(٤٢) بَابُ أَكْلِ الْجُمَّارِ

باب: 42- کھجور کے درخت کا گودا کھانا

٥٤٤٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ جُلُوسٌ إِذْ أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ». فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ، ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هِيَ النَّخْلَةُ». [راجع: ٦١]

[5444] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ کے پاس کھجور کا گودا لایا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی برکت، مسلمان کی برکت جیسی ہے۔'' میں نے خیال کیا کہ آپ کا اشارہ کھجور کے درخت کی طرف ہے۔ میں نے سوچا کہ کہہ دوں: اللہ کے رسول! یہ کھجور کا درخت ہے، لیکن جب میں نے ادھر ادھر دیکھا تو مجلس میں میرے علاوہ نو آدمی اور تھے اور میں ان سب سے چھوٹا تھا، اس لیے میں خاموش رہا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ درخت کھجور کا ہے۔''

(٤٣) بَابُ الْعَجْوَةِ

باب: 43- عجوہ کھجور کا بیان

٥٤٤٥ - حَدَّثَنَا جُمْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ: أَخْبَرَنَا عَامِرُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ». [انظر: ٥٧٦٨، ٥٧٦٩، ٥٧٧٩]

[5445] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہر دن صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اسے اس روز زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

فائدہ: عجوہ کھجور لمبی اور سیاہی مائل ہوتی ہے، یہ تمام کھجوروں میں عمدہ قسم ہے اور مدینہ طیبہ میں پائی جاتی ہے، اسے نہار منہ کھانے سے مذکورہ فائدہ حاصل ہوتا ہے، اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تھی، اس لیے دعا کی برکت سے یہ تاثیر پائی جاتی ہے اس کی کوئی ذاتی خصوصیت نہیں۔[1]

(٤٤) بَابُ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ

باب: 44- دو کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانا

٥٤٤٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ: أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَرَزَقَنَا تَمْرًا، فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا - وَنَحْنُ نَأْكُلُ - وَيَقُولُ: لَا تُقَارِنُوا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ، ثُمَّ يَقُولُ: إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ. قَالَ شُعْبَةُ: الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ. [راجع: ٢٤٥٥]

[5446] حضرت جبلہ بن سحیم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں ایک سال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قحط کا سامنا کرنا پڑا۔ انھوں نے راشن کے طور پر ہمیں کھجوریں دیں۔ جب ہم کھجوریں کھا رہے ہوتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو کہتے: دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی ﷺ نے دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے، پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے مگر اس صورت میں کہ کھانے والا اپنے ساتھی سے اجازت لے لے۔ شعبہ نے کہا کہ حدیث میں اجازت والا ٹکڑا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

فائدہ: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک دستر خوان پر چند ساتھی کھجوریں کھائیں تو ایک ایک کھجور کھائیں، دو، دو یا تین تین ایک ساتھ ملا کر نہ کھائیں۔ اگر ساتھیوں سے اجازت حاصل کر لی جائے تو مضائقہ نہیں۔ ان کی اجازت کے بغیر دو، دو کھجوریں ملا کر ایک ساتھ کھانا حرام ہے۔ اگر قرائن سے معلوم ہو جائے کہ وہ اس طرح کھانے کو برا محسوس نہیں کریں گے تو بھی جائز ہے۔ اگر کوئی اکیلا کھا رہا ہے تو اسے اجازت ہے جس طرح چاہے کھا سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

1 عمدة القاري: 14/446.

(٤٥) بَابُ الْقِثَّاءِ

باب:45- ککڑی کھانے کا بیان

٥٤٤٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ. [راجع: ٥٤٤٠]

[5447] حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ تازہ کھجوریں ککڑی کے ساتھ ملا کر کھا رہے تھے۔

(٤٦) بَابُ بَرَكَةِ النَّخْلَةِ

باب:46- کھجور کے درخت کی برکت کا بیان

٥٤٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ، وَهِيَ النَّخْلَةُ». [راجع: ٦١]

[5448] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''درختوں میں سے ایک درخت مسلمان جیسا ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔''

(٤٧) بَابُ جَمْعِ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ

باب:47- ایک ہی وقت میں دو رنگ کے پھلوں یا دو قسم کے کھانوں کو جمع کرنا

٥٤٤٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ. [راجع: ٥٤٤٠]

[5449] حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کے ساتھ تازہ کھجوریں ملا کر کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٤٨) بَابُ مَنْ أَدْخَلَ الضِّيفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً، وَالْجُلُوسِ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً

باب:48- دس، دس مہمانوں کو بلانا اور دس، دس ہی کو کھانے کے لیے بٹھانا

٥٤٥٠ - حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ - أُمَّهُ

[5450] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک مُدّ جو لیے اور ان کو دل کر دلیا بنایا، پھر اسے دودھ میں پکایا، اس کے بعد اس پکوان پر کپی سے گھی نچوڑا۔ پھر مجھے انھوں نے نبی ﷺ کے پاس بھیجا۔

- عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا، ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ - وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ - فَدَعَوْتُهُ، قَالَ: «وَمَنْ مَعِي»، فَجِئْتُ فَقُلْتُ: إِنَّهُ يَقُولُ: «وَمَنْ مَعِي»، فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ وَقَالَ: «أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً»، فَأُدْخِلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ قَالَ: «أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً» فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَامَ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ؟. [راجع: ٤٢٢]

جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ صحابۂ کرام ؓ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کو دعوت دی تو آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھی بھی ہیں۔'' میں نے (جلدی) آ کر اہل خانہ کو اطلاع کی کہ آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھی بھی ہیں۔'' یہ سن کر حضرت ابوطلحہ ؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! کھانا تھوڑا سا ہے جو ام سلیم ؓ نے تیار کیا ہے، چنانچہ آپ ﷺ گھر تشریف لائے تو وہ کھانا آپ کو پیش کر دیا گیا۔ آپ نے فرمایا: ''دس صحابہ کو بلاؤ۔'' چنانچہ وہ آئے اور انھوں نے پیٹ بھر کر کھایا آپ نے پھر فرمایا: ''دس اور بلاؤ۔'' وہ آئے، انھوں نے کھانا کھایا حتی کہ وہ سیر ہو گئے۔ آپ نے پھر فرمایا: ''دس مزید بلاؤ۔'' یہاں تک کہ چالیس آدمی شمار کیے۔ آخر میں نبی ﷺ نے کھانا تناول فرمایا پھر اٹھ کر تشریف لے گئے۔ (حضرت انس ؓ نے کہا کہ) میں کھانے کو دیکھتا رہا آیا اس سے کوئی چیز کم ہوئی ہے؟

(٤٩) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُولِ

باب: 49- لہسن اور دیگر وہ ترکاریاں جو مکروہ ہیں

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کراہت کے متعلق حضرت ابن عمر ؓ سے ایک روایت ہے جو انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

٥٤٥١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قِيلَ لِأَنَسٍ: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: «مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا». [راجع: ٨٥٦]

[5451] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، ان سے سوال ہوا کہ آپ نے لہسن کے متعلق نبی ﷺ سے کیا فرمان سنا ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو لہسن کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔''

٥٤٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

[5452] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے۔'' یا فرمایا: ''وہ ہماری مسجد سے الگ رہے۔''

قَالَ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا». [راجع: ٨٥٤]

فائدہ: ان احادیث میں اگرچہ لہسن یا پیاز کا ذکر ہے، تاہم ہر وہ ترکاری جس سے منہ میں ناگوار ہوا پیدا ہوتی ہو اس کا استعمال منع ہے جیسا کہ مولی وغیرہ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مسجد میں فرشتے ہوتے ہیں وہ بدبودار اشیاء سے تنگ ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات خود نمازی بھی اس بو سے تنگ پڑ جاتے ہیں، اگر کسی طریقہ سے اس کی بو ختم کردی جائے تو انھیں استعمال کرنے میں کوئی قباحت نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اگر انھیں پکا کر ان کی ناگوار ہوا ختم کردی جائے تو انھیں استعمال کیا جا سکتا ہے۔[1] پیاز کی ہوا پکانے اور سرکہ ڈالنے سے ختم کی جا سکتی ہے، اگر انھیں نمک لگا کر دھوپ میں رکھ دیا جائے اور بعد میں ان پر لیموں نچوڑ دیا جائے تو بھی ان کی ہوا ختم ہو جاتی ہے۔

(٥٠) بَابُ الْكَبَاثِ وَهُوَ [ثَمَرُ] الْأَرَاكِ

٥٤٥٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ»، فَقِيلَ: أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا؟». [راجع: ٣٤٠٦]

باب:50- کباث کا بیان اور وہ پیلو کا پھل ہے

[5453] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم مرظہران میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پیلو کا پھل چن رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو خوب سیاہ ہو اسے توڑو کیونکہ وہ لذیذ ہوتا ہے۔'' آپ سے پوچھا گیا: کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔''

(٥١) بَابُ الْمَضْمَضَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ

٥٤٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ، فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَأَكَلْنَا، فَقَامَ

باب:51- کھانے کے بعد کلی کرنا

[5454] حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام صہباء پہنچے تو آپ ﷺ نے کھانا طلب فرمایا۔ کھانے میں ستو کے علاوہ اور کوئی چیز دستیاب نہ ہو سکی۔ ہم نے بھی وہی کھائے۔ پھر آپ ﷺ نماز کے لیے

1 سنن أبي داود، الأطعمة، حديث: 3827.

إِلَى الصَّلَاةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا. [راجع: ٢٠٩]

کھڑے ہوئے۔ آپ نے صرف کلی کی تو ہم نے بھی آپ کے ہمراہ کلی کی۔

٥٤٥٥ - قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ بُشَيْرًا يَقُولُ: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ - قَالَ يَحْيَى: وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ - دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيقٍ، فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَقَالَ سُفْيَانُ: كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى. [راجع: ٢٠٩]

[5455] یحییٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے بُشَیر سے سنا، ان سے حضرت سوید بن نعمان ؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر روانہ ہوئے۔ جب ہم صہباء پہنچے..... یحییٰ نے کہا: یہ خیبر سے ایک منزل دور واقع ہے..... تو آپ نے کھانا طلب کیا۔ آپ کو صرف ستو پیش کیے گئے۔ (آپ نے وہ کھائے) اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ کھائے۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور کلی کی۔ ہم نے بھی آپ کے ہمراہ کلی کی، پھر آپ نے نماز مغرب پڑھائی اور نیا وضو نہیں کیا۔ سفیان نے کہا: گویا تم یہ حدیث یحییٰ ہی سے سن رہے ہو۔

(٥٢) بَابُ لَعْقِ الْأَصَابِعِ وَمَصِّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيلِ

باب: 52- دستی رومال اور تولیے سے صاف کرنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹنا اور چوسنا

٥٤٥٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا».

[5456] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو ہاتھ صاف کرنے سے پہلے اسے خود چاٹے یا کسی اور کو چٹا دے۔''

(٥٣) بَابُ الْمِنْدِيلِ

باب: 53- دستی رومال کا بیان

٥٤٥٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا

[5457] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، ان سے سعید بن حارث نے ایسی چیز کے کھانے سے وضو کرنے کے متعلق پوچھا جسے آگ نے چھوا ہو تو حضرت جابر ؓ نے جواب دیا کہ وضو نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں نبی ﷺ

مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ: لَا، قَدْ كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا، ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ.

کے عہد مبارک میں ایسا کھانا بہت کم میسر آتا تھا، ہم جب کبھی ایسا کھانا پاتے ہماری ہتھیلیوں، کلائیوں اور قدموں کے علاوہ اور کوئی رومال نہیں ہوتا تھا، ہم ان سے ہاتھ صاف کر کے نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے تھے۔

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد ہم رومال استعمال نہ کرتے تھے بلکہ کھانے کی تری وغیرہ کو ہاتھوں اور کلائیوں سے صاف کر لیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاؤں سے کھانے کی چکناہٹ کو صاف کر لیتے تھے۔[1] بہرحال پہلے انگلیوں کو چاٹنا چاہیے، پھر رومال استعمال کر لیا جائے یا ہاتھوں کو دھو لیا جائے۔ واللّٰه أعلم.

(٥٤) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

باب: 54- کھانا کھانے کے بعد کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

٥٤٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا». [انظر: ٥٤٥٩]

[5458] حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اللہ ﷺ کے سامنے سے جب دستر خوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے: ''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں بہت زیادہ، پاکیزہ اور اس میں برکت ڈالی گئی ہے، نہ (یہ کھانا) کفایت کیا گیا (کہ مزید کی ضرورت نہ رہے) اور نہ اسے وداع کیا گیا اور نہ اس سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے، اے ہمارے رب۔''

فائدہ: ''غَيْرَ مَكْفِيٍّ'' کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ کھایا ہے، وہ مابعد کے لیے کافی نہیں ہے۔ بلکہ تیری نعمتیں برابر ہو رہی ہیں اور وہ کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ وَلَا مُوَدَّعٍ یہ وداع (رخصت کرنے، چھوڑنے سے) ہے، یعنی یہ ہمارا آخری کھانا نہیں ہے بلکہ جب تک زندگی ہے، کھاتے رہیں گے۔

٥٤٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ - وَقَالَ مَرَّةً: إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ - قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ. وَقَالَ مَرَّةً:

[5459] حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے یا جب اپنا دستر خوان اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کافی کھلایا اور سیراب کیا۔ نہ (یہ کھانا) کفایت کیا گیا (کہ مزید کی ضرورت نہ رہے) اور نہ ہم اس نعمت کے

[1] عمدة القاري: 455/14.

لَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا». [راجع: ٥٤٥٨]

منکر ہیں۔" ایک مرتبہ آپ نے یوں دعا کی: "اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں۔ نہ (یہ کھانا کفایت کیا گیا (کہ مزید کی ضرورت نہ رہے)۔ اور نہ اسے وداع کیا گیا ہے۔ اور اے ہمارے رب! نہ ہمیں اس سے بے نیازی ہو۔"

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ جس نے کھانے کے بعد درج ذیل دعا پڑھی اس کے گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا وَ رَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ] "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھلایا اور یہ رزق عطا فرمایا' اس کی مدد کے بغیر کسی آفت سے نہ بچنے کی طاقت ہے اور نہ اچھا کام کرنے کی قوت ہی ہے۔"[1] ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھاتے یا پیتے تو درج ذیل دعا پڑھتے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَ جَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا] "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا، پھر اسے خوشگوار کیا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔"[2] کھانے کے بعد ایک مشہور دعا حسب ذیل ہے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ] "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔"[3] لیکن یہ روایت ضعیف ہے، علامہ البانی ؒ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔[4]

(٥٥) بَابُ الْأَكْلِ مَعَ الْخَادِمِ

باب: 55- خادم کے ساتھ کھانا

٥٤٦٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ». [راجع: ٢٥٥٧]

[5460] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے جب کسی کے پاس اس کا خادم کھانا پکا کر لائے اگر اسے اپنے ساتھ بٹھا کر نہیں کھلا سکتا تو ایک یا دو لقمے اسے دے دے کیونکہ اس نے پکاتے وقت گرمی اور مشقت برداشت کی ہے۔"

(٥٦) بَابٌ: اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

باب: 56- کھانا کھانے والا شکر گزار اس روزے دار کی طرح ہے جو صبر کرنے والا ہے

فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے

1 مسند أحمد: 439/3. 2 سنن أبي داود، الأطعمة، حديث: 3851. 3 سنن أبي داود، الأطعمة، حديث: 3850.
4 ضعيف سنن ابن ماجه، الأطعمة، حديث: 709.

روایت کی ہے۔

(٥٧) بَابُ الرَّجُلِ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ: وَهٰذَا مَعِيَ

باب: 57- کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ کہے کہ یہ بھی میرے ساتھ ہے

وَقَالَ أَنَسٌ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم کسی ایسے مسلمان کے گھر جاؤ جو غلط کاموں یا فضول باتوں کی وجہ سے بدنام نہیں تو اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا مشروب پیو۔

٥٤٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طُعَيِّمًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا شُعَيْبٍ، إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ»، قَالَ: لَا، بَلْ أَذِنْتُ لَهُ.

[راجع: ٢٠٨١]

[5461] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انصار میں ایک ابوشعیب نامی آدمی تھے اوران کا غلام گوشت فروش تھا۔ (ابوشعیب رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں تشریف فرما تھے۔ انھوں نے آپ کے چہرۂ مبارک سے فاقہ کشی کا اندازہ لگایا، چنانچہ وہ اپنے گوشت فروش غلام کے پاس آئے اور کہا کہ میرے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کردو۔ میں نبی ﷺ کو چار دوسرے آدمیوں کے ہمراہ دعوت دینے والا ہوں۔ اس (غلام) نے کھانا تیار کر دیا۔ اس کے بعد ابوشعیب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ ان کے ہمراہ ایک اور آدمی بھی چلنے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوشعیب! یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ آ گئے ہیں، اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔'' انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ میں اسے بھی اجازت دیتا ہوں۔

فائدہ: کسی کے دعوت کرنے پر دوسرے کو ساتھ لے جانے کا اصرار کرنا حالات وظروف پر منحصر ہے، ہر کسی کے گھر میں دوسرے کو ساتھ لے جانا جائز نہیں ہے، کوئی مخلص دوست ہو تو الگ بات ہے، البتہ اس کے متعلق دعوت ملتے ہی کہہ دینا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا: ''یہ بھی میرے ہمراہ ہوگی'' اگر پہلے سے معاملہ نہیں ہوا تو اہل خانہ کی صوابدید پر موقوف ہے جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔ اگر وہ چاہیں تو اسے اجازت دے دیں اور اگر وہ اجازت نہ دیں تو اسے واپس کر دیا جائے۔ بہر حال موقع محل کو ضرور دیکھنا ہوگا علی الاطلاق ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ واللہ أعلم.

(٥٨) بَابٌ: إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ

باب: 58- جب رات کا کھانا حاضر ہو تو نماز عشاء کے لیے جلدی نہ کرے

٥٤٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ: أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. [راجع: ٢٠٨]

[5462] حضرت عمرو بن امیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے بکری کے شانے کا چھری کے ساتھ گوشت کاٹ رہے تھے۔ اس دوران میں آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے شانہ اور اس چھری کو پھینک دیا جس کے ساتھ گوشت کاٹ رہے تھے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے، نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

٥٤٦٣ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ».

[5463] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز بھی کھڑی ہوگئی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ۔''

وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ایوب سے روایت ہے، وہ نافع سے، وہ ابن عمر ؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

٥٤٦٤ - وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ. [راجع: ٦٧٣]

[5464] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ رات کا کھانا کھایا جبکہ آپ امام کی قراءت سن رہے تھے۔

٥٤٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَحَضَرَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ».

[5465] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب نماز کھڑی کر دی جائے اور رات کا کھانا سامنے ہو تو پہلے عشائیہ تناول کرو۔''

قَالَ وُهَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ:

وہیب اور یحییٰ بن سعید نے حضرت ہشام سے یہ الفاظ

«إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ».

بیان کیے ہیں: ''جب رات کا کھانا چن دیا جائے۔''

فائدہ: ان احادیث کا تقاضا ہے کہ جب کھانا اور نماز دونوں حاضر ہوں تو کھانا کھا لینا مقدم ہے تاکہ دل کھانے کی طرف لٹکا نہ رہے اور نماز اطمینان وسکون سے ادا کی جائے، اس طرح اگر کھانے کے دوران میں نماز کھڑی ہو جائے تو کھانا چھوڑنا نہیں چاہیے بلکہ فراغت کے بعد نماز کی طرف جانا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم میں سے کوئی کھانے پر ہو تو جب تک اس سے اپنی حاجت پوری نہ کر لے جلدی مت کرے اگرچہ نماز کے لیے اقامت ہی کیوں نہ کہہ دی جائے۔''[1]

(٥٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا﴾ [الأحزاب: ٥٣]

باب: 59- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب تم کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو اٹھ کر چلے جاؤ'' کا بیان

٥٤٦٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ أَنَسًا قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ، كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ، أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ - وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ - فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا، فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا، وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ. [راجع: ٤٧٩١]

[5466] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نزول حجاب کے متعلق لوگوں سے زیادہ معلومات رکھتا ہوں۔ حضرت ابی بن کعب ؓ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ ہوا یوں کہ حضرت زینب بنت جحش ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی شادی کا موقع تھا۔ آپ نے ان سے مدینہ طیبہ میں نکاح کیا تھا۔ دن چڑھنے کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو کھانے کی دعوت دی۔ رسول اللہ ﷺ وہیں تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ دیگر صحابہ بھی بیٹھے تھے، اس وقت دوسرے لوگ کھانے سے فارغ ہو کر جا چکے تھے حتی کہ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور چلنے لگے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل رہا تھا۔ جب آپ حضرت عائشہ ؓ کے حجرے پر پہنچے تو خیال آیا کہ شاید لوگ چلے گئے ہوں گے۔ آپ وہیں سے واپس آئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا تو دیکھا کہ لوگ اب بھی وہاں بیٹھے ہوئے ہیں، چنانچہ آپ پھر واپس ہوئے اور میں بھی آپ کے ہمراہ دوبارہ واپس آ گیا۔ جب دوسری مرتبہ حضرت عائشہ ؓ

[1] صحيح البخاري، الأذان، حديث: 674.

کے حجرے تک پہنچے تو واپس آ گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا۔ اب وہ لوگ جا چکے تھے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکایا اور آیت حجاب نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

71 - كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقے سے متعلق احکام و مسائل

شرعی طور پر عقیقہ کرنا سنت مؤکدہ اور مستحب عمل ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہر بچہ اپنے عقیقے کے عوض گروی ہوتا ہے، پیدائش کے ساتویں دن اس کا عقیقہ کیا جائے، اس کا نام رکھا جائے اور سر کے بال صاف کیے جائیں۔''[1] لیکن اہل الرائے کا موقف ہے کہ عقیقہ سنت نہیں بلکہ دور جاہلیت کی ایک رسم ہے۔[2] عقیقہ اس لیے مشروع قرار دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت عطا کرنے پر اس کا شکریہ بھی ادا ہو جائے اور تعلق دار، دوست احباب کی ضیافت کے ساتھ ساتھ غرباء اور مساکین کا فائدہ بھی ہو جائے۔ اگر انسان اپنی اولاد کی پیدائش کے وقت تنگدست ہو تو اس پر عقیقہ لازم نہیں کیونکہ وہ عاجز ہے اور عاجز سے عبادات ساقط ہو جاتی ہیں۔ ہمارے رجحان کے مطابق عقیقے کے موقع پر بکری (نر اور مادہ) اور دنبہ وغیرہ ذبح کیا جائے کیونکہ احادیث میں صرف ان کا ذکر ملتا ہے، جو حضرات عقیقے کے موقع پر گائے اور اونٹ ذبح کرنے کے قائل ہیں وہ درج ذیل حدیث کو پیش کرتے ہیں: ''بچے کی طرف سے اونٹ، گائے اور بکری سے عقیقہ کیا جا سکتا ہے۔''[3] لیکن یہ روایت سخت ضعیف ہے کیونکہ اس میں مسعدہ بن یسع نامی راوی کذاب ہے۔[4] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے خبر دی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ہاں بچہ ہوا اور انھوں نے بطور عقیقہ اونٹ ذبح کیا ہے تو آپ نے معاذ اللہ پڑھا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو دو بکریاں ذبح کی تھیں۔[5] واضح رہے کہ عقیقے کے جانور میں قربانی کی شرائط نہیں ہیں، اور نہ عقیقے کا جانور دو دانتہ ہی ہونا ضروری ہے۔ عقیقے کے بجائے جانور کی قیمت صدقہ کر دینا درست نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جانور ذبح کرنے کو مسنون قرار دیا ہے اور اس امر ہی کی تلقین کی ہے۔ عقیقے کا گوشت قربانی کی طرح خود بھی کھایا جا سکتا ہے اور اس سے صدقہ بھی کرنا چاہیے، دوست و احباب کو تحفہ بھی دینا چاہیے، اس کی کھال غرباء و مساکین کو دی جائے، اسے فروخت کر کے اس کی قیمت بھی انھیں دی جا سکتی ہے۔

---

1 مسند أحمد: 17/5. 2 المغني: 393/13. 3 المعجم الصغير للطبراني: 84/1. 4 مجمع الزوائد: 58/4. 5 السنن الكبرى للبيهقي: 301/9.

(١) بَابُ تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ لِمَنْ لَمْ يَعُقَّ عَنْهُ، وَتَحْنِيكِهِ

باب: 1- جس نومولود کا عقیقہ نہ کرنا ہو تو اس کا پیدائش کے دن ہی نام رکھنا اور اسے گھٹی دینا

٥٤٦٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ، وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى. [انظر: ٦١٩٨]

[5467] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو چبا کر اس کی گھٹی دی، نیز اس کے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی، پھر وہ مجھے دے دیا۔ یہ حضرت ابو موسیٰ ؓ کے سب سے بڑے لڑکے تھے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ اگر عقیقہ کرنے کا پروگرام نہ ہو تو نام رکھنے اور گھٹی دینے کو ساتویں دن تک مؤخر نہیں کرنا چاہیے بلکہ پیدائش کے دن ہی اس کا نام رکھ دیا جائے اور گھٹی بھی دے دی جائے۔ واللہ أعلم۔

٥٤٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ. [راجع: ٢٢٢]

[5468] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگائی۔ اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس جگہ پر پانی بہا دیا۔

٥٤٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ، فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ: إِنَّ

[5469] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیر کی امید سے تھیں۔ انھوں نے کہا کہ جب میں وہاں سے ہجرت کے لیے نکلی تو ولادت کا وقت قریب تھا۔ مدینہ طیبہ پہنچ کر میں نے قباء میں رہائش اختیار کی۔ پھر قباء میں ہی عبداللہ بن زبیر پیدا ہوا۔ میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا۔ آپ نے کھجور طلب فرمائی، اسے چبایا اور بچے کے منہ میں لعاب مبارک ڈال دیا، چنانچہ پہلی پہلی چیز جو بچے کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب مبارک تھا۔ پھر آپ نے اسے کھجور سے گھٹی دی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ یہ سب سے پہلا بچہ تھا

الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُولَدُ لَكُمْ. [راجع: ٣٩٠٩]

جو (ہجرت کے بعد) دور اسلام میں پیدا ہوا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس سے بہت خوش ہوئے کیونکہ ان کے ہاں یہ افواہ پھیلائی گئی تھی کہ یہودیوں نے تم پر جادو کر دیا ہے، لہٰذا تمھارے ہاں اب کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔

فائدہ: مہاجرین جب مدینہ طیبہ آئے تو ان کے ہاں کوئی نرینہ اولاد پیدا نہ ہوئی، یہ افواہ بڑی تیزی سے پھیلی کہ یہودیوں نے مسلمانوں کی نسل بندی کے لیے جادو کرایا ہے، یہودیوں کی اس بکواس سے مسلمانوں کو رنج بھی تھا، جب یہ بچہ پیدا ہوا تو مسلمانوں نے خوشی میں اتنے زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ سارا مدینہ گونج اٹھا۔[1]

٥٤٧٠ - حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارِ الصَّبِيَّ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: «أَعَرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فِي لَيْلَتِهِمَا»، فَوَلَدَتْ غُلَامًا، قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: احْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَمَعَهُ شَيْءٌ؟» قَالُوا: نَعَمْ، تَمَرَاتٌ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ. [راجع: ١٣٠١]

[5470] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا بیمار ہوگیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے کہ ان کا بیٹا فوت ہو گیا۔ جب وہ واپس آئے تو پوچھا: میرا بیٹا کیسا ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ پہلے سے سکون میں ہے۔ پھر بیوی نے انھیں کھانا پیش کیا۔ انھوں نے کھانا کھایا۔ پھر بیوی سے ہم بستر ہوئے۔ جب فارغ ہوئے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بچے کو دفن کر آؤ۔ صبح ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس واقعے کی اطلاع دی۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تم نے آج رات ہم بستری کی تھی؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان دونوں کی اس رات میں برکت عطا فرما۔'' میں نے بچہ جنا تو مجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسے حفاظت کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ، چنانچہ اس بچے کو نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کچھ کھجوریں بھی ہمراہ بھیجی تھیں۔ نبی ﷺ نے بچے کو لیا اور پوچھا: ''اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں، کھجوریں ہیں۔ نبی ﷺ نے وہ کھجوریں لیں، انھیں چبایا، پھر انھیں اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں رکھ دیں

1 فتح الباري: 729/9.

اوراس سے بچے کو گھٹی دی اوراس کا نام عبداللہ رکھا۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

ایک دوسری سند محمد بن سیرین سے ہے، وہ حضرت انس ﷛ سے بیان کرتے ہیں، پھر انھوں نے یہی حدیث بیان کی۔

(٢) بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيقَةِ

باب:2- عقیقے میں نومولود سے تکلیف دہ چیز دور کرنا

٥٤٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ.

[5471] حضرت سلمان بن عامر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہر بچے کے ساتھ عقیقہ ہے۔

وَقَالَ حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ایک دوسری سند میں ابن سیرین حضرت سلمان بن عامر ﷛ سے بیان کرتے ہیں اور وہ نبی ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ سَلْمَانَ ابْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

کئی لوگوں نے حضرت عاصم اور ہشام سے، انھوں نے حفصہ بنت سیرین سے، انھوں نے رباب سے، انھوں نے حضرت سلمان بن عامر ضبی ﷛ سے اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ. [انظر: ٥٤٧٢]

ایک روایت میں یزید بن ابراہیم ابن سیرین سے بیان کرتے ہیں، ان سے حضرت سلمان بن عامر ﷛ نے اپنا قول بیان کیا ہے۔

٥٤٧٢ - وَقَالَ أَصْبَغُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ: حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى».

[5472] حضرت سلمان بن عامر ضبی ﷛ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''لڑکے کے ساتھ عقیقہ لگا ہوا ہے۔ اس کی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس سے تکلیف دہ چیز دور کرو۔''

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا

حبیب بن شہید کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن سیرین نے حکم

قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ: أَمَرَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ: مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ؟ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: مِن سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ. [راجع: ٥٤٧١]

دیا کہ میں امام حسن بصری سے دریافت کروں کہ انھوں نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی ہے؟ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے سنی ہے۔

(٣) بَابُ الْفَرَعِ

باب:3-فرع کا بیان

٥٤٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ».

وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ. وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ. [انظر: ٥٤٧٤]

[5473] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''فرع اور عتیرہ کی کوئی حیثیت نہیں۔''

فرع، اونٹنی کا وہ پہلا بچہ ہے جسے دور جاہلیت میں کافر اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ کو رجب میں ذبح کرتے تھے۔

فائدہ: جاہلیت کی یہ رسم دور اسلام میں اسی طرح قائم رہی مگر مسلمان اسے اللہ کے نام پر ذبح کرنے لگے، پھر اس رسم کو موقوف اور منسوخ کر دیا گیا۔ واللہ أعلم.

(٤) بَابُ الْعَتِيرَةِ

باب:4-عتیرہ کا بیان

٥٤٧٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ».

قَالَ: وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ، كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ. وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ. [راجع: ٥٤٧٣]

[5474] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''فرع اور عتیرہ کوئی شے نہیں ہیں۔''

فرع اونٹنی کا وہ پہلا بچہ جسے دور جاہلیت میں کافر لوگ اپنے بتوں کے نام سے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ کو رجب میں ذبح کیا جاتا تھا۔

فائدہ: دور جاہلیت میں اسے رجب میں ذبح کرنے کی وجہ سے رجبیہ بھی کہا جاتا تھا، اسلام نے اس رسم کو ختم کر دیا کیونکہ واضح طور پر اس میں شرک کے جراثیم پائے جاتے تھے۔ لیکن جب اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے جیسا کہ منیٰ میں کھڑے

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اللہ کے رسول ہم دور جاہلیت میں رجب کے مہینے میں عتیرہ ذبح کرتے تھے، آپ اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نام پر جس مہینے میں چاہو ذبح کرو اور اللہ کے نام سے لوگوں کو کھلاؤ۔''[1] ہمارے رجحان کے مطابق صدقہ وخیرات قربانی ہر وقت جائز ہے مگر ذوالحجہ کے علاوہ کسی دوسرے مہینے کی پابندی سے کوئی قربانی یا خیرات کرنا درست نہیں جیسا کہ میت کی طرف سے صدقہ وخیرات جائز ہے لیکن قل خوانی، تیجہ یا چہلم کے نام سے صدقہ وخیرات کرنا بدعت ہے، اس قسم کی تخصیص کا شریعت میں جواز نہیں ہے۔ واللّٰہ أعلم.

---

1 سنن النسائي، الفرع والعتيرة، حديث: 4234.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

72 - كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ

ذبیحوں اور شکار سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ

باب:1- شکار پر بسم اللہ پڑھنا

وَقَوْلِ اللهِ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ﴾ [المائدة: ٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھارے لیے حرام کیے گئے ہیں مردہ جانور...... لہٰذا تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھی سے ڈرو۔''

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ ضرور تمھیں اس چیز کے شکار کے ذریعے سے آزمائے گا......''

وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ﴾

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھارے لیے چوپائے مویشی حلال کیے گئے ہیں، سوائے ان کے جن کے نام تمھیں پڑھ کر سنا دیے جائیں گے...... لہٰذا تم ان سے نہ ڈرو اور مجھی سے ڈرو۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْعُقُودُ: الْعُهُودُ. مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ، ﴿إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ﴾: الْخِنْزِيرُ. ﴿يَجْرِمَنَّكُمْ﴾: يَحْمِلَنَّكُمْ. ﴿شَنَآنُ﴾: عَدَاوَةٌ. ﴿وَالْمُنْخَنِقَةُ﴾: تُخْنَقُ فَتَمُوتُ. ﴿وَالْمَوْقُوذَةُ﴾: تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يُوقِذُهَا فَتَمُوتُ. ﴿وَالْمُتَرَدِّيَةُ﴾: تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عقود سے مراد وہ عہد و پیمان ہیں جو حلال و حرام کے متعلق کیے جائیں۔ ﴿إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ﴾ سے مراد سور کا گوشت وغیرہ ہے۔ ﴿يَجْرِمَنَّكُمْ﴾ کے معنی ہیں: تمھیں آمادہ کرے۔ ﴿شَنَآن﴾ کے معنی ہیں: عداوت و دشمنی۔ ﴿الْمُنْخَنِقَةُ﴾ سے مراد وہ جانور ہے جسے گلا گھونٹ کر مار دیا جائے۔ ﴿الْمَوْقُوذَةُ﴾ سے مراد وہ جانور

﴿وَالنَّطِيحَةُ﴾: تُنْطَحُ الشَّاةُ. فَمَا أَدْرَكْتَهُ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهِ أَوْ بِعَيْنِهِ فَاذْبَحْ وَكُلْ.

جسے لکڑی سے مارا گیا ہو۔ ﴿الْمُتَرَدِّيَةُ﴾ سے مراد وہ جانور جو پہاڑ سے پھسل کر مر جائے اور ﴿النَّطِيحَةُ﴾ وہ ہے جسے بکری سینگ مارے، پھر اگر تم اسے دم ہلاتے ہوئے یا آنکھ کو حرکت دیتے ہوئے پالو تو ذبح کر کے کھالو۔

٥٤٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ قَالَ: «مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ»، وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ: «مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ، فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ، وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ - أَوْ كِلَابِكَ - كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ، وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ». [راجع: ١٧٥]

[5475] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نوکدار لکڑی سے کیے ہوئے شکار کے متعلق نبی ﷺ سے دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: ”اگر شکار اس کی نوک سے زخمی ہوجائے تو اسے کھا لو لیکن اگر عرض (چوڑائی) کے بل اسے لگے تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ موقوذہ ہے۔“ میں نے کتے سے کیے ہوئے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”اگر وہ کتا تیرے لیے شکار کو روک رکھے تو کھا لو کیونکہ کتے کا شکار کو پکڑ لینا بھی ذبح کے حکم میں ہے۔ اگر تم اپنے کتے یا اپنے کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور تمھیں اندیشہ ہو کہ اس کتے کے ساتھ دوسرے کتے نے شکار پکڑا ہوگا اور وہ شکار کو مار چکا ہو تو ایسے شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا تھا دوسرے پر اللہ کا نام نہیں لیا تھا۔“

(٢) بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب: 2- نوکدار لکڑی سے شکار کرنے کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ: تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ، وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ، وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرَى وَالْأَمْصَارِ وَلَا يَرَى بِهِ بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے غلیلے سے مرے ہوئے شکار کے متعلق فرمایا کہ وہ موقوذہ ہے۔ حضرت سالم، قاسم، مجاہد، ابراہیم نخعی، عطاء اور حسن بصری رحمہم اللہ نے اسے مکروہ کہا ہے۔ اور حسن بصری نے شہروں اور دیہاتوں میں غلیلہ پھینکنے کو مکروہ خیال کیا ہے، ان کے علاوہ دیگر مقامات میں کوئی حرج نہیں۔

٥٤٧٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ

[5476] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نوکدار لکڑی

قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: «إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ»، فَقُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي؟ قَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ»، قُلْتُ: فَإِنْ أَكَلَ؟ قَالَ: «فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ»، قُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ؟ قَالَ: «لَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ». [راجع: ١٧٥]

سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''جب تم اس کی نوک سے شکار کو مارلو تو اسے کھاؤ لیکن اگر عرض کے بل شکار کو لگے اور جانور مر جائے تو وہ موقوذہ (مردار) ہے، اسے نہ کھاؤ۔'' میں نے دوسرا سوال کیا کہ میں اپنا کتا بھی چھوڑتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھ کر اسے دوڑاؤ تو وہ شکار کھا سکتے ہو۔'' میں نے عرض کی: اگر کتا، شکار میں سے کچھ کھا لے تو؟ آپ نے فرمایا: ''اگر اس نے خود کھا لیا تو اسے مت کھاؤ کیونکہ وہ شکار اس نے تمھارے لیے نہیں روکا بلکہ اپنے لیے روکا ہے۔'' میں نے کہا: میں بعض اوقات اپنا کتا چھوڑتا ہوں، پھر میں اس کے ساتھ کسی دوسرے کتے کو بھی پاتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ شکار تم نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے پر نہیں پڑھی تھی۔''

فائدہ: معراض، اس لکڑی کو کہتے ہیں جس کا ایک کنارہ تیز ہوتا ہے یا تیز دھار لوہا لگا ہوتا ہے، اگر اس کی نوک یا تیز دھار اسے زخمی کر دے تو ذبیحہ ہے، اسے کھانا جائز ہے اگر شکار کو وہ لکڑی عرض کے بل لگے اور چوٹ لگنے سے وہ مر جائے تو وہ موقوذہ کے حکم میں ہے، اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔

(٣) بَابُ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ

باب: 3- جس شکار کو نوکدار لکڑی چوڑائی کے بل لگے

٥٤٧٧ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ، قَالَ: «كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ»، قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: «وَإِنْ قَتَلْنَ»، قُلْتُ: وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ؟ قَالَ: «كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ». [راجع: ١٧٥]

[5477] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم شکار کے لیے سدھائے ہوئے کتے چھوڑتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شکار وہ تمھارے لیے پکڑ کر لے آئیں اسے کھا لو۔'' میں نے کہا: اگرچہ وہ شکار کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ اسے مار ڈالیں۔'' میں نے عرض کیا: ہم نوکدار لکڑی سے بھی شکار کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس کی دھار شکار کو زخمی کر کے چیر دے تو اسے کھا لو اور اگر لکڑی عرض کے بل لگے تو اسے نہ کھاؤ۔''

(٤) بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ: إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ لَا تَأْكُلِ الَّذِي بَانَ وَكُلْ سَائِرَهُ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ.

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدٍ: اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ حِمَارٌ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ، دَعُوا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ.

٥٤٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ؟ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ، وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي؟ قَالَ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ». [انظر: ٥٤٨٨، ٥٤٩٦]

باب:4- تیر کمان سے شکار کرنا

امام حسن بصری اور امام ابراہیم نخعی ؒ نے کہا: جب کوئی شکار کرے اور اس شکار کا پاؤں یا ہاتھ الگ ہو جائے تو جو حصہ جدا ہوا ہے وہ نہ کھائے اور باقی شکار کھا لے، نیز ابراہیم نخعی نے کہا: جب تم نے شکار کی گردن یا اس کے درمیان تیر مارا تو اسے کھا سکتے ہو۔

اعمش نے حضرت زید سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ کی اولاد میں سے کسی کے سامنے ایک (جنگلی) گدھا بھاگ نکلا تو انھوں نے کہا: جہاں ممکن ہو اس گدھے کو زخم لگائیں، اس کے بعد جو حصہ کٹ کر گر جائے اسے چھوڑ دو اور باقی ماندہ کھا سکتے ہو۔

[5478] حضرت ابو ثعلبہ خشنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے نبی! ہم اہل کتاب کے گاؤں میں رہتے ہیں، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا پی سکتے ہیں؟ اور ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں شکار بکثرت ہوتا ہے، وہاں میں اپنے تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور میں اپنے کتے سے بھی شکار کرتا ہوں جو سدھایا ہوا نہیں ہوتا اور اس کتے سے بھی جو سکھایا ہوا ہوتا ہے، ان میں سے کس کا کھانا میرے لیے جائز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو تو نے اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر کیا ہے تو اگر ان کے (برتنوں کے) علاوہ تمھیں دوسرے برتن دستیاب ہوں تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ پیو، اور اگر تمھیں کوئی دوسرا برتن نہ ملے تو ان کے برتن دھو کر ان میں کھا پی سکتے ہو۔ اور جو شکار تم اپنے تیر کمان سے کرو اگر تم نے تیر چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا ہو تو اس شکار کو کھا سکتے ہو۔ اور جو شکار تم نے غیر سکھائے کتے سے کیا ہو اگر تمھیں اسے ذبح کرنے کا موقع

ملے تو اسے ذبح کر کے کھا سکتے ہو۔''

(٥) بَابُ الْخَذْفِ وَالْبُنْدُقَةِ

باب:5- انگلی سے کنکری پھینکنا یا غلیل سے غلیلہ مارنا

٥٤٧٩ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ - وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ - عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: لَا تَخْذِفْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ، - أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ - وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ، وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ». ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ - أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ - وَأَنْتَ تَخْذِفُ؟ لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا. [راجع: ٤٨٤١]

[5479] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس طرح کنکری مت پھینکو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کنکری پھینکنے سے منع کیا ہے یا اسے ناپسند فرمایا ہے، نیز فرمایا: ''اس سے نہ تو شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے لیکن یہ کبھی کسی کا دانت توڑ دیتی ہے اور آنکھ پھوڑ دیتی ہے۔'' اس کے بعد پھر اس شخص کو دیکھا کہ وہ کنکریاں پھینک رہا ہے تو اسے کہا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں کہ آپ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا یا کنکری پھینکنے کو ناپسند فرمایا لیکن تو پھر کنکریاں پھینک رہا ہے، میں تیرے ساتھ اتنے دن تک بات نہیں کروں گا۔

فائدہ: دور حاضر کی ایجاد بندوق کے ذریعے سے شکار حلال ہے یا حرام؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے، اکثر علماء بندوق کے ذریعے سے کیے ہوئے شکار کو حرام کہتے ہیں۔ لیکن ہمارے رجحان کے مطابق بندوق سے کیا ہوا شکار حلال ہے کیونکہ اس کی گولی لاٹھی یا چھڑی کی طرح جسم سے نہیں ٹکراتی بلکہ تیر یا کسی بھی تیز دھار آلے کی طرح جسم کو پھاڑ کر نکل جاتی ہے، اور اس کارتوس میں چھوٹے چھوٹے لوہے کے ریزے ہوتے ہیں جو جسم کو پھاڑ کر نکل جاتے ہیں۔ جن روایات میں بندوق کے شکار کی ممانعت یا کراہت موجود ہے اس سے مراد موجودہ بندوق کی گولی نہیں بلکہ مٹی کی بنی ہوئی گولی ہے جسے غلیلہ کہا جاتا ہے، اس سے مارا ہوا شکار موقوذہ کے حکم میں ہے کیونکہ یہ جسم سے ٹکرا کر سخت چوٹ سے جانور کو مار دیتی ہے۔ واللہ أعلم.

(٦) بَابُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

باب:6- جس نے ایسا کتا پالا جو شکاری یا جانوروں کی نگہداشت کے لیے نہ ہو

٥٤٨٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ

[5480] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے ایسا

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ». [انظر: ٥٤٨١، ٥٤٨٢]

کتا پالا جو نہ مویشیوں کی حفاظت کے لیے ہے اور نہ شکار کرنے کے لیے تو اس کی نیکیوں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔"

٥٤٨١ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا - إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ - فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ». [راجع: ٥٤٨٠]

[5481] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو کوئی ایسا کتا پالتا ہے جو شکار یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہیں تو اس کے ثواب سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔"

٥٤٨٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا - إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا - نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ». [راجع: ٥٤٨٠]

[5482] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مویشی کی حفاظت یا شکار کی غرض کے علاوہ کتا پالا اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔"

فائدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں کھیتی کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی اجازت مروی ہے۔[1] لیکن اس حدیث میں ہے کہ جو انسان کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت یا شکار کی غرض کے علاوہ کتا پالتا ہے اس کے ثواب سے روزانہ ایک قیراط کی کمی ہو جاتی ہے لیکن اس قیراط کی مقدار اتنی نہیں جتنی جنازہ پڑھنے اور میت کے دفن میں شمولیت کرنے والے کو بطور ثواب دی جاتی ہے کیونکہ وہ قیراط تو اُحد پہاڑ کے برابر ہے، وہ اللہ کا فضل تھا اور یہ اللہ کی طرف سے سزا ہے اس لیے دونوں میں فرق رکھا گیا ہے۔[2] امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے ثابت کیا ہے کہ شکار کے لیے کتا گھر میں رکھا جا سکتا ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے کے علاوہ کسی بھی کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

(٧) بَابٌ: إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ

باب: 7- اگر کتا شکار کو کھا لے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ

1 صحيح البخاري، الحرث والمزارعة، حديث: 2322. 2 فتح الباري: 10/5.

الْآيَةَ [المائدة: ٤]

﴿مُكَلِّبِينَ﴾ [٤] الْكَوَاسِبُ. ﴿اجْتَرَحُوا﴾ [الجاثية: ٢١]: اكْتَسَبُوا ﴿تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾ [٤]

کون کون سی چیزیں ان کے لیے حلال ہیں۔"

﴿مُكَلِّبِينَ﴾ کے معنی ہیں: سدھائے ہوئے۔ ﴿اجْتَرَحُوا﴾ کے معنی ہیں: جو انھوں نے کمایا ہے۔ "اللہ تعالیٰ نے جو تمھیں علم دے رکھا ہے، اس میں سے انھیں کچھ سکھاتے ہو، وہ شکاری جانور جو تمھارے لیے پکڑ رکھیں، اس میں سے کھاؤ...... جلدی حساب لینے والا ہے۔"

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ، إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللهُ يَقُولُ: ﴿تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ﴾ فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتَّى تَتْرُكَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کچھ کھا لے تو وہ اسے خراب کر دیتا ہے کیونکہ اس نے شکار صرف اپنے لیے روکا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تم ان کو وہی کچھ سکھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں سکھایا ہے۔" اس لیے اس کتے کو مارا جائے اور سکھایا جائے حتی کہ وہ خود کھانا چھوڑ دے۔

وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسے شکار کو مکروہ کہا ہے۔ حضرت عطاء نے کہا: اگر کتا شکار کا خون پی لے اور اس سے کچھ نہ کھائے تو تم اسے کھا سکتے ہو۔

٥٤٨٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ، قَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ». [راجع: ١٧٥]

[5483] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہو تو جو شکار وہ تمھارے لیے پکڑ کر لائیں اسے کھاؤ، خواہ وہ اسے مار ہی ڈالیں لیکن اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھا لے تو اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لیے پکڑا تھا۔ اگر تمھارے کتوں کے علاوہ دوسرے کتے بھی شریک ہو جائیں تو ایسے شکار کو مت کھاؤ۔"

(٨) بَابُ الصَّيْدِ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

باب: 8- جب شکار کیا ہوا جانور دو یا تین دن بعد ملے

٥٤٨٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ فَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ، وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ، وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ». [راجع: ١٧٥]

[5484] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم نے اپنا کتا چھوڑا اور اس پر بسم اللہ بھی پڑھی، پھر کتے نے شکار پکڑا اور اسے مار ڈالا تو اسے کھاؤ۔ اور اگر اس نے خود بھی کھا لیا ہو تو تم نہ کھاؤ کیونکہ اس نے یہ شکار اپنے لیے پکڑا ہے۔ اگر شکاری کتا دوسرے کتوں سے مل گیا جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا تھا اور وہ شکار پکڑ کر مار ڈالیں تو ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ تمھیں یہ معلوم نہیں کہ شکار کس کتے نے مارا ہے۔ اگر تم نے شکار کو تیر مارا، پھر وہ دو یا تین دن بعد تمھیں ملا اور اس پر تمھارے تیر کے نشان کے علاوہ کوئی دوسرا نشان نہیں تھا تو ایسا شکار بھی کھاؤ لیکن اگر وہ پانی میں گر گیا ہو تو نہ کھاؤ۔''

٥٤٨٥ - وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ، قَالَ: «يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ». [راجع: ١٧٥]

[5485] حضرت عدی بن حاتم ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ وہ شکار کو تیر مارتے ہیں، پھر دو یا تین دن اس کو تلاش کرتے ہیں تو اسے مرا ہوا پاتے ہیں اور اس میں ان کا تیر گھسا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہے تو کھا لے۔''

(٩) بَابٌ: إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ

باب: 9- اگر شکار کے پاس کوئی دوسرا کتا پائے

٥٤٨٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ، فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ»، قُلْتُ: إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ، فَقَالَ: «لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ

[5486] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں اور اس پر بسم اللہ پڑھتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تو بسم اللہ پڑھ کر کتا چھوڑے اور وہ شکار پکڑ کر اسے مار دے، پھر اس سے کچھ کھا لے تو اسے مت کھا کیونکہ اس نے یہ شکار اپنے لیے پکڑا ہے۔'' میں نے عرض کی: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں، پھر اس کے پاس کوئی دوسرا کتا پاتا ہوں اور مجھے معلوم نہیں کہ یہ شکار کس نے پکڑا ہے؟

تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ»، وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: «إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ». [راجع: ١٧٥]

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا شکار نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتے پر نہیں پڑھی تھی۔'' اس کے بعد میں نے نوکدار لکڑی سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اگر شکار نوک کی دھار سے مرا ہو تو اسے کھا لو اور اگر تو نے اسے عرض کے بل زخمی کیا ہے تو ایسا شکار ضرب سے مرا ہے اسے مت کھاؤ۔''

(١٠) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ

باب: 10- شکار کرنے کو بطور مشغلہ اختیار کرنا

٥٤٨٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ، فَقَالَ: «إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ». [راجع: ١٧٥]

[5487] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ہم ایسے لوگ ہیں جو ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور ان پر اللہ کا نام لے لو تو جو شکار وہ تمھارے لیے روک لیں اسے کھاؤ لیکن اگر کتے نے شکار سے کچھ خود بھی کھا لیا ہو تو وہ نہ کھاؤ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس نے وہ خود اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر ان کتوں کے ساتھ کوئی دوسرا بھی شریک ہو جائے تو ان کا مارا ہوا شکار مت کھاؤ۔''

٥٤٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ

[5488] حضرت ابو ثعلبہ خشنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم لوگ اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں اور وہاں شکار بہت ہوتا ہے، میں اپنے تیر کمان اور سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرتا ہوں اور اس کتے کو بھی شکار میں استعمال کرتا ہوں جو سدھایا ہوا نہیں ہوتا، آپ میری رہنمائی کریں کہ اس میں میرے لیے کیا حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے جو یہ کہا ہے کہ تم اہل کتاب کی سرزمین

بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا، فَأَخْبِرْنِي: مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ، فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ». [راجع: ٥٤٧٨]

میں رہتے ہو اور ان کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہو، اگر تمھیں ان کے برتنوں کے علاوہ دوسرے برتن دستیاب ہوں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ۔ اگر ان کے علاوہ دوسرے برتن نہ ملیں تو انھیں خوب دھو کر اپنے استعمال میں لا سکتے ہو۔ اور تم نے جو شکار کی سرزمین کا ذکر کیا ہے تو جو شکار تم اپنے تیر سے مارو اور تیر چلاتے وقت اگر تم نے اللہ کا نام لیا تھا تو اس شکار کو کھا سکتے ہو اور جو شکار تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے سے کیا ہو اور چھوڑتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا تھا تو وہ شکار کھاؤ اور جو شکار بغیر سدھائے کتے سے کیا ہو اگر اس شکار کو خود ذبح کر سکو تو اسے بھی کھاؤ۔''

٥٤٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغِبُوا، فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِوَرِكَيْهَا أَوْ فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ.

[5489] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے مرظہران میں ایک خرگوش بھگایا۔ لوگ اس کے پیچھے بھاگے لیکن اسے پکڑ نہ سکے، البتہ میں اس کے پیچھے دوڑا اور اسے پکڑنے میں کامیاب ہو گیا اور اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انھوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں اس کے دونوں سرین اور دونوں رانیں پیش کیں تو آپ نے انھیں قبول فرمایا۔

٥٤٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطًا فَأَبَوْا، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ

[5490] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، پھر وہ مکہ کے راستے میں ایک جگہ اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ گئے جو حالت احرام میں تھے اور خود انھوں نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اس دوران میں انھوں نے ایک گاؤخر دیکھا تو اسے شکار کرنے کے لیے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ پھر انھوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ انھیں کوڑا دے دیں لیکن انھوں نے انکار کر دیا، پھر ان سے اپنا نیزہ مانگا تو وہ بھی اٹھا کر دینے کے لیے تیار نہ ہوئے، تاہم انھوں نے خود ہی اٹھایا اور گاؤخر پر

اللهِ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ». [راجع: ١٨٢١]

حملہ کر کے اسے شکار کر لیا، پھر کچھ ساتھیوں نے اس کا گوشت کھا لیا اور کچھ حضرات نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو ایک کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے مہیا کیا تھا۔''

٥٤٩١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟». [راجع: ١٨٢١]

[5491] حضرت ابو قتادہ ؓ ہی سے روایت ہے مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا ہے؟''

(١١) بَابُ التَّصَيُّدِ عَلَى الْجِبَالِ

باب: 11- پہاڑوں پر شکار کرنا

٥٤٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو: أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ، وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسِي وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ، فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذٰلِكَ، إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ، فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ، فَقُلْتُ لَهُمْ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: لَا نَدْرِي، قُلْتُ: هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ، فَقَالُوا: هُوَ مَا رَأَيْتَ، وَكُنْتُ نَسِيتُ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي سَوْطِي، فَقَالُوا: لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ، فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ: قُومُوا فَاحْتَمِلُوا،

[5492] حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ دوسرے صحابۂ کرام ؓ تو احرام باندھے ہوئے تھے جبکہ میں احرام کے بغیر تھا۔ میں ایک گھوڑے پر سوار تھا اور پہاڑوں پر چڑھنے کا بڑا ماہر تھا۔ میں نے اس دوران میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ للچائی ہوئی نگاہوں سے کوئی چیز دیکھ رہے ہیں۔ میں نے بھی دیکھنا شروع کیا تو اچانک میری نظر ایک گاؤخر پر پڑی۔ میں نے ساتھیوں سے پوچھا یہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں۔ میں نے کہا کہ یہ تو گاؤخر ہے۔ انھوں نے کہا: یہ وہی ہے جو تو نے دیکھا ہے۔ میں اپنا کوڑا بھول گیا تھا۔ میں نے ان سے کہا: مجھے میرا کوڑا دے دو۔ انھوں نے کہا: ہم اس سلسلے میں تمھارا کوئی تعاون نہیں کر سکتے۔ میں نے اتر کر اپنا کوڑا خود اٹھایا اور اس گاؤخر کے پیچھے دوڑ پڑا۔ واقعی وہ گاؤخر تھا۔ میں نے پیچھے سے اس کی ٹانگ کو زخمی کر دیا۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور

قَالُوا: لَا نَمَسُّهُ، فَحَمَلْتُهُ حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ: فَأَبَى بَعْضُهُمْ، وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ فَقُلْتُ: أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ لِي: «أَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: «كُلُوا فَهُوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوهُ اللهُ». [راجع: ١٨٢١]

ان سے کہا کہ اب تم اٹھو اور اسے اٹھا لاؤ۔ انھوں نے کہا: ہم تو اسے ہاتھ نہیں لگائیں گے۔ بہرحال میں نے خود اسے اٹھایا اور ان کے پاس لے آیا۔ کچھ حضرات نے اس کا گوشت کھایا جبکہ بعض نے انکار کر دیا۔ میں نے کہا: اچھا میں تمھارے لیے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھتا ہوں، چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا تو آپ نے مجھے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس اس میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے کھاؤ، یہ وہ کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں کھلایا ہے۔''

(١٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ ٱلْبَحْرِ وَطَعَامُهُۥ مَتَٰعًا لَّكُمْ﴾ [المائدة: ٩٦]

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تمھارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا تمھارے فائدے کے لیے حلال کر دیا گیا ہے'' کا بیان

وَقَالَ عُمَرُ: صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ وَطَعَامُهُ مَا رَمَى بِهِ.

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: سمندر کا شکار وہ ہے جسے جال وغیرہ سے شکار کیا جائے اور اس کا طعام وہ ہے جس کو سمندر باہر پھینک دے۔

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الطَّافِي حَلَالٌ.

حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: جو دریائی جانور پانی میں مر کر اوپر تیر آئے وہ حلال ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُ مَيْتَتُهُ إِلَّا مَا قَذِرْتَ مِنْهَا، وَالْجِرِّيُّ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: سمندر کا طعام اس کا مردار ہے مگر جسے طبیعت نہ چاہے۔ جھینگا مچھلی یہودی نہیں کھاتے، لیکن ہم اسے کھاتے ہیں۔

وَقَالَ شُرَيْحٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ.

نبی ﷺ کے صحابی حضرت شریح ؓ نے کہا کہ سمندر کا ہر جانور ذبح شدہ ہے۔

وَقَالَ عَطَاءٌ: أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ تَذْبَحَهُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَيْدُ الْأَنْهَارِ وَقِلَاتِ السَّيْلِ، أَصَيْدُ بَحْرٍ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ،

حضرت عطاء نے کہا: دریائی پرندے کے متعلق میرا خیال ہے کہ اسے ذبح کیا جائے۔ حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ نہروں اور سیلاب

ثُمَّ تَلَا: ﴿هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهُۥ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِن كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا﴾ [فاطر: ١٢]

کے گڑھوں کا شکار بھی دریائی شکار ہے تو انھوں نے کہا: ہاں۔ پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ''یہ (دریا) بہت زیادہ شیریں اور دوسرا بہت زیادہ کھاری ہے اور تم ان دونوں سے تازہ گوشت کھاتے ہو۔''

وَرَكِبَ الْحَسَنُ عَلَى سَرْجٍ مِنْ جُلُودِ كِلَابِ الْمَاءِ.

حضرت حسن دریائی کتے کی کھال سے بنی ہوئی زین پر سوار ہوئے۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَأَطْعَمْتُهُمْ.

امام شعبی نے کہا: اگر میرے اہل خانہ مینڈک کھائیں تو میں ان کو بھی کھلاؤں گا۔

وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَأْسًا.

امام حسن بصری رحمہ اللہ کچھوا کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ [وَإِنْ صَادَهُ] نَصْرَانِيٌّ أَوْ يَهُودِيٌّ أَوْ مَجُوسِيٌّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: دریائی شکار کھاؤ، خواہ اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی نے شکار کیا ہو۔

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرْيِ: ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّينَانُ وَالشَّمْسُ.

حضرت ابو درداء نے مری مچھلی کے متعلق کہا کہ دھوپ اور مچھلیاں شراب کے لیے ذبح کا درجہ رکھتی ہیں، یعنی اس سے شراب کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اب سمندری شکار کے متعلق معلومات فراہم کی ہیں۔ باب میں مذکور آیت کی رو سے تمام سمندری جانور حلال ہیں، البتہ مینڈک اور مگر مچھ یا اس قبیل کا کوئی اور جانور جو پانی اور خشکی دونوں جگہ زندہ رہ سکتا ہے، ان کی حلت کے متعلق علمائے امت میں اختلاف ہے، مزید یہ کہ ان سمندری جانوروں کو ذبح کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ پانی سے جدا ہوتے ہی مرجاتے ہیں، اگر چند لمحے زندہ رہیں تو بھی انھیں ذبح کیا جائے، جیسے: مچھلی خواہ وہ زندہ یا مردہ ہر حال میں حلال ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابو درداء کا ایک اثر پیش کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مچھلی کو شراب میں ڈالنے سے وہی اثر ہوتا ہے جو شراب میں نمک ڈالنے سے ہوتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا نشہ ختم ہو جاتا ہے، مری اس مچھلی کو کہتے ہیں جسے شراب میں ڈال کر اور اس میں نمک ڈال کر دھوپ میں رکھ دیا جائے، اس طرح اس میں سے تغیر آنے سے وہ شراب سرکہ بن جائے گی اور شراب کی تیزی مغلوب ہو جائے گی۔

٥٤٩٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا

[5493] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم غزوۂ خبط میں شریک تھے جبکہ اس وقت ہمارے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ. [راجع: ٢٤٨٣]

سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم سب بھوک سے بے حال تھے کہ سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر پھینک دی۔ ایسی مچھلی ہم نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا، ہم نے وہ مچھلی پندرہ دن تک کھائی۔ پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ہڈی لے کر کھڑی کر دی تو وہ اتنی اونچی تھی کہ ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔

٥٤٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ، وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا يُقَالُ لَهُ: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا، قَالَ: فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ فِينَا رَجُلٌ، فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ. [راجع: ٢٤٨٣]

[5494] حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں روانہ کیا، اس لشکر میں تین سو سوار تھے۔ ہمارے امیر ابوعبیدہ بن جراح تھے۔ ہمارا کام قریش کے تجارتی قافلے کی نقل وحرکت پر نظر رکھنا تھا۔ اس دوران میں ہمیں سخت بھوک لگی، نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ ہم نے درختوں کے پتے کھائے۔ اس بنا پر اس مہم کا نام ''جیش الخبط'' پڑ گیا، تاہم سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینکی جس کا نام عنبر تھا۔ ہم نے وہ مچھلی نصف ماہ کھائی اور اس کی چربی بطور مالش استعمال کرتے رہے جس سے ہمارے جسم طاقتور ہو گئے۔ پھر ہمارے امیر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی پسلی کی ہڈی لی، اسے کھڑا کیا اور ایک سوار اس کے نیچے سے گزرا۔ ہمارے ساتھ ایک صاحب تھے، جب ہمیں بھوک نے زیادہ تنگ کیا تو انھوں نے تین اونٹ ذبح کر دیے پھر (بھوک نے تنگ کیا تو اور) تین اونٹ (ذبح کر دیے)۔ اس کے بعد ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے انھیں منع کر دیا۔

(١٣) بَابُ أَكْلِ الْجَرَادِ

باب:13- ٹڈی کھانا

٥٤٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ - أَوْ سِتًّا - كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ.

[5495] حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ مل کر چھ یا سات جنگیں لڑیں۔ ہم آپ کے ہمراہ ٹڈی کھایا کرتے تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى: سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

سفیان، ابوعوانہ اور اسرائیل نے ابو یعفور سے بیان کیا اور ان سے ابن ابی اوفی ؓ نے سات غزوات کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(١٤) بَابُ آنِيَةِ الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ

باب: 14- مجوسیوں کے برتن اور مردار کا حکم

٥٤٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ، وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بُدًّا، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ». [راجع: ٥٤٧٨]

[5496] حضرت ابو ثعلبہ خشنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کی سرزمین میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں، نیز وہاں شکار بکثرت پایا جاتا ہے، میں وہاں اپنے تیر کمان سے شکار کرتا ہوں، نیز اپنے سدھائے ہوئے کتوں اور بغیر سدھائے ہوئے کتوں کو شکار کے لیے استعمال کرتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے یہ ذکر کیا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو تو ان کے برتنوں میں نہ کھایا پیا کرو، ہاں اگر ضرورت ہو اور کھانا ہی پڑ جائے تو انھیں خوب دھو لیا کرو۔ اور جو تم نے ذکر کیا ہے کہ تم شکار کی زمین میں رہتے ہو تو تم نے بسم اللہ پڑھ کر تیر کمان سے جو شکار کیا اسے کھا سکتے ہو۔ اور اسی طرح جو شکار تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتوں سے کیا اور اس پر اللہ کا نام لیا ہو وہ بھی کھا لیا کرو۔ اور جو شکار تم نے بغیر سدھائے ہوئے اپنے کتے سے کیا اگر تم اسے ذبح کر سکو تو اسے بھی کھاؤ۔''

٥٤٩٧ - حَدَّثَنِي الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: لَمَّا - أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ - أَوْقَدُوا النِّيرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَامَ أَوْقَدْتُمْ هٰذِهِ النِّيرَانَ؟» قَالُوا: لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، قَالَ: «أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا، وَاكْسِرُوا قُدُورَهَا». فَقَامَ

[5497] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب فتح خیبر کے دن، شام ہوئی تو صحابۂ کرام ؓ نے آگ روشن کی۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تم لوگوں نے آگ کیوں جلائی ہے؟'' لوگوں نے کہا: گھریلو گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ ہانڈیوں میں ہے اسے باہر پھینک دو اور

رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: نُهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ ذَاكَ». [راجع: ٢٤٧٧]

ہانڈیاں توڑ ڈالو۔" ایک شخص نے کھڑے ہوکرعرض کی: ان ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اسے ہم پھینک دیتے ہیں اور انھیں دھو ڈالتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "یہ بھی کر سکتے ہو۔"

(١٥) بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا

باب: 15- ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا اور جس نے بسم اللہ کو عمداً چھوڑ دیا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: اگر کوئی ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو کوئی حرج نہیں۔

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ﴾ [الأنعام: ١٢١] وَالنَّاسِي لَا يُسَمَّى فَاسِقًا. وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾ [الأنعام: ١٢١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اس جانور کو نہ کھاؤ جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، بلاشبہ یہ نافرمانی ہے۔" بھولنے والے کو فاسق نہیں کہا جاسکتا۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور شیاطین تو اپنے دوستوں کے دلوں میں (شکوک و شبہات) القا کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں اور اگر تم نے ان کی بات مان لی تو تم بھی مشرک ہی ہوئے۔"

وضاحت: ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے لیکن اگر کوئی بھول کی وجہ سے اللہ کا نام ذبح کے وقت نہ لے سکے تو کیا اس کا ذبح کردہ جانور جائز ہے یا نہیں، اس کے متعلق علمائے امت میں اختلاف ہے۔ امام بخاری ؒ کا رجحان یہ ہے کہ بھول کر اگر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو قابل معافی ہے اور ایسا ذبیحہ جائز ہے، انھوں نے اپنے موقف کی تائید میں حضرت ابن عباس ؓ کے قول کا حوالہ دیا ہے، پھر انھوں نے آیت کریمہ سے اپنے موقف کو مضبوط کیا ہے کہ اگر ذبح کرتے وقت بھول کر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو وہ جانور حلال ہی رہے گا کیونکہ بھول کر اللہ کا نام ترک کرنے والا نہ تو شیطان کا دوست بنتا ہے اور نہ اسے مشرک ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔ واللہ أعلم۔

٥٤٩٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ - فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا

[5498] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم مقام ذوالحلیفہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ لوگوں کو بھوک نے بہت پریشان کیا۔ اس دوران میں ہمیں بہت سے اونٹ اور بکریاں بطور غنیمت ملیں۔ نبی ﷺ پیچھے تشریف لا رہے تھے کہ لوگوں نے بھوک کی شدت کی وجہ سے جلدی کی اور گوشت کی ہنڈیاں چڑھا دیں۔ نبی ﷺ

الْقُدُورَ فَدُفِعَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا». قَالَ: وَقَالَ جَدِّي: إِنَّا لَنَرْجُو - أَوْ نَخَافُ - أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ، أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ».

[راجع: ٢٤٨٨]

جلدی سے ان کے پیچھے آئے اور ہنڈیوں کے متعلق حکم دیا اور انھیں الٹ دیا گیا، پھر آپ نے مالِ غنیمت تقسیم کیا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ لوگوں کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی، اس لیے لوگ خود ہی اس کے پیچھے بھاگے لیکن اس نے ان کو تھکا دیا۔ آخر ایک شخص نے اسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ان جانوروں میں جنگلی جانوروں کی طرح کچھ بھگوڑے بھی ہوتے ہیں، اس لیے جب کوئی جانور مارے وحشت کے بھاگ نکلے تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔'' حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہمیں امید یا اندیشہ ہے کہ کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس کی پھانک سے ذبح کر لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز (جانور کا) خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام ذکر کیا جائے تو اسے کھا لو، البتہ دانت اور ناخن ذبح کا آلہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس کی وجہ میں تم سے ابھی بیان کرتا ہوں: دانت تو اس لیے کہ یہ ہڈی ہے اور ناخن اس لیے کہ حبشی لوگ اسے بطور چھری استعمال کرتے ہیں۔''

(١٦) بَابُ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ

باب: 16- جو جانور آستانوں پر اور بتوں کے نام پر ذبح کیے گئے ہوں

٥٤٩٩ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ، وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْوَحْيُ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ

[5499] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے زید بن عمرو بن نفیل سے مقام بلدح کے نشیبی علاقے میں ملاقات کی۔ یہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے آگے دستر خوان رکھا جس پر گوشت تھا۔ زید نے وہ گوشت کھانے سے انکار کر دیا، پھر

ﷺ سُفْرَةَ لَحْمٍ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ. [راجع: ٣٨٢٦]

کہا: میں وہ گوشت نہیں کھاتا جسے تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو، میں تو صرف وہی گوشت کھاتا ہوں جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

(١٧) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ»

باب: 17- نبی ﷺ کے فرمان: ''جانور کو اللہ ہی کے نام سے ذبح کرنا چاہیے'' کا بیان

٥٥٠٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ: ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَضْحَاةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ». [راجع: ٩٨٥]

[5500] حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قربانی کی۔ کچھ لوگوں نے نماز عید سے پہلے ہی قربانی کر ڈالی۔ جب نبی ﷺ نماز سے فراغت کے بعد واپس تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگوں نے اپنی قربانیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کر لی ہیں تو آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہو اسے اس کی جگہ دوسری قربانی ذبح کرنی ہو گی اور جس نے ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے ذبح نہیں کی اسے چاہیے کہ وہ نماز کے بعد اللہ کے نام پر ذبح کرے۔''

(١٨) بَابُ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ

باب: 18- بانس کی پھانک، تیز دھار پتھر یا لوہا جس سے بھی خون بہایا جا سکے کا بیان

٥٥٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: لَا تَأْكُلُوا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ، أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَوْ بَعَثَ

[5501] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھیں عبدالرحمن کے والد گرامی نے بتایا کہ ان کی لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اچانک اس نے بکریوں میں سے ایک بکری کو دیکھا کہ وہ مرنے کے قریب ہے۔ اس نے ایک پتھر توڑ کر اسے ذبح کر دیا۔ اہل خانہ میں سے کسی نے گھر والوں کو کہا کہ اسے مت کھاؤ یہاں تک کہ میں اس کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھ لوں یا میں کسی کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجتا ہوں جو آپ سے مسئلہ پوچھ کر

إِلَيْهِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَكْلِهَا. [راجع: ٢٣٠٤]

آئے، چنانچہ وہ خود نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو آپ کے پاس بھیجا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

٥٥٠٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ، فَأُصِيبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا. [راجع: ٢٣٠٤]

[5502] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی اس پہاڑ پر جو سوق مدنی میں ہے اور جس کا نام سلع ہے، بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک بکری مرنے کے قریب ہوگئی تو اس نے ایک پتھر توڑ کر اس سے بکری کو ذبح کر دیا۔ لوگوں نے اس امر کا نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے انھیں اس کے کھانے کی اجازت دی۔

٥٥٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيْسَ لَنَا مُدًى، فَقَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ، لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ، أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ، وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ». وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ فَقَالَ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا». [راجع: ٢٤٨٨]

[5503] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز خون بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اس (جانور) کو تم کھا سکتے ہو لیکن ناخن اور دانت سے ذبح نہ کیا گیا ہو کیونکہ ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے اور دانت ہڈی ہے۔'' اس دوران میں ایک اونٹ بھاگ نکلا تو اسے (تیر مار کر) روک لیا گیا۔ آپ نے اس کے متعلق فرمایا: ''یہ اونٹ جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک اٹھتے ہیں، ان میں سے جو تمھارے قابو سے باہر ہو جائے اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو۔''

(١٩) بَابُ ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ

باب: 19- عورت اور لونڈی کا ذبیحہ

٥٥٠٤ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا.

[5504] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بکری، پتھر سے ذبح کر لی تو نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نافع نے ایک

مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ، بِهٰذَا. [راجع: ٢٣٠٤]

انصاری شخص سے سنا، اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی۔ پھر مذکورہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

٥٥٠٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ - أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ - أَخْبَرَهُ: أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوهَا».

[5505] حضرت معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ریوڑ میں سے ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی تو اس نے (مرنے سے پہلے) اسے پتھر سے ذبح کر دیا، پھر نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے کھاؤ۔''

فائدہ: جب عورت اچھی طرح ذبح کرسکتی ہو تو اس کا ذبیحہ جائز ہے، اسی طرح اگر بچہ اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو تو اس کا ذبیحہ بھی صحیح ہے، ایک حدیث میں ہے کہ کسی عورت نے مالک کی اجازت کے بغیر ایک بکری کو ذبح کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اسے نہیں کھاؤں گا، البتہ اس کا گوشت قیدیوں کو کھلا دیا جائے۔''[1] اگر عورت کا ذبیحہ جائز نہ ہوتا تو آپ قیدیوں کو کھلانے کا حکم کیوں دیتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت خواہ آزاد ہو یا لونڈی، بڑی ہو یا چھوٹی، مسلمان ہو یا اہل کتاب، پاک ہو یا ناپاک ہر حالت میں اس کا ذبیحہ جائز ہے اگرچہ بعض اہل علم کے ہاں عورت کا ذبیحہ مکروہ ہے۔ واللّٰہ أعلم.[2]

(٢٠) بَابٌ: لَا يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ

باب: 20- دانت، ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

٥٥٠٦ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلْ - يَعْنِي - مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ». [راجع: ٢٤٨٨]

[5506] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دانت اور ناخن کے علاوہ جو چیز بھی جانور کا خون بہا دے تم ایسے جانور کو کھاؤ۔''

(٢١) بَابُ ذَبِيحَةِ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

باب: 21- اعراب وغیرہ کا ذبیحہ

٥٥٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

[5507] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے

1 مسند أحمد: 294/5. 2 فتح الباري: 783/9.

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟ فَقَالَ: «سَمُّوا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوهُ». قَالَتْ: وَكَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ.

ہیں، ہم نہیں جانتے کہ اس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہے یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بسم اللہ پڑھ کر اسے کھا لیا کرو۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: یہ لوگ ابھی اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے۔

تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ. [راجع: ٢٠٥٧]

اس حدیث کی متابعت علی نے دراوردی سے کی ہے اور اس کی متابعت ابو خالد اور طفاوی نے کی۔

(٢٢) بَابُ ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُومِهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ

باب:22- اہل کتاب کا ذبیحہ اور اس کی چربی، خواہ وہ اہل حرب ہوں یا اس کے علاوہ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ﴾ [المائدة: ٥] وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللهِ فَلَا تَأْكُلْ، وَإِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللهُ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ، وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الْأَقْلَفِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔'' امام زہری نے کہا: عرب کے عیسائیوں کے ذبیحے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر تم سنو کہ وہ غیر اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہے تو اسے نہ کھاؤ اور اگر تم نہ سنو تو اللہ نے اس کو حلال کیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کو ان کے کفر کا علم تھا۔ حضرت علی ؓ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت بیان کی جاتی ہے۔ حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ غیر ختنہ شدہ کے ذبیحے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: ''طعامهم'' سے مراد اہل کتاب کا ذبیحہ ہے۔

٥٥٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ. [راجع: ٣١٥٣]

[5508] حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا کہ ایک شخص نے تھیلا پھینکا جس میں چربی تھی۔ میں اسے اٹھانے کے لیے جھپٹا لیکن جب میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو نبی ﷺ نظر آئے، میں آپ کو دیکھ کر شرما گیا۔

(٢٣) بَابُ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ

باب:23- جو پالتو جانور بدک کر بھاگ جائے وہ جنگلی جانوروں کے حکم میں ہے

وَأَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ، وَفِي بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ، وَرَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو جانور تمھارے ہاتھوں میں ہونے کے باوجود تمھیں عاجز کر دے وہ شکار کے حکم میں ہے۔ اسی طرح اونٹ اگر کنویں میں گر جائے تو جس طرف سے ممکن ہو اسے ذبح کر لو۔ حضرت علی، حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی فتوی ہے۔

٥٥٠٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، فَقَالَ: «اعْجَلْ - أَوْ أَرِنْ - مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ». وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا». [راجع: ٢٤٨٨]

[5509] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم کل دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پھر جلدی کرلو، جو آلہ بھی خون بہانے والا دستیاب ہو جائے (اس سے ذبح کرلو) اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ، البتہ دانت یا ناخن سے ذبح نہ کیا جائے اور اس کی وجہ بھی بتائے دیتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔'' ہمیں ایک غنیمت میں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا تو ایک آدمی نے اسے تیر سے مار گرایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدک کر بھاگ نکلتے ہیں، اس لیے اگر ان سے کوئی تمھارے قابو سے باہر ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو۔''

(٢٤) بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

باب: 24-نحر اور ذبح کا بیان

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: لَا ذَبْحَ وَلَا نَحْرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ. قُلْتُ: أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذَكَرَ اللهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ، فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ، وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ، قُلْتُ:

ابن جریج نے حضرت عطاء سے بیان کیا کہ ذبح، صرف ذبح کرنے کی جگہ، یعنی حلق سے ہوتا ہے اور نحر صرف نحر کرنے کی جگہ، یعنی سینے کے اوپر سے ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ جس جانور کو ذبح کیا جاتا ہے کیا اسے نحر کرنا کافی نہ ہوگا؟ انھوں نے کہا: ہاں، کافی ہوگا، اللہ تعالیٰ نے

فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النِّخَاعَ؟ قَالَ: لَا إِخَالُ.

قرآن میں گائے کے لیے ذبح کا لفظ ذکر کیا ہے، اگر آپ کسی کو ذبح کریں جسے نحر کرنا تھا تو جائز ہے لیکن میں نحر کرنے کو زیادہ پسند کرتا ہوں۔ ذبح میں رگیں کاٹنا ہوتی ہیں۔ میں نے کہا: گردن کی رگیں کاٹتے ہوئے کیا حرام مغز بھی کاٹ دیا جائے؟ انھوں نے کہا کہ میں اسے اچھا نہیں سمجھتا۔

وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّخْعِ، يَقُولُ: يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ، ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى يَمُوتَ: [وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى] ﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا۟ بَقَرَةً﴾ إِلَى: ﴿فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا۟ يَفْعَلُونَ﴾ [البقرة: ٦٧-٧١]

مجھے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ وہ حرام مغز کاٹنے سے منع کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ جانور کو گردن کی ہڈی تک کاٹ کر چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ ختم ہو جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم گائے ذبح کرو...... تو انھوں نے اسے ذبح کیا جسے وہ ذبح کرنا نہیں چاہتے تھے۔''

وَقَالَ سَعِيدُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَلذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ.

حضرت سعید بن جبیر نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ذبح، حلق اور سینے کے بالائی حصے دونوں سے کیا جاسکتا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ: إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلَا بَأْسَ.

حضرت ابن عمر، ابن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم نے فرمایا: اگر سر کٹ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: نحر خاص اونٹ میں ہوتا ہے اور نحر کے معنی ہیں: اونٹ کے سینے کے اوپر اور ذقن کے نیچے برچھا مارنا جبکہ دوسرے تمام جانور ذبح کیے جاتے ہیں، یعنی ان کے حلق پر چھری چلائی جاتی ہے۔ بہرحال مذبوح جانور کو نحر کرنا اور جس جانور کو نحر کیا جاتا ہو اسے ذبح کرنا دونوں طرح جائز ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر ذبح کرتے وقت آناً فاناً شہ رگ کاٹ دی جاتی ہے، پھر جانور کی گردن کو پیچھے کی طرف موڑ کر جھٹکے سے اس کا منکا توڑ دیا جاتا ہے، اس کے بعد چھری کی نوک سے بقایا رگیں کاٹ دی جاتی ہیں اور ساتھ ہی سامنے نظر آنے والے حرام مغز کی رگ کو بھی مکمل طور پر کاٹ دیا جاتا ہے، ایسا کرنا ذبح کے اصولوں کے خلاف ہے کیونکہ حرام مغز کے ذریعے سے دماغ اور جسم کا باہمی رابطہ قائم رہتا ہے اور اس کے ذریعے سے خون کی نجاست سے جسم پاک ہوتا ہے۔ حرام مغز کاٹ دینے سے خون زیادہ تر جسم کے اندر ہی رہ جاتا ہے جو انسان کی صحت کے لیے سخت نقصان دہ ہے بلکہ اگر دم مسفوح جانور کے اندر ہی رہ جائے تو ایسا جانور نیم حرام ہونے کے زمرے میں آتا ہے۔ واضح رہے کہ ذبح کے لیے قرآن میں لفظ "ذکیتم" آیا ہے، اس سے مراد جانور کو اس طرح ذبح کرنا ہے کہ اس کی جان جلد از جلد اور بہ سہولت نکل جائے اور اس کا تعلق چھری

کی تیزی اور استعمال میں چابک دستی سے ہے، گردن موڑ کر اس کا منکا توڑنا اسے تکلیف در تکلیف میں مبتلا کرنا ہے۔ جانور کو ذبح کرنے کے بعد اس کا تمام خون نکل جائے اور ٹھنڈا ہو کر بے حس و حرکت ہو جانے تک اس کی کھال اتارنے میں جلدی نہ کی جائے۔

٥٥١٠ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَأَتِي، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ. [انظر: ٥٥١١، ٥٥١٢، ٥٥١٩]

[5510] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں گھوڑا نحر کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

٥٥١١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: سَمِعَ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَسًا - وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ - فَأَكَلْنَاهُ. [راجع: ٥٥١٠]

[5511] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے مدینہ طیبہ میں رہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

٥٥١٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ. [راجع: ٥٥١٠]

[5512] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے ایک دوسری روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں گھوڑا نحر کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

تَابَعَهُ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ.

وکیع اور ابن عیینہ نے ہشام سے لفظ نحر بیان کرنے میں جریر کی متابعت کی ہے۔

(٢٥) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

باب: 25- زندہ حیوان کے اعضاء کاٹنا، اسے بند کر کے تیر مارنا یا باندھ کر تیروں کا نشانہ بنانا جائز نہیں

٥٥١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى غِلْمَانًا - أَوْ فِتْيَانًا - نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

[5513] ہشام بن زید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت انس ؓ کے ہمراہ حکم بن ایوب کے پاس گیا تو وہاں چند لڑکوں کو دیکھا جو مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے۔ حضرت انس ؓ نے یہ منظر دیکھ کر کہا کہ نبی ﷺ نے زندہ جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٥٥١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ، فَقَالَ: ازْجُرُوا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هٰذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ.

[5514] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید کے پاس گئے جبکہ یحییٰ کے بیٹوں میں سے ایک بیٹا مرغی کو باندھ کر اپنے تیر سے نشانہ بازی کر رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ مرغی کے پاس گئے اور اسے کھول دیا، پھر اپنے ساتھ مرغی اور لڑکا دونوں کو لائے اور یحییٰ سے کہا: اپنے لڑکے کو منع کرو کہ وہ اس جانور کو باندھ کر نہ مارے کیونکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے کسی بھی جانور وغیرہ کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٥٥١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ - أَوْ بِنَفَرٍ - نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا.

[5515] حضرت سعید بن جبیر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ہمراہ تھا۔ وہ چند ایک نوجوانوں کے پاس سے گزرے جنھوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر تیر کا نشانہ لگا رہے تھے۔ جب انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ کو آتے دیکھا تو بھاگ نکلے۔ حضرت ابن عمر ؓ نے کہا: یہ کام کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والے پر نبی ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔

تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ.

اس کی متابعت سلیمان نے شعبہ سے کی ہے، منہال نے سعید سے انھوں نے ابن عمر ؓ سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو حیوانوں کا مثلہ کرے۔

وَقَالَ عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عدی نے سعید سے، انھوں نے ابن عباس ؓ سے اور وہ اسے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

٥٥١٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ. [راجع: ٢٤٧٤]

[5516] حضرت عبداللہ بن یزید ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: آپ نے رہزنی کرنے (ڈاکا مارنے) اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٦) بَابُ لَحْمِ الدَّجَاجِ

٥٥١٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى - يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ دَجَاجًا. [راجع: ٣١٣٣]

٥٥١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ، فَقَالَ: ادْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ. قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ، فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ، فَقَالَ: ادْنُ أُخْبِرْكَ - أَوْ أُحَدِّثْكَ - إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا، قَالَ: «مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ»، ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبٍ مِنْ إِبِلٍ، فَقَالَ: «أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» قَالَ: فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرَى، فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: نَسِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ، فَوَاللهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب:26- مرغی کھانے کا بیان

[5517] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔

[5518] حضرت زہدم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے جبکہ ہمارے اور جرم کے اس قبیلے کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا۔ ہمارے سامنے ایک کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا۔ حاضرین میں سے ایک شخص سرخ رنگ کا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس کھانے کے قریب نہ آیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کہ تم بھی کھانے میں شریک ہو جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا تھا، اسی وقت سے مجھے اس سے گھن آنے لگی ہے۔ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ آئندہ میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم شریک ہو جاؤ میں تمھیں اس کے متعلق ایک حدیث بیان کرتا ہوں، وہ یہ کہ میں قبیلۂ اشعر کے چند لوگوں کو ہمراہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں آپ کے سامنے آیا تو آپ اس وقت خفا تھے اور آپ صدقے کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ اسی وقت ہم نے آپ ﷺ سے سواری کے لیے اونٹوں کا سوال کیا تو آپ نے قسم اٹھائی کہ آپ ہمیں سواریوں کے لیے اونٹ نہیں دیں گے۔ آپ نے فرمایا: ”اس وقت میرے پاس

فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ، فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ هُوَ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا». [راجع: ٣١٣٣]

تمھارے لیے سواری کا کوئی جانور نہیں ہے۔" پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت کے اونٹ لائے گئے تو آپ نے فرمایا: "اشعری کہاں ہیں؟ اشعری کہاں ہیں؟" حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیں سفید کوہانوں والے پانچ اونٹ دیے۔ تھوڑی دیر تک تو ہم خاموش رہے، پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قسم سے غافل رکھا تو ہمیں کبھی فلاح نصیب نہ ہوگی، چنانچہ ہم آپ کی خدمت میں واپس آئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم نے آپ سے سواری کے اونٹ طلب کیے تھے تو آپ نے ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہ دینے کی قسم اٹھائی تھی، ہمارے خیال کے مطابق آپ اپنی قسم بھول گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہی نے تمھیں سواری فراہم کی ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا تو کبھی ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں قسم اٹھاؤں، پھر اس کے علاوہ کوئی چیز بہتر دیکھوں، پھر میں وہی کرتا ہوں جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔"

(٢٧) بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ

باب: 27- گھوڑوں کا گوشت

٥٥١٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ. [راجع: ٥٥١٠]

[5519] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

٥٥٢٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ. [راجع:

[5520] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا لیکن گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

[٤٢١٩

(٢٨) بَابُ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

باب:28-گھریلو گدھوں کا گوشت

فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع ؓ نے نبی ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

٥٥٢١ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ. [راجع: ٨٥٣]

[5521] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے روک دیا تھا۔

٥٥٢٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[5522] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا۔

تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ.

اس روایت کی عبداللہ بن مبارک نے متابعت کی ہے۔ وہ عبیداللہ سے اور وہ حضرت نافع سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَالِمٍ. [راجع: ٨٥٣]

ابو اسامہ نے عبیداللہ سے اور انھوں نے حضرت سالم سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

٥٥٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. [راجع: ٤٢١٦]

[5523] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے سال نکاح متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا۔

٥٥٢٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ.

[5524] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر (گھریلو) گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

[راجع: ٤٢١٩]

٥٥٢٥، ٥٥٢٦ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيٌّ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ. [راجع: ٣١٥٥، ٤٢٢١، ٤٢٢٢]

[5526,5525] حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

٥٥٢٧ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

[5527] حضرت ابو ثعلبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانا حرام قرار دیا تھا۔

تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

زبیدی اور عقیل نے ابن شہاب سے روایت کرنے میں صالح بن محمد کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُونُ وَيُونُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

نیز مالک، معمر، ماجشون، یونس اور ابن اسحاق نے امام زہری سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ہر چیر پھاڑ کرنے والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

٥٥٢٨ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ، ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ. [راجع: ٣٧١]

[5528] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی شخص آیا اور کہا کہ گدھے کھائے گئے ہیں۔ پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی کہا کہ گدھے کھائے جا رہے ہیں۔ اتنے میں تیسرا آدمی آیا اور عرض کرنے لگا کہ گدھے تو ختم ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک منادی کے ذریعے سے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمھیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ یہ پلید ہیں۔ یہ اعلان سن کر ہانڈیاں الٹ دی گئیں جبکہ وہ گوشت سے جوش مار رہی تھیں۔

٥٥٢٩ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[5529] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں

سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ، وَلٰكِنْ أَبَى ذٰلِكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ ﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ [الأنعام: ١٤٥].

نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں سے منع کر دیا ہے؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ نے ہمیں بصرہ میں یہی بتایا تھا لیکن علم کے سمندر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار کیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی ہے: ''جو کچھ میری طرف وحی کی گئی ہے اس میں، میں حرام نہیں پاتا ہوں......''

(٢٩) بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

باب: 29- ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانا

٥٥٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

[5530] حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٥٧٨٠، ٥٧٨١]

یونس، معمر، ابن عیینہ اور ماجشون نے زہری سے روایت کرنے میں مالک کی متابعت کی ہے۔

(٣٠) بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

باب: 30- مردار جانور کی کھال کا حکم

٥٥٣١ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ: «هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟» قَالُوا: إِنَّهَا مَيِّتَةٌ، قَالَ: «إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا». [راجع: ١٤٩٢]

[5531] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا؟'' لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صرف اس کا (گوشت) کھانا حرام ہے۔''

٥٥٣٢ - حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا

[5532] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے،

مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ: «مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا؟». [راجع: ١٤٩٢]

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''اس کے مالکوں پر کوئی حرج نہ تھا اگر وہ اس کی کھال سے نفع حاصل کرتے۔''

(٣١) بَابُ الْمِسْكِ

باب: 31- کستوری کا بیان

٥٥٣٣ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي اللهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى، اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ». [راجع: ٢٣٧]

[5533] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا زخم خون ٹپکاتا ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون کے رنگ جیسا ہوگا لیکن اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو جیسی ہوگی۔''

٥٥٣٤ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً». [راجع: ٢١٠١]

[5534] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اچھے اور برے دوست کی مثال کستوری اٹھانے والے اور بھٹی پھونکنے والے کی طرح ہے۔ کستوری اٹھانے والا تجھے ہدیہ دے گا یا تو اس سے خرید کرے گا یا کم از کم اس کی عمدہ خوشبو سے محظوظ ہوگا۔ اور بھٹی دھونکنے والا تیرے کپڑے جلا دے گا یا کم از کم تجھے اس کے پاس بیٹھنے سے ناگوار بو اور دھواں پہنچے گا۔''

فائدہ: مِسْكٌ ایک معرب لفظ ہے جو اصل میں مُشْكٌ تھا۔ عرب لوگ جب کسی عجمی لفظ کو استعمال کرتے ہیں تو اس میں کمی بیشی کر دیتے ہیں۔ اس باب کو کتاب الذبائح والصید میں اس لیے بیان کیا گیا کہ مسک ہرن کے نافے سے برآمد ہوتا ہے اور ہرن شکار ہے۔ علماء نے اس کی طہارت پر اتفاق کیا ہے۔

(٣٢) بَابُ الْأَرْنَبِ

باب: 32- خرگوش کا بیان

٥٥٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوا، فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا، فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا - أَوْ قَالَ: بِفَخِذَيْهَا - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَبِلَهَا.

[5535] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے مرّ ظہران میں ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔ لوگ اس کے پیچھے دوڑے لیکن تھک گئے۔ بالآخر میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ انھوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی دونوں رانیں نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں۔ آپ ﷺ نے انھیں قبول فرمایا۔

(٣٣) بَابُ الضَّبِّ

باب:33- سانڈے کا بیان

٥٥٣٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ».

[5536] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سانڈا نہ تو میں خود کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔''

فائدہ: ہمارے ہاں عام طور پر ضب کا معنی گوہ یا سوسمار کیا جاتا ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں بلکہ اس کا معنی سانڈا ہے جو گھاس کھانے والا ایک صحرائی جانور ہے جبکہ سوسمار یا گوہ مینڈک اور چھپکلیاں کھاتی ہے۔ گوہ کے لیے عربی زبان میں ورل کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور یہ سانڈے سے بڑی ہوتی ہے۔ دراصل ورل، ضب اور وزغ (چھپکلی) شکل و شباہت میں قریب قریب ہوتے ہیں۔ احادیث میں چھپکلی کو مارنے کا حکم ہے جبکہ سانڈے کا کھانا جائز ہے، احادیث میں ورل وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

٥٥٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ، فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ: أَخْبِرُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ، فَقَالُوا: هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللهِ، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَقُلْتُ: أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «لَا،

[5537] حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بھنا ہوا سانڈا پیش کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اہل خانہ میں سے کسی عورت نے کہا کہ آپ جو کھانے کا ارادہ رکھتے ہیں اس کے متعلق آپ کو بتا دو۔ حاضرین نے کہا: اللہ کے رسول! یہ سانڈے کا گوشت ہے، چنانچہ آپ نے کھانے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں،

وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي، فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ». قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ. [راجع: ٥٣٩١]

چونکہ یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتا، اس لیے مجھے اس سے گھن آتی ہے۔" حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے کھانا شروع کر دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

(٣٤) بَابٌ: إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ

باب: 34- جب جمے ہوئے یا پگھلے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے

٥٥٣٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهَا فَقَالَ: «أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ».

[5538] حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مر گئی تو اس کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "اسے (چوہیا کو) اور اس کے اردگرد والا گھی پھینک دو اور باقی گھی کھا لو۔"

قِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا. [راجع: ٢٣٥]

سفیان سے کہا گیا کہ معمر اس حدیث کو امام زہری سے بیان کرتے ہیں، انھیں سعید بن میّب نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے یہ حدیث امام زہری سے صرف عبیداللہ کے واسطے سے سنی ہے، ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے، ان سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں۔ میں نے یہ حدیث ان سے بارہا سنی ہے۔

٥٥٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الدَّابَّةِ تَمُوتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ، الْفَأْرَةِ أَوْ غَيْرِهَا، قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِفَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ أُكِلَ، عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. [راجع: ٢٣٥]

[5539] حضرت زہری سے روایت ہے (ان سے پوچھا گیا:) اگر کوئی جانور چوہیا یا کوئی اور چیز، تیل یا گھی میں گر جائے جبکہ وہ جما ہوا ہو یا مائع شکل میں؟ انھوں نے کہا: ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس چوہیا کے متعلق فرمایا جو گھی میں مر گئی: "اسے اور اس کے چاروں طرف سے گھی نکال کر پھینک دیا جائے، پھر باقی ماندہ گھی کھا لیا جائے۔" ہمیں یہ حدیث عبیداللہ بن عبداللہ کے ذریعے سے پہنچی ہے۔

٥٥٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: «أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ». [راجع: ٢٣٥]

[5540] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے اس چوہیا کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی تھی تو آپ نے فرمایا: ''اسے (چوہیا کو) اور اس کے چاروں طرف سے گھی کو پھینک دو اور باقی گھی کھالو۔''

فائدہ: اکثر محدثین نے گھی یا تیل، چاہے پگھلا ہوا ہو، اس میں اردگرد سے سارا متاثرہ تیل نکال کر باقی کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ آج کل باہر سے خوردنی تیل برآمد کیا جاتا ہے، ان جہازوں میں چوہے وغیرہ مستقل طور پر رہائش پذیر رہتے ہیں، اگر بھرے ہوئے جہاز میں ایک چوہا گرنے سے سارا تیل ضائع کرنا پڑے تو یہ ایک ناقابل تلافی نقصان ہے، اس بنا پر امام بخاری ؒ کا موقف وزنی معلوم ہوتا ہے کہ منجمد اور غیر منجمد گھی کا فرق نہ کیا جائے، کسی حدیث میں یہ صراحت نہیں کہ آس پاس کا گھی کتنی دور تک نکالا جائے، یہ ہر آدمی کی صوابدید پر موقوف ہے۔

(٣٥) بَابُ الْوَسْمِ وَالْعَلَمِ فِي الصُّورَةِ

باب:35- جانور کے چہرے پر داغ دینا اور نشان لگانا

٥٥٤١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّورَةُ.

[5541] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ چہرے پر نشان لگانے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُضْرَبَ.

حضرت ابن عمر ؓ ہی نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے (چہرے پر) مارنے سے منع فرمایا ہے۔

تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ: تُضْرَبُ الصُّورَةُ.

ایک روایت میں ہے کہ چہرے کو مارنے سے منع کیا ہے۔

٥٥٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً، حَسِبْتُهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا.

[راجع: ١٥٠٢]

[5542] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے نومولود بھائی کو لایا تا کہ آپ اسے گھٹی دیں۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ اونٹوں کے باڑے میں تھے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ایک بکری کو داغ رہے تھے۔ ہشام نے کہا: میرا خیال ہے کہ حضرت انس ؓ نے کہا تھا کہ بکریوں کے کان داغ رہے تھے۔

فائدہ: آدمی کے چہرے پر داغ لگانا حرام ہے اور حیوانات کے چہرے کو داغنا بھی ناپسندیدہ عمل ہے، البتہ حیوانات کو چہرے کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر داغ لگانا جائز ہے اگرچہ اہل کوفہ نے اس کا انکار کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے حیوانات کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ مثلہ کرنے کے مترادف ہے لیکن مذکورہ حدیث اس موقف کی تردید کرتی ہے۔ مِربَد، اونٹوں کے باڑے کو کہتے ہیں، ممکن ہے کہ بکریوں کو اونٹوں کے باڑے میں لایا گیا ہو، ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ اور غزوۂ حنین سے واپسی کے بعد اونٹوں کو داغ رہے تھے۔[1] ممکن ہے کہ جب حضرت انس آئے ہوں تو آپ بکریوں کو داغ رہے ہوں، اس کے بعد آپ نے اونٹوں کو داغ دیتے دیکھا ہو، بہرحال حیوانات کو چہرے کے علاوہ دوسرے مقام پر داغ دیا جاسکتا ہے جیسا کہ کانوں پر داغ دینے سے واضح ہوتا ہے۔[2]

(٣٦) بَابٌ: إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهِ لَمْ تُؤْكَلْ

باب: 36- جب جماعت مجاہدین کو غنیمت ملے اور ان میں سے کچھ لوگ دوسرے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر بکریوں یا اونٹوں کو ذبح کر دیں تو ایسا گوشت کھانا ناجائز ہے

لِحَدِيثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ طَاوُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِي ذَبِيحَةِ السَّارِقِ: اطْرَحُوهُ.

اس کے متعلق حضرت رافع بن خدیج ؓ نے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی ہے۔ حضرت طاؤس اور عکرمہ نے چور کے ذبیحے کے متعلق فرمایا ہے کہ اسے پھینک دو، یعنی یہ حرام ہے اسے مت کھاؤ۔

٥٥٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلُوهُ مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلَا ظُفُرٌ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ». وَتَقَدَّمَ سَرْعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي آخِرِ النَّاسِ، فَنَصَبُوا

[5543] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کی: کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو آلہ بھی خون بہا دے اسے کھاؤ بشرطیکہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، نیز ذبح کا آلہ دانت اور ناخن نہیں ہونا چاہیے اور میں اس کی وجہ تمھیں بتائے دیتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔“ اس دوران میں کچھ لوگ آگے بڑھ گئے اور مال غنیمت پر قبضہ کر لیا جبکہ نبی ﷺ اپنے صحابۂ کرام ؓ کے ہمراہ پیچھے

1 صحيح مسلم، اللباس، حديث: 5554. 2 فتح الباري: 9/830.

قُدُورًا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ، وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ، وَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ، ثُمَّ نَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ فَقَالَ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هٰذَا فَافْعَلُوا مِثْلَ هٰذَا». [راجع: ٢٤٨٨]

تھے۔ ان لوگوں نے گوشت کی دیگیں چڑھا دیں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تو انھیں الٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے لوگوں میں مال غنیمت تقسیم کیا اور ایک اونٹ، دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔ جو لوگ آگے آگے تھے ان کا ایک اونٹ بدک کر بھاگ نکلا۔ لوگوں کے پاس گھوڑے نہیں تھے، اس لیے ایک شخص نے اس اونٹ کو تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جانور بھی کبھی وحشی جانوروں کی طرح بدکنے لگتے ہیں، اس لیے جب ان میں کوئی ایسا کرے تو تم بھی اس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرو۔''

(٣٧) بَابٌ: إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَأَرَادَ صَلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ

باب: 37- اگر کسی قوم کا اونٹ بھاگ نکلے اور ان میں سے کوئی خیر خواہی کے جذبے سے تیر مار کر ہلاک کر دے تو ایسا کرنا جائز ہے

لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے مروی ایک حدیث اس کی تائید کرتی ہے۔

٥٥٤٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنَ الْإِبِلِ، قَالَ: فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ فَنُرِيدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا يَكُونُ مُدًى، قَالَ: «أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ أَوْ نَهَرَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ

[5544] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے تو اونٹوں میں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ نکلا۔ ایک آدمی نے اسے تیر مار کر روک لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگلی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں، اس لیے ان میں سے جو جانور تمھارے قابو سے باہر ہو جائے، اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو۔'' رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! ہم بعض اوقات غزوات اور سفر میں ہوتے ہیں اور جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوتیں؟ آپ نے فرمایا: ''دیکھ لیا کرو جو آلہ خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ

وَالظُّفُرِ، فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ، وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ» . [راجع: ٢٤٨٨]

مگر دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔"

فائدہ: اس حدیث میں دو واقعات ہیں ایک یہ کہ صحابۂ کرام ﷺ نے تقسیم غنیمت سے پہلے گوشت کی دیگیں چڑھا دیں دوسرا یہ کہ اونٹ بھاگ نکلا تو اسے کسی نے تیر مار کر روک لیا، ان دونوں واقعات سے امام بخاری ؒ نے الگ الگ مسائل کا استنباط کیا ہے لیکن علامہ اسماعیلی نے امام بخاری ؒ پر اعتراض کیا ہے کہ دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ ذبح کرنے میں دونوں واقعات میں حد سے تجاوز کیا گیا ہے۔ حافظ ابن حجر ؒ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ پہلی صورت میں لوگوں نے تقسیم سے پہلے جانور ذبح کر دیے تاکہ وہ گوشت کو اپنے لیے خاص کر لیں تو انھیں اس گوشت سے محروم کر دینے کی سزا دی گئی اور جس صورت میں آدمی نے اونٹ کو تیر مار کر روکا، اس میں مالک کے مال کو محفوظ رکھنے کا جذبہ کارفرما تھا۔ شارح بخاری ابن منیر نے بھی یہی لکھا ہے کہ اگر غیر مالک کا ذبح کرنا زیادتی کے طور پر ہے تو اس کا ذبح فاسد ہے اور اگر اس کا ذبح کرنا اصلاح کے جذبے سے ہے تو فاسد نہیں ہے۔[1] ایک حدیث میں ہے کہ کعب بن مالک ؓ کی لونڈی نے ان کی بکری اجازت کے بغیر ذبح کر دی جو مرنے کے قریب پہنچ چکی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے کھانے کی اجازت دی۔[2]

(٣٨) بَابُ أَكْلِ الْمُضْطَرِّ

باب: 38- مجبور کے لیے (مردار) کھانا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ [البقرة: ١٧٢، ١٧٣]

اس سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! تم وہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمھیں دی ہیں...... تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔"

وَقَالَ: ﴿فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [المائدة: ٣]. وَقَوْلِهِ:

نیز فرمایا: "ہاں جو شخص بھوک میں لاچار ہو جائے بشرطیکہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

﴿فَكُلُوا۟ مِمَّا ذُكِرَ ٱسْمُ ٱللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِـَٔايَٰتِهِۦ مُؤْمِنِينَ﴾ [الأنعام: ١١٨، ١١٩].

اور فرمایا: "جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے اگر تم اس کی آیات پر یقین رکھتے ہو تو اسے کھا لیا کرو۔

وَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: ﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِى مَآ أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا﴾ [الأنعام: ١٤٥].

نیز اللہ جل شانہ کا فرمان ہے: "کہہ دیجیے! جو احکام مجھ پر نازل ہوتے ہیں، میں ان میں کھانے والے کے لیے کوئی چیز حرام نہیں پاتا (جسے وہ کھانا چاہے مگر یہ کہ وہ مردار ہو، یا بہایا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت۔ یقیناً وہ ناپاک ہے یا کوئی

1 فتح الباري: 832/9. 2 صحيح البخاري، الذبائح والصيد، حديث: 5501.

گناہ کی چیز ہو کہ اس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا، پھر جو شخص مجبور کر دیا جائے اس حال میں کہ نہ وہ سرکش ہو اور نہ حد سے گزرنے والا تو بے شک تمھارا رب بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔")

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُهْرَاقًا.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دم مسفوح کی تفسیر فرمائی ہے کہ جو بہنے والا ہو۔

وَقَوْلِهِ: ﴿فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا﴾ [النحل: ١١٤]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو حلال طیب رزق دیا ہے اسے کھاؤ۔"

فائدہ: اس عنوان اور پیش کردہ آیات میں امام بخاری رحمہ اللہ نے مردار کھانے کی شرائط اور حدود و قیود کو بیان کیا ہے، اہل علم نے مردار کھانے کے بارے میں دو چیزوں سے بحث کی ہے: ○ وہ کون سی مجبوری ہے جس کے پیش نظر مردار کھانا حلال ہو جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب بھوک اس حد تک بڑھ جائے کہ انسان ہلاکت کے کنارے تک پہنچ جائے، اس میں حکمت یہ ہے کہ مردار میں زہر ہوتا ہے اگر اسے شروع میں ہی کھا لیا جائے تو انسان کو ہلاک کر دے گا، اس لیے شدید بھوک کے وقت کھانے کی اجازت دی گئی ہے تاکہ بھوک کی وجہ سے اس کے جسم میں زہریلے مادے کا تریاق پیدا ہو جائے۔ ○ مجبوری کی حالت میں کس قدر مردار کھانے کی اجازت ہے، اس کی حد یہ ہے کہ جس سے جسم اور روح میں رشتہ قائم رہ سکے، اس مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بسیار خوری اور لطف اندوزی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

73 - كِتَابُ الْأَضَاحِيِّ

قربانیوں سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ سُنَّةِ الْأُضْحِيَةِ

باب:1-قربانی کرنا سنت ہے

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوفٌ.

حضرت ابن عمر ؓ نے کہا: قربانی سنت اور امر مشہور ہے۔

فائدہ: حضرت ابن عمر ؓ سے ایک شخص نے قربانی کے متعلق سوال کیا کہ آیا یہ واجب ہے؟ تو آپ نے جواب میں صرف ان الفاظ پر اکتفا کیا: ''رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔''[1] اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد امام ترمذی ؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے، ان کے نزدیک قربانی واجب نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے، لہٰذا اس کے مطابق عمل کرنا مستحب ہے۔ بہرحال قربانی اگرچہ فرض نہیں، تاہم استطاعت کے ہوتے اس سنت مؤکدہ سے گریز کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔

٥٥٤٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْإِيَامِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ». فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً،

[5545] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پہلا کام جس سے ہم عیدالاضحیٰ کے دن کی ابتدا کریں گے وہ نماز ہے، پھر واپس آ کر قربانی کریں گے۔ جس نے ایسا کیا اس نے ہمارے طریقے کے مطابق عمل کیا لیکن جو شخص اس سے پہلے قربانی کرے گا اس کی حیثیت صرف گوشت کی ہے جو اس نے اپنے اہل خانہ کے لیے پہلے تیار کر لیا ہے۔ یہ کسی صورت میں قربانی نہیں ہوگی۔'' یہ سن کر حضرت ابوبردہ بن نیار ؓ کھڑے ہوئے،

[1] جامع الترمذي، الأضاحي، حديث: 1506.

فَقَالَ: «اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ».

انھوں نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کرلی تھی، کہنے لگے: اب تو میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہی ذبح کردو لیکن تمھارے بعد کسی اور کے لیے یہ کافی نہیں ہوگا۔''

قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ». [راجع: ٩٥١]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز کے بعد قربانی کی، اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو بھی پالیا۔''

٥٥٤٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ». [راجع: ٩٥٤]

[5546] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کرلی، اس نے صرف اپنی ذات کے لیے اسے ذبح کیا۔ اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی، اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کے مطابق عمل کیا۔''

(٢) بَابُ قِسْمَةِ الْإِمَامِ الْأَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ

باب: 2- امام کا لوگوں میں قربانیاں تقسیم کرنا

٥٥٤٧ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ، قَالَ: «ضَحِّ بِهَا». [راجع: ٢٣٠٠]

[5547] حضرت عقبہ بن عامر جہنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے صحابۂ کرام ؓ میں قربانیاں تقسیم کیں تو ایک یکسالہ حضرت عقبہ ؓ کے حصے میں آیا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے حصے میں تو یکسالہ آیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اسی کی قربانی کرلو۔''

(٣) بَابُ الْأُضْحِيَّةِ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ

باب: 3- مسافروں اور عورتوں کی طرف سے قربانی کرنا

٥٥٤٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

[5548] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ، وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: «مَا لَكِ؟ أَنَفِسْتِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ»، فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى، أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: ضَحَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ. [راجع: ٢٩٤]

سے پہلے مقام سرف پر حائضہ ہو چکی تھیں اور وہ رو رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟ کیا تمھیں حیض آ گیا ہے؟'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے مقدر میں لکھ دی ہے۔ تم حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کرو مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔'' جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

(٤) بَابُ مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: 4- قربانی کے دن گوشت کی خواہش کرنا

٥٥٤٩ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ»، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ - وَذَكَرَ جِيرَانَهُ - وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ، فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا، ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا، وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا، أَوْ قَالَ: فَتَجَزَّعُوهَا. [راجع: ٩٥٤]

[5549] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کی وہ دوبارہ قربانی کرے۔'' یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! اس دن گوشت کی خواہش کی جاتی ہے، اور اس نے اپنے ہمسایوں کی غربت کا ذکر کیا، اب تو میرے پاس یکسالہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو رخصت دی کہ وہی ذبح کر دے۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کو بھی ہے یا نہیں؟ اس کے بعد نبی ﷺ دو مینڈھوں کی طرف مائل ہوئے اور انھیں ذبح کیا اور لوگ بھی بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں تقسیم کر کے ذبح کیا۔

فائدہ: حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، یہ رخصت دوسروں کو بھی ہے یا نہیں جبکہ حضرت براء بن عازب ؓ سے مروی حدیث میں وضاحت ہے کہ یکسالہ بکری کے بچے کی قربانی صرف حضرت ابو بردہ بن نیار کے لیے تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا تھا کہ ''تیرے بعد ایسا کرنا کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا۔''[1] شاید حضرت انس ؓ رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ ارشاد نہ سن سکے ہوں۔[2] واللہ أعلم.

1 صحيح البخاري، حديث: 5556. 2 فتح الباري: 10/10.

(٥) بَابُ مَنْ قَالَ: الْأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ

٥٥٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ «إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ

باب :5- جس نے کہا کہ قربانی صرف دسویں تاریخ کو ہے

[5550] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''زمانہ گھوم پھر کر اسی حالت پر آ گیا ہے جس حالت پر اس دن تھا جب اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے۔ ان میں سے چار مہینے حرمت کے ہیں: تین مسلسل، یعنی ذی القعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا مہینہ رجب مضر جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے۔'' (پھر آپ نے فرمایا:) ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں؟'' ہم نے کہا: ذوالحجہ ہی ہے، پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ بالآخر آپ نے فرمایا: کیا یہ بلدہ، یعنی مکہ مکرمہ نہیں؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، پھر آپ نے دریافت فرمایا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سوچا شاید آپ اس کا کوئی اور نام تجویز کریں گے، لیکن آپ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟'' ہم نے عرض کی: کیوں نہیں، پھر آپ نے فرمایا: ''بے شک تمہارے خون، تمہارے مال..... محمد بن سیرین نے کہا کہ میرا خیال ہے (ابن ابی بکرہ نے) یہ بھی کہا..... اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے

يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ». - فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ ﷺ - ثُمَّ قَالَ: «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟».
[راجع: ٦٧]

اس مہینے میں ہے۔تم عنقریب اپنے رب سے ملاقات کرو گے تو وہ تمھارے اعمال کے متعلق تم سے سوال کرے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہوجانا کہ تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔خبردار! میرا یہ پیغام حاضر شخص، غائب کو پہنچا دے۔ممکن ہے جنھیں یہ پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والوں سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہوں۔'' ...... محمد بن سیرین جب یہ حدیث بیان کرتے تو کہتے: نبی ﷺ نے سچ فرمایا...... پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ ہو جاؤ! کیا میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے؟ خبردار! کیا میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے؟''

(٦) بَابُ الْأَضْحَى وَالنَّحْرِ بِالْمُصَلَّى

باب: 6- عید گاہ میں قربانی (کو ذبح کرنے) اور نحر کرنے کا بیان

٥٥٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: يَعْنِي مَنْحَرَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٩٨٢]

[5551] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ذبح خانہ میں قربانی ذبح کرتے تھے۔ (راویٔ حدیث) عبیداللہ نے کہا: یعنی نبی ﷺ کے ذبح کرنے کی جگہ میں۔

٥٥٥٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى. [راجع: ٩٨٢]

[5552] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ذبح اور نحر عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔

(٧) بَابُ أُضْحِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، وَيُذْكَرُ: سَمِينَيْنِ

باب: 7- نبی ﷺ کا سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کرنا، ذکر کیا گیا ہے کہ وہ دونوں فربہ تھے

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ

یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میں نے حضرت ابوامامہ بن سہل

سَهْلٍ قَالَ: كُنَّا نُسَمِّنُ الْأُضْحِيَةَ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ.

ؓ سے سنا، انھوں نے کہا: ہم مدینہ طیبہ میں قربانی کا جانور کھلا پلا کر خوب فربہ کیا کرتے تھے اور دیگر مسلمان بھی قربانی کے جانوروں کو فربہ کیا کرتے تھے۔

٥٥٥٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ. [انظر: ٥٥٥٤، ٥٥٥٨، ٥٥٦٤، ٥٥٦٥، ٧٣٩٩]

[5553] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

٥٥٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اِنْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ. [راجع: ٥٥٥٣]

[5554] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سینگوں والے، دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ - تَابَعَهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ.

وہیب نے ایوب سے روایت کرنے میں عبدالوہاب کی متابعت کی ہے۔ اسماعیل اور حاتم بن وردان نے ایوب سے، انھوں نے ابن سیرین سے اور انھوں نے حضرت انس سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

٥٥٥٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ]: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ أَنْتَ». [راجع: ٢٣٠٠]

[5555] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں کچھ بکریاں دیں تاکہ وہ آپ کے صحابۂ کرام ؓ میں بطور قربانی تقسیم کر دیں۔ انھوں نے تقسیم کیں تو یکسالہ بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کو تم ذبح کر لو۔''

(٨) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِأَبِي بُرْدَةَ: «ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ»

باب: 8- نبی ﷺ کا ابو بردہ ؓ سے فرمانا: ''تم بکری کے یکسالہ بچے کی قربانی کر لو لیکن تمھارے بعد کسی دوسرے کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا'' کا بیان

٥٥٥٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَحَّى خَالٌ لِي - يُقَالُ لَهُ: أَبُو بُرْدَةَ - قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ، قَالَ: «اذْبَحْهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ»، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ». [راجع: ٩٥١]

[5556] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے ماموں ابو بردہ بن نیار نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھاری بکری صرف گوشت کی بکری ہے۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس بکری کا یکسالہ گھریلو بچہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے ہی ذبح کر لو لیکن تمھارے بعد کسی اور کے لیے جائز نہیں ہوگا۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے (اپنی قربانی کو) ذبح کیا، اس نے صرف اپنی ذات کے لیے ذبح کیا ہے اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی ذبح کی، اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔''

تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ. وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ.

عبیدہ نے شعبی اور ابراہیم سے روایت کرنے میں خالد بن عبداللہ کی متابعت کی ہے۔ اس کی وکیع نے بھی متابعت کی ہے، وہ حریث سے اور وہ شعبی سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ عَاصِمٌ وَدَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ: عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ.

عاصم اور داود نے شعبی سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میرے پاس بکری یا بھیڑ کا دودھ پیتا یکسالہ بچہ ہے۔

وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: عِنْدِي جَذَعَةٌ.

زبید اور فراس نے شعبی سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میرے پاس یکسالہ بچہ ہے۔

وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ: عَنَاقٌ جَذَعَةٌ.

ابوالاحوص نے کہا کہ ہمیں منصور نے بتایا: میرے پاس یکسالہ جوان بچہ ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: عَنَاقٌ جَذَعٌ، عَنَاقُ لَبَنٍ.

ابن عون نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میرے پاس دودھ پیتا یکسالہ بچہ ہے۔

٥٥٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبْدِلْهَا»، قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ، قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ

[5557] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابو بردہ ؓ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اس کے بدلے میں کوئی دوسری قربانی ذبح کرو۔'' انھوں نے عرض کی: میرے پاس صرف ایک یکسالہ بچہ ہے، میرے خیال کے مطابق وہ دو

قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ. قَالَ: «اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». [راجع: ٩٥١]

دانتے جانور سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس کی جگہ اسی کو ذبح کر دو لیکن تمھارے بعد کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں ہوگا۔''

وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: عَنَاقٌ جَذَعَةٌ.

حاتم بن وردان نے محمد بن سیرین سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میرے پاس ایک یکسالہ جوان بچہ ہے۔

(٩) بَابُ مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ

باب: 9- جس نے قربانیاں اپنے ہاتھ سے ذبح کیں

٥٥٥٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ. [راجع: ٥٥٥٣]

[5558] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دو سیاہ سفید مینڈھوں کی قربانی دی۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا پاؤں جانور کے پہلو پر رکھا اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ان دونوں کو اپنے دست مبارک سے ذبح کیا۔

(١٠) بَابُ مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ

باب: 10- جس نے کسی دوسرے کی قربانی ذبح کی

وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهِ، وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى بَنَاتِهِ أَنْ يُضَحِّينَ بِأَيْدِيهِنَّ.

ایک آدمی نے اونٹ ذبح کرنے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تعاون کیا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں سے کہا کہ وہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کریں۔

٥٥٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «مَا لَكِ؟ أَنَفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، اقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ». وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ

[5559] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مقام سرف میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟ کیا تمھیں حیض آ گیا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم کے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ اس بنا پر تو دوسرے حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کر، صرف بیت اللہ کا طواف نہ کر۔'' رسول اللہ

ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ. [راجع: ٢٩٤]

ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی دی تھی۔

(١١) بَابُ الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب:11- قربانی کا جانور نماز عید کے بعد ذبح کرنا چاہیے

٥٥٦٠ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ». فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ، فَقَالَ: «اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ - أَوْ تُوفِيَ - عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». [راجع: ٩٥١]

[5560] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ ہم آج کے دن کی ابتدا نماز سے کریں گے، پھر واپس آ کر قربانی کرنے کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہمارے طریقے کو پالے گا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ ایسا گوشت ہے جسے اس نے اپنے اہل خانہ کے لیے تیار کیا ہے، وہ قربانی کسی درجے میں بھی نہیں۔“ حضرت ابوبردہ ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے تو نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے، البتہ میرے پاس ابھی یکسالہ بکری کا بچہ ہے اور وہ دو دانتے جانور سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس کے بدلے میں اسی یکسالہ بچے کی قربانی کرو لیکن تمھارے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہ ہوگا۔“

(١٢) بَابُ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ

باب:12- جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کی وہ اپنی قربانی دوبارہ کرے

٥٥٦١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ»، فَقَالَ رَجُلٌ: هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ - وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ، فَكَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَذَرَهُ - وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ، فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ

[5561] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے۔“ ایک آدمی نے عرض کی: اس دن لوگوں کو گوشت کی خواہش زیادہ ہوتی ہے، پھر اس نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا، گویا رسول اللہ ﷺ نے اسے معذور خیال کیا۔ اس نے مزید کہا کہ میرے پاس بکری کا یکسالہ بچہ ہے جو دو بکریوں سے بھی

الرُّخْصَةُ أَمْ لَا، ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ، يَعْنِي فَذَبَحَهُمَا، ثُم انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوهَا. [راجع: ٩٥٤]

اچھا ہے تو آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے علم نہیں کہ یہ رخصت دوسروں کے لیے تھی یا نہیں۔ پھر آپ ﷺ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے، یعنی ان کو ذبح کیا۔ اس کے بعد لوگ اپنی بکریوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں ذبح کیا۔

٥٥٦٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ». [راجع: ٩٨٥]

[5562] حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں بڑی عید کے دن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا: ''جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کی وہ اس کی جگہ دوسری قربانی ذبح کرے اور جس نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح نہیں کی وہ اب نماز کے بعد ذبح کرے۔''

٥٥٦٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: «مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ». فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَعَلْتُ، فَقَالَ: «هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ». قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ، آذْبَحُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، ثُمَّ لَا تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ». قَالَ عَامِرٌ: هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْهِ. [راجع: ٩٥١]

[5563] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر فرمایا: ''جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی طرف متوجہ ہوا وہ قربانی نہ کرے حتی کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے۔'' ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! میں تو قربانی کر بیٹھا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کام تو نے قبل از وقت کر لیا ہے۔'' انھوں نے کہا: اب میرے پاس بکری کا یکسالہ بچہ ہے، جو دو دانتہ دو بکریوں سے بہتر ہے، کیا میں اسے ذبح کر لوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، لیکن تمھارے بعد یہ اجازت کسی اور کے لیے نہیں ہوگی۔'' (راوی حدیث) حضرت عامر نے کہا: یہ ان کی بہترین قربانی تھی۔

(١٣) بَابُ وَضْعِ الْقَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّبِيحَةِ

باب: 13- ذبیحے کی گردن پر پاؤں رکھنا

٥٥٦٤ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

[5564] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سینگوں والے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ. [راجع: ٥٥٥٣]

تھے اور آپ اپنا پاؤں ان کی گردن پر رکھتے، پھر اپنے ہاتھ سے انھیں ذبح کرتے تھے۔

(١٤) بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

باب: 14- ذبح کرتے وقت اللہ اکبر کہنا

٥٥٦٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ، وَسَمَّى وَكَبَّرَ، وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا. [راجع: ٥٥٥٣]

[5565] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سینگوں والے دو سیاہ سفید مینڈھوں کی قربانی دی۔ آپ نے انھیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پاؤں ان کی گردن پر رکھا۔

(١٥) بَابٌ: إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

باب: 15- جب کوئی اپنی قربانی (مکے) بھیجے تاکہ وہاں ذبح کی جائے تو اس صورت میں اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوگی

٥٥٦٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ، قَالَ: فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ. [راجع: ١٦٩٦]

[5566] حضرت مسروق سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ام المومنین! اگر کوئی شخص اپنی قربانی کعبہ بھیجے اور خود اپنے شہر میں ٹھہرا رہے، لے جانے والے کو وصیت کر دے کہ جانور کے گلے میں قلادہ (ہار) ڈال دیا جائے تو کیا وہ محرم ہو جائے گا، یہاں تک کہ دوسرے لوگ احرام کھول دیں؟ مسروق کہتے ہیں کہ میں نے پس پردہ آپ کے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کی آواز سنی۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے ہار بنایا کرتی تھی، آپ جب اپنی قربانی کعبہ بھیجتے۔ لیکن لوگوں کے واپس آنے تک آپ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہ ہوتی تھی جو ان کے گھر کے دوسرے افراد پر حلال ہو۔

(١٦) بَابُ مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

باب: 16-قربانی کا گوشت کتنا کھایا جائے اور کتنا ذخیرہ کیا جائے

٥٥٦٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ. وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ: لُحُومَ الْهَدْيِ. [راجع: ١٧١٩]

[5567] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے زمانۂ مبارک میں مدینہ طیبہ تک قربانی کا گوشت جمع رکھتے تھے۔ راوی نے کئی مرتبہ (''قربانی کا گوشت'' کے بجائے) ''ہدی کا گوشت'' کہا۔

٥٥٦٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ: أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ: أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ، قَالُوا: هٰذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا، فَقَالَ: أَخِّرُوهُ لَا أَذُوقُهُ، قَالَ: ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتَّى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ - وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا - فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ. [راجع: ٣٩٩٧]

[5568] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ سفر میں تھے، جب واپس آئے تو ان کے سامنے گوشت پیش کیا گیا اور اہل خانہ نے کہا کہ یہ ہماری قربانیوں کا گوشت ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے اٹھا لو، میں اسے نہیں کھاؤں گا۔ پھر میں اٹھا اور گھر سے باہر چلا گیا، حتی کہ اپنے بھائی ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ ان کے مادری بھائی تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ جب میں نے ان سے یہ معاملہ ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ تمھارے بعد نیا حکم ظاہر ہوا ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''میں تمھیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے منع کرتا تھا تاکہ تم اسے لوگوں میں تقسیم کرو، اب میں تمھارے لیے اسے حلال کرتا ہوں، اس سے جب تک چاہو کھاؤ۔''[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے نویں سال ایک خاص سبب کی وجہ سے تین دن تک کھانے کی پابندی لگائی تھی جبکہ لوگوں کے پاس قربانیاں نہ تھیں تو آپ نے یہ گوشت انھیں کھانے کا حکم دیا جو قربانی نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے بعد یہ پابندی ختم کر کے اس گوشت کے ذخیرہ کرنے کی اجازت دی۔[2]

٥٥٦٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

[5569] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

1 مسند أحمد: 15/4. 2 فتح الباري: 33/10.

عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ»، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ؟ قَالَ: «كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا، فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا».

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تم میں سے قربانی کی ہے وہ تیسرے دن اس حالت میں صبح کرے کہ اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ بھی باقی نہ ہو۔ جب دوسرا سال آیا تو صحابۂ کرام ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم اس سال بھی وہی کریں جو پچھلے سال کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خود کھاؤ، دوسروں کو کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو کیونکہ پچھلے سال تو لوگ تنگی میں مبتلا تھے، میں نے چاہا کہ تم لوگوں کی مشکلات میں ان کا تعاون کرو۔''

٥٥٧٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ: الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ، فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ»، وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ، وَلٰكِنْ أَرَادَ أَنْ نُطْعِمَ مِنْهُ، وَاللهُ أَعْلَمُ. [راجع: ٥٤٢٣]

[5570] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم مدینہ طیبہ میں قربانی کے گوشت کو نمک لگا کر رکھ دیتے تھے، پھر اسے ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بھی پیش کرتے تھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: ''قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک نہ کھاؤ۔'' یہ حکم کوئی ضروری نہیں تھا بلکہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ ہم قربانی کا گوشت ان لوگوں کو بھی کھلائیں جن کے ہاں قربانی نہ ہوئی ہو۔ واللہ أعلم.

٥٥٧١ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيدَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُونَ مِنْ نُسُكِكُمْ. [راجع: ١٩٩٠]

[5571] حضرت ابوعبید سے روایت ہے، جو ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام تھے، اور وہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر حضرت عمر ؓ کے ہمراہ تھے، ان کا بیان ہے کہ حضرت عمر ؓ نے خطبے سے قبل نماز عید پڑھائی، پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! رسول اللہ ﷺ نے تمھیں عید کے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے: ایک تو وہ دن ہے جب روزے پورے کر کے تم عید الفطر مناتے ہو اور دوسرا وہ دن ہے جس دن تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

٥٥٧٢ - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ

[5572] حضرت ابوعبید ہی سے روایت ہے، انھوں نے

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ.

کہا: پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حاضر ہوا اور یہ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ انھوں نے خطبے سے پہلے نماز عید پڑھائی، پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگو! اس دن میں تمھارے لیے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں۔ اطراف مدینہ کے رہنے والوں میں سے جو کوئی پسند کرتا ہے کہ جمعہ کا بھی انتظار کرے تو وہ انتظار کرے اور اگر کوئی واپس جانا چاہتا ہے، تو وہ جا سکتا ہے میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

٥٥٧٣ - قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

[5573] حضرت ابو عبید ہی روایت کرتے ہیں کہ پھر میں عید کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، انھوں نے خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھی پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تمھیں اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک کھانے کی ممانعت کی ہے۔

وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ نَحْوَهُ.

معمر نے امام زہری سے انھوں نے ابو عبید سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٥٥٧٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوا مِنَ الْأَضَاحِيِّ ثَلَاثًا»، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الْهَدْيِ.

[5574] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ۔“ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منی سے کوچ کرتے وقت زیتون کے تیل سے روٹی کھاتے تھے کیونکہ وہ قربانی کے گوشت سے اجتناب کرتے تھے۔

فائدہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما قربانی کا گوشت صرف تین دن تک استعمال کرتے تھے اور جب دن ختم ہو جاتے تھے تو قربانی کا گوشت استعمال نہ کرتے بلکہ زیتون کے تیل سے روٹی کھاتے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انھیں وہ حدیث نہیں پہنچی جس میں اس پابندی کو اٹھا لینے کا ذکر ہے، اگر انھیں اس کا علم ہوتا تو اس قدر تکلف نہ کرتے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

74 - كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

مشروبات سے متعلق احکام ومسائل

(١) وَ [بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَٰمُ رِجْسٌ﴾ الْآيَةَ

[المائدة: ٩٠]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ شراب، جوا، بت اور پانسے گندے اور شیطانی کام ہیں'' کا بیان

٥٥٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ».

[5575] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں شراب پی، پھر اس سے توبہ نہیں کی تو آخرت میں وہ اس سے محروم رہے گا۔''

٥٥٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا، ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ. [راجع: ٣٣٩٤]

[5576] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی، اس رات ایلیاء شہر میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے۔ آپ ﷺ نے انھیں دیکھا، پھر آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے آپ کو دین فطرت انتخاب کرنے کی ہدایت فرمائی! اگر آپ نے شراب کا پیالہ پکڑا ہوتا تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

تَابَعَهُ مَعْمَرٌ، وَابْنُ الْهَادِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

معمر، ابن ہاد، عثمان بن عمر اور زبیدی نے زہری سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

٥٥٧٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي، قَالَ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ». [راجع: ٨٠]

[5577] حضرت انس ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے، تمھیں وہ میرے علاوہ کوئی دوسرا بیان نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ جہالت عام ہوگی اور علم کم ہوجائے گا، زنا کاری بڑھ جائے گی، شراب نوشی کا دور دورہ ہوگا، مرد کم ہوں گے اور عورتیں بکثرت ہوں گی حتی کہ پچاس پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔''

٥٥٧٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي [الزَّانِي] حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

[5578] حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب کوئی شراب پیتا ہے تو عین شراب نوشی کے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ جب چور، چوری کرتا ہے تو عین چوری کے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثُمَّ يَقُولُ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ: «وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا، حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ». [راجع: ٢٤٧٥]

ایک روایت میں (راوئ حدیث) ابوبکر بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی اس حدیث میں مذکورہ امور کے ساتھ یہ اضافہ کرتے تھے: ''جب کوئی کسی قدر اور شرافت والے مال و متاع پر ڈاکا ڈالتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہی دیکھتے رہ جائیں تو وہ بھی لوٹ مار کرتے وقت مومن نہیں رہتا۔''

(٢) بَابُ الْخَمْرِ مِنَ الْعِنَبِ وَغَيْرِهِ

باب: 2- انگور اور دوسری چیزوں کی شراب کا بیان

٥٥٧٩ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا

[5579] حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت ہے، انھوں

مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ - هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ - عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ. [راجع: ٤٦١٦]

نے فرمایا: جب شراب حرام کی گئی تو مدینہ طیبہ میں انگور کی شراب نہیں ملتی تھی۔

٥٥٨٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ، يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ، خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ. [راجع: ٢٤٦٤]

[5580] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم پر جب شراب حرام کی گئی تو مدینہ طیبہ میں انگور کی شراب بہت کم دستیاب ہوتی تھی۔ عام استعمال کی شراب کچی اور پکی کھجوروں سے تیار کی جاتی تھی۔

٥٥٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ: حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ، نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. [راجع: ٤٦١٩]

[5581] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو وہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی: انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو۔ خمر (شراب) ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔

(٣) بَابٌ: نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب:3- جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی اور پکی کھجوروں سے تیار کی جاتی تھی

٥٥٨٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ، فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ أَبُو

[5582] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابو عبیدہ، حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو کچی پکی کھجوروں سے تیار کردہ شراب پلا رہا تھا کہ ایک آنے والے نے اطلاع دی کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ اس وقت حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انس! اٹھو اور شراب کو بہا دو، چنانچہ میں نے

طَلْحَةَ: قُمْ يَا أَنَسُ، فَهَرِّقْهَا فَهَرَّقْتُهَا. [راجع: ٢٤٦٤]

اسے بہادیا۔

٥٥٨٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ - عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ - الْفَضِيخَ، فَقِيلَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، فَقَالُوا: أَكْفِئْهَا فَكَفَأْتُهَا.

[5583] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک قبیلے میں کھڑا اپنے چچاؤں کو کھجوروں سے تیار کردہ شراب پلا رہا تھا کیونکہ میں ان میں سب سے کم عمر تھا۔ اس دوران میں کسی نے کہا کہ شراب حرام کردی گئی ہے۔ حاضرین نے کہا: اب اسے بہادو، چنانچہ میں نے شراب کو بہادیا۔

قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا شَرَابُهُمْ؟ قَالَ: رُطَبٌ وَبُسْرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ: وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ، فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ. [راجع: ٢٤٦٤]

راوی نے پوچھا کہ یہ شراب کس چیز سے بنتی تھی؟ انھوں نے فرمایا: تازہ کچی پکی کھجوروں سے۔ حضرت ابوبکر بن انس نے کہا: ان کی شراب یہی ہوتی تھی۔ حضرت انس ؓ نے اس کا انکار نہ کیا۔

وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

میرے کچھ ساتھیوں نے خبر دی، انھوں نے حضرت انس ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس وقت ان کی شراب اس قسم کی ہوتی تھی۔

٥٥٨٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ، وَالْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ. [راجع: ٢٤٦٤]

[5584] حضرت انس بن مالک ؓ ہی سے ایک دوسری روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور پکی کھجوروں سے تیار کی جاتی تھی۔

(٤) بَابٌ: الْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ

باب: 4- شہد سے تیار کردہ شراب کا بیان جسے بتع کہا جاتا ہے

وَقَالَ مَعْنٌ: سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ: إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

معن بن عیسیٰ نے کہا: میں نے حضرت انس ؓ سے ''فقاع'' کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: اگر اس

میں نشہ نہ ہوتو (اس کے پینے میں) کوئی حرج نہیں۔

وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ: سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوا: لَا يُسْكِرُ، لَا بَأْسَ بِهِ.

ابن دراوردی نے کہا: ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: اگر اس میں نشہ نہ ہوتو کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: نقاع، وہ مشروب ہے جو خشک انگوروں سے تیار کیا جاتا تھا، اگر اس میں نشہ نہ ہوتو اسے استعمال کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے، چنانچہ اگر کسی چیز کے زیادہ پینے سے نشہ نہیں آتا تو اسے نوش کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ نقاع مشروب کے متعلق وضاحت کی گئی ہے۔ واللہ أعلم.

٥٥٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ». [راجع: ٢٤٢]

[5585] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے بتع کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جو بھی مشروب نشہ لائے وہ حرام ہے۔''

٥٥٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ - وَهُوَ شَرَابُ الْعَسَلِ - وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ». [راجع: ٢٤٢]

[5586] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے بتع کے متعلق دریافت کیا گیا، یہ مشروب شہد سے تیار کیا جاتا تھا اور اہل یمن کے ہاں اسے پینے کا عام رواج تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مشروب بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔''

فائدہ: ہر نشہ آور چیز حرام ہے، خواہ اس کے زیادہ پینے سے نشہ آئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس چیز کا بڑا پیالہ نشہ آور ہو تو اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔'' بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اس سے بھی کم مقدار خواہ قطرہ ہی کیوں نہ ہو حرام ہے۔ واللہ أعلم.

٥٥٨٧ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ».

[5587] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کدو اور تارکول کے برتنوں میں نبیذ نہ بناؤ۔''

وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُمَا الْحَنْتَمَ

حضرت ابو ہریرہ ؓ ان دو برتنوں کے ساتھ روغنی مرتبان

وَالنَّقِيرِ.

اور کھجور کے تنے کو کھود کر تیار کردہ برتن کا بھی اضافہ کیا کرتے تھے۔

(٥) بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

باب:5- خمر وہ مشروب ہے جو عقل کو ڈھانپ لے

٥٥٨٨ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْعَسَلِ. وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا: الْجَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.

[5588] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہا: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو اس وقت وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی: انگور سے، کھجور سے، گندم سے، جو اور شہد سے۔ خمر وہ مشروب ہے جو عقل کو مخمور کر دے۔ تین مسائل ایسے ہیں، میری خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا ہونے سے پہلے ان کا حکم بتا دیتے وہ یہ ہیں: دادے کا ترکہ، کلالہ کا مسئلہ اور سود کے مسائل۔

قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا عَمْرٍو، فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الْأَرُزِّ؟ قَالَ: ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ قَالَ: عَلَى عَهْدِ عُمَرَ.

راویٔ حدیث ابو حیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابو عمرو! ایک مشروب سندھ میں چاولوں سے تیار ہوتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: یہ چیز نبی ﷺ کے مبارک دور میں پائی نہیں جاتی تھی یا کہا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نہ تھی۔

وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ: الزَّبِيبَ. [راجع: ٤٦١٩]

حجاج نے بھی اس حدیث کو حضرت حماد سے، انھوں نے ابوحیان سے بیان کیا لیکن انھوں نے انگور کے بجائے کشمش کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

٥٥٨٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: الْخَمْرُ تُصْنَعُ مِنْ

[5589] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شراب پانچ چیزوں سے کشید کی جاتی تھی: کشمش، کھجور،

خَمْسَةٍ: مِنَ الزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ، وَالْعَسَلِ. [راجع: ٤٦١٩]

گیہوں، جو اور شہد سے۔

(٦) بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ

باب:6- جو شخص شراب کا نام بدل کر اسے اپنے لیے حلال خیال کرے

٥٥٩٠ - وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ - أَوْ أَبُو مَالِكٍ - الْأَشْعَرِيُّ، وَاللهِ مَا كَذَبَنِي: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ، وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ، وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[5590] حضرت عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابو عامر یا ابو مالک اشعری ؓ نے بیان کیا، اللہ کی قسم! انھوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یقیناً میری امت میں کچھ ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو زنا کاری، ریشم کا پہننا، شراب نوشی اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے۔ یہ لوگ پہاڑ کے دامن میں رہائش رکھیں گے۔ چرواہے ان کے مویشی چرانے کے لیے صبح وشام لائیں گے اور لے جائیں گے۔ اس دوران میں ان کے پاس کوئی حاجت مند اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ کہیں گے: تم اب واپس چلے جاؤ، ہمارے پاس کل آؤ، لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو انھیں ہلاک کر دے گا اور پہاڑ ان پر گرا دے گا۔ ان میں سے دوسروں کو بندر اور خنزیر کی صورت میں مسخ کر دے گا، وہ قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے۔''

فائدہ: حرام چیز کا نام بدل دینے سے اس کا حکم تبدیل نہیں ہوجاتا جیسا کہ سود کا نام منافع یا مارک اپ رکھ دیا جائے تو اس کی حقیقت نہیں بدلتی، اسی طرح شراب کو مشروب یا شربت کہنے سے یا اور کوئی نام رکھ لینے سے وہ حلال نہیں ہو جاتی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں واضح الفاظ میں پیش گوئی فرمائی ہے، آپ نے فرمایا: ''رات دن کا نظام ختم نہیں ہوگا حتی کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب نوشی کریں گے لیکن اسے اس کے نام کے سوا دوسرے نام سے پکاریں گے۔''[1] افسوس کہ حدیث میں مذکور تمام برائیاں آج عام ہو رہی ہیں گانا بجانا اور شراب نوشی عام ہے، زنا کاری کے اڈے تو حکومتی سرپرستی میں چل رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

1 سنن ابن ماجه، الأشربة، حديث : 3384.

(٧) بَابُ الِانْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ

باب:7- برتنوں اور پتھر کے پیالوں میں نبیذ بنانا

٥٥٩١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ: أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، فَدَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ - وَهِيَ الْعَرُوسُ - قَالَ: أَتَدْرُونَ وَمَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ. [راجع: ٥١٧٦]

[5591] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو اپنے ولیمے میں شمولیت کی دعوت دی۔ ان کی بیوی ہی تمام کام کر رہی تھی، حالانکہ وہ دلھن تھی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا؟ آپ ﷺ کے لیے انھوں نے رات کے وقت پتھر کے برتن میں کھجوریں بھگو رکھی تھیں۔

فائدہ: کھجور کو پانی میں بھگو کر اسے مل چھان کر شربت بنانا نبیذ کہلاتا ہے، یہ ایک مقوی، فرحت بخش مشروب ہے، عربی زبان میں اسے نقیع کہتے ہیں، جب اس میں ترشی پیدا ہو جائے اور جوش مارنے لگے تو اس کا پینا جائز نہیں۔

(٨) بَابُ تَرْخِيصِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ

باب:8- ممانعت کے بعد نبی ﷺ کا ہر قسم کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت دینا

٥٥٩٢ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوفِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا، قَالَ: «فَلَا إِذًا».

[5592] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مخصوص برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا تو انصار نے عرض کی: ہمارے لیے تو ان کے بغیر کوئی دوسرا چارۂ کار نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو خیر پھر اجازت ہے۔''

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا.

خلیفہ کہتے ہیں کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے سفیان سے، انھوں نے منصور سے اور انھوں نے حضرت سالم بن ابو جعد سے یہ حدیث بیان کی۔

٥٥٩٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ،

[5593] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے مشکیزوں کے سوا دوسرے مخصوص برتنوں

عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ الْعَنْسِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ [عَمْرٍو] رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ.

میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تو لوگوں نے آپ سے عرض کی: ہر کسی کو مشکیزہ کہاں سے مل سکتا ہے؟ تب آپ ﷺ نے تارکول کے برتن کے علاوہ دوسرے مٹکوں میں نبیذ بنانے کی اجازت دے دی۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ: لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْأَوْعِيَةِ.

عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ ہم سے سفیان ثوری نے یہی بیان کیا۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جب نبی ﷺ نے چند برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

٥٥٩٤ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[5594] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کدو اور تارکول کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا.

عثمان بن ابی شیبہ نے جریر کے واسطے سے حضرت اعمش سے یہ حدیث بیان کی۔

٥٥٩٥ - **حَدَّثَنِي** عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ: هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، عَمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَتْ: نَهَانَا فِي ذٰلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ، وَالْمُزَفَّتِ، قُلْتُ: أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ؟ قَالَتْ: إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ، [أَفَأُحَدِّثُ] مَا لَمْ أَسْمَعْ؟.

[5595] حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اسود بن یزید سے پوچھا، کیا تم نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا تھا کہ کس برتن میں نبیذ بنانا مکروہ ہے؟ حضرت اسود نے کہا: ہاں۔ میں نے عرض کی: ام المومنین! نبی ﷺ نے کس کس برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے ہم اہل خانہ کو کدو اور تارکول کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ میں نے حضرت اسود سے پوچھا کہ انھوں نے مٹکے اور سبز مرتبان کا ذکر نہیں کیا تو انھوں نے کہا کہ میں تم سے وہی کچھ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے، کیا وہ بھی بیان کروں جو میں نے نہیں سنا؟

٥٥٩٦ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[5596] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت

عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ، قُلْتُ: أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ؟ قَالَ: «لَا».

ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے سبز مٹکوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ میں نے عرض کی: ہم سفید مٹکوں میں نبیذ بنا کر نوش کر لیا کریں؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔

(٩) بَابُ نَقِيعِ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ

باب:9- کھجور کا شربت نوش کرنا بشرطیکہ نشہ آور نہ ہو

٥٥٩٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِعُرْسِهِ، فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَهِيَ الْعَرُوسُ، فَقَالَتْ: هَلْ تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ. [راجع: ٥١٧٦]

[5597] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو اسید ساعدی ؓ نے نبی ﷺ کو اپنے ولیمے میں شمولیت کی دعوت دی۔ اس دن ان کی بیوی ہی مہمانوں کی خدمت کر رہی تھیں جبکہ وہ خود دلھن تھی۔ اس نے کہا: تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کس چیز کا شربت تیار کیا تھا؟ میں نے رات ہی کو آپ ﷺ کے لیے کھجوریں ایک پتھر کے برتن میں بھگو دی تھیں۔

(١٠) بَابُ الْبَاذَقِ

باب:10- باذق کا بیان

وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ، وَرَأَى عُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ، وَشَرِبَ الْبَرَاءُ، وَأَبُو جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ.

جس نے ہر نشہ آور مشروب سے منع کیا۔ حضرت عمر، حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت معاذ بن جبل ؓ کی رائے ہے کہ جب کوئی طلا پک کر ایک تہائی رہ جائے تو اس کا پینا جائز ہے۔ حضرت براء بن عازب اور حضرت ابو جحیفہ ؓ نصف رہ جانے کے بعد بھی اسے نوش کر لیتے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا دَامَ طَرِيًّا.

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ جوس جب تک تازہ رہے اسے نوش کر سکتے ہیں۔

وَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللهِ رِيحَ شَرَابٍ، وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ.

حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں نے عبید اللہ کے منہ سے شراب کی بو پائی ہے۔ میں اس کے متعلق تحقیق کروں گا اگر وہ (پینے کی چیز) نشہ آور ثابت ہوئی تو میں اس پر شرعی حد جاری کروں گا۔

فائدہ: باذق، بادہ کا معرب ہے، وہ شراب جو انگور نچوڑ کر اس کے شیرے سے بنائی جائے، اگر اسے تھوڑا سا پکا کر رکھیں جس سے وہ رقیق اور شفاف رہے تو اس کا استعمال جائز ہے، اگر اسے اتنا جوش دیں کہ نصف اڑ جائے اور نصف باقی رہ جائے تو اسے منصف اور اگر دو تہائی اڑنے کے بعد ایک تہائی باقی رہ جائے تو اسے مثلث کہا جاتا ہے، اسے طلاء بھی کہتے ہیں، یعنی وہ گاڑھا ہو کر اس لیپ کی طرح ہو جاتا ہے جو خارشی اونٹوں کو لگائی جاتی ہے، اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو بالاتفاق حرام ہے۔ نشہ پیدا ہونے سے پہلے پہلے اس کا استعمال جائز ہے، بہرحال حرمت کا دارومدار اس کے نشہ آور ہونے پر ہے۔ واللہ أعلم.

٥٥٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ [ﷺ] الْبَاذَقَ: «فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ»، قَالَ: الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ. قَالَ: لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ.

[5598] حضرت ابو جویریہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باذق کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ باذق کے وجود سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ بہرحال جو بھی چیز نشہ لائے وہ حرام ہے۔ ابو جویریہ نے کہا: باذق تو حلال و طیب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انگور حلال و طیب تھا، جب اس کی شراب بن گئی تو وہ حرام و خبیث ہے۔

٥٥٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ [بْنُ مُحَمَّدِ] بْنِ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ. [راجع: ٤٩١٢]

[5599] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ حلوا اور شہد پسند کرتے تھے۔

(١١) بَابُ مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا، وَأَنْ لَا يَجْعَلَ إِدَامَيْنِ فِي إِدَامٍ

باب: 11- جس انسان کی یہ رائے ہو کہ تازہ اور خشک کھجوروں کو ملا کر نبیذ نہ بنائی جائے جبکہ وہ نشہ آور ہو اسی طرح دو سالن ایک جگہ جمع نہ کیے جائیں

٥٦٠٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَأَصْغَرُهُمْ، وَإِنَّا نَعُدُّهَا

[5600] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابو طلحہ، حضرت ابو دجانہ اور سہیل بن بیضا رضی اللہ عنہم کو نیم پختہ اور پختہ کھجوروں کا آمیزہ پلا رہا تھا (جو نشہ آور تھا) کہ اچانک حرمت شراب کا حکم آ گیا۔ اس کے بعد میں نے اسے زمین پر پھینک دیا۔ میں ہی انھیں پلا رہا تھا

يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ.

کیونکہ میں ان سب سے کم عمر تھا۔ ہم اس قسم کی نبیذ کو اس وقت شراب ہی کہتے تھے۔

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: سَمِعَ أَنَسًا. [راجع: ٢٤٦٤]

عمرو بن حارث نے کہا کہ ہمیں قتادہ نے بیان کیا اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

٥٦٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الزَّبِيبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْبُسْرِ، وَالرُّطَبِ.

[5601] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کشمش اور کھجور کو، نیز نیم پختہ اور پختہ تازہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا تھا۔

٥٦٠٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ، وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

[5602] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اس سے روکا تھا کہ پختہ اور نیم پختہ کھجور، نیز کھجور اور منقیٰ کو ملا کر نبیذ بنائی جائے۔ آپ نے ہر ایک کو جدا جدا بھگونے کا حکم دیا۔

(١٢) بَابُ شُرْبِ اللَّبَنِ

باب: 12 - دودھ نوش کرنا

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مِنۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ﴾ [النحل: ٦٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: (''ان چوپایوں کے پیٹوں میں) جو گوبر اور خون ہے اس سے (ہم تمھیں خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے بہت ہی خوشگوار ہے۔'')

٥٦٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَقَدَحِ خَمْرٍ. [راجع: ٣٣٩٤]

[5603] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ شب معراج میں رسول اللہ ﷺ کو دودھ کا پیالہ اور شراب کا پیالہ پیش کیا گیا۔

٥٦٠٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: سَمِعَ سُفْيَانَ: أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى

[5604] حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ لوگوں نے عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزے

أُمَّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ، فَشَرِبَ.

کے متعلق شک کیا تو میں نے آپ کے لیے ایک برتن میں دودھ بھیجا جسے آپ نے نوش فرمایا۔

فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ: شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ.

سفیان کبھی اس حدیث کو یوں بیان کرتے کہ عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزے کے متعلق لوگوں کو شبہ تھا، اس لیے ام فضل ؓ نے آپ کے لیے دودھ بھیجا۔

فَإِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ، قَالَ: هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ. [راجع: ١٦٥٨]

جب ان (سفیان) سے پوچھا جاتا (کہ یہ روایت موصول ہے یا مرسل) تو وہ کہتے: (مرفوع متصل ہے کیونکہ) یہ ام فضل ؓ کی روایت ہے (جو صحابیہ تھیں)۔

٥٦٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا». [انظر: ٥٦٠٦]

[5605] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوحمید ساعدی ؓ مقام نقیع سے دودھ کا پیالہ لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تو نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ اگرچہ اس پر عرض کے بل لکڑی ہی رکھ دیتے۔''

٥٦٠٦ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ، أُرَاهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ، رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا؟».

[5606] حضرت جابر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک انصاری صحابی حضرت ابوحمید ساعدی ؓ مقام نقیع سے نبی ﷺ کے لیے دودھ سے بھرا ایک برتن لائے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اسے ڈھانپ کر کیوں نہیں لائے؟ اگرچہ اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے۔''

وَحَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا. [راجع: ٥٦٠٥]

(اعمش کہتے ہیں کہ) مجھے سفیان نے بیان کیا، ان سے حضرت جابر ؓ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

٥٦٠٧ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ

[5607] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ سے تشریف لائے تو حضرت ابوبکر

الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَرَرْنَا بِرَاعٍ، وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فِي قَدَحٍ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، وَأَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ، فَدَعَا عَلَيْهِ، فَطَلَبَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ، فَفَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٢٤٣٩]

رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم راستے میں ایک چرواہے کے قریب سے گزرے جبکہ رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ لایا، رسول اللہ ﷺ نے وہ نوش فرمایا تو مجھے راحت محسوس ہوئی۔ اس دوران میں سراقہ بن جعشم گھوڑے پر سوار ہو کر ہمارے پاس پہنچ گیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے بدعا کی۔ سراقہ نے آپ ﷺ سے التجا کی کہ آپ بددعا نہ کریں وہ واپس چلا جائے گا۔ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

٥٦٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، [وَ]الشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ». [راجع: ٢٦٢٩]

[5608] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین صدقہ دودھ دینے والی اونٹنی یا دودھ دینے والی بکری کا عطیہ دینا ہے جو ایک برتن صبح بھر کر دودھ دے اور ایک برتن شام کو بھر دے۔“

٥٦٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ: «إِنَّ لَهُ دَسَمًا». [راجع: ٢١١]

[5609] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا، پھر کلی کی اور فرمایا: ”اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔“

٥٦١٠ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُفِعْتُ إِلَى السِّدْرَةِ فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهَرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهَرَانِ بَاطِنَانِ، فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ، وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهَرَانِ فِي الْجَنَّةِ، فَأُتِيتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاحٍ: قَدَحٍ

[5610] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جب سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اٹھایا گیا تو میں نے وہاں چار نہریں دیکھیں: ان میں سے دو ظاہری تھیں اور دو باطنی۔ ظاہری نہریں تو نیل اور فرات ہیں اور باطنی نہریں جنت میں تھیں۔ پھر مجھے تین پیالے پیش کیے گئے: ایک پیالے میں دودھ اور

فِيهِ لَبَنٌ، وَقَدَحٍ فِيهِ عَسَلٌ، وَقَدَحٍ فِيهِ خَمْرٌ، فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ، فَقِيلَ لِي: أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ».

دوسرے میں شہد تھا جبکہ تیسرے پیالے میں شراب تھی۔ میں نے وہ پیالہ لیا جس میں دودھ تھا اور اسے میں نے نوش جاں کیا، اس انتخاب پر مجھے کہا گیا: آپ نے اور آپ کی امت نے اصل فطرت کو پالیا ہے۔''

وَقَالَ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْأَنْهَارِ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرُوا ثَلَاثَةَ أَقْدَاحٍ [راجع: ٣٥٧٠].

ہشام، سعید اور ہمام نے حضرت قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس ؓ سے، انھوں نے مالک بن صعصعہ ؓ سے یہ حدیث بیان کی ہے، اس میں نہروں کا ذکر تو اسی طرح ہے لیکن تین پیالوں کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث میں تین پیالے پیش کرنے کا ذکر ہے۔ لیکن ان میں کوئی منافات نہیں کیونکہ دو پیالے مقام ایلیاء میں پیش کیے گئے تھے جبکہ آپ اس وقت بیت المقدس میں تھے اور تین پیالے سدرۃ المنتہٰی پر پیش کیے گئے تھے۔ واللّٰہ أعلم.

(١٣) بَابُ اسْتِعْذَابِ الْمَاءِ

باب:13- میٹھا پانی تلاش کرنا

٥٦١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ.

[5611] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوطلحہ ؓ مدینہ طیبہ میں کھجوروں کے باغات کے لحاظ سے تمام انصار سے زیادہ مال دار تھے۔ ان کا محبوب ترین مال بیرحاء تھا اور وہ مسجد نبوی کے بالکل سامنے واقع تھا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے اور اس میں میٹھا پانی نوش فرماتے تھے۔

قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ٩٢] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَخٍ، ذٰلِكَ مَالٌ

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم ہرگز بھلائی نہیں پاؤ گے حتی کہ تم اپنے محبوب مال سے خرچ کرو۔'' تو حضرت ابوطلحہ ؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تم ہرگز نیکی نہیں پاؤ گے حتی کہ اپنی محبوب ترین چیز خرچ کرو۔'' اور میرا محبوب ترین مال بیرحاء ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے۔ میں اس کا اجر و ثواب اللہ کے ہاں پانے کی امید رکھتا

رَابِحٌ - أَوْ رَايِحٌ، شَكَّ عَبْدُ اللهِ - وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ»، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ، وَفِي بَنِي عَمِّهِ.

ہوں۔ اللہ کے رسول! آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے خرچ کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خوب! یہ بہت ہی فائدہ بخش مال ہے۔'' (آپ نے مزید فرمایا:) ''جو کچھ تو نے کہا میں نے اسے سن لیا ہے، لہٰذا میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔'' حضرت ابوطلحہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ انھوں نے وہ (مال) اپنے رشتہ داروں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى: «رَايِحٌ». [راجع: ١٤٦١]

اسماعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے ''رایح'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

(١٤) بَابُ شُرْبِ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

باب: 14- دودھ، پانی کے ساتھ ملا کر پینا

٥٦١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا، وَأَتَى دَارَهُ، فَحَلَبْتُ شَاةً، فَشُبْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْبِئْرِ، فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ - وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ - فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: «الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ». [راجع: ٢٣٥٢]

[5612] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیتے دیکھا۔ آپ ان کے گھر تشریف لائے تو میں نے (حضرت انس نے) بکری کا دودھ نکالا اور اس میں کنویں کا تازہ پانی ملا کر رسول اللہ ﷺ کو پیش کیا۔ آپ ﷺ نے پیالہ لیا اور اسے نوش فرمایا۔ آپ کی بائیں جانب حضرت ابوبکر ؓ تھے اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا، آپ نے اپنا باقی دودھ اعرابی کو دیا، پھر فرمایا: ''حق اس شخص کا ہے جو دائیں جانب ہو پھر وہ حق دار ہے جو اس کے دائیں جانب ہو۔''

٥٦١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا». قَالَ: وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي

[5613] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک رفیق (حضرت ابوبکر صدیق ؓ) بھی تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھارے پاس مشکیزے میں رات کا باسی پانی ہے تو (ہمیں پلاؤ) ہم اس سے منہ لگا کر پی لیتے ہیں۔'' حضرت جابر ؓ نے کہا: وہ انصاری اپنے باغ میں پودوں کو پانی دے رہا تھا، اس

حَائِطِهِ. قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ، عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ، فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيشِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِهِمَا، فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ، قَالَ: فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ. [انظر: ٥٦٢١]

نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس رات کا پانی موجود ہے، آپ میری جھونپڑی میں تشریف لے جائیں، چنانچہ وہ ان دونوں کو وہاں لے گیا پھر اس نے ایک پیالے میں پانی ڈالا، پھر اپنی ایک گھریلو بکری سے اس پر دودھ دوہا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اسے نوش فرمایا، پھر آپ کے رفیق نے اسے پیا۔

(١٥) بَابُ شَرَابِ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

باب: 15- شیریں شربت اور شہد کا شربت نوش کرنا

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ، لِأَنَّهُ رِجْسٌ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ﴾ [المائدة: ٥]

امام زہری نے کہا: اگر پیاس کی شدت ہو اور پانی دستیاب نہ ہو تو بھی انسان کا پیشاب پینا جائز نہیں کیونکہ وہ نجس ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''تمھارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔''

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي السَّكَرِ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نشہ آور چیز کے متعلق فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی۔

٥٦١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ [راجع: ٤٩١٢].

[5614] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو شیرینی اور شہد دونوں چیزیں بہت مرغوب تھیں۔

(١٦) بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب: 16- کھڑے کھڑے پانی پینا

٥٦١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ قَالَ: أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ بِمَاءٍ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ

[5615] حضرت نزال سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (مسجد کوفہ کے) صحن میں پانی لایا گیا تو انھوں نے کھڑے ہو کر نوش کیا اور فرمایا: کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ خیال کرتے ہیں جبکہ میں نے نبی ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے (اس وقت)

كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ. [انظر: ٥٦١٦]

کرتے دیکھا ہے۔

٥٦١٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ - وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ - ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. [راجع: ٥٦١٥]

[5616] حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نماز ظہر پڑھی، پھر (مسجد کوفہ کے) صحن میں لوگوں کی ضروریات کے لیے بیٹھ گئے حتی کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر ان کے پاس پانی لایا گیا تو انھوں نے پیا، اس سے منہ اور ہاتھ دھوئے۔ راوی نے سر اور پاؤں کا بھی ذکر کیا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کھڑے کھڑے وضو سے بچا ہوا پانی نوش کیا، اس کے بعد کہا: کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ خیال کرتے ہیں، حالانکہ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا ہے۔

فائدہ: حضرت انس ؓ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی شخص کو کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔[1] اس حدیث کے پیش نظر بلاوجہ کھڑے ہو کر پینا کسی طرح مناسب نہیں، اس موضوع پر بکثرت احادیث آئی ہیں، بلکہ بعض احادیث میں ہے کہ اگر کوئی بھول کر کھڑے کھڑے پانی پی لے تو اسے قے کر دے۔ ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام آرام سے بیٹھ کر پینے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا معمول بھی یہی تھا کہ آپ آرام وسکون سے بیٹھ کر پانی وغیرہ پیتے تھے، ہاں کسی ضرورت کے پیش نظر کھڑے ہو کر پینا جائز ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ حضرت کبشہ ؓ کے گھر تشریف لے گئے، گھر میں مشکیزہ لٹک رہا تھا تو آپ نے اس سے کھڑے کھڑے پانی نوش کیا۔[2] لیکن کھڑے ہو کر پینے کو معمول نہیں بنانا چاہیے۔ واللہ أعلم.

٥٦١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ. [راجع: ١٦٣٧]

[5617] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

(١٧) بَابُ مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ

باب: 17- جس نے اونٹ پر بیٹھے بیٹھے پیا

٥٦١٨ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[5618] حضرت ام فضل بنت حارث ؓ سے روایت

1 سنن أبي داود، الأشربة، حديث: 3717. 2 جامع الترمذي، الأشربة، حديث: 1892.

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَهُ. [راجع: ١٦٥٨]

ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کے لیے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفہ کی شام میدان عرفات میں کھڑے تھے۔ آپ نے وہ پیالہ اپنے دست مبارک سے لیا اور اسے نوش فرمایا۔

زَادَ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ: عَلَى بَعِيرِهِ.

مالک نے ابونضر سے بیان کیا تو اس روایت میں یہ اضافہ تھا کہ آپ اس وقت اونٹ پر تشریف فرما تھے۔

(١٨) بَابٌ: الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ، فِي الشُّرْبِ

باب: 18- پینے پلانے میں دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے، پھر اس کی دائیں جانب والا

٥٦١٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ [قَالَ]: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ، ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: «الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ». [راجع: ٢٣٥٢]

[5619] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی ملایا ہوا دودھ پیش کیا گیا جبکہ آپ کی دائیں جانب ایک دیہاتی اور بائیں جانب سیدنا ابوبکر ؓ تھے۔ آپ ﷺ نے وہ دودھ پی کر باقی اعرابی کو دیا اور فرمایا: ''دائیں جانب والے زیادہ حق دار ہیں پھر اس کی دائیں جانب والے۔''

(١٩) بَابٌ: هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ؟

باب: 19- کیا کوئی دائیں جانب بیٹھنے والے سے اجازت لے کر بائیں جانب بڑے آدمی کو دے سکتا ہے؟

٥٦٢٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ - وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ - فَقَالَ لِلْغُلَامِ: «أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟» فَقَالَ الْغُلَامُ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، لَا أُوثِرُ

[5620] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مشروب لایا گیا آپ نے اس میں سے کچھ نوش فرمایا۔ آپ کے دائیں جانب ایک نوعمر لڑکا تھا جبکہ بائیں جانب بزرگ صحابۂ کرام ؓ تھے۔ آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا: ''کیا تو مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں بچا ہوا شربت ان شیوخ کو دے دوں؟'' بچے

بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَدِهِ. [راجع: ٢٣٥١]

نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! آپ کے پس ماندہ سے ملنے والے اپنے حصے کے معاملے میں میں کسی پر ایثار نہیں کروں گا۔ راوی نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے زور سے اس کے ہاتھ میں پیالہ دے دیا۔

(٢٠) بَابُ الْكَرْعِ فِي الْحَوْضِ

باب:20-حوض سے منہ لگا کر پانی پینا

٥٦٢١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَاحِبُهُ، فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ، وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ - يَعْنِي الْمَاءَ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا»، وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ، عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ، فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ. [راجع: ٥٦١٣]

[5621] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ قبیلۂ انصار کے ایک صحابی کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ آپ کے ایک رفیق (صدیق اکبر ؓ) بھی تھے نبی ﷺ اور آپ کے ساتھی نے اسے سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دیا، پھر عرض کی: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ بڑی گرمی کا وقت ہے، اور وہ اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا۔ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''اگر تمھارے پاس مشکیزے میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے تو پلاؤ ورنہ ہم (اس حوض سے) منہ لگا کر پی لیں گے۔'' اور وہ اس وقت بھی باغ کو پانی دے رہا تھا اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرے پاس مشکیزے میں رات کا رکھا ہوا پانی ہے۔ پھر وہ اپنی جھونپڑی کی طرف گیا، پیالے میں پانی لایا اور اس پر اپنی گھریلو بکری کا دودھ دوہا۔ نبی ﷺ نے اسے نوش فرمایا، پھر وہ دوبارہ لایا تو جو صاحب آپ کے ساتھ تھے انھوں نے پیا۔

(٢١) بَابُ خِدْمَةِ الصِّغَارِ الْكِبَارَ

باب:21-چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا

٥٦٢٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ - عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ - الْفَضِيخَ. فَقِيلَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ،

[5622] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں کھڑا اپنے قبیلے میں اپنے چچاؤں کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا کیونکہ میں سب سے چھوٹا تھا۔ اس دوران میں کہا گیا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ انھوں نے کہا: اسے پھینک

فَقَالُوا: اكْفِئْهَا، فَكَفَأْنَا، قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا شَرَابُهُمْ؟ قَالَ: رُطَبٌ وَبُسْرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ: وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ، فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ. [راجع: ٢٤٦٤]

دو تو ہم نے اسے الٹ دیا۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت لوگ کس چیز سے تیار شدہ شراب پیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: وہ پکی اور کچی کھجوروں کی تھی۔ حضرت ابوبکر بن انس نے کہا: یہی ان کی شراب ہوتی تھی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار نہیں کیا۔

وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

(راویٔ حدیث کہتا ہے کہ) مجھ سے بعض لوگوں نے بیان کیا، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ ان دنوں ان کی یہی شراب ہوتی تھی۔

(٢٢) بَابُ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

باب: 22- برتن ڈھانپ کر رکھنا

٥٦٢٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ - أَوْ أَمْسَيْتُمْ - فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ». [راجع: ٣٢٨٠]

[5623] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کا جب آغاز ہو یا جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک لو کیونکہ اس وقت شیطان منتشر ہوتے ہیں۔ پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو بچوں کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو، اس وقت اللہ کا نام یاد کرو، شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ بند کر دو، نیز اللہ کا نام لے کر پانی کے برتنوں کو ڈھانپ رکھو، خواہ عرض کے بل کوئی لکڑی ہی رکھ دو اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔''

٥٦٢٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ إِذَا رَقَدْتُمْ، وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ

[5624] حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جب سونے لگو تو چراغ گل کر دو، دروازے بند کر دو، مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانپ دو۔'' میرا خیال ہے آپ نے یہ

وَالشَّرَابَ - وَأَحْسِبُهُ قَالَ: - وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ». [راجع: ٣٢٨٠]

بھی فرمایا: ''اگر چہ کوئی لکڑی ان پر عرض کے بل رکھ دو۔''

فائدہ: ہماری شریعت کس قدر کامل ہے کہ اس میں روزمرہ کی ضروریات کے متعلق پوری پوری رہنمائی ہے جن کی طرف عام طور پر توجہ نہیں دی جاتی۔ خطرناک اشیاء سے احتیاط ضروری ہے۔ بہرحال دروازہ بند کرتے وقت، برتن ڈھانکتے وقت اور مشکیزے کا منہ باندھتے وقت اگر اللہ کا نام لے لیا جائے تو اس کی برکت سے انسان شیطانی شرارتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے، اگر سنت سمجھ کر ان پر عمل کیا جائے تو خارجی حفاظت کے ساتھ ساتھ یہ امور تقرب الٰہی کا ذریعہ بھی بن جاتے ہیں اور ثواب بھی ملتا ہے۔

(٢٣) بَابُ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ

باب: 23- مشکیزے کا منہ اوپر کی طرف موڑ کر اندر کی جانب سے پانی پینا

٥٦٢٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ - يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا -. [انظر: ٥٦٢٦]

[5625] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کے اختناث سے منع فرمایا، یعنی مشکیزوں کا منہ اوپر کی طرف موڑ کر اندر کی جانب سے پانی پینے سے روکا ہے۔

٥٦٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ.

[5626] حضرت ابو سعید ؓ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے مشکیزوں کے اختناث سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ مَعْمَرٌ أَوْ غَيْرُهُ: هُوَ الشُّرْبُ مِنْ أَفْوَاهِهَا. [راجع: ٥٦٢٥]

عبداللہ نے کہا کہ معمر وغیرہ نے بیان کیا: اختناث، مشکیزے سے منہ لگا کر پانی پینے کو کہتے ہیں۔

(٢٤) بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ

باب: 24- مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینا

٥٦٢٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ: أَلَا

[5627] حضرت ایوب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم سے حضرت عکرمہ نے کہا: کیا میں تمھیں چند چھوٹی

أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ؟ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ، وَأَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي دَارِهِ. [راجع: ٢٤٦٣]

چھوٹی باتیں نہ بتاؤں جو ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھیں؟ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا تھا، نیز اس سے بھی منع کیا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی لگانے سے روکے۔

٥٦٢٨ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ. [راجع: ٢٤٦٣]

[5628] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا تھا۔

٥٦٢٩ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

[5629] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا تھا۔

(٢٥) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

باب:25- برتن میں سانس لینے کی ممانعت

٥٦٣٠ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ». [راجع: ١٥٣]

[5630] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔ اور جب استنجا کرے تو دائیں ہاتھ سے نہ کرے۔''

(٢٦) بَابُ الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

باب:26- پانی دو یا تین سانس میں پینا چاہیے

٥٦٣١ - **حَدَّثَنَا** أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

[5631] حضرت ثمامہ بن عبداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ (پیتے وقت) برتن میں دو یا تین سانس لیتے اور کہتے تھے کہ نبی ﷺ پانی پیتے وقت تین سانس لیتے تھے۔

يَتَنَفَّسُ ثَلاثًا.

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پانی پیتے وقت ایک ہی سانس سے نہ پیا جائے بلکہ اس دوران تین سانس لیے جائیں اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کر دیا جائے جیسا کہ ایک حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی پانی وغیرہ پیے تو اسے برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے، اگر دوبارہ پینا چاہے تو برتن منہ سے ہٹائے، پھر چاہے تو دوبارہ مزید پی لے۔''[1] حافظ ابن حجر ؒ نے طبرانی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیتے وقت تین سانس لیتے تھے جب پیالہ منہ کے قریب کرتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب اسے منہ سے ہٹاتے تو الحمد للہ پڑھتے، اس طرح تین دفعہ کرتے تھے۔[2]

(٢٧) بَابُ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ

باب: 27- سونے کے برتنوں میں پینا

٥٦٣٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: «هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهُنَّ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ». [راجع: ٥٤٢٦]

[5632] حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت حذیفہ ؓ مدائن میں تھے، انھوں نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی نے ان کو چاندی کے برتن میں پانی لا کر دیا، انھوں نے برتن اس پر پھینک مارا اور فرمایا کہ میں نے برتن صرف اس لیے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا تھا لیکن یہ باز نہیں آیا۔ بلاشبہ نبی ﷺ نے ہمیں ریشم اور دیبا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا: ''یہ چیزیں ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمھیں آخرت میں ملیں گی۔''

(٢٨) بَابُ آنِيَةِ الْفِضَّةِ

باب: 28- چاندی کے برتن استعمال کرنا

٥٦٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ». [راجع: ٥٤٢٦]

[5633] حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت حذیفہ ؓ کے ساتھ باہر نکلے، انھوں نے نبی ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ نے فرمایا تھا: ''سونے چاندی کے برتنوں میں نہ کھاؤ پیو، نیز ریشم اور دیبا بھی نہ پہنو کیونکہ یہ چیزیں ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں ہوں گی۔''

1 سنن ابن ماجه، الأشربة، حديث: 3427. 2 المعجم الأوسط للطبراني: 117/10 والصحيحة للألباني، حديث: 1277.

٥٦٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ».

[5634] ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ کر کے ڈال رہا ہے۔''

٥٦٣٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ - أَوْ قَالَ: فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ - وَعَنِ الْمَيَاثِرِ، وَالْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ. [راجع: ١٢٣٩]

[5635] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع کیا: آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے پیچھے جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے، سلام پھیلانے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم دینے والے کی قسم پوری کرنے کا حکم دیا۔ اور آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی (پہننے)، چاندی کے برتن میں پینے، ریشمی گدے استعمال کرنے، قسی، دیباج اور استبرق پہننے سے منع فرمایا۔

(٢٩) بَابُ الشُّرْبِ فِي الْأَقْدَاحِ

باب: 29- پیالوں اور کٹوروں میں پینا

٥٦٣٦ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ: أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَبُعِثَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ. [راجع: ١٦٥٨]

[5635] حضرت ام فضل ؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی ﷺ کے روزے کے متعلق شک کیا تو آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا جسے آپ نے نوش جاں فرمایا۔

(٣٠) بَابُ الشُّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ ﷺ وَآنِيَتِهِ

باب: 30- نبی ﷺ کے پیالے اور آپ کے برتنوں میں کھانا پینا

وَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَا أَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ؟.

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمھیں اس پیالے میں نہ پلاؤں جس میں نبی ﷺ نے پیا تھا؟

٥٦٣٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ، فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى جَاءَهَا، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا، فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، فَقَالَ: «قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي». فَقَالُوا لَهَا: أَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا، قَالُوا: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اسْقِنَا يَا سَهْلُ». فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ. فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ، قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ. [راجع: ٥٢٥٦]

[5637] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے ایک عرب خاتون کا ذکر کیا گیا تو آپ نے حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کی طرف یہاں آنے کا پیغام بھیجیں۔ انھوں نے اس کی طرف پیغام بھیجا تو وہ حاضر ہوئی اور بنو ساعدہ کے مکانات میں ٹھہری۔ نبی ﷺ بھی تشریف لائے اور اس کے پاس گئے۔ آپ نے دیکھا کہ وہ عورت سر جھکائے بیٹھی تھی۔ جب نبی ﷺ نے اس سے گفتگو کی تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے پناہ دی۔'' لوگوں نے اس سے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ یہ کون تھے؟ اس نے کہا: نہیں۔ انھوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ تھے اور تم سے نکاح کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔ اس نے کہا: پھر میں تو انتہائی بدنصیب رہی۔ اس روز نبی ﷺ تشریف لائے اور سقیفہ بنو ساعدہ میں اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے، پھر فرمایا: ''اے سہل! پانی پلاؤ۔'' سہل کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے لیے یہ پیالہ نکالا اور اس میں آپ کو پانی پلایا۔ پھر حضرت سہل رضی اللہ عنہ ہمارے لیے بھی وہ پیالہ نکال کر لائے اور ہم نے بھی اس میں پانی پیا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ان سے یہ پیالہ مانگ لیا تھا تو انھوں نے یہ ان کو ہبہ کر دیا تھا۔

٥٦٣٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ،

[5638] حضرت عاصم احول سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس نبی ﷺ کا پیالہ دیکھا جو ٹوٹ گیا تھا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے چاندی کے تار سے جوڑ دیا۔ حضرت عاصم نے کہا کہ

قَالَ: وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُضَارٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي هٰذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا. [راجع: ٣١٠٩]

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ: لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَتَرَكَهُ.

وہ پیالہ عمدہ، فراخ اور نضار کے درخت سے بنا ہوا تھا۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے متعدد دفعہ اس سے رسول اللہ ﷺ کو پانی پلایا تھا۔

ابن سیرین کہتے ہیں کہ اس پیالے میں لوہے کا ایک حلقہ تھا، حضرت انس ؓ نے چاہا کہ اس کی جگہ سونے یا چاندی کا حلقہ لگا دیں تو ابوطلحہ ؓ نے ان سے فرمایا: جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے برقرار رکھا ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کریں، پھر انھوں نے اپنا یہ ارادہ ترک کر دیا۔

(٣١) بَابُ شُرْبِ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ

باب: 31- برکت والا اور متبرک پانی اور اس کا پینا

٥٦٣٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا هٰذَا الْحَدِيثَ، قَالَ: قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ، وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فَضْلَةٍ، فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ، ثُمَّ قَالَ: «حَيَّ عَلَى أَهْلِ الْوُضُوءِ، الْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ»، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوا، فَجَعَلْتُ لَا آلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ، قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَلْفٌ وَأَرْبَعُمِائَةٍ.

[5639] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے ہمراہ تھا جبکہ عصر کا وقت ہو گیا اور ہمارے پاس تھوڑے سے بچے ہوئے پانی کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ اسے ایک برتن میں ڈال کر نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اس میں اپنا دست مبارک رکھا اور انگلیاں پھیلا دیں، پھر فرمایا: ''اے وضو کرنے والو! وضو کر لو۔ یہ اللہ کی طرف سے برکت ہے۔'' میں نے دیکھا کہ پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا تھا، چنانچہ سب لوگوں نے اس سے وضو کیا اور اسے نوش کیا۔ میں نے اس امر کی پروا کیے بغیر کہ پیٹ میں کتنا پانی جا رہا ہے خوب پانی پیا کیونکہ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ بابرکت پانی ہے۔ (راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت جابر ؓ سے دریافت کیا: اس دن آپ کتنے لوگ تھے؟ انھوں نے کہا: ایک ہزار چار سو۔

تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ. وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ:

حضرت جابر ؓ سے روایت کرنے میں عمرو بن دینار نے سالم کی متابعت کی ہے۔ حصین اور عمرو بن مرہ نے سالم

خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ [راجع: ٣٥٧٦].

کے ذریعے سے حضرت جابر ؓ سے پندرہ سو کی تعداد بیان کی ہے۔ سعید بن مسیّب نے حضرت جابر ؓ سے روایت کرنے میں حضرت سالم کی متابعت کی ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

75 - كِتَابُ الْمَرْضٰى

مریضوں کا بیان

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ

باب:1- بیماری گناہوں کا کفارہ ہے

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿مَن يَعْمَلْ سُوٓءًا يُجْزَ بِهِۦ﴾ [النساء: ١٢٣].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص برا عمل کرے گا، اسے اس (عمل) کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔''

٥٦٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ [الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ]: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: [أَنَّ] عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا».

[5640] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کانٹا بھی چبھ جائے تو وہ بھی گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔''

٥٦٤١، ٥٦٤٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ، وَلَا أَذًى، وَلَا غَمٍّ - حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا - إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ».

[5642,5641] حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسلمان کو جو بھی پریشانی، بیماری، رنج و ملال، تکلیف اور غم پہنچتا ہے یہاں تک کہ اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔''

فائدہ: ان احادیث کا سبب ورود یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو رات کے وقت اچانک تکلیف ہوتی تو آپ شدت الم کی وجہ سے بستر پر کروٹیں لینے لگے، حضرت عائشہ ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر ہم میں سے کوئی اس طرح کرتا تو آپ ناراض ہو جاتے، اس وقت آپ نے فرمایا: ''صالحین کو مصائب و آلام سے دو چار کیا جاتا ہے۔''[1]

٥٦٤٣ - حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، تُفَيِّئُهَا الرِّيحُ مَرَّةً، وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً».

[5643] حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال پودے کی ہری شاخ جیسی ہے جسے ہوا ادھر ادھر جھکا دیتی ہے اور کبھی اسے سیدھا کر دیتی ہے۔ اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے کہ وہ ہمیشہ سیدھا کھڑا رہتا ہے آخر ایک ہی جھونکے سے وہ اکھڑ جاتا ہے۔''

وَقَالَ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنِي سَعْدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

زکریا نے کہا: سعد بن کعب نے حضرت کعب سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

٥٦٤٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَأَتْهَا، فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ، وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتَّى يَقْصِمَهَا اللهُ إِذَا شَاءَ». [انظر: ٧٤٦٦]

[5644] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال درخت کی ہری شاخ جیسی ہے کہ جب بھی ہوا چلتی ہے تو اسے جھکا دیتی ہے اور کبھی اسے سیدھا کر دیتی ہے، پھر مصیبت برداشت کرنے کے قابل بنا دیتی ہے۔ اور فاجر انسان صنوبر کی طرح ہے جو سخت اور سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اسے اکھاڑ پھینکتا ہے۔''

٥٦٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحُبَابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا

[5645] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و برکت کا ارادہ کرتا ہے اسے مصائب و آلام میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

[1] مسند أحمد: 160/6.

يُصِبْ مِنْهُ» .

(٢) بَابُ شِدَّةِ الْمَرَضِ

باب:2- بیماری کی شدت

٥٦٤٦ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[5646] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو سخت بیماری میں مبتلا نہیں دیکھا۔

فائدہ: حضرت عائشہ ؓ مرض وفات کی حالت بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوتی، پھر ہوش میں آتے، پانی سے کپڑا اتر کر کے ہونٹوں پر لگاتے اور کہتے کہ موت کی بہت سختیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو سخت تکلیفوں میں مبتلا کرتا ہے جن میں قوتِ یقین، شدتِ صبر اور ایمان کی بہت مضبوطی ہوتی ہے، وہ بیماری کو حصول ثواب اور رفع درجات کا ذریعہ خیال کرتے ہیں، اس لیے جس قدر بیماری سخت ہوگی اسی قدر ثواب زیادہ ہوگا۔ واللّٰہ المستعان.

٥٦٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ: «أَجَلْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّ اللهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ». [انظر: ٥٦٤٨، ٥٦٦٠، ٥٦٦١، ٥٦٦٧]

[5647] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی بیماری میں حاضر خدمت ہوا جبکہ آپ کو سخت تیز بخار تھا۔ میں نے آپ سے عرض کی: بلاشبہ آپ کو بہت سخت بخار ہے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ آپ کو سخت تیز بخار اس لیے ہے کہ آپ کو دوگنا ثواب ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ”درست ہے، جب کوئی مسلمان کسی بھی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے گناہ جھاڑ دیتا ہے، جیسے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔“

(٣) بَابٌ: أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ

باب:3- لوگوں میں سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے، پھر ان سے کم فضیلت والوں کی، پھر ان سے کم فضیلت والوں کی

٥٦٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قَالَ: «أَجَلْ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ»، قُلْتُ: ذٰلِكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ: «أَجَلْ، ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا». [راجع: ٥٦٤٧]

[5648] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کو سخت بخار تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو بہت تیز بخار ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، مجھے تنہا اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔'' میں نے کہا: یہ اس لیے کہ آپ کو ثواب بھی دوہرا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں یہی بات ہے۔ مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ کانٹا ہو یا اس سے کم، اس کے باعث اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔''

فائدہ: ان احادیث میں اہل ایمان کے لیے بڑی بشارت ہے، اس لیے تکالیف و مصائب اور امراض دنیا میں اہل ایمان کو پہنچتے رہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں انھیں اجر و ثواب اور درجات عالیہ عطا کرتا ہے۔

(٤) بَابُ وُجُوبِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

باب: 4- بیمار کی مزاج پرسی واجب ہے

٥٦٤٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ». [راجع: ٣٠٤٦]

[5649] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔''

فائدہ: مریض کی تیمارداری صرف یہ نہیں کہ اس کی مزاج پرسی کر لی جائے بلکہ اسے تسلی دینا اور اس کے لیے دوا و علاج کا بندوبست کرنا بھی تیمارداری میں شامل ہے۔ بہر حال بیمار کی عیادت کرنا بہت بڑا کار ثواب ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی تیمارداری کرتا ہے تو گویا وہ جنت کے باغات میں سیر کر رہا ہوتا ہے اور وہاں کے میوے اور پھل کھا رہا ہے۔''[1]

٥٦٥٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[5650] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے،

1 صحيح مسلم، البر والصلة والأدب، حديث: 2568.

قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَلُبْسِ الْحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَعَنِ الْقَسِّيِّ، وَالْمِيثَرَةِ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَائِزَ، وَنَعُودَ الْمَرِيضَ، وَنُفْشِيَ السَّلَامَ. [راجع: ١٢٣٩]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا تھا: ہمیں آپ نے سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیبا، استبرق پہننے سے اور قسی و میثرہ ریشمی کپڑوں کی دیگر جملہ اقسام سے بھی منع فرمایا تھا، نیز آپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم جنازے کے پیچھے چلیں، مریض کی عیادت کریں اور سلام کو عام کریں۔

(٥) بَابُ عِيَادَةِ الْمُغْمَى عَلَيْهِ

باب:5- بے ہوش شخص کی عیادت کرنا

٥٦٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. [راجع: ١٩٤]

[5651] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ سخت بیمار ہوا تو نبی ﷺ اور سیدنا ابوبکر ؓ پیدل چلتے ہوئے میری مزاج پرسی کرنے تشریف لائے۔ اس وقت انھوں نے مجھے بے ہوش پایا۔ نبی ﷺ نے وضو کیا، پھر اس وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو میں ہوش میں آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اپنا مال کیسے تقسیم کروں؟ کس طرح اس کے متعلق فیصلہ کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

فائدہ: آیت میراث سے مراد یہ آیت ہے: ﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ﴾ اس آیت کریمہ میں تقسیم ترکہ کے متعلق ہدایات ہیں، اب ترکہ کے متعلق کسی سے پوچھنے کی چنداں ضروری نہیں ہے۔

(٦) بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الرِّيحِ

باب:6- گردش خون کے رکنے سے بے ہوش ہونے والے کی فضیلت

٥٦٥٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي

[5652] حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: کیا

رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ، أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ لِي. قَالَ: «إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ»، فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا.

میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: ضرور دکھائیں۔ انھوں نے کہا: اس سیاہ فام عورت نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے، اس وجہ سے میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو صبر کر، اس کے عوض تجھے جنت ملے گی اور اگر تو چاہتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں کہ تجھے تندرستی دے۔'' اس نے کہا: میں صبر کروں گی۔ پھر اس نے عرض کی کہ مرگی کے دورے کے دوران میں میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ میرے لیے اللہ سے دعا کریں کہ میرا ستر نہ کھلا کرے تو آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ، تِلْكَ الْمَرْأَةَ الطَّوِيلَةَ السَّوْدَاءَ، عَلَى سِتْرِ الْكَعْبَةِ.

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عطاء نے ام زفر کو دیکھا وہ سیاہ فام اور دراز قد خاتون تھیں جو غلاف کعبہ تھامے ہوئے تھیں۔

(٧) بَابُ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ

باب: 7- اس شخص کی فضیلت جس کی بینائی جاتی رہے

٥٦٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ»، يُرِيدُ عَيْنَيْهِ.

[5653] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جب میں اپنے بندے کی دو محبوب چیزوں سے آزمائش کرتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو اس کے عوض میں اسے جنت عطا کرتا ہوں۔'' دو محبوب چیزوں سے مراد اس کی دو آنکھیں ہیں۔

تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ، وَأَبُو ظِلَالِ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اشعث بن جابر اور ابوظلال بن ہلال نے حضرت انس ؓ سے روایت کرنے میں عمرو کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے کا امتحان لیتا ہے تو اس کی وجہ ناراضی نہیں بلکہ اس کے ذریعے سے کسی دوسری مصیبت کو ٹالتا ہے یا اس کے گناہوں کا کفارہ اور رفع درجات کا ذریعہ قرار دیتا ہے، اگر اس قسم کی مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت

کرے تو اس کی مراد پوری ہو سکتی ہے۔

(٨) بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ

باب:8- عورتوں کا مردوں کی عیادت کرنا

وَعَادَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ.

حضرت ام درداء ؓ نے ایک دفعہ اہل مسجد میں سے ایک انصاری مرد کی عیادت کی تھی۔

٥٦٥٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ، كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ؟
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ؟

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ». [راجع: ١٨٨٩]

[5654] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو سیدنا ابوبکر اور حضرت بلال ؓ کو بخار ہو گیا۔ میں ان دونوں کے پاس (مزاج پرسی کے لیے) گئی تو میں نے کہا: ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ بلال! آپ کی صحت کیسی ہے؟ جب حضرت ابوبکر ؓ کو بخار ہوا تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

ہر آدمی اپنے اہل خانہ میں صبح کرتا ہے، حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے۔

حضرت بلال ؓ کو جب افاقہ ہوتا تو یہ شعر پڑھتے:

کاش! میں ایسی وادی میں رات بسر کرتا کہ میرے ارد گرد اذخر اور جلیل نامی گھاس ہوتی۔ کیا میں کبھی مجنہ کے چشموں پر پہنچوں گا؟ کیا میرے سامنے شامہ اور طفیل پہاڑ آئیں گے؟

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اس کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس امر کی اطلاع دی تو آپ نے بایں الفاظ دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے دل میں مدینہ طیبہ کی محبت بھی اتنی ہی کر دے جس قدر مکہ مکرمہ کی محبت ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور ہمارے لیے اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔ اس کی وباؤں کو کسی اور جگہ منتقل

کردے، انھیں مقام جحفہ میں بھیج دے۔"

فائدہ: ان دنوں مقام جحفہ میں یہودی آباد تھے جو مسلمانوں کے خلاف آئے دن منصوبے بناتے رہتے تھے، اس لیے آپ نے دعا فرمائی: "اے اللہ! مدینہ طیبہ کے بخار کو وہاں بھیج دے" پھر آپ نے خواب دیکھا کہ مدینہ طیبہ سے ایک عورت پراگندہ حالت میں نکل کر کے جحفہ چلی گئی ہے جس کی تعبیر وباؤں اور بخار وغیرہ کا وہاں منتقل ہونا تھا۔[1] عورت، مردوں کی تیمارداری کر سکتی ہے لیکن اس پر اعتراض ہوسکتا ہے کہ یہ واقعہ تو نزول حجاب سے پہلے کا ہے، اس کا جواب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دیا ہے کہ آج بھی ستر وحجاب کی پابندی کے ساتھ عورت کسی بھی اجنبی شخص کی تیمارداری کرسکتی ہے، بشرطیکہ وہاں کسی قسم کا خطرہ نہ ہو۔[2]

(٩) بَابُ عِيَادَةِ الصِّبْيَانِ

باب:9- بچوں کی عیادت کرنا

٥٦٥٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ ابْنَةً لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْسَلَتْ - إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَعْدٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ نَحْسِبُ - أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا السَّلَامَ، وَيَقُولُ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى، فَلْتَحْتَسِبْ وَلْتَصْبِرْ». فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْنَا، فَرُفِعَ الصَّبِيُّ فِي حَجْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «هٰذِهِ الرَّحْمَةُ وَضَعَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ، وَلَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرُّحَمَاءَ». [راجع: ١٢٨٤]

[5655] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا، اس وقت نبی ﷺ کے ہمراہ وہ، حضرت سعد اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم تھے۔ پیغام تھا کہ میری لخت جگر بستر مرگ پر پڑی ہے، اس لیے آپ تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے انھیں سلام بھیجا اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہی کو اختیار ہے جو چاہے دے اور جو چاہے لے لے، اس کے نزدیک ہر چیز ایک مقرر مدت تک کے لیے ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ سے اس مصیبت پر اجر کی امید رکھو اور صبر کرو۔" صاحبزادی نے پھر آپ ﷺ کو قسم دے کر پیغام بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں، چنانچہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھے، پھر بچی کو نبی ﷺ کی گود میں رکھ دیا گیا جبکہ اس کا سانس اکھڑ رہا تھا اور وہ بے قرار تھی، (یہ منظر دیکھ کر) نبی ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے اسے رکھ دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صرف انھی بندوں پر رحم کرتا ہے جو خود بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔"

1 صحيح البخاري، التعبير، حديث: 7038. 2 فتح الباري: 146/10.

(١٠) بَابُ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ

باب: 10- دیہاتیوں کی عیادت کرنا

٥٦٥٦ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ لَهُ: «لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى»، قَالَ: قُلْتَ: طَهُورٌ؟ كَلَّا، بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ - أَوْ تَثُورُ - عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَنَعَمْ إِذًا». [راجع: ٣٦١٦]

[5656] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک اعرابی کے پاس اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ انھوں نے فرمایا: اور نبی ﷺ جب کسی مریض کے ہاں اس کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو اس سے کہتے: ''فکر کی کوئی بات نہیں، یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے، ان شاء اللہ۔'' اس اعرابی نے کہا: آپ کہتے ہیں: یہ پاک کرنے والی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ تو بخار ہے جو ایک بوڑھے پر غالب آ گیا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کر رہے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پھر ایسا ہی ہو گا۔''

فائدہ: چونکہ وہ دیہاتی معاشرتی آداب سے ناواقف تھا اس لیے اس نے جو جواب دیا اس کے اکھڑ مزاج ہونے کی عکاسی کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تیرا یہی گمان ہے تو عنقریب پورا ہو جائے گا۔'' چنانچہ بعض احادیث میں صراحت ہے کہ وہ اگلے دن صبح کو چل بسا۔[1] امام کو چاہیے کہ وہ اپنے ماتحت لوگوں کی خبر گیری کرتا رہے اور بیمار پرسی میں کوتاہی نہ کرے اگرچہ وہ سنگدل ہوں۔ اس میں اہل خانہ کی خاطر داری اور حوصلہ افزائی بھی ہے، اسی طرح عالم کو چاہیے کہ وہ جاہل کی عیادت کرے اور اسے وعظ و نصیحت کرے جس سے اسے نفع حاصل ہو، نیز اسے صبر کی تلقین کرے تاکہ وہ بیماری کو برا خیال نہ کرے، ایسا نہ ہو کہ اس کے نازیبا کلمات کہنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے، نیز بیمار کو بھی چاہیے کہ وہ گھبراہٹ میں ایسے کلمات نہ کہے جس سے اس کی بے صبری ظاہر ہو۔[2]

(١١) بَابُ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ

باب: 11- مشرک کی عیادت کرنا

٥٦٥٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا لِيَهُودَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَالَ: «أَسْلِمْ» فَأَسْلَمَ. [راجع: ١٣٥٦]

[5657] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی کا لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ لڑکا ایک دفعہ بیمار ہو گیا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اسے فرمایا: ''تم اسلام قبول کر لو۔'' چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔

1 فتح الباري: 10/148. 2 عمدة القاري: 14/652.

وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ: لَمَّا حُضِرَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ.

حضرت سعید بن مسیّب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ جب ابو طالب کی موت کا وقت قریب ہوا تو نبی ﷺ اس کے پاس (عیادت کے لیے) تشریف لے گئے۔

فائدہ: اگر مشرک سے امید ہو کہ وہ اسلام قبول کرے گا تو اس کی عیادت کرنے میں کوئی حرج نہیں اگر اس طرح کی توقع نہ ہو تو اس کی مزاج پرسی نہیں کرنی چاہیے۔ لیکن یہ بات مطلق طور پر صحیح نہیں کیونکہ مختلف حالات کے پیش نظر دیگر مقاصد بھی ہو سکتے ہیں، اس کی تیمارداری دوسری مصلحتوں کی وجہ سے بھی کی جا سکتی ہے، مثلاً: اس کا کوئی عزیز مسلمان ہو اس کی حوصلہ افزائی پیش نظر ہو یا اس سے اسلام یا اہل اسلام کو کوئی اندیشہ ہو تو اس کی روک تھام مقصود ہو۔[1]

(١٢) بَابٌ: إِذَا عَادَ مَرِيضًا، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِهِمْ جَمَاعَةً

باب: 12- جب کسی مریض کی عیادت کی، وہیں نماز کا وقت ہو گیا تو وہ لوگوں کو نماز باجماعت پڑھائے

٥٦٥٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ، فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ: اجْلِسُوا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «إِنَّ الْإِمَامَ لَيُؤْتَمُّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا». [راجع: ٦٨٨]

[5658] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بیماری کے دوران میں کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی عیادت کو آئے تو آپ نے وہیں ان کو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''امام کی ہر صورت میں اقتدا کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هٰذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آخِرَ مَا صَلَّى صَلَّى قَاعِدًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ.

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا کہ امام حمیدی کے قول کے مطابق یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ نبی ﷺ نے آخری نماز بیٹھ کر پڑھی جبکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ گھوڑے سے گرے تو پاؤں پر چوٹ آ گئی، جس سے چلنا پھرنا دشوار ہو گیا، آپ نے بالاخانے میں قیام فرمایا۔ اس دوران میں کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مزاج پرسی کے لیے گئے، وہاں نماز کا وقت ہو گیا تو آپ نے بیماری کی حالت میں ان کو نماز پڑھائی، اور امام کی اقتدا کے پیش نظر آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم دیا مگر

1 فتح الباري: 10/148.

بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا جیسا کہ خود امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔

(١٣) بَابُ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ

باب:13- مریض پر ہاتھ رکھنا

٥٦٥٩ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ: أَنَّ أَبَاهَا قَالَ: تَشَكَّيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوَى شَدِيدَةً، فَجَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنِّي أَتْرُكُ مَالًا، وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَأُوصِي بِثُلُثَيْ مَالِي وَأَتْرُكُ الثُّلُثَ؟ فَقَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَأُوصِي بِالنِّصْفِ وَأَتْرُكُ النِّصْفَ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَأُوصِي بِالثُّلُثِ وَأَتْرُكُ لَهَا الثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ»، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَبَطْنِي ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَأَتْمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ». فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَهُ عَلَى كَبِدِي - فِيمَا يُخَالُ إِلَيَّ - حَتَّى السَّاعَةِ. [٥٦]

[5659] حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد گرامی نے کہا: میں مکہ مکرمہ میں سخت بیمار ہوگیا تو نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور میری صرف ایک ہی بیٹی ہے۔ اس کے علاوہ میرا کوئی دوسرا (وارث) نہیں۔ کیا میں دو تہائی مال کی وصیت کر سکتا ہوں اور ایک تہائی اس کے لیے چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو۔'' میں نے عرض کی: پھر نصف ترکہ کی وصیت کر دوں اور نصف رہنے دوں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ بھی نہ کرو۔'' میں نے پھر عرض کی: میں ایک تہائی کی وصیت کردوں اور دو تہائی رہنے دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، ایک تہائی کی وصیت کر سکتے ہو لیکن یہ بھی زیادہ ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر رکھا، پھر میرے چہرے اور پیٹ پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''اے اللہ! سعد کو شفا دے اور اس کی ہجرت مکمل کر دے۔'' (حضرت سعد فرماتے ہیں:) جب مجھے خیال آتا ہے آپ ﷺ کے دست مبارک کی ٹھنڈک میں اپنے جگر میں اب تک محسوس کرتا ہوں۔

٥٦٦٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

[5660] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ سخت بیمار تھے۔ میں نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کو چھوا تو عرض کی: اللہ کے رسول! بلاشبہ آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار آتا ہے۔'' میں نے

ﷺ: «أَجَلْ، إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ»، فَقُلْتُ: ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَجَلْ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللهُ سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا». [راجع: ٥٦٤٧]

عرض کی: یہ اس لیے ہے کہ آپ کو دوگنا اجر ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ایسا ہی ہے۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''کسی بھی مسلمان کو مرض وغیرہ کی اذیت پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس طرح گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔''

(١٤) بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمَرِيضِ وَمَا يُجِيبُ

باب: 14- عیادت کے وقت مریض سے کیا کہا جائے اور وہ کیا جواب دے؟

٥٦٦١ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ، فَمَسِسْتُهُ - وَهُوَ يُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا - فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، وَذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ: «أَجَلْ، وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ». [راجع: ٥٦٤٧]

[5661] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی بیماری کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے جسم کو ہاتھ لگایا تو آپ کو بہت تیز بخار تھا۔ میں نے عرض کی: یقیناً آپ کو تیز بخار اس لیے ہے کہ آپ کے لیے ثواب بھی دوگنا ہو۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب بھی کسی مسلمان کو کوئی اذیت پہنچتی ہے تو اس کے تمام گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔''

٥٦٦٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ ﷺ: «لَا بَأْسَ طَهُورٌ، إِنْ شَاءَ اللهُ»، فَقَالَ: كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى، تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، حَتَّى تُزِيرَهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَنَعَمْ إِذًا». [راجع: ٣٦١٦]

[5662] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے اسے فرمایا: ''فکر کی کوئی بات نہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہوگی۔'' اس نے کہا: ہرگز نہیں، یہ تو ایسا بخار ہے جو بوڑھے پر جوش مار رہا ہے تاکہ اسے قبرستان پہنچائے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''پھر ایسا ہی ہوگا۔''

(١٥) بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا، وَمَاشِيًا، وَرِدْفًا عَلَى الْحِمَارِ

٥٦٦٣ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ، عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ، وَفِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَوَقَفَ، وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ، إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ.

قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا، فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ: «أَيْ

باب: 15- سوار ہوکر یا پیدل یا گدھے پر پیچھے بیٹھ کر عیادت کرنے کے لیے جانا

[5663] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ گدھے کے پالان (جھول یا کاٹھی) پر فدک کی چادر ڈال کر اس پر سوار ہوئے اور اسامہ بن زید ؓ کو اپنے پیچھے سوار کیا۔ آپ غزوۂ بدر سے پہلے حضرت سعد بن عبادہ ؓ کی عیادت کے لیے تشریف لے جارہے تھے۔ آپ چلتے رہے حتی کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا۔ وہ ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اس مجلس میں ملے جلے لوگ مسلمان، مشرک، یعنی بت پرست اور یہودی تھے۔ ان میں عبداللہ بن رواحہ ؓ بھی تھے۔ جب سواری کی گرد و غبار مجلس تک پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا کہ ہم پر غبار نہ اُڑاؤ۔ نبی ﷺ نے انھیں سلام کیا اور سواری روک کر وہاں اتر گئے۔ پھر آپ نے انھیں دعوتِ اسلام دی اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا تو عبداللہ بن ابی نے کہا: تمھاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں، اگر حق بھی ہیں تو ہماری مجلس میں انھیں بیان کر کے ہمیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اپنے گھر جاؤ وہاں ہم میں سے جو تمھارے پاس آئے اسے بیان کرو۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں! آپ ہماری مجلس میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم ان باتوں کو پسند کرتے ہیں۔ اس کے بعد مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں جھگڑا شروع ہوگیا۔ قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ انھیں خاموش کراتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہوگئے۔ پھر نبی

سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟» - يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللهِ، اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ. فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ مَا أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اجْتَمَعَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ. فَلَمَّا رُدَّ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ الَّذِي فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ. [راجع: ٢٩٨٧]

ﷺ سواری پر سوار ہوکر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: ''اے سعد! جو کچھ ابوحباب نے کہا ہے کیا تم نے سنا نہیں؟'' (ابوحباب سے) آپ کی مراد عبداللہ بن ابی تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کے رسول! اسے معاف کر دیں اور اس سے درگزر فرمائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ منصب دیا ہے جو آپ ہی کے لائق تھا۔ دراصل اس بستی کے لوگ اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اس کی تاج پوشی کریں اور اس کے سر پر پگڑی باندھیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کو اس حق کی بدولت خاک میں ملا دیا جو آپ کو ملا ہے تو وہ اس پر بگڑ گیا ہے اور یہ جو کچھ معاملہ اس نے آپ کے ساتھ کیا ہے وہ اسی وجہ سے ہے۔

٥٦٦٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدٍ - هُوَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَنِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ. [راجع: ١٩٤]

[5664] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ گھوڑے ہی پر سوار ہوکر آئے تھے۔

(١٦) بَابُ مَا رُخِّصَ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي وَجِعٌ، أَوْ وَا رَأْسَاهُ، أَوِ اشْتَدَّ بِي الْوَجَعُ

باب: 16- مریض کو اجازت ہے کہ وہ کہے: مجھے تکلیف ہے، یا ہائے میرا سر درد یا میری تکلیف بہت بڑھ گئی ہے

وَقَوْلِ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿أَنِّي مَسَّنِيَ ٱلضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ ٱلرَّٰحِمِينَ﴾ [الأنبياء: ٨٣].

حضرت ایوب علیہ السلام کا یہ کہنا: بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

٥٦٦٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ

[5665] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں ہنڈیا کے نیچے آگ

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ أَمَرَنِي بِالْفِدَاءِ. [راجع: ١٨١٤]

جلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تیرے سر کی جوئیں تجھے اذیت پہنچا رہی ہیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے حجام کو بلایا تو اس نے حضرت کعب کے بال صاف کر دیے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے مجھے فدیہ دینے کا حکم فرمایا۔

٥٦٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكَرِيَّا: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَا رَأْسَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرَ لَكِ وَأَدْعُوَ لَكِ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَا ثُكْلِيَاهْ، وَاللهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ، لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهْ، لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ، أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ». [انظر: ٧٢١٧]

[5666] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ کہا: ہائے میرا سر درد! اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو فوت ہوگئی اور میں زندہ رہا تو میں تمھارے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کروں گا اور دعا مانگوں گا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے افسوس! اللہ کی قسم! میرے گمان کے مطابق آپ میرا مرنا پسند کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو آپ اسی دن رات کسی بیوی کے ہاں بسر کریں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ میں تو خود درد سر میں مبتلا ہوں۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں ابوبکر اور ان کے بیٹے کو پیغام بھیجوں اور وصیت کروں کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے کچھ اور کہیں اور تمنا کرنے والے کسی اور بات کی خواہش کریں، پھر میں نے (اپنے جی میں) کہا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر کے علاوہ کسی اور کو خلیفہ نہ ہونے دے گا اور نہ مسلمان ہی کسی دوسرے کی خلافت کو قبول کریں گے۔''

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنت بقیع میں ایک جنازہ پڑھ کر واپس آئے تو میرے سر میں شدید درد تھا میں مارے درد کے کہہ رہی تھی: ''ہائے میرا سر درد'' ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو فوت ہوگئی اور میں زندہ رہا تو میں تجھے غسل دوں گا، کفن پہناؤں گا، نماز جنازہ پڑھوں گا پھر تجھے دفن کروں گا۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو وہ تکلیف شروع ہوئی جس میں آپ نے وفات پائی۔[1] بہر حال امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ بوقت ضرورت کسی کے سامنے اپنے دکھ یا بیماری کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسا کرنا تسلیم و رضا کے منافی نہیں ہے۔ والله أعلم.

٥٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

[5667] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

1 فتح الباري: 154/10.

مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ، فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا، قَالَ: «أَجَلْ، كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ»، قَالَ: لَكَ أَجْرَانِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا». [راجع: ٥٦٤٧]

انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ کو تیز بخار تھا۔ میں نے آپ کے بدن کو چھوتے ہوئے کہا: آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جیسے تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے کہا: اس سے آپ کو ثواب بھی دوگنا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب بھی کسی مسلمان کو بیماری یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف لاحق ہو تو وہ اس کے تمام گناہ گرا دیتی ہے جس طرح درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔''

٥٦٦٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي زَمَنَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقُلْتُ: بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ كَثِيرٌ، [إِنَّكَ] أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ، إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ». [راجع: ١٢٩٥]

[5668] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ میں حجۃ الوداع کے زمانے میں ایک سخت بیماری میں مبتلا تھا۔ میں نے عرض کی: میری بیماری جس حد کو پہنچ چکی ہے اسے آپ دیکھ رہے ہیں۔ میں مال دار ہوں لیکن میری وارث صرف ایک لڑکی ہے کوئی اور دوسرا نہیں، تو کیا میں دو تہائی مال صدقہ کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: پھر آدھا مال صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: ایک تہائی کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تہائی بہت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑ دو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم اللہ کی خوشنودی کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اس پر تمھیں ثواب ملے گا، یہاں تک کہ تمھیں اس لقمے پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے۔''

(١٧) بَابُ قَوْلِ الْمَرِيضِ: قُومُوا عَنِّي

باب: 17- مریض کا یہ کہنا کہ تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ

٥٦٦٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ». فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ، فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا، مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قُومُوا».

[5669] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں کئی صحابۂ کرام ؓ موجود تھے۔ ان میں سیدنا عمر ؓ بھی تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آؤ، میں تمھارے لیے ایک تحریر لکھ دوں، اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہوگے۔“ حضرت عمر ؓ نے کہا: بلاشبہ نبی ﷺ پر بیماری کا غلبہ ہے اور تمھارے پاس قرآن مجید موجود ہے، ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ اس مسئلے پر گھر میں موجود صحابۂ کرام ؓ کا اختلاف ہوگیا اور وہ بحث و تمحیص کرنے لگے۔ بعض نے کہا کہ نبی ﷺ کے ہاں اسباب کتابت قریب کرو تاکہ رسول اللہ ﷺ ایسی تحریر لکھ دیں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو سکو اور کچھ صحابہ وہ کہتے تھے جو حضرت عمر ؓ نے کہا تھا۔ بہرحال جب لوگوں نے نبی ﷺ کے پاس بے مقصد باتیں زیادہ کیں اور جھگڑا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(یہاں سے) چلے جاؤ۔“

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ، مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ. [راجع: ١١٤]

حضرت عبیداللہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس ؓ کہا کرتے تھے: سب سے زیادہ افسوسناک بات یہی ہے کہ لوگوں کے اختلاف اور بحث و تمحیص کے باعث رسول اللہ ﷺ وہ تحریر نہ لکھ سکے جو آپ مسلمانوں کے لیے لکھنا چاہتے تھے۔

فائدہ: حافظ ابن حجر ؒ نے اس موقع پر کچھ آداب عیادت تحریر کیے ہیں کہ پہلے تو تیمار داری کرنے والے کو اجازت لینی چاہیے اور اجازت لیتے وقت بالکل دروازے کے سامنے نہ کھڑا ہو بلکہ آرام اور سکون سے دروازہ کھٹکھٹائے یا گھنٹی بجائے، پھر صاف الفاظ میں اپنا تعارف کرائے، ایسے وقت میں عیادت نہ کرے جب مریض دوا استعمال کر رہا ہو، عیادت میں کم از کم وقت لگایا جائے، اس دوران میں اپنی نگاہ نیچے رکھے، سوالات کم کرے، مریض سے محبت و ہمدردی سے پیش آئے، اسے صحت کی امید دلائے اور صبر و شکر کے فضائل سے اسے آگاہ کرے، مریض کے لیے صدق دل سے دعا کرے، جزع فزع اور گھبراہٹ سے باز رہنے کی تلقین کرے۔[1]

1 فتح الباري: 157/10.

(١٨) بَابُ مَنْ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الْمَرِيضِ لِيُدْعَى لَهُ

باب: 18- بیمار بچے کو کسی کے پاس لے جانا تاکہ اس کے لیے دعا کی جائے

٥٦٧٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ - هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ - عَنِ الْجُعَيْدِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. [راجع: ١٩٠]

[5670] حضرت سائب ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئی اور کہا: اللہ کے رسول! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا پانی نوش کیا۔ میں نے اس دوران میں آپ کی پشت کے پیچھے کھڑے ہو کر مہر نبوت دیکھی جو آپ کے دو شانوں کے درمیان تھی، وہ مہر مسہری کی گھنڈیوں کی طرح تھی۔

فائدہ: مہر نبوت زر الحجلہ کی طرح تھی۔ زر الحجلہ کی تفسیر دو طرح سے کی گئی ہے: (ا) حجلة ایک پرندہ ہے جو کبوتر کی مانند ہوتا ہے اس کی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں، اس کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے۔ زر، اس کے انڈے کو کہتے ہیں۔ (ب) حجلة دلھن کی ڈولی کو کہتے ہیں جو خوبصورت کپڑوں سے سجائی جاتی ہے۔ اس کے بڑے بڑے بٹن ہوتے ہیں، یعنی مہر نبوت مسہری کی گھنڈیوں جیسی تھی جو کبوتر کے انڈے کے برابر بیضوی شکل میں اس پردہ پر لگائی جاتی ہیں جو مسہری پر لٹکایا جاتا ہے، اکثر علماء نے اس آخری معنی کو راجح قرار دیا ہے۔

(١٩) بَابُ تَمَنِّي الْمَرِيضِ الْمَوْتَ

باب: 19- بیمار آدمی کا موت کی خواہش کرنا

٥٦٧١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي». [انظر: ٦٣٥١، ٧٢٣٣]

[5671] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو اسے موت کی تمنا ہرگز نہیں کرنی چاہیے۔ اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو یوں دعا کرے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میری وفات میرے لیے بہتر ہو تو مجھے فوت کر لے۔''

فائدہ: انسان جب تک دنیا میں رہے اپنی بہتری اور بھلائی کی دعا کرتا رہے، اور اگر اسے اپنی زندگی میں کسی فتنے میں مبتلا

ہونے کا اندیشہ ہو اور اسے اپنی آخرت کے تباہ ہونے کا خطرہ ہو تو حدیث میں مذکورہ الفاظ سے دعا کی جا سکتی ہے، یہ الفاظ موت طلب کرنے کے زمرے میں نہیں آتے، ان الفاظ میں انسان اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہے اور یہ تسلیم و رضا کے منافی بھی نہیں ہیں۔[1]

٥٦٧٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ. [انظر: ٦٣٤٩، ٦٣٥٠، ٦٤٣٠، ٦٤٣١، ٧٢٣٤]

[5672] حضرت قیس بن ابو حازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت خباب ؓ کی عیادت کے لیے گئے۔ انھوں نے اپنے جسم میں سات جگہ داغ لگوائے تھے۔ انھوں نے فرمایا: ہمارے پہلے ساتھی جو گزر چکے ہیں دنیا ان کے اجر و ثواب کو کم نہیں کر سکی لیکن ہم نے اتنا مال و متاع پایا ہے کہ ہم مٹی کے سوا اس کو رکھنے کی جگہ نہیں پاتے۔ اگر نبی ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا ضرور کرتا۔ پھر ہم دوبارہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے، انھوں نے فرمایا: بلاشبہ مسلمان کو ہر چیز پر ثواب ملتا ہے جسے وہ خرچ کرتا ہے مگر اس عمارت میں خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملتا۔

٥٦٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ»، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «[لَا،] وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ، فَسَدِّدُوا، وَقَارِبُوا، وَلَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ». [راجع: ٣٩]

[5673] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "کسی شخص کا عمل اسے جنت میں ہرگز داخل نہیں کر سکے گا۔" صحابۂ کرام ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کا عمل بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، میرا عمل بھی نہیں۔ ہاں، مگر اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و کرم سے نوازے تو الگ بات ہے، اس لیے تم میانہ روی اختیار کرو، قریب قریب چلو اور تم میں کوئی بھی موت کی خواہش نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو امید ہے کہ اس کے اعمال میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور اگر وہ برا ہے تو ممکن ہے کہ وہ توبہ کرے۔"

1 فتح الباري: 159/10.

٥٦٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى». [راجع: ٤٤٤٠]

[5674] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا جبکہ آپ میرا سہارا لیے ہوئے تھے، آپ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔''

(٢٠) بَابُ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

باب:20- عیادت کرنے والا مریض کے لیے شفایابی کی دعا کرے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا».

حضرت عائشہ بنت سعد ؓ اپنے باپ سے بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے (ان کے لیے یوں) دعا کی تھی: ''اے اللہ! سعد کو شفایاب کر دے۔''

٥٦٧٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا، أَوْ أُتِيَ بِهِ إِلَيْهِ، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا».

[5675] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ ؑ اس کے لیے یوں دعا کرتے: ''اے لوگوں کے رب! بیماری دور کر دے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے جس کے بعد کوئی مرض باقی نہ رہے۔''

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَأَبِي الضُّحَى: إِذَا أُتِيَ بِالْمَرِيضِ.

ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی مریض آپ کی خدمت میں لایا جاتا۔

وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى وَحْدَهُ، وَقَالَ: إِذَا أَتَى مَرِيضًا. [انظر: ٥٧٤٣، ٥٧٤٤، ٥٧٥٠]

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے۔

(۲۱) بَابُ وُضُوءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

باب: 21- عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے وضو کرنا

٥٦٧٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ، أَوْ قَالَ: «صُبُّوا عَلَيْهِ»، فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ، فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ؟ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

[راجع: ١٩٤]

[5676] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا۔ آپ نے وضو فرمایا اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا، یا آپ نے فرمایا: ''(یہ پانی) اس پر بہا دو۔'' اس سے مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں تو کلالہ ہوں، میرے ترکے کی تقسیم کیسے ہوگی؟ اس پر فرائض کی آیت نازل ہوئی۔

فائدہ: حضرت جابر ؓ سے رسول اللہ ﷺ کو بہت محبت تھی، رسول اللہ ﷺ نے جب انھیں بے ہوشی کی حالت میں دیکھا تو بے قرار ہو گئے، آپ نے فوراً وضو کیا اور علاج کے طور پر وضو کا بقیہ پانی حضرت جابر ؓ کے اوپر ڈالا تو انھیں فوراً ہوش آ گیا۔ معلوم ہوا کہ مریض کے لیے وضو سے بچا ہوا پانی باعث شفا ہے۔

(۲۲) بَابُ مَنْ دَعَا بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْحُمَّى

باب: 22- جس نے وبا اور بخار دور کرنے کے لیے دعا کی

٥٦٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ، كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ، كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

[5677] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال ؓ کو بخار نے آ لیا۔ میں ان دونوں کے پاس عیادت کے لیے گئی اور پوچھا: والد محترم! آپ کا کیا حال ہے؟ بلال! تم کیسے ہو؟ جب حضرت ابوبکر ؓ کو بخار ہوتا تو یہ شعر پڑھتے:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ

ہر شخص اپنے اہل خانہ میں صبح کرتا ہے لیکن موت اس

وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ:

حضرت بلال ؓ کا جب بخار اترتا تو بآواز بلند یہ اشعار پڑھتے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجِنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

کاش میں ایسی وادی میں رات بسر کرتا کہ میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل نامی گھاس ہو۔ کیا میں کسی روز مجنہ کے چشموں تک پہنچوں گا؟ کیا میرے سامنے شامہ اور طفیل نامی پہاڑ ہوں گے؟

قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ». [راجع: ١٨٨٩]

راوی نے کہا کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ نے ان الفاظ سے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ طیبہ کی محبت پیدا کر دے جیسا کہ ہمیں مکہ مکرمہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ مدینہ طیبہ کی محبت عطا فرما اور اس کی آب و ہوا کو صحت بخش کر دے۔ ہمارے لیے اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو کہیں اور منتقل کر دے، اسے جحفہ نامی گاؤں میں بھیج دے۔''

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

76 - كِتَابُ الطِّبِّ

علاج معالجے کا بیان

(١) بَابٌ: مَا أَنْزَلَ اللهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

باب: 1- اللہ تعالیٰ نے جو بیماری نازل کی اس کے لیے شفا بھی نازل کی

٥٦٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا [عُمَرُ] بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ [قَالَ]: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَه شِفَاءً».

[5678] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو۔''

(٢) بَابٌ: هَلْ يُدَاوِي الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَالْمَرْأَةُ الرَّجُلَ؟

باب: 2- کیا مرد، عورت ایک دوسرے کا علاج کر سکتے ہیں؟

٥٦٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذٍ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ، وَنَرُدُّ الْقَتْلَى وَالْجَرْحَى إِلَى الْمَدِينَةِ. [راجع: ٢٨٨٢]

[5679] حضرت رُبیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ ہم مجاہدین کو پانی پلاتیں، ان کی خدمت بجا لاتیں، نیز مقتولین اور زخمیوں کو مدینہ طیبہ لایا کرتی تھیں۔

فائدہ: اس روایت میں علاج کرنے کا کوئی ذکر نہیں، تاہم ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی بھی کرتی

تھیں۔[1]

(٣) بَابٌ: الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ

باب:3- شفا تین چیزوں میں ہے

٥٦٨٠ - حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ، وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ، وَكَيَّةِ نَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ». رَفَعَ الْحَدِيثَ.

[5680] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے مرفوعاً بیان کیا ہے: ''شفا تین چیزوں میں ہے: شہد پینے، سینگی لگوانے اور آگ سے داغنے میں۔ لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔''

وَرَوَاهُ الْقُمِّيُّ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ. [انظر: ٥٦٨١]

اس حدیث کو قمی نے لیث سے روایت کیا، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے صرف شہد پینے اور سینگی لگوانے کے بارے میں بیان کیا ہے۔

٥٦٨١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ». [راجع: ٥٦٨٠]

[5681] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''شفا تین چیزوں میں ہے: پچھنے لگوانے، شہد پینے اور آگ سے داغنے میں، لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔''

فائدہ: شفا کا حصول دوسری چیزوں سے بھی ممکن ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے بطور خاص تین چیزوں کا ذکر کر کے اصول علاج کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

(٤) بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَسَلِ

باب:4- شہد سے علاج کرنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اس (شہد) میں لوگوں کے لیے

1 صحيح البخاري، الجهاد، حديث :2882.

[النحل: ٦٩]

شفا ہے۔"

٥٦٨٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ. [راجع: ٤٩١٢]

[5682] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔

٥٦٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ - أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ - خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ». [انظر: ٥٦٩٧، ٥٧٠٢، ٥٧٠٤]

[5683] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اگر تمھاری دواؤں میں سے کسی چیز میں شفا ہے تو وہ پچھنے لگوانے، شہد پینے اور داغ دینے میں ہے جبکہ بیماری کے موافق ہو، لیکن میں آگ سے داغ دینے کو پسند نہیں کرتا۔"

٥٦٨٤ - حَدَّثَنَا [عَيَّاشُ] بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا»، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا»، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا»، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ، فَقَالَ: «صَدَقَ اللهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اسْقِهِ عَسَلًا»، فَسَقَاهُ فَبَرَأَ. [انظر: ٥٧١٦]

[5684] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے۔ آپ نے فرمایا: "اسے شہد پلاؤ۔" پھر وہ دوبارہ آیا، آپ نے فرمایا: "اسے شہد پلاؤ۔" پھر وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ نے پھر اسے شہد پلانے کا حکم دیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میں نے تو اسے شہد پلایا ہے۔ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے، البتہ تیرے بھائی کا پیٹ خطا کار ہے، اسے پھر شہد پلاؤ۔" چنانچہ اس نے شہد پلایا تو وہ تندرست ہوگیا۔

(٥) بَابُ الدَّوَاءِ بِأَلْبَانِ الْإِبِلِ

باب: 5- اونٹنی کے دودھ سے علاج کرنا

٥٦٨٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ

[5685] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ بیمار تھے انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمیں قیام کے

نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، آوِنَا وَأَطْعِمْنَا، فَلَمَّا صَحُّوا قَالُوا: إِنَّ الْمَدِينَةَ وَخِمَةٌ، فَأَنْزَلَهُمُ الْحَرَّةَ فِي ذَوْدٍ لَهُ، فَقَالَ: «اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا»، فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَهُ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِلِسَانِهِ حَتَّى يَمُوتَ. [راجع: ٢٣٣]

لیے جگہ دے دیں اور ہمارے کھانے کا بندوبست فرما دیں۔ پھر جب وہ تندرست ہو گئے تو انھوں نے کہا کہ مدینہ طیبہ کی آب و ہوا خراب ہے جو ہمارے موافق نہیں تو آپ نے مقام حرہ میں اونٹوں کے ساتھ ان کے قیام کا بندوبست کر دیا اور فرمایا: ''اونٹنیوں کا دودھ پیو۔'' جب وہ تندرست ہو گئے تو انھوں نے نبی ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور آپ کے اونٹ ہانک کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے تو وہ انھیں پکڑ لائے۔ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیریں۔ میں نے ان میں سے ایک آدمی کو دیکھا وہ اپنی زبان سے زمین چاٹتا تھا اور وہ اسی حالت میں مر گیا۔

قَالَ سَلَّامٌ: فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ: حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ عُقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَدَّثَهُ بِهَذَا، فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ: وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ.

(راویٔ حدیث) سلام نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حجاج نے حضرت انس ؓ سے کہا: تم مجھ سے سخت ترین سزا بیان کرو جو نبی ﷺ نے کسی کو دی ہو تو انھوں نے یہی واقعہ بیان کیا۔ یہ بات حسن بصری تک پہنچی تو انھوں نے کہا: کاش! وہ یہ حدیث اس (حجاج) سے بیان نہ کرتے۔

(٦) بَابُ الدَّوَاءِ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ

باب:6- اونٹوں کے پیشاب سے علاج کرنا

٥٦٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا اجْتَوَوْا فِي الْمَدِينَةِ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِيهِ، يَعْنِي الْإِبِلَ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَلَحِقُوا بِرَاعِيهِ، فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الْإِبِلَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ.

[5686] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں چند لوگوں نے (مدینہ طیبہ کی) آب و ہوا کو ناموافق پایا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''وہ آپ کے چرواہے کے پاس چلے جائیں'' یعنی اونٹنیوں کے باڑے میں قیام رکھیں، وہاں ان کا دودھ نوش کریں اور ان کا پیشاب بھی پئیں، چنانچہ وہ لوگ آپ کے چرواہے کے پاس چلے گئے اور انھوں نے وہاں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا۔ جب ان کے جسم صحت مند ہو گئے تو انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ

قَالَ قَتَادَةُ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ. [راجع: ٢٣٣]

نے ان کے تعاقب میں آدمی بھیجے، جب انھیں پکڑ کر لایا گیا تو آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں۔

قتادہ نے کہا: مجھ سے محمد بن سیرین نے بیان کیا: یہ حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(٧) بَابُ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

باب:7- کلونجی کا بیان

٥٦٨٧ - **حَدَّثَنِي** عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحُبَيْبَةِ السُّوَيْدَاءِ، فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا، ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هٰذَا الْجَانِبِ وَفِي هٰذَا الْجَانِبِ، فَإِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هٰذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا مِنَ السَّامِ»، قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: الْمَوْتُ.

[5687] حضرت خالد بن سعد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں نکلے۔ ہمارے ساتھ حضرت غالب بن ابجر ؓ بھی تھے، وہ راستے میں بیمار ہو گئے۔ ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو اس وقت بھی وہ بیمار ہی تھے۔ حضرت ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انھوں نے کہا: انھیں کلونجی استعمال کراؤ۔ اس کے پانچ یا سات دانے پیس لو، پھر زیتون کے تیل میں ملا کر چند قطرے ناک کی اس جانب اور چند قطرے ناک کی دوسری جانب ٹپکاؤ۔ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتی تھیں کہ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ کلونجی میں سام کے علاوہ ہر مرض کی شفا ہے۔'' میں نے پوچھا: سام کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: موت۔

٥٦٨٨ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ».

[5688] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کلونجی میں ہر بیماری سے شفا ہے سوائے سام کے۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالسَّامُ: الْمَوْتُ.

ابن شہاب نے کہا: سام، موت کو کہتے ہیں اور حبہ سوداء

وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: الشُّونِيزُ.

کلونجی کا نام ہے۔

(٨) بَابُ التَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ

باب:8- مریض کے لیے حریرہ بنانا

وضاحت: تلبینہ لبن سے ہے۔ یہ ایک پتلا سا حلوا ہوتا ہے جو آٹے یا چھان سے بنایا جاتا ہے۔ بعض اوقات اس میں شہد بھی ڈالتے ہیں۔ سفید اور پتلا ہونے کی وجہ سے اسے دودھ کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے۔

٥٦٨٩ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَلِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ، وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ». [راجع: ٥٤١٧]

[5689] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ مریض اور میت کے سوگواروں کے لیے تلبینہ بنانے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''تلبینہ مریض کے دل کو سکون پہنچاتا اور کچھ غم کو دور کر دیتا ہے۔''

٥٦٩٠ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ: هُوَ الْبَغِيضُ النَّافِعُ. [راجع: ٥٤١٧]

[5690] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگرچہ یہ کھانے میں پسندیدہ نہیں ہوتا لیکن وہ فائدہ مند ضرور ہے۔

(٩) بَابُ السَّعُوطِ

باب:9- ناک میں دوا ڈالنا

٥٦٩١ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: احْتَجَمَ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَاسْتَعَطَ. [راجع: ١٨٣٥]

[5691] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سینگی لگوائے اور لگانے والے حجام کو اس کی اجرت دی اور اپنے دست مبارک سے ناک میں دوائی ڈالی۔

(١٠) بَابُ السَّعُوطِ بِالْقُسْطِ الْهِنْدِيِّ وَالْبَحْرِيِّ

باب: 10- قسط ہندی یا قسط بحری سے سعوط کرنا

وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ، وَالْقَافُورِ، وَمِثْلُ ﴿كُشِطَتْ﴾ [التكوير: ١١] وَقُشِطَتْ: [نُزِعَتْ]، وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ: (قُشِطَتْ).

قسط کو کست بھی پڑھا جاتا ہے، جیسے کافور کو قافور کہا جاتا ہے۔ اسی طرح کُشِطَتْ کو قُشِطَتْ پڑھتے ہیں جس کے معنی نُزِعَتْ کے ہیں، یعنی اتار دی جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے قُشِطَتْ پڑھا ہے۔

٥٦٩٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ». [انظر: ٥٧١٣، ٥٧١٥، ٥٧١٨]

[5692] حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''عود ہندی استعمال کیا کرو، بلاشبہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، حلق کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے اور سینہ کے درد کے لیے اسے چبایا جاتا ہے۔''

٥٦٩٣ - وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ. [راجع: ٢٢٣]

[5693] (وہ کہتی ہیں کہ) میں اپنے شیر خوار بچے کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئی تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوایا اور اس (پیشاب کی جگہ) پر چھینٹے مار دیے۔

(١١) بَابٌ: أَيَّةَ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ

باب: 11- سینگی کس وقت لگوائی جائے؟

وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت پچھنے لگوائے تھے۔

فائدہ: جسم کے کسی حصے میں خون کا دباؤ بڑھ جانے یا اس میں جوش آ جانے سے وہاں ورم اور درد محسوس ہوتا ہے، وہاں پر جلد کو نشتر کے ساتھ گود کر ایک خاص انداز سے خون کھینچنے کو عربی زبان میں ''حجامت'' کہتے ہیں۔ عربوں کے ہاں یہ ایک معروف طریق علاج تھا۔ اس سے خون کی گردش کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

٥٦٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ. [راجع: ١٨٣٥]

[5694] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی تھی۔

(١٢) بَابُ الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِحْرَامِ

قَالَهُ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٥٦٩٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [راجع: ١٨٣٥]

باب:12- دوران سفر اور حالت احرام میں سینگی لگوانا

اس امر کو حضرت عبداللہ ابن بحینہ ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

[5695] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی تھی۔

(١٣) بَابُ الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

٥٦٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ، فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ، وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ، وَقَالَ: «إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ»، وَقَالَ: «لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ». [راجع: ٢١٠٢]

باب:13- بیماری کی وجہ سے سینگی لگوانا

[5696] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، ان سے سینگی لگوانے والے کی مزدوری کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی تھی۔ آپ کو ابوطیبہ ؓ نے سینگی لگائی تھی اور آپ نے اسے دو صاع غلہ دیا تھا، نیز آپ نے ابوطیبہ ؓ کے آقاؤں سے اس کے ٹیکس کے متعلق گفتگو کی تو انھوں نے اس میں تخفیف کر دی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنے لگوانا اور عود بحری استعمال کرنا ہے۔'' آپ نے مزید فرمایا: ''تم اپنے بچوں کو حلق کی بیماری کی وجہ سے ان کا تالو دبا کر تکلیف نہ دیا کرو بلکہ (اس کے لیے) تم قسط ہندی استعمال کیا کرو۔''

٥٦٩٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ [قَالَ]: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَغَيْرُهُ: أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ: أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فِيهِ

[5697] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے مقنع بن سنان کی عیادت کی، پھر ان سے فرمایا: جب تک تم سینگی نہیں لگواؤ گے میں یہاں بیٹھا رہوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ''یقیناً اس میں شفا ہے۔''

شِفَاءً» . [راجع: ٥٦٨٣]

(١٤) بَابُ الْحِجَامَةِ عَلَى الرَّأْسِ

باب:14- سر میں سینگی لگوانا

٥٦٩٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ بِلَحْيَيْ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فِي وَسَطِ رَأْسِهِ.

[5698] حضرت عبداللہ ابن بُحَینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے مقام لَحْیَیْ جَمَل میں اپنے سر مبارک کے وسط میں سینگی لگوائی جبکہ آپ بحالت احرام تھے۔

٥٦٩٩ - وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ. [راجع: ١٨٣٥]

[5699] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر میں سینگی لگوائی۔

(١٥) بَابُ الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ

باب:15- آدھے یا پورے سر درد کے لیے سینگی لگوانا

٥٧٠٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ، بِمَاءٍ يُقَالُ لَهُ: لَحْيُ جَمَلٍ. [راجع: ١٨٣٥]

[5700] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حالت احرام میں اپنے سر میں سینگی لگوائی۔ یہ سر درد کی وجہ سے ایسا کیا جو لَحْیَیْ جَمَل نامی چشمے پر آپ کو ہو گیا تھا۔

٥٧٠١ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ، مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ. [راجع: ١٨٣٥]

[5701] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں سینگی لگوائی آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ کو ہو گیا تھا۔

٥٧٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

[5702] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اگر تمھاری دوائیوں میں کوئی خیر و برکت ہے تو وہ شہد

«إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ». [راجع: ٥٦٨٣]

پینے، سینگی لگوانے اور آگ سے داغ دینے میں ہے لیکن میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔''

(١٦) بَابُ الْحَلْقِ مِنَ الْأَذَى

باب: 16- تکلیف کی وجہ سے سر منڈوانا

٥٧٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ بُرْمَةٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَنْ رَأْسِي، فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةً، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً».

[5703] حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میں ایک ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے سر سے گر رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تیرے سر کی جوئیں تجھے تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''اپنا سر منڈوا دو، پھر بطور کفارہ تین دن روزے رکھو یا چھ مساکین کو کھانا کھلاؤ یا بکری ذبح کرو۔''

قَالَ أَيُّوبُ: لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ. [راجع: ١٨١٤]

راوئ حدیث ایوب کہتے ہیں: ''مجھے یاد نہیں کہ کس چیز کا ذکر پہلے کیا تھا۔

(١٧) بَابُ مَنِ اكْتَوَى أَوْ كَوَى غَيْرَهُ، وَفَضْلِ مَنْ لَمْ يَكْتَوِ

باب: 17- جس نے خود کو داغ دیا یا دوسرے کو داغا اور اس کی فضیلت جو خود کو نہ داغے

٥٧٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ». [راجع: ٥٦٨٣]

[5704] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر تمھاری دواؤں میں شفا ہے تو سینگی لگوانے اور آگ سے داغ دینے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کرنے کو میں پسند نہیں کرتا۔''

٥٧٠٥ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

[5705] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے،

فُضَيْلٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ، مَعَهُمُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتَّى وَقَعَ فِي سَوَادٍ عَظِيمٍ، قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ أُمَّتِي هٰذِهِ؟ قِيلَ: بَلْ هٰذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، قِيلَ: انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا - فِي آفَاقِ السَّمَاءِ - فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ، قِيلَ: هٰذِهِ أُمَّتُكَ، وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ»، ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوا: نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ، فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ فَقَالَ: «هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ»، فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ». [راجع: ٣٤١٠]

انھوں نے کہا کہ نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹ کھانے کے علاوہ کسی دوسری بیماری کے لیے جھاڑ پھونک جائز نہیں۔ (راوی کہتا ہے کہ) میں نے یہ بات حضرت سعید بن جبیر سے بیان کی تو انھوں نے کہا: ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی اور دو نبی گزرنے لگے، ان کے ساتھ لوگوں کے گروہ گزرتے تھے۔ اور کچھ نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔ آخر میرے سامنے ایک بھاری جماعت آئی تو میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کیا یہ میری امت ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے، پھر مجھ سے کہا گیا: آپ افق کی طرف نگاہ اٹھائیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت ہی عظیم جماعت ہے جو آسمان کے کناروں تک چھائی ہوئی ہے۔ پھر مجھے کہا گیا کہ ادھر، اُدھر دیکھو، میں کیا دیکھتا ہوں کہ عظیم ترین ہجوم نے آفاق کو بھرا ہوا ہے، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے۔ ان میں ستر ہزار ایسے ہیں جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔“ پھر آپ ﷺ حجرے میں داخل ہوگئے اور یہ وضاحت نہ کی کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ لوگ ان کی متعلق بحث وتمحیص کرنے لگے کہ وہ ہم لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی ہے، اس لیے وہ لوگ ہم ہیں یا ہماری اولاد جو اسلام میں پیدا ہوئی کیونکہ ہم تو دور جاہلیت کی پیداوار ہیں۔ جب یہ باتیں نبی ﷺ کو معلوم ہوئیں تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے، فال نہیں دیکھتے (بدشگونی نہیں لیتے) اور داغ کر علاج نہیں کرتے بلکہ اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔“ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا:

''ہاں، تم ان میں سے ہو۔'' پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عکاشہ تم سے بازی لے گیا ہے۔''

(١٨) بَابُ الْإِثْمِدِ وَالْكُحْلِ مِنَ الرَّمَدِ

باب: 18- آنکھوں میں تکلیف کے باعث اثمد اور سرمہ لگانا

فِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ.

اس کے متعلق حضرت ام عطیہ ؓ سے ایک حدیث بھی مروی ہے۔

٥٧٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا، فَذَكَرُوهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرُوا لَهُ الْكُحْلَ، وَأَنَّهُ يُخَافُ عَلَى عَيْنِهَا، فَقَالَ: «لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا - أَوْ فِي أَحْلَاسِهَا فِي شَرِّ بَيْتِهَا - فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بَعْرَةً، فَلَا، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا». [راجع: ٥٣٣٦]

[5706] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہوگیا اور اس کی آنکھوں میں درد ہوگیا تو لوگوں نے اس عورت کا ذکر نبی ﷺ سے کیا اور اس کی آنکھوں میں سرمہ لگانے کی بات بھی ہوئی اور یہ کہ اس کی آنکھ ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دور جاہلیت میں عدت گزارنے والی عورت کو اپنے گھر میں بد ترین کپڑوں میں رہنا پڑتا تھا'' یا فرمایا: ''اپنے کپڑوں میں گھر کے سب سے گندے حصے میں پڑا رہنا پڑتا تھا، پھر جب کوئی کتا گزرتا تو اس کو مینگنی مارتی (اور عدت سے باہر آتی) تو کیا اب چار ماہ دس دن تک سرمہ لگانے سے نہیں رک سکتی۔''

(١٩) بَابُ الْجُذَامِ

باب: 19- کوڑھ کا مرض

٥٧٠٧ - وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ». [انظر: ٥٧١٧، ٥٧٥٧، ٥٧٧٠، ٥٧٧٣، ٥٧٧٥]

[5707] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوت لگنا، بدشگونی لینا، الو کا منحوس ہونا اور صفر کا منحوس ہونا یہ سب لغو خیالات ہیں، البتہ کوڑھی آدمی سے اس طرح بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔''

فائدہ: بیماری، اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابند ہے مگر کوڑھی آدمی کے ساتھ اختلاط اس کا ایک سبب ہے جب اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب اس میں اثر پیدا کر دے۔ اسباب بیماری سے پرہیز کرنا توکل کے منافی نہیں، کمزور عقیدہ رکھنے والوں سے آپ نے فرمایا کہ مجذوم آدمی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو تا کہ اللہ کی تقدیر کے سبب مرض لگ جانے سے ان کے عقیدے میں خرابی نہ آئے، مبادا وہ کہنے لگیں کہ یہ بیماری ہمیں فلاں آدمی سے لگی ہے۔

(٢٠) بَابٌ: الْمَنُّ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

باب:20-من، آنکھ کے لیے شفا ہے

٥٧٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ». [راجع: ٤٤٧٨]

[5708] حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔“

وَقَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

شعبہ نے کہا کہ مجھے حکم بن عتیبہ نے حسن عرنی سے، انھوں نے عمرو بن حریث سے، انھوں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

قَالَ شُعْبَةُ: لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ.

شعبہ نے کہا: جب حکم نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے تو میں عبدالملک کی روایت کا انکار نہیں کرتا۔

فائدہ: مَن، ایک قدرتی خوراک تھی جو بنی اسرائیل کو حاصل ہوتی تھی، جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ کھمبی کو من اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ بھی بلا مشقت حاصل ہو جاتی ہے۔ کھمبی کا پانی امراض چشم کے لیے بہت مفید ہے۔

(٢١) بَابُ اللَّدُودِ

باب: 21- مریض کے منہ میں ایک طرف دوا ڈالنا

٥٧٠٩، ٥٧١٠، ٥٧١١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قَالَ]: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ. [راجع: ١٢٤١، ١٢٤٢، ٤٤٥٦]

[5711,5710,5709] حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو بوسہ دیا جبکہ آپ فوت ہو چکے تھے۔

٥٧١٢ - قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي؟» قُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: «لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ، إِلَّا الْعَبَّاسُ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ».

[راجع: ٤٤٥٨]

[5712] حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کی بیماری کے وقت آپ کے منہ میں دوا ڈالی تو آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا کہ میرے منہ میں دوا نہ ڈالو۔ ہم نے خیال کیا کہ مریض کو دوا سے نفرت ہوتی ہے اس وجہ سے آپ ہمیں منع فرما رہے ہیں۔ پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے تمھیں منع نہیں کیا تھا کہ میرے منہ میں دوائی نہ ڈالو؟'' ہم نے کہا کہ (ہمارا خیال تھا) شاید آپ نے مریض کی دوا سے طبعی نفرت کی وجہ سے ایسا کیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب گھر میں جتنے لوگ اس وقت موجود ہیں، سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں اس منظر کو دیکھتا ہوں لیکن عباس کو چھوڑ دیا جائے کیونکہ وہ تمھارے اس کام میں شریک نہیں تھے۔''

٥٧١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ: دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ: «عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ».

[5713] حضرت ام قیس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ میں نے عذرہ بیماری کی وجہ سے اس کا تالو دبوایا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے بچوں کو انگلی سے حلق دبا کر کیوں تکلیف دیتی ہو؟ تم عود ہندی استعمال کرو۔ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے، ان میں سے ایک سینے کا درد ہے۔ اگر حلق کی بیماری ہے تو ناک میں دوائی ڈالی جائے اور سینے کے درد کے لیے منہ کے ایک جانب دوائی ڈالی جائے۔''

فَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: بَيَّنَ لَنَا اثْنَيْنِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً.

(سفیان کہتے ہیں کہ) میں نے زہری سے سنا کہ آپ ﷺ نے دو بیماریوں کو بیان کیا لیکن باقی پانچ بیماریوں کا ذکر نہیں کیا۔

قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ: أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: لَمْ يَحْفَظْ، إِنَّمَا قَالَ: أَعْلَقْتُ عَنْهُ، حَفِظْتُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ.

(عبداللہ بن مدینی نے کہا کہ) میں نے سفیان سے ذکر کیا کہ معمر تو أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ کے الفاظ بیان کرتا ہے؟ انھوں نے کہا: معمر نے یاد نہیں رکھا، مجھے یاد ہے کہ زہری نے کہا:

أَعْلَقْتُ عَنْهُ۔

وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْغُلَامَ يُحَنَّكُ بِالْإِصْبَعِ وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنَكِهِ، إِنَّمَا يَعْنِي رَفْعَ حَنَكِهِ بِإِصْبَعِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا. [راجع: ٥٦٩٢]

سفیان نے اس تحنیک کو بیان کیا جو بچے کو پیدائش کے وقت کی جاتی ہے۔ سفیان نے اپنے حلق میں انگلی ڈالی اور اپنے تالو کو انگلی سے اٹھایا۔ سفیان نے اعلاق کے یہ معنی بیان کیے کہ بچے کو حلق میں انگلی ڈال کر اس کا تالو اٹھانا۔ انھوں نے "أَعْلِقُوا عَنْهُ شَيْئًا" کے الفاظ نہیں کہے۔

(٢٢) بَابٌ:

باب: 22- بلاعنوان

٥٧١٤ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَآخَرَ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لَا، فَقَالَ: هُوَ عَلِيٌّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَمَا دَخَلَ بَيْتَهَا وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ: «هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ»، قَالَتْ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، قَالَتْ: وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ، فَصَلَّى بِهِمْ وَخَطَبَهُمْ. [راجع: ١٩٨]

[5714] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور تکلیف زیادہ ہوگئی تو آپ نے بیماری کے دن میرے گھر گزارنے کے لیے اپنی دوسری ازواج مطہرات سے اجازت طلب کی۔ انھوں نے آپ کو اجازت دے دی تو آپ دو اشخاص حضرت عباس ؓ اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ اس وقت آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ (راوی کہتا ہے کہ) میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ دوسرے صاحب کون تھے جن کا حضرت عائشہ ؓ نے نام نہیں لیا؟ میں نے کہا: نہیں، مجھے تو معلوم نہیں۔ انھوں نے کہا: وہ حضرت علی ؓ تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: میرے حجرے میں داخل ہونے کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ کی بیماری بڑھ گئی تھی: ''مجھ پر سات مشکیزے پانی ڈالو جو پانی سے لبریز ہوں، شاید میں لوگوں کو کچھ نصیحت کروں۔'' پھر آپ ﷺ کو ہم نے ایک بڑے لگن میں بٹھایا جو نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت حفصہ ؓ کا تھا۔ پھر ہم نے ان مشکیزوں سے آپ پر پانی بہانا شروع کر دیا

حتیٰ کہ آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ تم نے تعمیل حکم کر دی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ اس کے بعد آپ ﷺ صحابۂ کرام ؓ کے پاس آئے، انھیں نماز پڑھائی، پھر خطاب کیا۔

(٢٣) بَابُ الْعُذْرَةِ

باب:23- تالو گر جانے کا بیان

٥٧١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيَّةَ - أَسَدَ خُزَيْمَةَ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَاشَةَ. أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ»، يُرِيدُ الْكُسْتَ، وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ.

وَقَالَ يُونُسُ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: عَلَّقَتْ عَلَيْهِ. [راجع: ٥٦٩٢]

[5715] حضرت ام قیس بنت محصن اسدیہ ؓ سے روایت ہے، ان کا تعلق قبیلۂ خزیمہ کی شاخ بنو اسد سے تھا، وہ پہلی پہلی مہاجر عورتوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، نیز آپ حضرت عکاشہ بن محصن ؓ کی ہمشیر ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لائیں۔ انھوں نے اپنے بیٹے کی عذرہ بیماری کا علاج تالو دبا کر کیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم عورتیں کس لیے اپنی اولاد کو تالو دبا کر تکلیف دیتی ہو؟ تمھیں چاہیے کہ اس مرض میں عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں سے ایک سینے کا درد ہے، اس سے آپ کی مراد کست تھی۔ یہی عود ہندی ہے۔''

یونس اور اسحاق بن راشد نے امام زہری سے أَعْلَقَتْ کے بجائے عَلَّقَتْ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(٢٤) بَابُ دَوَاءِ الْمَبْطُونِ

باب:24- اسہال کا علاج

٥٧١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتُطْلِقَ بَطْنُهُ، فَقَالَ: «اسْقِهِ عَسَلًا»، فَسَقَاهُ، فَقَالَ: إِنِّي

[5716] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے بھائی کو اسہال کا عارضہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ۔'' اس نے پلایا اور پھر واپس آ کر کہنے لگا کہ میں نے اسے شہد پلایا تھا لیکن اسہال بڑھ گئے

سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا. فَقَالَ: «صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ».

تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ. [راجع: ٥٦٨٤]

ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے، البتہ تیرے بھائی کا پیٹ خطا کار ہے۔''

نضر نے شعبہ سے روایت کرنے میں محمد بن جعفر کی متابعت کی ہے۔

(٢٥) بَابٌ: لَا صَفَرَ، وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

باب: 25-صفر، یعنی پیٹ کی بیماری کے متعلق جان لیوا ہونے کا عقیدہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا

٥٧١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ [قَالَ] أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ»، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا، فَقَالَ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟».

[5717] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امراض میں چھوت چھات، صفر (پیٹ کی ایک بیماری) کا جان لیوا ہونا اور الو کی نحوست کی کوئی حیثیت نہیں۔'' اس پر ایک اعرابی بولا: اللہ کے رسول! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ریگستان میں تو ہرنوں کی طرح ہوتے ہیں، پھر ایک خارشی اونٹ آتا ہے تو سب کو خارشی بنا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے کو خارشی کس نے بنایا تھا؟''

رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ. [راجع: ٥٧٠٧]

اس حدیث کو امام زہری نے ابوسلمہ اور سنان بن ابی سنان سے روایت کیا ہے۔

(٢٦) بَابُ ذَاتِ الْجَنْبِ

باب: 26-ذات الجنب کا بیان

٥٧١٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهِيَ أُخْتُ عُكَاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ -: أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[5718] حضرت ام قیس بنت محصن ؓ سے روایت ہے، یہ خاتون ان پہلی مہاجرات سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی، نیز یہ حضرت عکاشہ بن محصن ؓ کی ہمشیر ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا ایک بیٹا لے کر حاضر ہوئیں جبکہ انھوں نے عذرہ بیماری کی وجہ سے بچے کا تالو دبایا تھا۔ نبی ﷺ نے

بِابْنٍ لَهَا قَدْ عَلَّقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ: «اتَّقُوا اللهَ، عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْأَعْلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ»، يُرِيدُ الْكُسْتَ، يَعْنِي الْقُسْطَ. قَالَ: وَهِيَ لُغَةٌ. [راجع: ٥٦٩٢]

فرمایا: ''اللہ سے ڈرو، تم عورتیں اپنی اولاد کو اس طرح تالو دبا کر کیوں تکلیف پہنچاتی ہو؟ تم اس کے لیے عود ہندی استعمال کرو، اس میں سات بیماریوں کے لیے شفا ہے، جن میں سے ایک نمونیہ بھی ہے۔'' آپ ﷺ کی مراد کست تھی جسے قسط بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک لغت ہے۔

فائدہ: ذات الجنب ایک بیماری ہے جو اندرونی ورم کی وجہ سے پسلی کے قریب درد کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے، بعض نے اسے سینے کے درد سے بھی تعبیر کیا ہے۔ عود ہندی زیادہ گرم ہے جبکہ عود بحری سمندر سے برآمد ہونے کی وجہ سے کچھ کم گرم ہوتی ہے۔ یہ دونوں جڑیں ہوتی ہیں۔ ان دونوں کو ملا کر نسوار بنانا اور ناک میں ڈالنا زکام اور اخراج بلغم کے لیے بہت مفید ہے۔ اس میں تیل یا پانی ملا کر بھی ناک میں ٹپکایا جاتا ہے۔ یہ دونوں دوائیں پسلی کے ورم اور سینے کے درد کے لیے بھی از حد مفید ہیں۔

٥٧١٩، ٥٧٢٠، ٥٧٢١ - حَدَّثَنَا عَارِمٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَيُّوبَ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ - مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ، وَمِنْهُ مَا قُرِئَ عَلَيْهِ - فَكَانَ هٰذَا فِي الْكِتَابِ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ، وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ. [انظر: ٥٧٢١]

[5721,5720,5719] حضرت حماد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایوب کے سامنے ابو قلابہ کی لکھی ہوئی احادیث پڑھی گئیں، ان میں وہ احادیث بھی تھیں جنھیں بیان کیا تھا اور وہ بھی تھیں جو ان کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی تھیں۔ ان تحریر شدہ احادیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بھی تھی کہ حضرت ابوطلحہ اور حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو داغ لگا کر ان کا علاج کیا تھا یا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے خود ان کو اپنے ہاتھ سے داغا تھا۔

وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَذِنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْأُذُنِ.

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ انصار کے بعض گھرانوں کو زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور کان کی تکلیف میں دم کرنے کی اجازت دی تھی۔

قَالَ أَنَسٌ: كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حَيٌّ، وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي. [راجع: ٥٧١٩]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پسلی کے درد کی وجہ سے مجھے داغ دیا گیا تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ حیات تھے۔ اس وقت حضرت ابوطلحہ، انس بن نضر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم بھی حاضر تھے اور مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے داغ دیا تھا۔

(٢٧) بَابُ حَرْقِ الْحَصِيرِ لِيُسَدَّ بِهِ الدَّمُ

٥٧٢٢ - **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ الْبَيْضَةُ، وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ - عَلَيْهَا السَّلَامُ - الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَقَأَ الدَّمُ. [راجع: ٢٤٣]

باب: 27- زخم کا خون بند کرنے کے لیے چٹائی کو جلانا

[5722] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ کے سر مبارک پر خود ٹوٹ گیا اور آپ کا چہرہ مبارک خون آلود ہوگیا، نیز سامنے کے دو دانت بھی ٹوٹ گئے تو حضرت علی ؓ اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لاتے تھے اور حضرت فاطمہ ؓ، آپ کے چہرۂ انور سے خون دھورہی تھیں۔ پھر جب حضرت فاطمہ ؓ نے دیکھا کہ خون، پانی سے بھی زیادہ آرہا ہے تو انھوں نے ایک چٹائی جلا کر اس کی راکھ رسول اللہ ﷺ کے زخموں پر لگائی تو خون رک گیا۔

(٢٨) بَابٌ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

٥٧٢٣ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ [قَالَ] حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ».

قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ: اكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ. [راجع: ٣٢٦٤]

باب: 28- بخار، دوزخ کی بھاپ سے ہے

[5723] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، لہٰذا تم اس (بھاپ) کو پانی سے بجھاؤ۔''

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو جب بخار آتا تو یوں دعا کرتے: (اے اللہ!) ہم سے اس عذاب کو دور کر دے۔

٥٧٢٤ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ

[5724] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس جب کوئی بخار میں مبتلا عورت لائی جاتی تو وہ اس کے لیے دعا کرتیں اور پانی لے کر اس کے گریبان

بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا، أَخَذَتِ الْمَاءَ، فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ.

میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

٥٧٢٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ». [راجع: ٣٢٦٣]

[5725] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

٥٧٢٦ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ». [راجع: ٣٢٦٢]

[5726] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، لہٰذا تم اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو۔''

(٢٩) بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تُلَايِمُهُ

باب: 29- جہاں آب و ہوا موافق نہ ہو وہاں سے کسی دوسری جگہ جانا

٥٧٢٧ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا - أَوْ رِجَالًا - مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ، وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ بِذَوْدٍ وَبِرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ

[5727] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ عکل اور عرینہ سے چند لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے اسلام کے متعلق گفتگو کی، پھر کہا: اللہ کے رسول! ہم مویشی پالنے والے ہیں اور زراعت پیشہ یا کھجوروں والے نہیں ہیں، مدینہ طیبہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہیں آئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے چند اونٹوں اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہ ان اونٹوں کے ساتھ مدینہ سے باہر چلے جائیں وہاں ان کا دودھ اور پیشاب نوش کریں، چنانچہ وہ لوگ باہر چلے گئے لیکن حرہ کے نزدیک پہنچ کر وہ اسلام سے مرتد ہو گئے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ لے کر بھاگ نکلے، جب

الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ وَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ، وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ. [راجع: ٢٣٣]

رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپ نے ان کے تعاقب میں چند آدمی روانہ کیے۔ پھر آپ نے ان کے متعلق حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیری گئیں اوران کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے، پھر حرہ کے کنارے انھیں چھوڑ دیا گیا حتی کہ وہ اسی حالت میں مر گئے۔

(٣٠) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ

باب:30- طاعون کا بیان

٥٧٢٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا».

[5728] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، وہ نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم سنو کہ کسی جگہ طاعون کی وبا پھیل رہی ہے تو وہاں مت جاؤ لیکن جہاں یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔“

فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَلَا يُنْكِرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٣٤٧٣]

(حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ) میں نے (ابراہیم بن سعد سے) کہا: تم نے خود حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ انھوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور انھوں نے اس کا انکار نہیں کیا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

٥٧٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ،

[5729] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملک شام تشریف لے جارہے تھے، جب سرغ مقام پر پہنچے تو آپ کی ملاقات امراء افواج حضرت ابوعبیدہ بن جراح اوران کے ساتھیوں سے ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلاؤ۔ ان کو بلایا تو ان سے مشورہ طلب کیا اوران سے کہا کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے، مہاجرین اولین نے باہم اختلاف رائے کیا، بعض نے کہا: آپ ایک عظیم مقصد (جہاد) کے لیے نکلے ہیں، لہٰذا ہم آپ کا واپس

وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَاخْتَلَفُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْنَا لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوا عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ، فَقَالُوا: نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ؟ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ إِلَى قَدَرِ اللهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ، إِحْدَاهُمَا خَصِيبَةٌ وَالْأُخْرَى جَدْبَةٌ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ، وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ؟ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي فِي هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ»، قَالَ: فَحَمِدَ اللهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ. [انظر: ٥٧٣٠، ٦٩٧٣]

چلے جانا مناسب نہیں سمجھتے، جبکہ کچھ دوسرے حضرات نے کہا کہ آپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے باقی ماندہ صحابۂ کرام ؓ ہیں ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ ان کو لے کر وبائی علاقے میں جائیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: آپ حضرات تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا: انصار کو بلاؤ۔ حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ میں انصار کو بلا لایا۔ آپ نے ان سے بھی مشورہ کیا لیکن وہ بھی کسی ایک فیصلے پر متفق نہ ہوئے بلکہ مہاجرین کی طرح اختلاف کرنے لگے، کسی نے کہا: آگے چلیں اور کسی نے واپس جانے کا مشورہ دیا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تم بھی تشریف لے جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے پاس قریش کے شیوخ کو بلاؤ جو فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کر کے مدینہ طیبہ آئے تھے۔ میں انھیں بلا کر لایا تو ان میں کوئی اختلاف رائے پیدا نہ ہوا بلکہ انھوں نے کہا: ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور انھیں اس وباء میں نہ ڈالیں۔ حضرت عمر ؓ نے یہ سنتے ہی لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ میں صبح اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ لوٹ جاؤں گا، لہٰذا تم لوگ بھی واپس چلو، چنانچہ صبح کو ایسا ہی ہوا۔ اس دوران میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ نے کہا: کیا اللہ کی تقدیر سے راہ فرار اختیار کیا جائے گا؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! کاش! تیرے علاوہ کوئی دوسرا یہ بات کہتا۔ ہاں، ہم اللہ کی تقدیر سے راہ فرار اختیار کر کے اللہ کی تقدیر کی طرف ہی جا رہے ہیں۔ مجھے بتاؤ اگر تمھارے اونٹ کسی وادی میں جائیں جس کے دو کنارے ہوں: ایک سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک و بے آباد، کیا یہ بات نہیں ہے کہ اگر سرسبز خطے میں چراتے ہو تو اللہ کی تقدیر سے ایسا ہوگا اور اگر خشک وادی میں چراؤ گے تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہوگا۔ اس دوران میں حضرت

عبدالرحمٰن بن عوف ؓ وہاں آ گئے جو اپنی کسی ضرورت کی بنا پر اس وقت وہاں موجود نہیں تھے، انھوں نے بتایا کہ میرے پاس اس مسئلے کے متعلق یقینی علم ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''اگر تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں وبا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب ایسی جگہ وبا آ جائے جہاں تم خود موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ اس وقت حضرت عمر ؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر واپس ہو گئے۔

٥٧٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ». [راجع: ٥٧٢٩]

[5730] حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ شام کے لیے روانہ ہوئے۔ جب آپ سرغ مقام پر پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم کسی علاقے کے متعلق سنو کہ وہاں وبا پھوٹ پڑی ہے تو وہاں مت جاؤ، اور جب کسی ایسی جگہ وبا پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔''

٥٧٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ الْمَسِيحُ وَلَا الطَّاعُونُ». [راجع: ١٨٨٠]

[5731] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسیح دجال اور طاعون دونوں مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوں گے۔''

٥٧٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَحْيَى بِمَ مَاتَ؟ قُلْتُ: مِنَ الطَّاعُونِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ». [راجع: ٢٨٣٠]

[5732] حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت انس بن مالک ؓ نے دریافت کیا کہ یحییٰ بن سیرین کا کس بیماری سے انتقال ہوا ہے؟ میں نے کہا: طاعون سے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون، ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔''

٥٧٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ». [راجع: ٦٥٣]

[5733] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے اور طاعون کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔''

(٣١) بَابُ أَجْرِ الصَّابِرِ فِي الطَّاعُونِ

باب: 31- طاعون میں صبر کر کے وہیں رہنے والے شخص کے اجر کا بیان (گو اسے طاعون نہ ہو)

٥٧٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَنَّهُ: «كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ».

تَابَعَهُ النَّضْرُ عَنْ دَاوُدَ. [راجع: ٣٤٧٤]

[5734] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق سوال کیا تو اللہ کے نبی ﷺ نے انھیں بتایا: ''طاعون (اللہ کا) عذاب تھا، وہ اسے جس پر چاہتا بھیج دیتا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اہل ایمان کے لیے باعث رحمت بنا دیا۔ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر میں ٹھہرا رہے جہاں طاعون پھوٹ پڑا ہو اور یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے وہ اس کو ضرور پہنچ کر رہے گا تو اس کو شہید کا سا ثواب ملے گا۔''

نضر بن شمیل نے داود سے روایت کرنے میں حبان بن ہلال کی متابعت کی ہے۔

(٣٢) بَابُ الرُّقَى بِالْقُرْآنِ وَالْمُعَوِّذَاتِ

باب: 32- قرآن اور معوذات پڑھ کر دم کرنا

٥٧٣٥ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفُثُ عَنْهُ بِهِنَّ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا.

[5735] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی مرض وفات میں خود پر معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے۔ پھر جب آپ زیادہ بیمار ہو گئے تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ کو دم کرتی تھی اور برکت کے لیے آپ کا دست مبارک ہی آپ کے جسد اطہر پر پھیرتی تھی۔

فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: كَيْفَ يَنْفُثُ؟ قَالَ: كَانَ يَنْفُثُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ. [راجع: ٤٤٣٩]

(معمر نے کہا:) میں نے امام زہری سے پوچھا: آپ ﷺ کس طرح دم کرتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا کہ آپ ﷺ دم کر کے اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک مارتے، پھر انھیں اپنے چہرۂ انور پر پھیر لیتے تھے۔

فائدہ: معوذات سے مراد سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہیں۔ رسول اللہ ﷺ انھیں پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونک مارتے، پھر تمام جسم پر پھیر لیتے۔ پہلے سر اور چہرے پر پھیرتے، پھر جسم کے اگلے حصے پر پھیرتے۔ اس طرح تین دفعہ کرتے تھے۔[1]

(٣٣) بَابُ الرُّقٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: 33- سورۂ فاتحہ سے دم جھاڑ کرنا

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس ؓ نے نبی ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

٥٧٣٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَتَوْا عَلٰى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُولٰئِكَ فَقَالُوا: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ؟ فَقَالُوا: إِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا، وَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ، فَبَرَأَ، فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا: لَا نَأْخُذُهُ حَتّٰى نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: «وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ». [راجع: ٢٢٧٦]

[5736] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے چند صحابۂ کرام عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلے کے پاس سے گزرے تو انھوں نے ان کی ضیافت نہ کی۔ اس دوران میں اس قبیلے کے سردار کو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا۔ قبیلے والوں نے صحابۂ کرام سے کہا: تمھارے پاس اس کی کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ صحابۂ کرام نے کہا: تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی، لہٰذا ہم اس وقت تک دم نہیں کریں گے جب تک تم ہماری مزدوری طے نہ کرو، چنانچہ انھوں نے کچھ بکریاں دینا طے کر دیں۔ پھر ان میں سے ایک شخص نے سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کر دی، دم کرتے وقت منہ میں تھوک جمع کرتا رہا اور متاثرہ جگہ پر لگاتا رہا، ایسا کرنے سے وہ سردار تندرست ہوگیا۔ قبیلے والے بکریاں لے کر آئے تو صحابۂ کرام نے کہا: جب تک ہم نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھ نہ لیں ہم یہ بکریاں نہیں لے سکتے، چنانچہ انھوں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے

1 صحيح البخاري، فضائل القرآن، حديث: 5017.

مسکراتے ہوئے فرمایا: ''تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے بھی دم کیا جا سکتا ہے؟ بکریاں لے لو اور ان میں میرے لیے بھی حصہ رکھو۔''

(٣٤) بَابُ الشُّرُوطِ فِي الرُّقْيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: 34- سورۂ فاتحہ سے دم کرنے میں کوئی شرط عائد کرنا

٥٧٣٧ - **حَدَّثَنَا** سِيدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ [الْبَصْرِيُّ - هُوَ صَدُوقٌ -] يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَرَّاءُ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ - أَوْ سَلِيمٌ - فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا - أَوْ سَلِيمًا -. فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ، فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرِهُوا ذٰلِكَ وَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا؟ حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ».

[5737] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے چند صحابۂ کرام چشمے پر رہنے والوں کے پاس سے گزرے۔ ان کے ہاں زہریلے جانور کا کاٹا ہوا ایک شخص تھا۔ صحابۂ کرام کے پاس ان کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: کیا تم میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے؟ کیونکہ اس چشمے پر ایک آدمی کو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہے۔ صحابۂ کرام میں سے ایک آدمی اس کے ہمراہ گیا اور چند بکریاں لینے کی شرط پر سورۂ فاتحہ سے دم کیا تو وہ تندرست ہوگیا۔ وہ صحابی بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو انھوں نے اسے اچھا خیال نہ کیا اور کہا کہ تو نے اللہ کی کتاب پڑھ کر اجرت لی ہے؟ آخر جب یہ حضرات مدینہ طیبہ آئے تو انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس شخص نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن چیزوں کی تم اجرت لیتے ہو ان میں سب سے زیادہ اجرت لینے کے قابل اللہ کی کتاب ہے۔''

(٣٥) بَابُ رُقْيَةِ الْعَيْنِ

باب: 35- نظر بد لگ جانے سے دم کرنا

٥٧٣٨ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

[5738] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا...... یا (کہا کہ) آپ نے حکم دیا...... کہ نظر بد لگ جانے سے دم جھاڑ کیا جائے۔

أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ - أَوْ أَمَرَ - أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ.

٥٧٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ: أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: «اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ».

[5739] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کی چہرے پر سیاہ دھبے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اسے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔''

وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عقیل نے کہا کہ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی، انھوں نے اسے نبی ﷺ سے (مرسل طور پر) بیان کیا۔

تَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ.

عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے روایت کرنے میں محمد بن حرب کی متابعت کی ہے۔

(٣٦) بَابٌ: الْعَيْنُ حَقٌّ

باب:36-نظر بد برحق ہے

٥٧٤٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعَيْنُ حَقٌّ»، وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ. [انظر: ٥٩٤٤]

[5740] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''نظر لگ جانا برحق ہے۔'' اور آپ نے جسم میں سرمہ بھرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

(٣٧) بَابُ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

باب:37-سانپ اور بچھو کے ڈسنے پر دم کرنا

٥٧٤١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ

[5741] حضرت اسود سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے زہریلے جانور کے کاٹنے پر دم کرنے کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے

عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ؟ فَقَالَتْ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ.

ہر زہریلے جانور کے کاٹنے پر دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

فائدہ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے علاوہ کسی بیماری میں دم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ دیگر احادیث سے دم کرنے کے مطلق جواز کا پتہ چلتا ہے بشرطیکہ وہ دم شرکیہ نہ ہوں۔

(٣٨) بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ

باب:38- نبی ﷺ کا خود دم کرنا

٥٧٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، اشْتَكَيْتُ، فَقَالَ أَنَسٌ: أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا».

[5742] حضرت عبدالعزیز سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اور حضرت ثابت سیدنا انس بن مالک ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ثابت نے کہا: اے ابوحمزہ! میری طبیعت ناساز ہے۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا: کیا میں تجھے رسول اللہ ﷺ کا دم نہ کروں؟ ثابت نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ حضرت انس ؓ نے یہ دعا پڑھ کر دم کیا: ''اے اللہ، لوگوں کے رب! اے تکلیف دور کرنے والے! تو شفا عطا فرما، (بے شک) تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا اور کوئی شفا دینے والا نہیں۔ تو ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری بالکل نہ رہے۔''

٥٧٤٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِهِ، وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا».

[راجع: ٥٦٧٥]

[5743] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے بعض اہل خانہ کو یہ دعا پڑھ کر دم کرتے اور اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے تھے: ''اے اللہ، لوگوں کے رب! تکلیف دور کر دے۔ اسے شفا عطا فرما اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں۔ تو ایسی شفا دے کہ کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔''

قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ.

سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث منصور کے سامنے پیش کی، انھوں نے اسے ابراہیم نخعی سے بیان کیا، انھوں نے

مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے اسی طرح بیان کیا۔

٥٧٤٤ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْقِي، يَقُولُ: «امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، بِيَدِكَ الشِّفَاءُ، لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ». [راجع: ٥٦٧٥]

[5744] حضرت عائشہ ﷞ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھ کر دم کرتے تھے: ''اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کر دے۔ تیرے ہاتھ ہی میں شفا ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی تکلیف دور کرنے والا نہیں۔''

٥٧٤٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: «بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا». [انظر: ٥٧٤٦]

[5745] حضرت عائشہ ﷞ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کر مریض کو دم کرتے تھے: ''اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب دہن سے مل کر (ہمارے رب کے حکم سے) ہمارے مریض کی شفایابی کا ذریعہ ہوگی۔''

٥٧٤٦ - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ: «بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا». [راجع: ٥٧٤٥]

[5746] حضرت عائشہ ﷞ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ دم کرتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے: ''اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب دہن کے ساتھ مل کر ہمارے رب کے حکم سے ہمارے مریض کی شفایابی کا ذریعہ بنے گی۔''

فائدہ: تھوک اور مٹی تو ظاہری اسباب ہیں جنھیں اختیار کرنے کا حکم ہے، ان میں شفا پیدا ہونا اللہ کے اذن پر موقوف ہے۔ مومن کا لعاب دہن اور مٹی، خواہ کسی سرزمین کی ہو، شفا بخشی کا ایک حصہ ہیں۔ اس میں اصل تاثیر تو "بإذن ربنا" کے لفظ کی ہے۔

(٣٩) بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ

باب: 39- جھاڑ پھونک کرتے وقت تھوتھو کرنا

٥٧٤٧ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ

[5747] حضرت ابو قتادہ ﷜ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے جبکہ پریشان کن خواب

النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ». [راجع: ٣٢٩٢]

شیطان کی طرف سے ہے، اس لیے تم میں سے جب کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو بیدار ہوتے ہی تین مرتبہ تھو، تھو کرے اور اس خواب کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے۔ ایسا کرنے سے خواب کا اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔''

وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَمَا أُبَالِيهَا.

ابوسلمہ کہتے ہیں کہ پہلے میں ایسے خواب دیکھتا تھا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ گراں ہوتے تھے، جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے، میں ان کی کوئی پروا نہیں کرتا۔

فائدہ: مذموم نفث وہ ہے جو جادو ٹونا کرتے وقت کیا جائے، قرآن کریم میں ایسے وقت گرہوں میں تھوتھو کرنے کی مذمت ہے جبکہ دم کرتے وقت ایسا کرنا احادیث سے ثابت ہے۔[1]

٥٧٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِـ: ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾، وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهِ.

[5748] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین پڑھ کر پھونکتے، پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے اور جسم کے جس حصے تک ہاتھ جاتا وہاں تک پھیرتے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: جب آپ بیمار ہوئے تو مجھے اس طرح کرنے کا حکم دیا۔

قَالَ يُونُسُ: كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ، إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ. [راجع: ٥٠١٧]

(راویِ حدیث) یونس بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب کو دیکھا کہ وہ بھی جب بستر پر لیٹتے تو اسی طرح کرتے تھے۔

فائدہ: یہ اس بیماری کا واقعہ ہے جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔ شروع میں تو آپ خود ہی دم کرتے تھے لیکن جب مرض نے شدت اختیار کر لی تو حضرت عائشہ ؓ کو حکم دیا، وہ آپ کو دم کرتی تھیں۔

٥٧٤٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[5749] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ

1 فتح الباري: 258/10.

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ، إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللهِ إِنِّي لَرَاقٍ وَلٰكِنْ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ، فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ فَجَعَلَ يَتْفُلُ وَيَقْرَأُ ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ حَتَّى لَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي مَا بِهِ قَلَبَةٌ، قَالَ: فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا، فَقَالَ الَّذِي رَقَى: لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا، فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ: «وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ، أَصَبْتُمْ، اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ». [راجع: ٢٢٧٦]

رسول اللہ ﷺ کے چند صحابۂ کرام ایک سفر کے لیے روانہ ہوئے۔ وہ سفر کرتے رہے حتی کہ انھوں نے (راستے میں) عرب کے ایک قبیلے کے ہاں پڑاؤ کیا تو ان سے ضیافت طلب کی لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ اچانک اس قبیلے کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ کھایا۔ انھوں نے اس (کی صحت یابی) کے لیے پوری کوشش کی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر ان میں سے کسی نے کہا: تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جو تمھارے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں، ممکن ہے کہ ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو، چنانچہ وہ صحابۂ کرام ﷺ کے پاس آئے اور کہا: لوگو! ہمارے سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا ہے۔ ہم نے ہر طرح سے کوشش کی لیکن کسی چیز سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا تمھارے پاس اس کے لیے کوئی چیز ہے؟ صحابہ میں سے ایک صاحب نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! میں جھاڑ پھونک جانتا ہوں، لیکن ہم نے تم سے ضیافت طلب کی تھی جس کا تم نے انکار کر دیا تھا، لہٰذا میں بھی اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم اس کی کوئی اجرت طے نہ کرو، چنانچہ انھوں نے کچھ بکریاں دینے پر معاملہ طے کر لیا۔ اب یہ صحابی روانہ ہوئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے۔ (اس کی برکت سے) وہ ایسے ہو گیا جیسے اس کی رسی کھل گئی ہو اور اس طرح چلنے لگا گویا اسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ انھوں نے صحابۂ کرام کو پوری طے شدہ اجرت دے دی۔ بعض صحابۂ کرام نے کہا: بکریاں تقسیم کر لو لیکن جس نے دم کیا تھا کہنے لگا: ابھی نہیں، پہلے ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر صورت حال بیان کریں، پھر دیکھیں رسول اللہ ﷺ اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ چنانچہ یہ سب حضرات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا:

''تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ اس سے دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے بہت اچھا کیا۔ بکریاں تقسیم کرلو اور میرا بھی اپنے ساتھ حصہ لگاؤ۔''

(٤٠) بَابُ مَسْحِ الرَّاقِي الْوَجَعَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى

باب: 40- دم کرنے والے کا متاثرہ جگہ پر دایاں ہاتھ پھیرنا

٥٧٥٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا».

[5750] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کسی پر دم کرتے وقت اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے لوگوں کے رب! تکلیف دور کردے اور شفا دے۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا وہی ہے جو تیری طرف سے ہو، ایسی شفا کہ بیماری کا نشان تک نہ رہے۔''

فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنَحْوِهِ.
[راجع: ٥٦٧٥]

سفیان نے کہا: میں نے یہ منصور سے ذکر کیا تو انھوں نے ابراہیم نخعی سے، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے سیدہ عائشہ ؓ سے اسی طرح بیان کیا۔

(٤١) بَابٌ: الْمَرْأَةُ تَرْقِي الرَّجُلَ

باب: 41- عورت مرد کو دم کر سکتی ہے

٥٧٥١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنَا أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا.

[5751] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی مرض وفات میں معوّذات پڑھ کر دم کرتے تھے۔ پھر جب آپ کے لیے یہ دشوار ہوگیا تو میں آپ پر دم کرتی تھی اور برکت کے لیے آپ کا دایاں ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی تھی۔

فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ: كَيْفَ كَانَ يَنْفِثُ؟ قَالَ: يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

میں نے ابن شہاب سے پوچھا کہ آپ ﷺ کس طرح دم کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ آپ پہلے اپنے دونوں

[راجع: ٤٤٣٩]

ہاتھوں پر پھونک مارتے، پھر انھیں اپنے چہرۂ انور پر پھیر لیتے تھے۔

(٤٢) بَابُ مَنْ لَمْ يَرْقِ

باب:42- دم جھاڑ نہ کرنے کی فضیلت

٥٧٥٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي، فَقِيلَ: هٰذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَقِيلَ لِي: انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ».

[5752] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تمام امتیں میرے سامنے پیش کی گئیں۔ بعض ایسے انبیاء گزرے جن کے ساتھ صرف ایک ایک آدمی تھا اور بعض ایسے نبی بھی گزرے جن کے ساتھ دو آدمی تھے۔ کچھ انبیاء ایسے بھی تھے جن کے ساتھ ایک چھوٹی سی جماعت تھی اور کچھ ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ میں نے خیال کیا شاید یہ میری امت ہے۔ مجھے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ؑ اور ان کی امت کے لوگ ہیں۔ پھر مجھے کہا گیا کہ دیکھو۔ میں نے دیکھا کہ وہاں بے شمار لوگ ہیں جن سے تمام افق بھرے پڑے تھے۔ پھر مجھ سے کہا گیا: ادھر دیکھو، ادھر دیکھو۔ میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ ہیں جنھوں نے تمام افق کو ڈھانپ رکھا ہے۔ مجھ سے کہا گیا: یہ لوگ آپ کی امت ہیں اور ان میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔''

فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ، وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ، وَلَا

اس کے بعد صحابۂ کرام اٹھ کر مختلف جگہوں میں چلے گئے جبکہ آپ ﷺ نے اس امر کی وضاحت نہ کی کہ یہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے۔ پھر نبی ﷺ کے صحابۂ کرام نے ان کے بارے میں باہم گفتگو کی اور کہا کہ ہماری پیدائش تو شرک میں ہوئی تھی، ہم اس کے بعد اللہ اور اس کے رسول پر

يَشْتَرْقُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ». فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ». [راجع: ٣٤١٠]

ایمان لائے، لیکن یہ ستر ہزار ہماری اولاد سے ہوں گے (جو ایمان کی حالت میں پیدا ہوئے)۔ نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو بدشگونی نہیں لیتے اور نہ دم سے جھاڑ پھونک کراتے ہیں اور نہ داغ دیتے ہیں، بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔'' یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی: کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''اس سلسلے میں عکاشہ تم سے بازی لے گیا ہے۔''

(٤٣) بَابُ الطِّيَرَةِ

باب: 43- بدشگونی لینے کا بیان

وضاحت: دور جاہلیت میں ایسا ہوتا تھا کہ آدمی اپنے گھر سے نکلتا تو کسی پرندے کو دیکھتا اگر وہ دائیں جانب جاتا تو کہتا کہ کام ہوجائے گا اور اگر بائیں جانب جاتا تو کہتا کہ کام نہیں ہوگا۔ اس مقصد کے لیے وہ پرندہ خود بھی اڑاتا تھا۔ اس انداز سے فال لینا شرعاً ناجائز ہے۔ دور حاضر میں ہندسوں اور حرفوں میں انگلی رکھنا، طوطے سے فال نکلوانا بھی اسی قبیل سے ہے۔ جائز فال صرف اسی قدر ہے کہ بلا ارادہ کوئی لفظ کان میں پڑے اور انسان اس وجہ سے امید رکھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مقصد میں کامیاب کر دے گا، اس میں سننے والے کے قصد و ارادہ کو کوئی دخل نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اہل مکہ کے نمائندے سہیل بن عمرو کی آمد پر فرمایا تھا: ''اب تمھارا معاملہ ''سہل'' یعنی آسان ہوگیا ہے۔''[1]

٥٧٥٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَالشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ، وَالدَّابَّةِ». [راجع: ٢٠٩٩]

[5753] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مرض متعدی نہیں اور بدشگونی کی بھی کوئی اصل نہیں۔ نحوست صرف تین چیزوں میں ہوتی ہے: عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں۔''

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ نحوست اگر ہو تو بھی ان مذکورہ تین چیزوں میں ممکن ہے لیکن یہ کوئی یقینی نہیں۔ سواری، بیوی

1 صحیح البخاري، الشروط، حدیث: 2731.

اورگھر اگر دین ودنیا کے لیے مفید نہ ہوں تو ان کے بدل لینے میں چنداں مضائقہ نہیں۔ سواری کی نحوست یہ ہے کہ وہ اڑیل ہو اور مقصد برآری کے قابل نہ ہو۔ بیوی کی نحوست یہ ہے کہ وہ ترش مزاج اور جھگڑالو ہو اور گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ و تاریک ہو یا اس کے ہمسائے اچھے نہ ہوں۔ والله أعلم.

٥٧٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ»، قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ». [انظر: ٥٧٥٥]

[5754] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں، البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں۔'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کی: نیک فال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کوئی اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنتا ہے۔''

(٤٤) بَابُ الْفَأْلِ

باب:44- نیک فال لینے کا بیان

٥٧٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ»، قَالَ: وَمَا الْفَأْلُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ». [راجع: ٥٧٥٤]

[5755] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں، اس میں بہتر نیک فال ہے۔'' صحابۂ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! نیک فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اچھی بات جو تم میں سے کوئی سنے۔''

٥٧٥٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ، الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ». [انظر: ٥٧٧٦]

[5756] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''چھوت چھات بے اصل ہے اور بدشگونی کی بھی کوئی حقیقت نہیں، مجھے تو اچھی فال پسند ہے، یعنی کوئی کلمۂ خیر یا اچھی بات جو کسی سے سنی جائے۔''

(٤٥) بَابٌ: لَا هَامَةَ

باب:45- ہامہ کوئی شے نہیں

٥٧٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا

[5757] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی

النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ». [راجع: ٥٧٠٧]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''چھوت لگ جانا، بدشگونی لینا اور الو یا صفر کی نحوست کوئی شے نہیں۔''

فائدہ: عربوں کے ہاں عقیدہ تھا کہ مقتول کی ہڈیاں جب بوسیدہ ہو جاتی ہیں تو اس کی کھوپڑی سے ایک الو برآمد ہوتا ہے جو اس کی قبر کے ارد گرد چکر لگاتا رہتا ہے اور پیاس، پیاس کہتا ہے۔ اگر مرنے والے کا بدلہ لے لیا جائے تو وہ مطمئن ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس لغو خیال کی تردید فرمائی ہے۔

(٤٦) بَابُ الْكِهَانَةِ

باب: 46- کہانت کا بیان

٥٧٥٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ: كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ، وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ». [انظر: ٥٧٥٩، ٥٧٦٠، ٦٧٤٠، ٦٩٠٤، ٦٩٠٩، ٦٩١٠]

[5758] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ ہذیل کی دو عورتوں میں فیصلہ کیا جنھوں نے آپس میں جھگڑا کیا تھا۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا جو اس کے پیٹ پر جا کر لگا۔ یہ عورت حاملہ تھی، اس لیے اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا۔ یہ معاملہ دونوں فریق نبی ﷺ کے پاس لے کر آئے تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کے پیٹ کی دیت ایک غلام یا لونڈی ادا کرنا ہے۔ جس عورت پر تاوان واجب ہوا تھا اس کے سرپرست نے کہا: میں اس کا تاوان کیسے ادا کروں جس نے نہ کھایا نہ پیا، نہ بولا اور نہ چلایا؟ ایسی صورت میں تو کچھ بھی دیت واجب نہیں ہو سکتی۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے۔''

٥٧٥٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ

[5759] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں تھیں۔ ایک نے دوسری کو پتھر دے مارا جس سے دوسری کے پیٹ کا حمل گر گیا۔ نبی ﷺ نے اس معاملے میں ایک غلام یا لونڈی بطور دیت دینے کا فیصلہ فرمایا۔

بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ. [راجع: ٥٧٥٨]

٥٧٦٠ - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ: عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ. فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمُ مَا لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ». [راجع: ٥٧٥٨]

[5760] حضرت سعید بن میسّب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بچے کے متعلق، جو ماں کے پیٹ میں مار ڈالا گیا ہو، فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام یا لونڈی بطور دیت ادا کرنا ہے۔ جس نے تاوان ادا کرنا تھا، اس نے کہا: میں ایسے بچے کی دیت کیوں ادا کروں جس نے نہ کھایا نہ پیا، نہ بولا اور نہ چلایا، ایسی صورت میں تو دیت نہیں ہوسکتی؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: ''یہ تو کاہنوں کا بھائی ہے۔''

فائدہ: دور جاہلیت میں کاہنوں کا یہ طریقہ تھا کہ وہ اپنے باطل کلام کو مسجع اور قافیہ بند عبارت سے مزین کرتے تاکہ باطل، اس عبارت میں دب جائے اور اس کی حقیقت نہ کھل سکے اور لوگوں کو وہم میں مبتلا کرتے تھے کہ اس میں نفع ہے۔ حدیث میں مذکور شخص نے بھی یہی کام کیا تھا کہ مسجع عبارت سے نبی ﷺ کے فیصلے کو رد کرنے کی کوشش کی، اس لیے وہ مذمت کا مستحق ہوا۔

٥٧٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. [راجع: ٢٢٣٧]

[5761] حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت، بدکارہ عورت کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا ہے۔

٥٧٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: «لَيْسَ بِشَيْءٍ»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَنَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ».

[5762] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ چند لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''ان کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔'' لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ کبھی ہمیں ایسی باتوں کی خبر دیتے ہیں جو صحیح ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ صحیح بات جن کسی (فرشتے) سے سن لیتا ہے اور اپنے دوست کاہن کے کان میں ڈال دیتا ہے، پھر یہ لوگ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔''

قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: مُرْسَلٌ: «الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ»، ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ. [راجع: ٣٢١٠]

علی بن مدینی نے کہا کہ عبدالرزاق پہلے "الکلمة من الحق" والا جملہ مرسل طور پر بیان کرتے تھے، اس کے بعد انھوں نے اسے متصل سند سے بیان کیا۔

(٤٧) بَابُ السِّحْرِ

باب: 47- جادو کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَٰكِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ كَفَرُوا۟ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ﴾ الْآيَةَ [البقرة: ١٠٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا، وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا يُفْلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ﴾ [طه: ٦٩]

اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد ہے: ''اور جادوگر جہاں بھی (حق کے مقابلے میں) آئے کامیاب نہیں ہوسکتا۔''

وَقَوْلِهِ: ﴿أَفَتَأْتُونَ ٱلسِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ﴾ [الأنبياء: ٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تو کیا تم جادو کو آتے (مانتے) ہو، جبکہ تم دیکھ بھی رہے ہو؟''

وَقَوْلِهِ: ﴿يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ﴾ [طه: ٦٦]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ان کے جادو کی وجہ سے اس (موسیٰ علیہ السلام کو) ایسا معلوم ہوتا تھا کہ (ان کی رسیاں اور لاٹھیاں) واقعی دوڑ رہی ہیں۔''

وَقَوْلِهِ: ﴿وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِى ٱلْعُقَدِ﴾ [الفلق: ٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے (پناہ مانگتا ہوں)۔''

وَالنَّفَّاثَاتُ: السَّوَاحِرُ، ﴿تُسْحَرُونَ﴾ [المؤمنون: ٨٩]: تُعَمَّوْنَ.

نَفّاثات سے مراد جادوگر عورتیں ہیں۔ تُسْحَرُونَ کے معنی ہیں: تم اندھے ہوجاتے ہو۔

فائدہ: جادو ایک حقیقت ہے۔ اسے ثابت کرنے کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ آیات ذکر کی ہیں۔ اس کے وجود اور اس کی تاثیر سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جادو وہ شے ہے جو عادت کے خلاف شریر نفس سے صادر ہوتا ہے۔ اس کا توڑ کوئی مشکل نہیں۔ جادو بھی بیماری کی ایک قسم ہے جو مسحور کو بیمار کردیتا ہے۔ اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے جادو کو کتاب الطب میں بیان کیا ہے۔ کہانت اور جادو کو ایک ساتھ اس لیے ذکر کیا ہے کہ ان دونوں کا آغاز شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ جادوں کا اثر صرف مزاج کی تبدیلی کی صورت میں ہوتا ہے، اس سے کسی چیز کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی کہ جمادات کو حیوانات میں تبدیل کر دیا جائے یا حیوانات کو پتھر بنادیا جائے، جادو کے ذریعے سے ایسا کرنا ناممکن ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق جادو ایک شیطانی

عمل ہے، اس کی وجہ سے انسان کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جادو کرنا حرام اور کفر ہے کیونکہ اس میں شیطانوں سے مدد لی جاتی ہے اور ان کی تعریف کی جاتی ہے۔ اس کا اثر انگیز ہونا اللہ کے اذن پر موقوف ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٥٧٦٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ، وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ - أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ - وَهُوَ عِنْدِي، لٰكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ، أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ فَقَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ؟: قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ»، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ رُؤُسَ نَخْلِهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: «قَدْ عَافَانِي اللهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا»، فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ.

[5763] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ بنو زریق کے ایک یہودی شخص لبید بن اعصم نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا، جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو کسی چیز کے متعلق خیال ہوتا کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے، حالانکہ وہ نہ کیا ہوتا تھا، حتی کہ ایک دن یا رات آپ ﷺ میرے پاس تھے اور آپ نے بار بار دعا کی، پھر فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ جو کچھ میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا جواب دے دیا ہے؟ میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا: اس صاحب کو کیا بیماری ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن اعصم نے۔ اس نے پوچھا: کس چیز میں (جادو کیا ہے)؟ دوسرے نے بتایا کہ کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں میں، پھر انھیں نر کھجور کے خوشے میں رکھا ہے۔ اس نے پوچھا: یہ جادو کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ذروان کے کنویں میں۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے چند صحابہ کو ساتھ لے کر وہاں تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو فرمایا: ''اے عائشہ! اس کنویں کا پانی مہندی کے نچوڑ جیسا سرخ ہے۔ وہاں کی کھجوروں کے سر گویا شیطانوں کے سر ہیں۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اس جادو کو نکالا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دے دی ہے، اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ خواہ مخواہ لوگوں میں اس کی برائی پھیلاؤں۔'' پھر آپ نے جادو کے سامان کو دفن کرنے کا حکم دے دیا۔

تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ.

ابواسامہ، ابوضمرہ اور ابن ابی زناد نے ہشام سے روایت کرنے میں عیسیٰ بن یونس کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ: «فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ»، وَيُقَالُ: الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مُشِطَ، وَالْمُشَاطَةُ مِنْ مُشَاطَةِ الْكَتَّانِ. [راجع: ٣١٧٥]

لیث اور ابن عیینہ نے ہشام سے روایت کرتے ہوئے مشط اور مشاطہ کا ذکر کیا ہے۔ مشاطہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو کنگھی کرتے ہوئے نکل آئیں۔ مشاطہ دراصل روئی کے تار کو کہتے ہیں۔

(٤٨) بَابٌ: الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوبِقَاتِ

باب: 48- شرک اور جادو انتہائی ہلاکت خیز ہیں

٥٧٦٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ [قَالَ]: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ». [راجع: ٢٧٦٦]

[5764] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تباہ کر دینے والی چیزوں سے اجتناب کرو: وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا کرانا ہے۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ نے اس مقام پر جادو کی سنگینی سے آگاہ کرنے کے لیے اختصار کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے۔ دوسری روایات میں سات مہلک گناہوں کا ذکر ہے: وہ، اللہ کے ساتھ شرک کرنا، بلاوجہ کسی کو قتل کرنا، یتیموں کا مال ہڑپ کرنا، جنگ سے فرار اختیار کرنا، جادو کرنا، سود کھانا اور پاک دامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا ہیں۔[1]

(٤٩) بَابٌ: هَلْ يُسْتَخْرَجُ السِّحْرُ؟

باب: 49- کیا جادو نکالا جائے؟

وَقَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ، أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ، فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ.

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے کہا: اگر کسی شخص پر جادو ہو یا اسے اپنی بیوی کے پاس جانے سے روک دیا جائے تو کیا جادو کا توڑ کرنا اور اسے باطل کرنے کے لیے کوئی منتر کرنا درست ہے؟ انھوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ اس (توڑ کرنے) سے اصلاح کا ارادہ رکھتے ہیں، بہرحال جو چیز نفع دے اس سے منع نہیں کیا گیا۔

1 صحيح البخاري، الوصايا، حديث: 2766.

فائدہ: امام بخاری ؒ کا رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ جادو کا توڑ کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال اس میں اختلاف ہے: امام حسن بصری کا موقف ہے کہ مطلق طور پر جادوگر کے پاس نہیں جانا چاہیے لیکن ابن مسیب کا موقف ہے کہ جادوگر کے پاس جانا اس وقت منع ہے جب کسی کو ضرر پہنچانا مقصود ہو، اگر سحر زدہ انسان کا علاج کرانے کے لیے کوئی جادوگر کے پاس جاتا ہے تو اس میں حرج نہیں کیونکہ اس سے اصلاح مقصود ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق جادو اتارنے کے لیے شرکیہ اور جاہلانہ دم جھاڑ حرام ہے۔ اس مقصد کے لیے آیات قرآنیہ اور دیگر مسنون اذکار کو عمل میں لایا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا توڑ کرنے کے لیے معوذتین نازل فرمائیں۔ واللّٰہ أعلم.

٥٧٦٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ. فَسَأَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ. قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ، إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، أَعَلِمْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، قَالَ: وَأَيْنَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ»، قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ، فَقَالَ: «هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ»، قَالَ: فَاسْتُخْرِجَ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَفَلَا؟ - أَيْ تَنَشَّرْتَ - فَقَالَ: «أَمَا

[5765] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ کو یہ خیال ہوتا کہ آپ بیویوں کے پاس گئے ہیں، حالانکہ آپ ان کے پاس نہیں گئے ہوتے تھے۔ (راویٔ حدیث) سفیان نے کہا کہ جب ایسا ہو تو یہ سخت قسم کا جادو ہوتا ہے۔ بہر حال آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو بات پوچھی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دے دیا ہے؟ میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ میرے سر کے پاس بیٹھنے والے نے دوسرے سے پوچھا: اس آدمی کو کیا شکایت ہے؟ اس نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن اعصم نے جو یہودیوں کے حلیف قبیلے بنو زریق میں سے ایک منافق شخص ہے۔ اس نے پوچھا: کس چیز میں (جادو) کیا ہے؟ اس نے کہا: کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں میں۔ اس نے کہا: اب وہ (جادو) کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں ہے جو ذروان کنویں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے دفن ہے۔'' اس کے بعد نبی ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور اندر سے جادو نکالا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہی کنواں ہے جو خواب میں مجھے دکھایا گیا تھا۔ اس کا

وَاللهِ فَقَدْ شَفَانِي وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا». [راجع: ٣١٧٥]

پانی منہدی کے نچوڑ جیسا سرخ تھا اور اس کی کھجوروں کے سر، شیطانوں کے سروں جیسے تھے۔" الغرض وہ جادو کنویں سے نکالا گیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے سوال کیا کہ آپ نے اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا؟ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی ہے، اب میں نہیں چاہتا کہ لوگوں میں سے کسی پر اس کا شر پھیلاؤں۔"

(٥٠) بَابُ السِّحْرِ

باب:50- جادو کا بیان

٥٧٦٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي دَعَا اللهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ: «أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟»، قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: فِيمَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ». قَالَ: فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: «وَاللهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَأَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: «لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللهُ وَشَفَانِي

[5766] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ آپ اپنے خیال کے مطابق ایک کام کر چکے ہوتے لیکن وہ نہیں کیا ہوتا تھا۔ آخر کار ایک دن آپ میرے پاس تشریف فرما تھے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، پھر دعا مانگی، اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا: "اے عائشہ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جو بات پوچھی تھی، اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! وہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: "میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ایک نے دوسرے ساتھی سے کہا: اس صاحب کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم یہودی نے جو قبیلۂ بنو زریق سے تعلق رکھتا ہے۔ پہلے نے کہا: کس چیز میں (جادو) کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں میں جو نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھا ہوا ہے۔ اس نے پوچھا: وہ کہاں رکھا ہے؟ اس نے جواب دیا: ذی اروان نامی کنویں میں رکھا

وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا»، وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ. [راجع: ٣١٧٥]

ہے۔'' نبی ﷺ اپنے چند صحابہ کو ساتھ لے کر اس کنویں پر تشریف لے گئے، اسے دیکھا وہاں کھجور کے درخت تھے، پھر آپ واپس سیدہ عائشہ ؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! اس کنویں کا پانی مہندی کے نچوڑ جیسا سرخ ہے اور وہاں کی کھجوریں گویا شیطانوں کے سر ہیں۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ نے اسے نکالا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بہرکیف اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی ہے، اب مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا لوگوں میں کوئی شر پیدا ہو۔'' پھر آپ نے اسے دفن کر دینے کا حکم دیا۔

(٥١) بَابٌ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

باب: 51- بعض تقاریر جادو اثر ہوتی ہیں

٥٧٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا، أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ». [راجع: ٥١٤٦]

[5767] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کہ دو آدمی مشرق کی طرف سے آئے اور انھوں نے لوگوں کو خطاب کیا جس سے لوگ بہت متأثر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ بعض تقریریں جادو اثر ہوتی ہیں۔''

(٥٢) بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ

باب: 52- عجوہ کھجور کے ذریعے سے علاج کرنا

٥٧٦٨ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ: أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ: أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذٰلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ».

[5768] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت عجوہ کھجوریں استعمال کرے اس کو رات تک زہر اور جادو سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔''

وَقَالَ غَيْرُهُ: سَبْعَ تَمَرَاتٍ. [راجع: ٥٤٤٥]

علی بن مدینی کے علاوہ دوسرے راوی نے بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ جو شخص سات کھجوریں کھالے۔

٥٧٦٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ». [راجع: ٥٤٤٥]

[5769] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے اس دن کوئی زہر اور جادو اسے نقصان نہیں دے گا۔''

(٥٣) بَابٌ: لَا هَامَةَ

باب: 53- ہامہ کوئی چیز نہیں

٥٧٧٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ»، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟!». [راجع: ٥٧٠٧]

[5770] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''متعدی بیماری، صفر کی نحوست اور الو کی کوئی حقیقت نہیں۔'' ایک دیہاتی نے کہا: اللہ کے رسول! ان اونٹوں کے متعلق آپ کیا کہیں گے جو ریگستان میں ہرنوں کی طرح دوڑتے ہیں لیکن ان میں ایک خارشی اونٹ آجاتا ہے تو وہ سب کو خارشی بنا دیتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟''

٥٧٧١ - وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ بَعْدُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ».

[5771] حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا: ''کوئی شخص بیمار اونٹ کو صحت منداونٹوں کے پاس نہ لے جائے۔''

وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ وَقُلْنَا: أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ لَا عَدْوَى؟ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَمَا رَأَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيثًا غَيْرَهُ. [انظر: ٥٧٧٤]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی پہلی بیان کردہ حدیث کا انکار کر دیا۔ ہم نے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: کیا آپ ہی نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی؟ تو انھوں نے غصے میں حبشی زبان میں کوئی بات کی۔ ابوسلمہ نے کہا: میں نے انھیں اس کے علاوہ کوئی دوسری حدیث بھولتے نہیں دیکھا۔

فائدہ: راوی ابوسلمہ کا یہ خیال محل نظر ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بھولنے کی وجہ سے حدیث کا انکار کیا بلکہ انکار کی وجہ ان کا حدیث کو تعارض کی شکل میں پیش کرنا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ کو اس پر ناراضی ہوئی تو انھوں نے حبشی زبان میں اپنی ناراضی کا اظہار کیا، حالانکہ احادیث میں تعارض نہیں بلکہ دونوں الگ الگ مضمون پر مشتمل ہیں: پہلی حدیث سے جاہلوں کے اس عقیدے کی نفی کرنا مقصود ہے کہ بیماری طبعی طور پر ایک سے دوسرے کی طرف متجاوز ہو جاتی ہے۔ اس میں اللہ کی قدرت سے حصول ضرر کی نفی نہیں۔ اور دوسری حدیث میں بیمار اونٹ کو صحت مند اونٹوں کے پاس لے جانے کی ممانعت اس لیے ہے کہ کم علم لوگ فضول اوہام میں مبتلا نہ ہو جائیں کہ صحت مند اونٹ، بیمار اونٹ کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں۔

(٥٤) بَابٌ: لَا عَدْوَى

باب: 54- (امراض کے طبعی طور پر) متعدی ہونے کی کوئی حقیقت نہیں

٥٧٧٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَمْزَةُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالدَّارِ».

[5772] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوت لگ جانے اور بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں۔ (اگر نحوست ممکن ہوتی تو) نحوست تین چیزوں میں ہوتی: گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔ (مگر درحقیقت ان میں بھی نہیں ہے۔)''

٥٧٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا عَدْوَى». [راجع: ٥٧٠٧]

[5773] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوت لگ جانے کی کوئی حقیقت نہیں۔''

٥٧٧٤ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُورِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ». [راجع: ٥٧٧١]

[5774] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم اپنا بیمار اونٹ تندرست اونٹوں میں نہ چھوڑو۔''

٥٧٧٥ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سِنَانُ ابْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى»، فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ

[5775] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوت کوئی چیز نہیں۔'' اس پر ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کی: آپ نے دیکھا ہوگا کہ ریگستان میں اونٹ ہرن کی

تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظِّبَاءِ فَيَأْتِيهِ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَتَجْرَبُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟». [راجع: ٥٧٠٧]

طرح دوڑتے ہیں، پھر جب ان میں ایک خارشی اونٹ آجاتا ہے تو باقی اونٹوں کو بھی خارش ہوجاتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لیکن پہلے اونٹ کو خارش کس نے لگائی تھی؟''

٥٧٧٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ»، قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: «كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ». [راجع: ٥٧٥٦]

[5776] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''چھوت لگنا کوئی چیز نہیں اور بدشگونی کی بھی کوئی حیثیت نہیں، البتہ نیک فال مجھے پسند ہے۔'' صحابۂ کرام نے عرض کی: نیک فال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کسی سے اچھی بات کہنا یا سننا۔''

(٥٥) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي سُمِّ النَّبِيِّ ﷺ

باب:55- نبی ﷺ کو زہر دیے جانے کا بیان

رَوَاهُ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:

اس امر کو حضرت عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٥٧٧٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنَ الْيَهُودِ»، فَجُمِعُوا لَهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقُونِي عَنْهُ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَبُوكُمْ؟» قَالُوا: أَبُونَا فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ». فَقَالُوا: صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ، فَقَالَ: «هَلْ أَنْتُمْ صَادِقُونِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ

[5777] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک بکری بطور ہدیہ پیش کی گئی جس میں زہر بھرا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہاں جتنے یہودی ہیں سب کو ایک جگہ جمع کرو۔'' چنانچہ انھیں آپ کے پاس جمع کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے چند باتیں پوچھنا چاہتا ہوں، کیا تم مجھے صحیح صحیح جواب دو گے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، اے ابو القاسم! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا باپ کون ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: ہمارا باپ فلاں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جھوٹ کہتے ہو، بلکہ تمھارا باپ فلاں ہے۔'' انھوں نے جواب دیا: آپ نے سچ کہا اور درست فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟'' انھوں نے کہا: ہاں، اے ابو القاسم!

فِي أَبِينَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟» فَقَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اخْسَؤُوا فِيهَا، وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا»، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: «هَلْ أَنْتُمْ صَادِقُونِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟» فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: «هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا؟» فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: «مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ؟» فَقَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ. [راجع: ٣١٦٩]

اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارا جھوٹ پکڑ لیں گے جیسا کہ آپ نے ہمارے باپ کے متعلق ہمارا جھوٹ پکڑ لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''دوزخ والے کون لوگ ہیں؟'' انھوں نے جواب دیا: کچھ دنوں کے لیے ہم دوزخ میں رہیں گے، پھر آپ لوگ ہماری جگہ لے لیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو گے۔ اللہ کی قسم! ہم اس میں تمھاری جگہ کبھی نہیں لیں گے۔'' آپ نے پھر ان سے دریافت فرمایا: ''اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں تو کیا تم مجھے صحیح صحیح بتاؤ گے؟'' انھوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟'' انھوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے یہ حرکت کیوں کی؟'' انھوں نے کہا: ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ نبی ہیں تو آپ کو یہ زہر نقصان نہیں دے گا۔

(٥٦) بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهِ، وَمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيثِ

باب: 56- زہر پینے، اس کے ذریعے سے علاج کرنے، نیز خطرناک اور ناپاک دوا کے استعمال کرنے کی ممانعت

٥٧٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ

[5778] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کی، وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی طرح خود کو گراتا رہے گا۔ جس نے زہر پی کر خودکشی کی، اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زہر پی کر خودکشی کرتا رہے گا۔ اور جس نے تیز دھار آلے سے خودکشی کی، وہ آلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے

قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ [خَالِدًا] مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا». [راجع: ١٣٦٥]

لیے اس آلے سے اپنا پیٹ پھاڑتا رہے گا۔"

٥٧٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ». [راجع: ٥٤٤٥]

[5779] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص صبح سات عجوہ کھجوریں کھائے، اس روز زہر اور جادو اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

(٥٧) بَابُ أَلْبَانِ الْأُتُنِ

باب: 57- گدھی کے دودھ کا بیان

٥٧٨٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

[5780] حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہر کچلی والے درندے جانور کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ. [راجع: ٥٥٣٠]

امام زہری نے کہا: میں اس حدیث کو اس وقت تک نہیں سن سکا جب تک میں شام نہیں آیا۔

٥٧٨١ - وَزَادَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَسَأَلْتُهُ: هَلْ نَتَوَضَّأُ أَوْ نَشْرَبُ أَلْبَانَ الْأُتُنِ، أَوْ مَرَارَةَ السَّبُعِ، أَوْ أَبْوَالَ الْإِبِلِ؟ قَالَ: قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَدَاوَوْنَ بِهَا فَلَا يَرَوْنَ بِذٰلِكَ بَأْسًا، فَأَمَّا أَلْبَانُ الْأُتُنِ فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُحُومِهَا، وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ أَلْبَانِهَا أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ،

[5781] ابن شہاب زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ابو ادریس خولانی سے پوچھا: کیا ہم گدھی کے دودھ سے وضو کر سکتے ہیں یا درندے جانور کا پتا استعمال کر سکتے ہیں یا اونٹ کا پیشاب پی سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا: مسلمان اونٹ کے پیشاب کو بطور دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ گدھی کے دودھ کے متعلق ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گدھوں کا

وَأَمَّا مَرَارَةُ السَّبُعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. [راجع: ٥٥٣٠]

گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا، البتہ اس کے دودھ کے متعلق ہمیں (رسول اللہ ﷺ کا) کوئی حکم یا ممانعت معلوم نہیں۔ ہاں درندوں کے پتّے کے متعلق مجھے ابوادریس خولانی نے بتایا اور انھیں ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: درندوں کا پتا حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کو کھانے سے منع فرمایا ہے، حدیث کے یہ الفاظ درندے کے تمام اجزاء کے بارے میں ہے کہ وہ حرام ہیں، ان میں پتا بھی شامل ہے، اس سے یہ لازم آتا ہے کہ گدھی کا دودھ بھی حرام ہے کیونکہ گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا ہے اور دودھ بھی گوشت سے نکلتا ہے جیسا کہ ابوضمرہ کی روایت میں ہے کہ دودھ گوشت سے نکلتا ہے، جمہور کے نزدیک گدھی کا دودھ حرام ہے۔[1] لیکن گوشت پر قیاس کرتے ہوئے گدھی کے دودھ کو حرام کہنا محل نظر ہے کیونکہ یہ قیاس مع الفارق ہے جیسا کہ آدمی کا گوشت کھانا حرام ہے لیکن عورت کا دودھ پینا جائز ہے، معلوم ہوتا ہے کہ امام زہری رحمہ اللہ کا رجحان گدھی کے دودھ کے متعلق یہ ہے کہ اس کا استعمال جائز ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس کے متعلق کوئی حکم یا ممانعت نہیں پہنچی، لہٰذا جس چیز کے متعلق شارع نے سکوت اختیار کیا ہو وہ صاف ہے جیسا کہ دوسری احادیث میں اس کی وضاحت ہے، اس بنا پر متعدد تابعین نے گدھی کے دودھ کو حلال کہا ہے۔ واللہ أعلم.

(٥٨) بَابٌ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ

باب: 58- جب برتن میں مکھی گر جائے

٥٧٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى بَنِي زُرَيْقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً». [راجع: ٣٣٢٠]

[5782] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ پوری مکھی کو اس میں ڈبو دے، پھر اسے نکال کر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پَر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے۔''

فائدہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مکھی کے ایک پَر میں زہر

1 فتح الباري: 307/10.

اور دوسرے میں اس کا تریاق ہے۔ جب وہ کھانے (یا پینے) کی چیز میں گر جائے تو اسے اس میں ڈبو دو کیونکہ وہ زہر والا پر آگے اور تریاق والا پیچھے رکھتی ہے۔[1] اس حدیث کی روشنی میں جب مکھی دودھ، پانی یا چائے وغیرہ میں گر جائے تو کھانے پینے کی چیز کو ضائع کر دینا جائز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے مکھی کے ایک پر میں جراثیم کش مادہ بھی رکھا ہے جو متعدد بیماریوں کے جراثیم کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اس بناء پر جب مکھی کو ڈبو دیا جائے تو وہ جراثیم کش مادہ مکھی کے پر سے نکل کر اس چیز میں شامل ہو جاتا ہے اور زہریلے اثرات کو ختم کر دیتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ایک ہی چیز میں دو متضاد چیزیں پیدا کر دیتا ہے۔

1 سنن أبي داود، الطب، حديث : 3504.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

77 - كِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس سے متعلق احکام ومسائل

(١) وَ [بَابُ] قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ ٱللَّهِ ٱلَّتِىٓ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِۦ﴾ [الأعراف: ٣٢]

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: "آپ کہہ دیں کہ کس نے وہ زیب و زینت کی چیزیں حرام کی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں" کا بیان

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا، فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ».

نبی ﷺ نے فرمایا: "کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ کرو لیکن اسراف اور فخر ومباہات کا اظہار نہ ہو۔"

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلْ مَا شِئْتَ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ، مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو زیب تن کرو مگر اسراف اور تکبر دونوں سے گریز کرو۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ بالا ارشادِ گرامی متصل سند سے بھی مروی ہے۔[1] مسلمانوں کا لباس دو بنیادی ضروریات کے لیے ہوتا ہے: ستر پوشی اور اظہار زینت، لہٰذا ایسا لباس جس سے ستر پوشی کی ضرورت پوری نہ ہو یا اظہار زینت کے بجائے فخر ومباہات کے لیے ہو اسے زیب تن کرنا ناجائز ہے۔

٥٧٨٣ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يُخْبِرُونَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ». [راجع: ٣٦٦٥]

[5783] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جو تکبر کرتے ہوئے اپنے کپڑے کو زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے۔"

---

1 سنن ابن ماجه، اللباس، حديث: 3605.

فائدہ: کسی بھی مرد کا جان بوجھ کر اپنی چادر، شلوار، پینٹ اور تہ بند وغیرہ ٹخنے سے نیچے لٹکانا اسراف ہے۔ اور ایسا کرنا بہرصورت تکبر کی علامت ہے، خواہ کوئی کہے کہ میں تکبر کے بغیر لٹکا تا ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا تھا: ''ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے سے اجتناب کرو کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔''[1] البتہ عورتوں کو ہمیشہ اپنا کپڑا ٹخنوں سے لٹکا کر رکھنا چاہیے۔

(٢) بَابُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

باب: 2- جس نے تکبر کے بغیر اپنی چادر کو زمین پر گھسیٹا

٥٧٨٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ». [راجع: ٣٦٦٥]

[5784] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص تکبر کرتے ہوئے اپنا کپڑا زمین پر گھسیٹ کر چلے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔'' حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے تہبند کا ایک کنارہ ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی نگہداشت کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر و غرور سے ایسا کرتے ہیں۔''

فائدہ: اگر کسی کو کوئی عذر درپیش ہو کہ اس کی توند بڑی ہو یا اس کی کمر کبڑی ہو اور کوشش کے باوجود بعض اوقات چادر ڈھلک کر ٹخنوں کے نیچے ہو جاتی ہو جیسا کہ حدیث بالا میں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کے متعلق بیان ہوا ہے، تو ایسی حالت میں اگر کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو جائے تو قابل مواخذہ نہیں، البتہ اسے عادت کے طور پر اختیار کرنا انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے۔

٥٧٨٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا

[5785] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ سورج گرہن کے موقع پر ہم نبی ﷺ کے پاس تھے۔ آپ جلدی میں اٹھے اور اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں لوگ بھی جمع ہو گئے تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ جب سورج گرہن ختم ہو گیا تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جب تم اس طرح کی

[1] سنن أبي داود، اللباس، حديث: 4084.

فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا». [راجع: ١٠٤٠]

کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تا آنکہ یہ حالت ختم ہو جائے۔"

(٣) بَابُ التَّشَمُّرِ فِي الثِّيَابِ

باب:3- کپڑا سمیٹنا

٥٧٨٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: أَخْبَرَنَا عَوْنُ ابْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: فَرَأَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا، ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مُشَمِّرًا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْعَنَزَةِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ. [راجع: ١٨٧]

[5786] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک چھوٹا سا نیزہ اٹھا کر لائے اور اسے زمین میں گاڑ دیا۔ پھر انھوں نے نماز کے لیے اقامت کہی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سرخ رنگ کا جوڑا زیب تن کئے ہوئے باہر تشریف لائے جسے آپ نے سمیٹ رکھا تھا، پھر آپ نے نیزے کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز (عید) پڑھائی۔ میں نے انسانوں اور چوپائیوں کو دیکھا کہ وہ نیزے کے پیچھے سے اور آپ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد حضرات بھی سرخ رنگ کا لباس پہن سکتے ہیں لیکن جس علاقے میں یہ رنگ عورتوں کے لیے مخصوص ہو چکا ہو وہاں مردوں کے لیے اس رنگ کے لباس سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ لباس وغیرہ میں عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا ممنوع ہے۔

(٤) بَابُ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

باب:4- جو کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہوگا

٥٧٨٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ».

[5787] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔"

(٥) بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ

باب:5- جس نے تکبر کرتے ہوئے اپنا کپڑا گھسیٹا

٥٧٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[5788] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جس نے تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا زمین پر گھسیٹا۔''

٥٧٨٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ -: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ، إِذْ خَسَفَ اللهُ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[5789] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا..... یا (کہا کہ) حضرت ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا..... ''ایک آدمی جوڑا پہنے ہوئے اور اپنے بالوں میں کنگھی کر کے فخر وغرور سے چل رہا تھا کہ اچانک اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔''

٥٧٩٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ، خَسَفَ اللهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[5790] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی اپنا تہبند گھسیٹ کر چل رہا تھا کہ اچانک اسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی رہے گا۔''

تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

یونس نے زہری سے روایت کرنے میں عبدالرحمٰن بن خالد کی متابعت کی ہے۔ شعیب نے اس حدیث کو امام زہری سے مرفوعاً بیان نہیں کیا۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ. [راجع: ٣٤٨٥]

جریر بن زید کہتے ہیں کہ میں سالم بن عبداللہ کے ہمراہ ان کے گھر کے دروازے پر تھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے سنا، انھوں نے (اس حدیث کو) نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا تھا۔

٥٧٩١ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ

[5791] حضرت شعبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں محارب بن دثار سے ملا جبکہ وہ گھوڑے پر سوار تھے

دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ، وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مَخِيلَةً لَم يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ: أَذَكَرَ إِزَارَهُ؟ قَالَ: مَا خَصَّ إِزَارًا وَلَا قَمِيصًا.

اوراس جگہ جارہے تھے جہاں فیصلے کرتے تھے، میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے فخر وغرور سے کپڑا گھسیٹا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔'' (شعبہ نے کہا کہ) میں نے محارب سے کہا: کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) تہبند کا ذکر کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تہبند یا قمیص کی تخصیص نہیں کی تھی۔

تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

محارب کے ساتھ اس حدیث کو جبلہ بن سحیم، زید بن اسلم اور زید بن عبداللہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، يَعْنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ: مِثْلَهُ.

لیث نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی حدیث ذکر کی ہے۔

وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ». [راجع: ٣٦٦٥]

نافع کے ساتھ اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے بھی سالم سے، انھوں نے ابن عمر سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا: ''جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے لٹکائے......''

(٦) بَابُ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ

باب:6- ڈورے دار چادر کا بیان

وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً.

امام زہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ بن ابو اُسید اور معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ انھوں نے ڈورے دار کپڑے پہنے تھے۔

٥٧٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ:

[5792] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ میں آپ کے

جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ، وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا، فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، قَالَتْ: فَقَالَ خَالِدٌ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَنْهَى هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَا وَاللهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى التَّبَسُّمِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ، لَا، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ»، فَصَارَ سُنَّةً بَعْدَهُ. [راجع: ٢٦٣٩]

پاس بیٹھی ہوئی تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں رفاعہ کی بیوی تھی۔ اس نے مجھے طلاق دے کر اپنی زوجیت سے فارغ کر دیا ہے۔ میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا۔ اللہ کے رسول! میں قسم اٹھاتی ہوں کہ اس کے پاس اس پھندنے کے علاوہ کچھ نہیں۔ اور اس نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑا۔ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ دروازے کے پاس کھڑے اس کی باتیں سن رہے تھے اور انھیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ انھوں نے وہاں کھڑے کھڑے کہا: اے ابوبکر! کیا آپ اس عورت کو منع نہیں کرتے، یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بلند آواز سے کیسی گفتگو کر رہی ہے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اس کی باتیں سن کر صرف تبسم فرماتے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''شاید تم رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو، لیکن اب ایسا ممکن نہیں رہا، جب تک وہ تیری لذت نہ لے اور تو اس کی لذت نہ چکھ لے۔'' اس کے بعد یہ فیصلہ قانون بن گیا۔

(٧) بَابُ الْأَرْدِيَةِ

باب: 7- چادروں کا بیان

وَقَالَ أَنَسٌ: جَبَذَ أَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کی چادر کھینچی۔

٥٧٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى بِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ. [راجع: ٢٠٨٩]

[5793] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی چادر منگوائی، پھر اسے زیب تن کر کے روانہ ہوئے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے ہو لیے۔ آپ اس گھر میں آئے جہاں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انھوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

(٨) بَاب لُبْسِ الْقَمِيصِ

باب: 8-قمیص پہننا

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ: ﴿ٱذْهَبُوا۟ بِقَمِيصِى هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِى يَأْتِ بَصِيرًا﴾ [يوسف ٩٣].

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''تم میری یہ قمیص لے جاؤ، اسے میرے والد گرامی کے چہرے پر ڈال دو تو وہ بینا ہو جائیں گے۔''

٥٧٩٤ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ». [راجع: ١٣٤]

[5794] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! محرم آدمی کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''محرم آدمی قمیص، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ اگر اسے جوتا نہ ملے تو موزوں کو ٹخنوں تک کاٹ کر پہن لے۔''

٥٧٩٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللهِ ابْنَ أُبَيٍّ بَعْدَمَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، فَاللهُ أَعْلَمُ. [راجع: ١٢٧٠]

[5795] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ عبداللہ بن ابی کے پاس اس وقت آئے جب وہ قبر میں داخل کیا جا چکا تھا۔ پھر آپ کے حکم سے اس کی لاش نکالی گئی اور اسے آپ کے گھٹنوں پر رکھا گیا۔ آپ نے اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔ واللہ أعلم.

٥٧٩٦ - **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ، فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ، وَقَالَ لَهُ: «إِذَا فَرَغْتَ مِنْهُ فَآذِنَّا»، فَلَمَّا فَرَغَ آذَنَهُ، فَجَاءَ

[5796] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب عبداللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ مجھے اپنی قمیص دیں تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں، نیز آپ اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائیں اور اس کے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ نبی ﷺ نے اسے اپنی قمیص دے دی اور فرمایا: ''جب (اسے غسل دے کر) تم

لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَجَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ: ﴿ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ﴾ [التوبة: ٨٠] فَنَزَلَتْ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ﴾ [٨٤] فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ. [راجع: ١٢٦٩]

فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا۔" چنانچہ جب وہ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ تشریف لائے تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بڑے ادب سے) آپ کو پیچھے کھینچا اور عرض کی: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں کیا؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "آپ ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں یا نہ کریں، اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لیے بخشش کی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔" پھر یہ آیت نازل ہوئی: "ان (منافقین) میں سے جو مر جائے تو آپ کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوں۔" پھر آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنا ترک کر دی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا موقف تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے، منع نہیں فرمایا اور میں اس کے لیے ستر بار سے بھی زیادہ مرتبہ دعا کروں گا۔ دراصل آپ اس بدفطرت کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے تھے جو ایک مخلص مسلمان تھے۔

(٩) بَابُ جَيْبِ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ

باب: 9- قمیص کا گریبان سینے وغیرہ کے پاس ہو

٥٧٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ

[5797] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: "ان کی مثال دو آدمیوں جیسی ہے جنھوں نے لوہے کی دو زرہیں پہنی ہوئی ہوں اور ان کے ہاتھ سینے اور حلق تک پہنچے ہوئے ہوں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کرتا ہے تو وہ زرہ کشادہ ہوتی جاتی ہے حتی کہ اس کی انگلیوں کے پورے چھپ جاتے ہیں اور قدموں کے نشانات بھی مٹ جاتے ہیں اور بخیل جب بھی صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ تنگ ہو جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

اللهِ ﷺ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا فِي جَيْبِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ. [راجع: ١٤٤٣]

میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے، تم دیکھو کہ وہ اس زرہ میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ. وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ.

ابن طاؤس نے اپنے باپ اور ابو زناد نے اعرج سے جُبَّتَان بیان کرنے میں حسن کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ حَنْظَلَةُ: سَمِعْتُ طَاوُسًا: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: جُبَّتَانِ، وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ: جُنَّتَانِ.

حنظلہ نے کہا: میں نے طاؤس سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ ؓ کو جُنَّتَان کہتے ہوئے سنا اور جعفر نے اعرج سے جُبَّتَانِ روایت کیا ہے۔

(١٠) بَابُ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ

باب: 10- جس نے دوران سفر میں تنگ آستینوں والا جبہ پہنا

٥٧٩٨ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الضُّحَى قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ، فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ، فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ بَدَنِهِ، فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ [وَ]عَلَى خُفَّيْهِ. [راجع: ١٨٢]

[5798] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے وضو کیا جبکہ آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ دھویا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو اس کی آستینوں سے نکالنا چاہا لیکن وہ تنگ تھیں، اس لیے آپ نے اپنے ہاتھ جبے کے نیچے سے نکالے اور پھر بازوؤں کو دھویا، سر اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(١١) بَابُ لُبْسِ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ

باب: 11- دوران جنگ میں اونی جبہ پہننا

٥٧٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي

[5799] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک رات دوران سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''کیا تیرے پاس پانی

سَفَرٍ، فَقَالَ: «أَمَعَكَ مَاءٌ؟»، قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: «دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ»، فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

[راجع: ١٨٢]

ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ اپنی سواری سے اترے اور مسلسل چلتے رہے حتی کہ آپ رات کی تاریکی میں چھپ گئے، پھر جب واپس تشریف لائے تو میں نے مشکیزے سے آپ پر پانی ڈالا۔ آپ نے اپنا چہرہ مبارک اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ اس وقت آپ اونی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ اس کی آستینوں سے اپنے ہاتھ باہر نہ نکال سکے تو انھیں جبے کے نیچے سے نکالا، پھر اپنے بازوؤں کو کہنیوں تک دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے آگے بڑھا تو آپ نے فرمایا: ''انھیں رہنے دو، میں نے وضو کے بعد انھیں پہنا تھا۔'' چنانچہ آپ نے ان پر مسح فرمایا۔

(١٢) بَابُ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ

باب:12- قبا اور ریشمی فروج کا بیان

وَهُوَ الْقَبَاءُ. وَيُقَالُ: هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ.

فروج قبا ہی کو کہتے ہیں کچھ حضرات کے نزدیک فروج وہ قبا ہے جو پیچھے سے چاک ہوتی ہے۔

٥٨٠٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: «خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ»، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ.

[راجع: ٢٥٩٩]

[5800] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند قبائیں تقسیم کیں اور حضرت مخرمہ ؓ کو کچھ نہ دیا تو انھوں نے کہا: بیٹے! میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو، چنانچہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ گیا۔ انھوں نے مجھے کہا: تم اندر جاؤ اور آپ ﷺ سے میرا ذکر کرو۔ میں نے آپ ﷺ سے اپنے والد کا ذکر کیا تو آپ باہر تشریف لائے جبکہ انھی قباؤں میں سے ایک قبا ساتھ لیے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ قبا میں نے تمھارے لیے چھپا رکھی تھی۔'' حضرت مخرمہ ؓ نے اسے دیکھا تو کہنے لگے: مخرمہ راضی ہے۔

٥٨٠١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ

[5801] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی قبا بطور ہدیہ

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ». [راجع: ٣٧٥]

دی گئی۔ آپ نے اسے زیب تن فرما کر نماز ادا کی۔ فراغت کے بعد آپ نے اس کو جلدی سے اتار دیا جیسے آپ اس سے ناگواری محسوس کرتے ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''یہ اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے مناسب نہیں۔''

تَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: فَرُّوجٌ حَرِيرٌ.

عبداللہ بن یوسف نے لیث سے روایت کرنے میں قتیبہ کی متابعت کی ہے۔ عبداللہ بن یوسف کے علاوہ دوسروں نے ''فَرُّوجٌ حَرِيرٌ'' کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(١٣) بَابُ الْبَرَانِسِ

باب: 13- لمبی ٹوپیوں کا بیان

٥٨٠٢ - وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ.

[5802] حضرت معتمر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا، انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کی ریشمی ٹوپی دیکھی تھی۔

٥٨٠٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ». [راجع: ١٣٤]

[5803] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! محرم آدمی کون کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(احرام میں) قمیص، پگڑی، شلوار، لمبی ٹوپی (اوورکوٹ) اور موزے نہ پہنو لیکن اگر کوئی جوتا نہ پائے تو موزے پہن لے لیکن انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے اور نہ وہ کپڑے پہنو جنھیں زعفران اور ورس سے رنگا گیا ہو۔''

(١٤) بَابُ السَّرَاوِيلِ

باب: 14- پاجامہ یا شلوار پہننے کا بیان

٥٨٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

[5804] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص تہبند

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ». [راجع: ١٧٤٠]

نہ پائے وہ شلوار پہن لے اور جو کوئی جوتا نہ پائے وہ موزے پہن لے۔

٥٨٠٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا؟ قَالَ: «لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ، وَالْعَمَائِمَ، وَالْبَرَانِسَ، وَالْخِفَافَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ». [راجع: ١٣٤]

[5805] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! جب ہم احرام باندھیں تو کون سا لباس پہننے کا آپ حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''قمیص، شلوار، پگڑی، لمبی ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو۔ ہاں اگر کسی شخص کو جوتی میسر نہ ہو تو وہ موزے پہنے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں، نیز کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جسے زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔''

(١٥) بَابُ الْعَمَائِمِ

باب: 15- پگڑیوں کا بیان

٥٨٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ، وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا، فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ». [راجع: ١٣٤]

[5806] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''محرم آدمی قمیص، پگڑی، شلوار، لمبی ٹوپی نہ پہنے اور نہ وہ کپڑے پہنے جنھیں زعفران اور ورس لگا ہو، وہ موزے بھی نہ پہنے مگر جسے جوتا میسر نہ ہو تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے (تاکہ وہ جوتا بن جائے)۔

(١٦) بَابُ التَّقَنُّعِ

باب: 16- سر اور کچھ چہرہ ڈھانپنے (ڈھاٹا باندھنے) کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ باہر تشریف

عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ. وَقَالَ أَنَسٌ: عَصَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ.

لائے جبکہ آپ کے سر پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنے سر مبارک پر چادر کا کنارہ باندھا ہوا تھا۔

٥٨٠٧ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوَ تَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لِصُحْبَتِهِ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ، كَانَتَا عِنْدَهُ، وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ، فِي بَيْتِنَا، فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدًا لَكَ بِأَبِي وَأُمِّي، وَاللهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ لَأَمْرٌ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ، فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ: «أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ»، قَالَ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ». قَالَ: فَالصُّحْبَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بِالثَّمَنِ»، قَالَتْ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ، وَوَضَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ

[5807] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ چند مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاری کرنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابھی ٹھہر جاؤ، مجھے امید ہے کہ ہجرت کی اجازت مجھے بھی دی جائے گی۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا آپ کو بھی ہجرت کی امید ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' چنانچہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی رفاقت کے لیے خود کو روک لیا اور اپنی دو اونٹنیوں کو چار ماہ تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم ایک دن دوپہر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں جو سر منہ ڈھانپے اس طرف تشریف لا رہے ہیں۔ عام طور پر آپ ﷺ اس وقت ہمارے گھر تشریف نہیں لاتے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم! آپ کسی اہم کام کے لیے اس وقت تشریف لائے ہیں، بہرحال نبی ﷺ نے مکان پر پہنچ کر اجازت طلب کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی۔ آپ اندر تشریف لائے اور آتے ہی ابوبکر سے فرمایا: ''جو لوگ اس وقت تمھارے پاس ہیں انھیں یہاں سے اٹھا دو۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا باپ آپ پر قربان ہو: اللہ کے رسول! یہ سب آپ کے گھر کے افراد ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرا باپ آپ پر قربان ہوائے اللہ کے رسول! پھر مجھے

نِطَاقِهَا، فَأَوْكَأَتْ بِهِ الْجِرَابَ، وَلِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ، ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ: ثَوْرٌ، فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ، فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلَا يَسْمَعُ [أَمْرًا] يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهُ عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا، حَتَّى يَنْعِقَ بِهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ. [راجع: ٤٧٦]

رفاقت کی سعادت حاصل رہے گی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرا باپ آپ پر قربان ہو ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ قیمت سے لیتا ہوں۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: پھر ہم نے جلدی جلدی دونوں سواریوں کا سامان تیار کیا، پھر دونوں کے لیے کھانا تیار کر کے توشہ دان میں رکھ دیا۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ نے اپنے پٹکے کے ایک ٹکڑے سے اس توشہ دان کا منہ باندھ دیا۔ اس بنا پر انھیں ذات نطاقین کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ غار ثور میں جا کر چھپ گئے۔ وہاں تین راتیں قیام فرمایا۔ حضرت ابوبکر ؓ کا بیٹا عبداللہ رات کے وقت ان کے پاس ہی رہتا تھا۔ وہ نوجوان، ذہین اور سمجھدار تھا، وہ ان کے پاس سے سحری کے وقت روانہ ہوتا اور مکہ مکرمہ میں صبح ہوتے ہی قریش کے ہاں پہنچ جاتا جیسا کہ وہ مکہ ہی میں رات کے وقت رہا ہو۔ مکہ مکرمہ میں جو بات بھی ان حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتا، پھر جونہی رات کا اندھیرا چھا جاتا غار ثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیتا۔ حضرت ابوبکر ؓ کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ ؓ دودھ دینے والی بکریاں چراتا تھا اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تو ان بکریوں کو غار ثور کی طرف ہانک کر لے جاتا۔ وہ دونوں (رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ) بکریوں کا دودھ پی کر رات بسر کرتے، پھر عامر بن فہیرہ صبح اندھیرے اندھیرے وہاں سے روانہ ہو جاتا۔ ان تین راتوں میں اس نے ہر رات ایسا ہی کیا۔

(١٧) بَابُ الْمِغْفَرِ

باب: 17- خود پہننے کا بیان

٥٨٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ

[5808] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ. [راجع: ١٨٤٦]

فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے جبکہ آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔

(١٨) بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرِ وَالشَّمْلَةِ

باب:18- دھاری دار، یمنی اور اونی چادروں (کملیوں) کا بیان

وَقَالَ خَبَّابٌ: شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَتَهُ.

حضرت خباب ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ سے (مشرکین کے مظالم کی) شکایت کی جبکہ آپ اس وقت دھاری دار چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

٥٨٠٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. [راجع: ٣١٤٩]

[5809] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا جبکہ آپ پر موٹے حاشیے والی نجرانی چادر تھی۔ آپ کو ایک اعرابی ملا اور رسول اللہ ﷺ کی چادر سے آپ کو زور سے کھینچا حتی کہ میں نے آپ کے کندھے پر زور سے کھینچنے کی وجہ سے ایک نشان دیکھا۔ پھر اس نے کہا: اے محمد! مجھے اللہ تعالیٰ کے اس مال سے دینے کا حکم دیں جو آپ کے پاس ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، پھر ہنس دیے، اس کے بعد آپ نے اسے عطیہ دینے کا حکم دیا۔

٥٨١٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ - قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا - قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا

[5810] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت بردہ لے کر آئی...... حضرت سہل ؓ نے (اپنے شاگرد سے) پوچھا: تم جانتے ہو بردہ کیا چیز ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، یہ ایک چادر ہے جس کے حاشیے بنے ہوتے ہیں...... اس عورت نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے یہ چادر اپنے ہاتھوں سے تیار کی ہے اور آپ کو پہنانا چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر ضرورت

رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اكْسُنِيهَا، قَالَ: «نَعَمْ»، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللهُ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللهِ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ. [راجع: ١٢٧٧]

مند کے طور پر اس سے لے لی۔ پھر رسول اللہ ﷺ اسے تہبند کے طور پر باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ صحابۂ کرام میں سے ایک صاحب نے اسے چھوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! یہ مجھے عطا کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں لے لو۔'' پھر آپ جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا مجلس میں بیٹھے، اس کے بعد گھر تشریف لے گئے اور وہ چادر لپیٹ کر اس کے پاس بھیج دی۔ صحابۂ کرام نے اس آدمی سے کہا: تو نے اچھا نہیں کیا کہ آپ ﷺ سے وہ چادر مانگ لی جبکہ تمھیں معلوم ہے کہ آپ ﷺ کسی سائل کو محروم نہیں کرتے۔ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے وہ چادر اس لیے مانگی تھی کہ جب میں مروں تو یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ چادر ان کے لیے بطور کفن ہی استعمال ہوئی۔

فائدہ: چادر مانگنے والے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے اپنا کفن تیار کرنا جائز ہے۔

٥٨١١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا، تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ». فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، قَالَ: ادْعُ اللهَ لِي يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ». ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: «سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ». [انظر: ٦٥٤٢]

[5811] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت سے جنت میں ستر ہزار کا ایک گروہ بغیر حساب داخل ہوگا، جن کے چہرے چاند کی طرح درخشاں ہوں گے۔'' حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ اپنی دھاری دار چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! اسے (عکاشہ رضی اللہ عنہ کو) ان میں سے کر دے۔'' اس کے بعد قبیلۂ انصار کے ایک آدمی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عکاشہ تم سے بازی لے گیا ہے۔''

٥٨١٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: الْحِبَرَةُ. [انظر: ٥٨١٣]

[5812] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ قتادہ نے ان سے سوال کیا کہ نبی ﷺ کو کس طرح کا لباس زیادہ پسند تھا؟ انھوں نے کہا کہ دھاری دار چادر بہت پسند تھی۔

٥٨١٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ. [راجع: ٥٨١٢]

[5813] حضرت انس بن مالک ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو تمام کپڑوں سے دھاری دار چادر زیب تن کرنا زیادہ پسند تھا۔

٥٨١٤ - حَدَّثَنِي أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ.

[5814] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک پر ایک دھاری دار یمنی چادر ڈال دی گئی تھی۔

(١٩) بَابُ الْأَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ

باب:19- کملیوں اور حاشیہ دار اونی چادروں کا بیان

٥٨١٥، ٥٨١٦ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ: «لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ»، يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا. [راجع: ٤٣٥، ٤٣٦]

[5816,5815] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، ان دونوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر آخری مرض طاری ہوا تو آپ اپنی چادر (کملی) کو چہرے پر ڈالتے تھے اور جب سانس گھٹنے لگتا تو چہرہ کھول دیتے۔ آپ نے اسی حالت میں فرمایا: ''یہود و نصارٰی پر اللہ کی لعنت ہو، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔'' آپ ﷺ ان کے عمل بد سے مسلمانوں کو ڈرا رہے تھے۔

٥٨١٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[5817] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي خَمِيصَةٍ لَهُ، لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: «اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ؛ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي، وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ» ابْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ. [راجع: ٣٧٣]

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک منقش چادر میں نماز پڑھی۔ آپ نے (دوران نماز میں ہی) اس کے نقش ونگار پر ایک نظر ڈالی۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''میری اس منقش چادر کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اسے واپس کر دو کیونکہ اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔ اور وہاں سے ابوجہم کی سادہ چادر لے آؤ۔'' یہ ابوجہم بن حذیفہ بن غانم، عدی بن کعب کے قبیلے سے تھے۔

٥٨١٨ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا، قَالَتْ: قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَيْنِ. [راجع: ٣١٠٨]

[5818] حضرت ابوبردہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ ؓ نے ہمیں ایک موٹی کملی اور ایک موٹی چادر دکھائی اور فرمایا کہ نبی ﷺ کی روح ان دونوں کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

(٢٠) بَابُ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

باب:20- اشتمال الصماء کا بیان

وضاحت: ایک ہی کپڑے کو اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں، اسے عربی میں اشتمال الصماء کہتے ہیں۔ ایسا کرنا منع ہے کیونکہ اس صورت میں انسان کسی طرح سنبھل نہیں سکتا۔ اس انداز کو پنجابی میں ''بولی بکل'' کہتے ہیں۔

٥٨١٩ - **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ، وَعَنْ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ. وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ. [راجع: ٣٦٨]

[5819] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا اور آپ نے دو اوقات میں نماز پڑھنے سے بھی منع فرمایا: نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا جسم پر لپیٹ کر اور گھٹنے اٹھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرمگاہ پر زمین و آسمان کے درمیان کوئی چیز نہ ہو اور اشتمال صماء سے بھی منع فرمایا۔

٥٨٢٠ - **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

[5820] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے،

عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ، وَالْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ، وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ، وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونَ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ. وَاللِّبْسَتَانِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ، وَالصَّمَّاءُ: أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ، فَيَبْدُوَ أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ، وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. [راجع: ٣٦٧]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لباسوں اور خرید و فروخت کی دو قسموں سے منع فرمایا ہے: آپ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا: ملامسہ بیع یہ ہے کہ کوئی آدمی دن یا رات میں اپنے ہاتھ سے کسی دوسرے کا کپڑا چھو لے اور اسے کھول کر نہ دیکھے اسی سے بیع پختہ کرے۔ منابذہ کی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی طرف اور وہ اس کی طرف پھینکے اور بغیر دیکھے اور باہمی رضامندی کے بغیر ہی بیع منعقد ہو جائے۔ اور جن دو لباسوں سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ان میں سے ایک اشتمال الصماء ہے کہ انسان اپنا کپڑا اپنے ایک کندھے پر اس طرح ڈالے کہ دوسری طرف ننگی ہو اور اس پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اور دوسرا لباس احتباء (گوٹ مار کر بیٹھنا) ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ بیٹھ کر اپنے کپڑے سے کمر اور پنڈلیاں باندھ لی جائیں اور شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

(٢١) بَابُ الْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

باب: 21- ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا

٥٨٢١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى أَحَدِ شِقَّيْهِ، وَعَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. [راجع: ٣٦٨]

[5821] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کے لباس سے منع فرمایا ہے: ایک یہ کہ ایک ہی کپڑے سے اپنی کمر اور پنڈلی کو ملا کر باندھ لے اور اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو اور دوسرا یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح جسم پر لپیٹ لے کہ دوسری طرف کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو۔ اسی طرح آپ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے بھی منع فرمایا ہے۔

٥٨٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ

[5822] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اشتمال صماء سے منع فرمایا ہے اور اس سے بھی روکا ہے کہ ایک شخص کپڑے سے اپنی کمر اور پنڈلیوں کو باندھ لے جبکہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. [راجع: ٣٦٧]

(٢٢) بَابُ الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ

باب:22-کالی کملی کا بیان

٥٨٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ - [هُوَ عَمْرُو] بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ - عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ: «مَنْ تَرَوْنَ أَنْ نَكْسُوَ هٰذِهِ؟» فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ: ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ، فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا وَقَالَ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي». وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ، فَقَالَ: «يَاأُمَّ خَالِدٍ، هٰذَا سَنَاهْ». وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ [حَسَنٌ]. [راجع: ٣٠٧١]

[5823] حضرت ام خالد بنت خالد ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے۔ان میں ایک چھوٹی سی دھاری دار اونی چادر بھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:''تمھارا کیا خیال ہے کہ ہم یہ چادر کس کو پہنائیں؟'' صحابۂ کرام خاموش رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''ام خالد ؓ کو میرے پاس لاؤ'' چنانچہ انھیں اٹھا کر لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر اپنے ہاتھ میں لی اور انھیں پہنا کر یہ دعا دی:''اللہ کرے تم اسے خوب پہنو اور پرانا کرو۔'' اس چادر میں سبز یا زرد نقش و نگار تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام خالد! یہ نقش و نگار ''سناہ'' ہیں۔ حبشی زبان میں لفظ ''سناہ'' خوبصورت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

٥٨٢٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي: يَا أَنَسُ، انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ. فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ، وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ. [راجع: ١٥٠٢]

[5824] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت ام سلیم ؓ نے بچہ جنم دیا تو انھوں نے مجھے کہا: اے انس! اس بچے کا خیال رکھو، یہ کوئی چیز نہ کھانے پائے حتی کہ صبح کے وقت تم اسے نبی ﷺ کے پاس لے جاؤ، تاکہ آپ اسے گھٹی دیں، چنانچہ میں اسے لے کر گیا تو آپ ﷺ اس وقت ایک باغ میں تھے اور آپ ایک سیاہ اونی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ ان اونٹوں کو داغ لگا رہے تھے جو فتح مکہ میں آپ کے پاس آئے تھے۔

فائدہ: خمیصہ کالی چادر کو کہتے ہیں جو حریث کی طرف منسوب ہے۔ ممکن ہے کہ قبیلۂ قضاعہ کا یہ شخص اس قسم کی اونی چادریں بناتا ہو۔

(٢٣) بَابُ الثِّيَابِ الْخُضْرِ

باب:23-سبز کپڑوں کا بیان

٥٨٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا - قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى الْمُؤْمِنَاتُ! لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا، قَالَ: وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، قَالَتْ: وَاللهِ مَا لِي إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي مِنْ هٰذِهِ، وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا، فَقَالَ: كَذَبَتْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَأَنْفُضُهَا نَفْضَ الْأَدِيمِ، وَلٰكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ تَحِلِّي لَهُ، أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ، حَتَّى يَذُوقَ مِنْ عُسَيْلَتِكِ»، قَالَ: وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ لَهُ، فَقَالَ: «بَنُوكَ هٰؤُلَاءِ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هٰذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ، فَوَاللهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ». [راجع: ٢٦٣٩]

[5825] حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ ؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو اس سے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی ؓ نے نکاح کر لیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: وہ خاتون سبز اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھی۔ اس نے حضرت عائشہ ؓ سے شکایت کی اور اپنے جسم پر مار کی وجہ سے سبز نشانات دکھائے۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے...... عادت کے طور پر عورتیں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتی ہیں...... تو حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: اہل ایمان خاتون کا میں نے اس سے برا حال نہیں دیکھا، اس کی جلد اس کے کپڑے سے بھی زیادہ سبز تھی۔ اس کے شوہر نے سنا کہ اس کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی ہے، چنانچہ وہ بھی اپنے ساتھ اپنے دو بیٹے لے کر آ گئے جو اس کی پہلی بیوی کے بطن سے تھے۔ اس کی بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس سے کوئی اور شکایت نہیں، البتہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اس سے زیادہ مجھے کفایت نہیں کرتا، اس نے اپنے کپڑے کا پلو پکڑ کر اشارہ کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے کہا: اللہ کی قسم اللہ کے رسول! یہ جھوٹ بولتی ہے۔ میں تو اسے جماع کے وقت چمڑے کی طرح ادھیڑ کر رکھ دیتا ہوں مگر یہ شریر ہے اور مجھے پسند نہیں کرتی بلکہ رفاعہ ؓ کے پاس جانا چاہتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ بات ہے تو اس کے لیے تو حلال نہیں ہو سکتی یا اس سے نکاح کی صلاحیت نہیں رکھتی تا آنکہ یہ تیرا مزہ نہ چکھ لے۔“ آپ ﷺ نے اس کے ساتھ دو بچے دیکھ کر پوچھا: ”یہ تیرے بیٹے ہیں؟“ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا تو یہ ہے وہ جس کے متعلق تو ایسی ایسی باتیں کر رہی تھی۔ اللہ کی قسم! یہ بچے تو شکل وصورت میں اس (عبدالرحمٰن) سے اس قدر ملتے جلتے ہیں جس طرح ایک کوا دوسرے کوے کے مشابہ ہوتا ہے۔“

(٢٤) بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ

باب:24-سفید کپڑوں کا بیان

٥٨٢٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يَوْمَ أُحُدٍ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. [راجع: ٤٠٥٤]

[5826] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جنگ احد کے موقع پر میں نے نبی ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے۔ میں نے انھیں نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ اس کے بعد دیکھا۔

فائدہ: وہ دو آدمی حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل تھے جیسا کہ ایک حدیث میں صراحت ہے۔[1] فرشتوں کا سفید لباس میں نظر آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ سفید لباس اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ سفید لباس استعمال کرنے کی ترغیب دیتے تھے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''سفید لباس پہنا کرو۔ بلاشبہ یہ سب سے بہتر لباس ہے، اور انھی میں اپنی میتوں کو کفن دیا کرو۔''[2]

٥٨٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ: حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ»، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ»، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ». قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ». وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ.

[5827] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے جسم مبارک پر سفید لباس تھا جبکہ آپ اس وقت محو استراحت تھے۔ پھر دوبارہ حاضر خدمت ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، آپ نے فرمایا: ''جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اور اسی عقیدے پر فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اگرچہ اس نے چوری بھی کی ہو۔'' میں نے پھر عرض کی: چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا: ''چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔'' میں نے پھر کہا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو، آپ نے فرمایا: ''ابوذر کی ناک خاک آلود ہونے

1 صحيح مسلم، الفضائل، حديث: 6004 (2306). 2 سنن أبي داود، اللباس، حديث: 4061.

کے باوجود اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اس نے چوری کی ہو۔ حضرت ابوذر ؓ جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے: اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، غُفِرَ لَهُ. [راجع: ١٢٣٧]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا: یہ حکم اس وقت ہے جبکہ موت کے وقت کہے یا اس سے قبل توبہ کرے اور شرمسار ہو جائے، پھر لا الہ الا اللہ کہے تو اس سے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(٢٥) بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ

باب: 25- مردوں کے لیے کس حد تک ریشم پہننا جائز ہے

٥٨٢٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ، وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيجَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ، قَالَ: فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ. [انظر: ٥٨٢٩، ٥٨٣٠، ٥٨٣٤، ٥٨٣٥]

[5828] حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمارے پاس سیدنا عمر ؓ کا ایک مکتوب آیا جبکہ ہم آذربائیجان میں حضرت عتبہ بن فرقد کے ہمراہ تھے۔ اس میں تھا کہ نبی ﷺ نے ریشم استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے مگر اتنی مقدار میں استعمال کر سکتے ہیں۔ نبی ﷺ نے ہمارے لیے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا جو انگوٹھے سے متصل ہیں۔ راوی نے کہا: ہماری سمجھ کے مطابق آپ ﷺ کی اس سے مراد ریشم سے پھول بوٹے بنانے سے تھی۔

٥٨٢٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ، وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا، وَصَفَّ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ إِصْبَعَيْهِ، وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ. [راجع: ٥٨٢٨]

[5829] حضرت ابوعثمان نہدی ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہمیں سیدنا عمر فاروق ؓ نے خط لکھا جبکہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ نبی ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اتنی مقدار جائز ہے۔ اس مقدار کو نبی ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کر کے بیان فرمایا۔ زہیر راوی نے درمیان والی اور شہادت کی انگلی اٹھا کر مقدار بتائی۔

٥٨٣٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ

[5830] حضرت ابوعثمان نہدی سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم عتبہ کے ساتھ تھے، انھیں سیدنا عمر

فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يُلْبَسُ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لَمْ يُلْبَسْ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ».

فاروق ؓ نے خط لکھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں ریشم پہنا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔''

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ: وَأَشَارَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى. [راجع: ٥٨٢٨]

ابوعثمان نے اپنی دو انگلیوں، یعنی درمیان اور انگوٹھے کے ساتھ والی سے اشارہ کیا (کہ اس قدر جائز ہے)۔

٥٨٣١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الذَّهَبُ، وَالْفِضَّةُ، وَالْحَرِيرُ، وَالدِّيبَاجُ، هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ». [راجع: ٥٤٢٦]

[5831] حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت حذیفہ ؓ مدائن میں تھے، انھوں نے پانی طلب کیا تو ایک دیہاتی چاندی کے برتن میں پانی لے آیا۔ حضرت حذیفہ ؓ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: میں نے صرف اس لیے پھینکا ہے کہ میں متعدد مرتبہ اس شخص کو منع کر چکا ہوں، لیکن وہ باز نہیں آتا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''سونا، چاندی، ریشم اور دیبا ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں ہوں گے۔''

٥٨٣٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: أَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ شَدِيدًا: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ».

[5832] حضرت شعبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عبدالعزیز بن صہیب سے پوچھا: کیا حضرت انس بن مالک ؓ نے ریشم کے متعلق نبی ﷺ سے سنا ہے؟ تو انھوں نے سخت غصے سے فرمایا کہ حضرت انس ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا: ''جو مرد ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا، وہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہن سکے گا۔''

٥٨٣٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ: قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ».

[5833] حضرت ثابت سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابن زبیر ؓ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ محمد ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی دنیا میں ریشم پہنے گا، وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔''

٥٨٣٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي ذِبْيَانَ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ».

[5834] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس مرد نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔''

وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ: قَالَتْ مُعَاذَةُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، سَمِعَ عُمَرَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ. [راجع: ٥٨٢٨]

ام عمرو بنت عبداللہ کہتی ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر ؓ سے سنا، انھوں نے حضرت عمر ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس طرح سنا۔

٥٨٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَتِ: ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ، قَالَ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: سَلِ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ - يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ -: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ»، فَقُلْتُ: صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٥٨٢٨]

[5835] حضرت عمران بن حِطّان سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے ریشم کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: تم حضرت ابن عباس ؓ کے پاس جاؤ اوران سے دریافت کرو۔ میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر ؓ سے دریافت کرو۔ میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ مجھے ابوحفص، یعنی حضرت عمر بن خطاب ؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم تو دنیا میں وہی شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔'' میں نے کہا: انھوں نے سچ کہا اور ابوحفص ؓ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں بولا۔

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ: وَقَصَّ الْحَدِيثَ.

عبداللہ بن رجاء نے کہا: ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمران نے پوری حدیث بیان کی۔

فائدہ: ریشم سے مراد وہ ریشہ ہے جسے ریشم کا کیڑا تیار کرتا ہے، مصنوعی طور پر تیار کردہ دھاگا جو ریشم جیسا ہو وہ اس ممانعت میں شامل نہیں ہے، اگرچہ لوگ اسے ریشم ہی کہتے ہیں۔ خالص ریشم کے کپڑے پہننا، رومال بنانا اور بستر وغیرہ تیار کرنا، ان پر بیٹھنا، سب مردوں کے لیے حرام ہے۔ اگر خالص ریشم نہ ہو بلکہ آدھا سوتی اور آدھا ریشمی ہو تو بھی مردوں کے لیے اس کا استعمال

جائز نہیں کیونکہ ریشم پہننے سے فخر وغرور کا اظہار ہوتا ہے، نیز نزاکت اور ناز ونخرے میں عورتوں سے مشابہت پائی جاتی ہے، اس لیے مردوں کو اس سے منع کیا گیا ہے، تاہم جلدی بیماری میں اگر دوسرا لباس تکلیف کا باعث ہو اور ریشمی لباس سے آرام ملتا ہو تو اس صورت میں مردوں کے لیے بھی ریشم پہننا جائز ہے۔

(٢٦) بَابُ مَنْ مَسَّ الْحَرِيرَ مِنْ غَيْرِ لُبْسٍ

باب: 26- پہنے بغیر ریشم کو صرف ہاتھ لگانا

وَيُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق زبیدی نے زہری سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔

٥٨٣٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمِسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا». [راجع: ٣٢٤٩]

[5836] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو ایک ریشمی کپڑا بطور ہدیہ دیا گیا تو ہم نے اسے ہاتھ لگایا اور اس (کی نرمی) پر حیرت زدہ ہوئے۔ نبی ﷺ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا: ''تمھیں اس پر حیرت ہے؟'' ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔''

(٢٧) بَابُ افْتِرَاشِ الْحَرِيرِ

باب: 27- ریشم بچھانے کا بیان

وَقَالَ عَبِيدَةُ: هُوَ كَلُبْسِهِ.

عبیدہ سلمانی نے کہا: ریشم کو بچھانا بھی پہننے کی طرح ہے۔

٥٨٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. [راجع: ٥٤٢٦]

[5837] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے، نیز ریشم اور دیبا پہننے اور ان پر بیٹھنے سے بھی منع کیا ہے۔

(٢٨) بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ

باب:28- ریشمی دھاری دار کپڑے پہننے کا بیان

وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: مَا الْقَسِّيَّةُ؟ قَالَ: ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ، فِيهَا حَرِيرٌ، وَفِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُنْجِ، وَالْمِيثَرَةُ كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يَصُفُّونَهَا.

عاصم نے ابوبردہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی ؓ سے قَسِّيَّہ کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ کپڑا تھا جو شام یا مصر سے ہمارے ہاں درآمد کیا جاتا تھا۔ اس پر اترنج کی طرح ریشمی دھاریاں بنی ہوتی تھیں۔ اور میثرہ وہ کپڑا ہے جسے عورتیں اپنے شوہروں کے لیے زین پوش کے طور پر تیار کرتی تھیں۔ یہ جھالر دار چادر کی طرح ہوتا تھا جسے عورتیں زرد رنگ سے رنگ دیتی تھیں۔

وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ: الْقَسِّيَّةُ: ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الْحَرِيرُ، وَالْمِيثَرَةُ: جُلُودُ السِّبَاعِ.

جریر نے یزید سے اپنی حدیث میں کہا کہ قَسِّيَّہ، دھاری دار کپڑے ہیں جو مصر سے درآمد کیے جاتے تھے، ان میں ریشم ملا ہوتا تھا۔ اور میثرہ، درندوں کی کھالوں سے تیار شدہ زین پوش ہوتے تھے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: عَاصِمٌ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ فِي الْمِيثَرَةِ.

ابو عبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا کہ میثرہ کی تعریف میں عاصم کی روایت کثرت طرق اور صحت کے اعتبار سے زیادہ وزنی ہے۔

٥٨٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ. [راجع: ١٢٣٩]

[5838] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سرخ میثرہ اور قسی کپڑوں سے منع فرمایا ہے۔

(٢٩) بَابُ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ

باب:29- خارش کی وجہ سے مردوں کو ریشمی کپڑے پہننے کی رخصت کا بیان

٥٨٣٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ:

[5839] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا. [راجع: ٢٩١٩]

کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

(٣٠) بَابُ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

باب: 30- عورتوں کے لیے ریشمی لباس

٥٨٤٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَسَانِي النَّبِيُّ ﷺ حُلَّةً سِيَرَاءَ، فَخَرَجْتُ فِيهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي. [راجع: ٢٦١٤]

[5840] حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے ایک ریشمی حلہ دیا۔ میں اسے پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر غصے کے آثار دیکھے، چنانچہ میں نے اس کے ٹکڑے کر کے اپنے گھر کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

٥٨٤١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ، وَالْجُمُعَةِ، قَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ»، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ حَرِيرًا، كَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ: كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا». [راجع: ٨٨٦]

[5841] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے ایک دھاری دار ریشمی جوڑا فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیں تا کہ وفود سے ملاقات کے وقت اور جمعہ کے دن اسے زیب تن کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' اس کے بعد خود نبی ﷺ نے ایک دھاری دار ریشمی جوڑا حضرت عمر ؓ کے پاس بطور ہدیہ بھیجا۔ حضرت عمر ؓ نے عرض کی: آپ نے مجھے یہ جوڑا عنایت فرمایا ہے، حالانکہ میں خود آپ سے اس کے متعلق وہ بات سن چکا ہوں جو آپ نے فرمائی تھی؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے تجھے یہ جوڑا اس لیے دیا ہے کہ تم اسے فروخت کر دو یا کسی کو پہنا دو۔''

٥٨٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ

[5842] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی دختر حضرت ام کلثوم ؓ کو

رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ [عَلَيْهَا السَّلَامُ] بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ.

ریشمی سرخ چادر پہنے ہوئے دیکھا۔

(۳۱) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسْطِ

باب: 31- نبی ﷺ اپنے لیے کس قسم کا لباس اور بستر تجویز کرتے تھے

٥٨٤٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَجَعَلْتُ أَهَابُهُ، فَنَزَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرَاكَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ وَذَكَرَهُنَّ اللهُ، رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذٰلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا، مِنْ غَيْرِ أَنْ نُدْخِلَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِنَا، وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامٌ فَأَغْلَظَتْ لِي، فَقُلْتُ لَهَا: وَإِنَّكِ لَهُنَاكِ، قَالَتْ: تَقُولُ هٰذَا لِي وَابْنَتُكَ تُؤْذِي رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَأَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُحَذِّرُكِ أَنْ تَعْصِيَ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهَا فِي أَذَاهُ، فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَهَا، فَقَالَتْ: أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، قَدْ دَخَلْتَ فِي أُمُورِنَا، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ: فَرَدَّدَتْ.

[5843] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک سال تک ٹھہرا رہا، حالانکہ میں خواہش مند تھا کہ میں سیدنا عمر فاروق ؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق دریافت کروں جنھوں نے نبی ﷺ کے متعلق باہمی اتفاق کرلیا تھا لیکن آپ کا رعب سامنے آجاتا۔ ایک دن آپ نے دوران سفر میں ایک مقام پر قیام کیا اور پیلو کے درختوں کے جھنڈ میں چلے گئے۔ جب فارغ ہوکر واپس تشریف لائے تو میں نے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: وہ عائشہ اور حفصہ ؓ ہیں، پھر فرمایا: ہم دور جاہلیت میں عورتوں کو کوئی حیثیت نہ دیتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حقوق کا ذکر کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ عورتوں کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں، لیکن پھر بھی ہم اپنے معاملات میں انھیں داخل نہ ہونے دیتے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک دن میرے اور میری بیوی کے درمیان کوئی بات ہورہی تھی تو اس نے مجھے تیز وتند جواب دیا۔ میں نے اس سے کہا: اچھا، نوبت اب یہاں تک پہنچ گئی ہے؟ اس نے مجھے کہا: تم مجھے تو یہ کہتے ہو، حالانکہ تمھاری دختر رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچاتی ہے؟ (یہ سن کر) میں حضرت حفصہ ؓ کے پاس آیا اور اسے کہا: بیٹی! میں تجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں۔ آپ ﷺ کی اذیت کے معاملے میں پہلے میں حضرت حفصہ ؓ کے پاس گیا پھر سیدہ ام سلمہ ؓ کے پاس پہنچا اور ان سے بھی یہی بات

کہی۔ انھوں نے مجھے یہ جواب دیا: اے عمر! مجھے آپ پر تعجب ہے کہ آپ خواہ مخواہ ہمارے معاملات میں دخل دینے لگے ہو، صرف رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات کے معاملات میں دخل دینا باقی تھا اب آپ نے وہ بھی شروع کر دیا۔ انھوں نے مجھے یہ بات بار بار کہی۔

وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَشَهِدْتُهُ، أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ، وَإِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَشَهِدَ، أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ، فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ، كُنَّا نَخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا، فَمَا شَعَرْتُ [إِلَّا] بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، قُلْتُ لَهُ: وَمَا هُوَ؟ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ؟ قَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ، فَجِئْتُ فَإِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهِنَّ كُلِّهِنَّ، وَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ، وَعَلَى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِي، فَأَذِنَ لِي، فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، وَإِذَا أُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ، فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ أُمُّ سَلَمَةَ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ.

[راجع: ٨٩]

قبیلۂ انصار کے ایک صحابی تھے، جب وہ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں موجود نہ ہوتے تو میں حاضر ہوتا اور وہاں کی تمام خبریں انھیں آ کر بتاتا اور جب میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے غائب ہوتا تو وہ حاضری دیتے اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے مجھے آگاہ کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کے اردگرد جتنے بھی سلاطین تھے، ان سب کے ساتھ آپ کے تعلقات ٹھیک تھے، صرف شام کا غسانی بادشاہ رہ گیا تھا، اس سے ہمیں ڈر لگا رہتا تھا کہ مبادا ہم پر حملہ کر دے۔ ایک دن میں نے اپنے انصاری ساتھی کو دیکھا وہ کہہ رہا تھا: آج ایک عظیم حادثہ ہو گیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ کیا غسانی بادشاہ نے حملہ کر دیا ہے؟ اس نے کہا: اس سے بھی عظیم تر حادثہ رونما ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں جلدی سے آیا تو تمام ازواج کے حجروں سے رونے کی آواز آ رہی تھی جبکہ نبی ﷺ اپنے بالا خانے میں تشریف لے گئے تھے۔ بالا خانے کے دروازے پر ایک نوجوان پہرے دار موجود تھا۔ میں اس کے پاس گیا اور اس سے کہا: میرے لیے اندر جانے کی اجازت طلب کرو۔ اجازت ملی تو میں اندر گیا، دیکھا کہ نبی ﷺ ایک چٹائی پر تشریف فرما ہیں، چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے ہیں اور آپ کے سر کے نیچے کھال کا ایک تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور چند کچی کھالیں لٹک رہی تھیں اور کیکر کے پتے پڑے ہوئے

تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ ؓ سے کہی تھیں اور وہ جواب بھی بتایا جو حضرت ام سلمہ ؓ نے مجھے دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس پر مسکرا دیے۔ آپ نے اس بالا خانے میں انتیس دن تک قیام فرمایا، پھر (وہاں سے) نیچے اتر آئے۔

٥٨٤٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي هِنْدٌ بِنْتُ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ!؟ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ!؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟». [راجع: ١١٥]

[5844] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ رات کے وقت بیدار ہوئے اور آپ فرما رہے تھے: ''لا الہ الا اللہ، آج کس قدر فتنے نازل ہوئے ہیں؟ اور کس قدر خزانے اترے ہیں!؟ کوئی ہے جو ان حجروں میں سونے والیوں کو بیدار کرے؟ دیکھو! بہت سی عورتیں جو دنیا میں لباس پہنتی ہیں وہ قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا.

امام زہری بیان کرتے ہیں کہ سیدہ ہند ؓ کی آستینوں میں اس کی انگلیوں کے پاس بٹن لگے ہوئے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں باریک اور چست لباس کی مذمت بیان ہوئی ہے کہ جو عورتیں دنیا میں باریک اور چست لباس پہنتی اور اپنا جسم دوسروں کو دکھاتی ہیں انھیں آخرت میں سزا دی جائے گی کہ وہ ننگی ہوں گی۔ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ عورتوں کو قیمتی اور نفیس لباس نہیں پہننا چاہیے بلکہ انھیں سادہ زندگی بسر کرتے ہوئے بقدر کفایت لباس زیب تن کرنا چاہیے۔ حضرت ہند بنت حارث ؓ کی آستین فراخ ہوتی تھی، انھوں نے اپنی آستینوں پر بٹن لگا رکھے تھے تاکہ ان کے بدن کا کوئی حصہ ظاہر ہونے کے باعث وہ حدیث میں مذکور وعید میں داخل نہ ہوں۔

(٣٢) بَابُ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

باب: 32- جو شخص نیا لباس پہنے اسے کیا دعا دی جائے؟

٥٨٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ

[5845] حضرت ام خالد بنت خالد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے جن میں ایک سیاہ شال بھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے خیال کے مطابق یہ شال کسے دی جائے؟''

سَوْدَاءُ فَقَالَ: «مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ؟» فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: «ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ»، فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ وَقَالَ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي»، مَرَّتَيْنِ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الْخَمِيصَةِ، وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ: «يَا أُمَّ خَالِدٍ، هٰذَا سَنَا». وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ: الْحَسَنُ.

صحابۂ کرام خاموش رہے تو آپ نے فرمایا: ''ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔'' چنانچہ مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، پھر آپ نے مجھے وہ شال اپنے ہاتھ سے پہنائی، اور دعا فرمائی: ''اسے پرانا اور بوسیدہ کرو۔'' یعنی دیر تک جیتی رہو۔ آپ نے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی۔ پھر آپ اس شال کے نقش ونگار دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرکے فرمایا: ''اے ام خالد! سناہ۔'' سناہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''کیا ہی خوبصورت'' کے ہیں۔

قَالَ إِسْحَاقُ: حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ. [راجع: ٣٠٧١]

(راویٔ حدیث) اسحاق نے کہا: میرے اہل خانہ میں سے ایک عورت نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے ام خالد ؓ پر وہ شال دیکھی تھی۔

(٣٣) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

باب:33- مردوں کے لیے زعفرانی رنگ کی ممانعت

٥٨٤٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

[5846] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مردوں کو زعفرانی رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤) بَابُ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ

باب:34- زعفران سے رنگا ہوا کپڑا

٥٨٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ بِزَعْفَرَانٍ. [راجع: ١٣٤]

[5847] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے محرم کو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: محرم کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر محرم کے لیے ورس اور زعفران سے رنگا ہوا لباس پہننا جائز ہے، چنانچہ امام مالک کہتے ہیں کہ غیر محرم کے لیے زعفرانی لباس جائز ہے اگرچہ امام شافعی اور اہل کوفہ مطلق طور پر زعفرانی کپڑے کی اجازت نہیں دیتے۔[1] لیکن حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے مروی ایک حدیث سے اس کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ وہ اپنی ڈاڑھی کو زعفران سے

1 فتح الباري: 376/10.

رنگتے تھے حتی کہ ان کے کپڑے بھی اس رنگ سے بھر جاتے تھے۔ جب ان سے سوال ہوا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ اسی رنگ سے رنگتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ رنگ بہت محبوب تھا۔ وہ اپنے تمام کپڑے حتی کہ پگڑی بھی اس سے رنگتے تھے۔[1]

(٣٥) بَابُ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

باب:35- سرخ کپڑے کا بیان

٥٨٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَرْبُوعًا، وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ. [راجع: ٣٥٥١]

[5848] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کا قد درمیانہ تھا۔ میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا۔ آپ سے زیادہ خوبصورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث میں جس سرخ جوڑے کا ذکر ہے وہ جوڑا خالص سرخ رنگ کا نہیں تھا بلکہ اس میں سرخ رنگ کی دھاریاں تھیں جسے عربی میں "برد" کہا جاتا ہے، چنانچہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں دیکھا جب کہ آپ اپنے خچر پر بیٹھے خطبہ دے رہے تھے اور آپ نے سرخ رنگ کی دھاری دار چادر زیب تن کر رکھی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے آگے تھے جو آپ کی بات لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔[2]

(٣٦) بَابُ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ

باب:36- سرخ زین پوش کا بیان

٥٨٤٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ: عِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ. وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالْقَسِّيِّ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَمَيَاثِرِ الْحُمْرِ. [راجع: ١٢٣٩]

[5849] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا: بیمار کی عیادت کرنے، جنازوں کے ساتھ جانے اور چھینکنے والے کا جواب دینے کا۔ اور آپ نے ہمیں ریشم، دیبا، درآمد شدہ سرخ ریشمی کپڑا، موٹا ریشم اور سرخ زین پوش کے استعمال سے بھی منع فرمایا۔

فائدہ: اس حدیث میں سات مامورات میں سے تین کا ذکر ہے باقی یہ ہیں: دعوت قبول کرنا، سلام پھیلانا، مظلوم کی مدد کرنا اور دوسرے کی قسم کو سچا کرنا۔ ممنوعات میں سے پانچ چیزوں کا بیان ہے باقی دو یہ ہیں: سونے کی انگوٹھی پہننا اور چاندی کے

1 سنن أبي داود، اللباس، حديث :4064. 2 سنن أبي داود، اللباس، حديث :4043.

برتنوں میں کھانا پینا۔

(٣٧) بَابُ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا

باب: 37- صاف چمڑے اور غیر دباغت شدہ چمڑے کی جوتی پہننا

٥٨٥٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٣٨٦]

[5850] حضرت سعید ابومسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ جوتی پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں (پڑھ لیتے تھے)۔

٥٨٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ، وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ.

[5851] حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے دیکھا ہے جو میں نے آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن جریج! وہ کیا کام ہیں؟ انھوں نے کہا کہ آپ طواف کرتے وقت صرف یمانیین کو ہاتھ لگاتے ہیں بیت اللہ کے دوسرے کسی کونے کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ میں نے آپ کو سبتی جوتے پہنے دیکھا ہے، نیز اپنے کپڑوں کو زرد رنگ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں ہوتے ہیں تو لوگ ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ آٹھویں ذوالحجہ کو احرام باندھتے ہیں۔

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ: فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ: فَإِنِّي لَمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ارکان کعبہ کے متعلق جو تم نے کہا ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ لگاتے دیکھا ہے۔ سبتی جوتے پہننا اس لیے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس چمڑے کے جوتے پہنتے دیکھا ہے جس میں بال نہیں ہوتے تھے اور آپ انھیں پہنے ہوئے ان میں وضو کر لیتے تھے، اس لیے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی جوتا استعمال کروں۔ میرا

أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ. [راجع: ١٦٦]

زرد رنگ استعمال کرنا اس لیے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ زرد رنگ استعمال کرتے تھے، اس لیے میں بھی زرد رنگ کو پسند کرتا ہوں۔ رہا احرام باندھنے کا مسئلہ! تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس وقت احرام باندھتے تھے جب سواری پر سوار ہو کر چلنے لگتے تھے۔

٥٨٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ، وَقَالَ: «مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ». [راجع: ١٣٤]

[5852] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم آدمی کو ورس اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ اور آپ نے فرمایا: ''جو شخص جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے لیکن انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔''

٥٨٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ». [راجع: ١٧٤٠]

[5853] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جسے جوتے دستیاب نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔''

(٣٨) بَابٌ: يَبْدَأُ بِالنَّعْلِ الْيُمْنَى

باب: 38- پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنے

٥٨٥٤ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَتَنَعُّلِهِ. [راجع: ١٦٨]

[5854] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ طہارت کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں جانب کو پسند کرتے تھے۔

(٣٩) بَابٌ: لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

باب:39-صرف ایک جوتا پہن کر نہ چلے

٥٨٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا».

[5855] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پاؤں ننگے رکھے یا دونوں میں جوتا پہنے۔''

(٤٠) بَابٌ: يَنْزِعُ نَعْلَهُ الْيُسْرَى

باب:40- پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اتارے

٥٨٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا انْتَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ».

[5856] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی جوتا پہنے تو دائیں جانب سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں جانب سے اتارے تاکہ دائیں طرف پہننے میں اول اور اتارنے میں آخر ہو۔''

(٤١) بَابٌ: قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ، وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاحِدًا وَاسِعًا

باب: 41- جوتی کے دو تسمے ہونا اور جس نے ایک تسمہ بھی کافی خیال کیا

٥٨٥٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَعْلَي النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهُمَا قِبَالَانِ. [انظر: ٥٨٥٨]

[5857] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی چپل کے دو تسمے تھے۔

٥٨٥٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ، فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ: هٰذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٥٨٥٧]

[5858] حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ دو جوتے لے کر ہمارے پاس باہر تشریف لائے جس میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔ ثابت بنانی نے کہا: یہ نبی ﷺ کے جوتے ہیں۔

(٤٢) بَابُ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدَمٍ

باب:42- چمڑے کے سرخ خیمے کا بیان

٥٨٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ. [راجع: ١٨٧]

[5859] حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سیدنا بلال ؓ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کے وضو کا پانی لیے ہوئے ہیں اور لوگ اس وضو کا پانی لینے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو پانی مل جاتا تو وہ اسے اپنے بدن پر لگا لیتا اور جسے پانی نہ ملتا تو وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری ہی لے لیتا۔

٥٨٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ؛ ح: وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ. [راجع: ٣١٤٦]

[5860] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے انصار کو پیغام بھیجا اور انھیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا۔

(٤٣) بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْحَصِيرِ وَنَحْوِهِ

باب:43- چٹائی وغیرہ پر بیٹھنا

٥٨٦١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوبُونَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللهَ لَا

[5861] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو چٹائی سے حجرہ سا بنا لیتے اور نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی چٹائی کو دن کے وقت بچھا لیتے اور اس پر بیٹھا کرتے تھے۔ پھر رات کے وقت لوگ نبی ﷺ کے پاس جمع ہونے لگے اور آپ کی اقتدا میں نماز ادا کرنے لگے۔ جب مجمع زیادہ بڑھ گیا تو آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جس قدر تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا جب تک تم نہ تھک جاؤ۔ اللہ کی

يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ». [راجع: ٧٢٩]

بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے، خواہ وہ کم ہی ہو۔"

(٤٤) بَابُ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ

باب: 44- سونے کے بٹن لگے ہوئے کپڑے پہننا

٥٨٦٢ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ: يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا، فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ، فَذَهَبْنَا، فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ، فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ، فَقَالَ: «يَا مَخْرَمَةُ، هٰذَا خَبَأْتُهُ لَكَ». فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. [راجع: ٢٥٩٩]

[5862] حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ انھیں والد گرامی حضرت مخرمہ ؓ نے کہا: اے میرے بیٹے! مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس کوٹ آئے ہیں اور آپ انھیں تقسیم فرما رہے ہیں، لہٰذا تم ہمیں آپ ﷺ کے پاس لے چلو، چنانچہ ہم گئے تو ہم نے نبی ﷺ کو آپ کے گھر ہی میں پایا، میرے والد نے مجھ سے کہا: بیٹے! میرا نام لے کر نبی ﷺ کو بلاؤ۔ میں نے اسے بہت بڑی توہین آمیز بات قرار دیا، چنانچہ میں نے اپنے والد سے کہا: میں آپ کی خاطر رسول اللہ ﷺ کو بلاؤں؟ انھوں نے کہا: میرے بیٹے! آپ ﷺ کوئی جابر صفت انسان نہیں ہیں۔ بہرحال میں نے آپ کو بلایا تو آپ باہر تشریف لے آئے۔ آپ کے اوپر ایک دیبا کی قبا تھی جس میں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: "اے مخرمہ! میں نے یہ کوٹ تمھارے لیے چھپا رکھا تھا۔" چنانچہ آپ نے وہ (کوٹ) انھیں عنایت فرما دیا۔

فائدہ: وہ کوٹ ریشم کا تھا اور اس پر سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ ممکن ہے کہ یہ واقعہ مردوں کے لیے سونے کی حرمت سے پہلے کا ہو اور رسول اللہ ﷺ اسے پہن کر تشریف لائے اور حضرت مخرمہ ؓ کو عطا فرمایا تاکہ وہ اسے پہنیں۔ اگر یہ واقعہ سونے کی حرمت کے بعد کا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ پر رکھا تھا پہنا ہوا نہیں تھا اور آپ نے حضرت مخرمہ ؓ کو اس لیے دیا تاکہ وہ اسے بازار میں فروخت کر کے اس کی قیمت کو اپنے استعمال میں لائیں یا وہ کوٹ اپنی عورتوں میں سے کسی کو پہننے کے لیے دے دیں۔ واضح رہے کہ حضرت مخرمہ ؓ مؤلفۃ القلوب سے تھے لیکن ان میں شدت کا پہلو غالب تھا، البتہ رسول اللہ ﷺ واقعی بہت رحیم و شفیق تھے اور اپنے ساتھیوں سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے تھے۔ ﷺ۔[1]

1 فتح الباري: 388/10.

(٤٥) بَابُ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ

باب:45-سونے کی انگوٹھیوں کا بیان

٥٨٦٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنْ سَبْعٍ، نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ - أَوْ قَالَ: حَلْقَةِ الذَّهَبِ - وَعَنِ الْحَرِيرِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ، وَالْقَسِّيِّ، وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَأَمَرَنَا بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ. [راجع: ١٢٣٩]

[5863] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات چیزوں سے منع فرمایا: سونے کی انگوٹھی یا چھلا پہننے سے، ریشم، استبرق، دیبا، ریشم کی سرخ گدی، درآمد شدہ ریشم قَسّی اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا اور ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا: بیمار پرسی کرنے، جنازوں کے ساتھ چلنے، چھینک لینے والے کو جواب دینے، وعلیکم السلام کہنے، دعوت قبول کرنے، قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے کا حکم دیا۔

٥٨٦٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

[5864] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا تھا۔

وَقَالَ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعَ النَّضْرَ: سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ.

عمرو نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے بیان کیا، انھوں نے نضر سے سنا، انھوں نے بشیر بن نہیک سے سن کر یہ حدیث بیان کی۔

فائدہ: بلاشبہ سونے کی انگوٹھی مردوں کے لیے حرام ہے۔ حضرت عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے کچھ زیورات بطور تحفہ بھیجے۔ ان میں ایک سونے کی انگوٹھی بھی تھی جس کا نگینہ حبشی انداز کا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے روگردانی کرتے ہوئے لکڑی یا انگلیوں سے تھاما اور اپنی نواسی حضرت امامہ بنت ابی العاص ؓ کو بلا کر کہا: ''بیٹی! تم اسے پہن لو۔''[1]

1 سنن أبي داود، الخاتم، حديث: 4235، وسنن ابن ماجه، اللباس، حديث: 3644.

٥٨٦٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ، فَرَمَى بِهِ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ أَوْ فِضَّةٍ.
[انظر: ٥٨٦٦، ٥٨٦٧، ٥٨٧٣، ٥٨٧٦، ٦٦٥١، ٧٢٩٨]

[5865] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ پھر کچھ دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں تو آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور اپنے لیے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوالی۔

(٤٦) بَابُ خَاتَمِ الْفِضَّةِ

باب:46- چاندی کی انگوٹھی کا بیان

٥٨٦٦ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ فِضَّةٍ - وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهُ، فَلَمَّا رَآهُمْ قَدِ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ: «لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا»، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَلَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ فِي بِئْرِ أَرِيسَ. [راجع: ٥٨٦٥]

[5866] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے یا چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ کرائے۔ دوسرے لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ جب آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوا لی ہیں تو آپ نے انگوٹھی کو اتار پھینکا اور فرمایا: ''اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔'' پھر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تو دوسرے لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے بعد اس انگوٹھی کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے (اسے پہنا)۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وہ انگوٹھی اریس کے کنویں میں گر گئی۔

(٤٧) بَابٌ:

باب:47- بلاعنوان

٥٨٦٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ: «لَا أَلْبَسُهُ

[5867] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی تھی، پھر اسے اتار پھینکا اور فرمایا: ''میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔'' لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

أَبَدًا»، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. [راجع: ٥٨٦٥]

٥٨٦٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا، فَطَرَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمَهُ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

[5868] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر دوسرے لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور انھیں پہن لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَزِيَادٌ، وَشُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَرَى خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ.

ابراہیم بن سعد، زیاد اور شعیب نے زہری سے روایت کرنے میں یونس کی متابعت کی ہے۔ اور ابن مسافر نے زہری سے بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں: میں نے چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پھینکی تھی تو لوگوں نے بھی اپنی چاندی کی انگوٹھیاں پھینک دی تھیں، لیکن دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی پھینکی تھی اور لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں پھینکی تھیں۔ حافظ ابن حجر ؒ نے ایک توجیہ بایں الفاظ ذکر کی ہے: رسول اللہ ﷺ نے زینت کے طور پر سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ جب لوگوں نے آپ کی اتباع میں سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں تو حرمت کا حکم نازل ہوا۔ آپ نے اور لوگوں نے انھیں اتار پھینکا، پھر بطور مہر چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ اس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ کندہ کرائے تو لوگوں نے بھی اس طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں تو آپ نے اپنی انگوٹھی اتار دی تاکہ لوگ بھی اپنی اپنی کندہ انگوٹھیاں اتار دیں کیونکہ ان کی موجودگی میں سرکاری مہر کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی۔ جب لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں اور ان کا وجود ختم ہوگیا تو آپ نے اپنی انگوٹھی کو استعمال کرنا شروع کردیا۔[1] واللہ أعلم.

(٤٨) بَابُ فَصِّ الْخَاتَمِ

باب: 48- انگوٹھی کا نگینہ

٥٨٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ: هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا؟ قَالَ: أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ

[5869] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، ان سے دریافت کیا گیا: کیا نبی ﷺ نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ایک رات نماز عشاء نصف رات

1 فتح الباري: 394/10.

الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ، قَالَ: «إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا». [راجع: ٥٧٢]

تک مؤخر کی، پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ میں اب بھی (چشم تصور سے) آپ ﷺ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''بہت سے لوگ نماز عشاء پڑھ کر سو گئے ہیں لیکن تم اس وقت سے نماز میں ہو جب سے تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔''

٥٨٧٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ.

[5870] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦٥]

یحییٰ بن ایوب نے کہا: مجھے حمید نے خبر دی، انھوں نے حضرت انس ؓ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

(٤٩) بَابُ خَاتَمِ الْحَدِيدِ

باب: 49- لوہے کی انگوٹھی کا بیان

٥٨٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: جِئْتُ أَهَبُ نَفْسِي، فَقَامَتْ طَوِيلًا، فَنَظَرَ وَصَوَّبَ، فَلَمَّا طَالَ مُقَامُهَا، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ، قَالَ: «عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصْدِقُهَا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «انْظُرْ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: وَاللهِ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا، قَالَ: «اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ»، فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ قَالَ: لَا وَاللهِ، وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَقَالَ: أُصْدِقُهَا إِزَارِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِزَارُكَ إِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ

[5871] حضرت سہل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میں خود کو ہبہ کرنے آئی ہوں۔ وہ دیر تک وہاں کھڑی رہی آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر نگاہ نیچی کر لی۔ جب وہ دیر تک کھڑی رہی تو ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے پاس اسے مہر دینے کے لیے کوئی چیز ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، تلاش کرو۔'' وہ گیا اور واپس آ کر عرض کرنے لگا: اللہ کی قسم! مجھے کچھ نہیں ملا۔ آپ نے اسے دوبارہ فرمایا: ''جاؤ، تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' وہ گیا اور واپس آ کر کہا: اللہ کی قسم! مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ اس نے ایک تہبند پہنا ہوا تھا، اوڑھنے کے لیے اس کے پاس

شَيْءٌ، وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ»، فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ مُوَلِّيًا، فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَقَالَ: «مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟» قَالَ: سُورَةُ كَذَا وَكَذَا، لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا. قَالَ: «قَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٢٣١٠]

کوئی چادر نہ تھی اس نے عرض کی: میں اپنا تہبند بطور مہر اسے دے دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا تہبند اگر اس نے پہن لیا تو تمھارے لیے کچھ نہیں رہے گا، اگر تو نے پہنا تو اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔'' چنانچہ وہ ایک طرف ہوکر بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے جب اسے دیکھا کہ وہ پیٹھ پھیرے ہوئے ہے تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''کیا تجھے قرآن یاد ہے؟'' اس نے کہا: ہاں فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں۔ اس نے چند سورتوں کو شمار کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس قرآن کے عوض اسے تیرے نکاح میں دے دیا جو تجھے یاد ہے۔'' (یعنی تو اسے سکھائے گا۔)

فائدہ: لوہے کی انگوٹھی پہننے کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس نادار کو لوہے کی انگوٹھی تلاش کرنے کا حکم دیا، اگر اسے پہننا ناجائز ہوتا تو آپ قطعاً اسے تلاش کرنے کا حکم نہ دیتے۔ اس کی تاویل کرنا کہ انگوٹھی کی تلاش اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے تھی اسے پہننا مراد نہیں، یہ تاویل محل نظر ہے۔ واللہ أعلم.

(٥٠) بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ

باب: 50- انگوٹھی پر کوئی نقش کندہ کرنا

٥٨٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى رَهْطٍ - أَوْ أُنَاسٍ - مِنَ الْأَعَاجِمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَكَأَنِّي بِوَبِيصٍ - أَوْ بِبَصِيصِ - الْخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ فِي كَفِّهِ. [راجع: ٦٥]

[5872] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عجم کے کچھ لوگوں کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ اس وقت تک کوئی خط قبول نہیں کرتے جب تک اس پر مہر لگی ہوئی نہ ہو، چنانچہ نبی ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا، گویا میں اب بھی (چشم تصور سے) نبی ﷺ کی انگشت یا ہتھیلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

٥٨٧٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا

[5873] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں

عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَكَانَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ، ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ، حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيسَ، نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ.
[راجع: ٥٨٦٥]

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں تا وفات رہی۔ آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہتی تھی، حتی کہ وہ اریس کے کنویں میں گر گئی۔ اس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا۔

(٥١) بَابُ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ

باب: 51- انگوٹھی چھنگلیا میں پہننا

٥٨٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا، قَالَ: «إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ»، قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِهِ. [راجع: ٦٥]

[5874] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا: ''ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر نقش کندہ کرایا ہے اس بنا پر کوئی شخص انگوٹھی پر یہ نقش کندہ نہ کرائے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی چھنگلیا میں اس (انگوٹھی) کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

(٥٢) بَابُ اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ لِيُخْتَمَ بِهِ الشَّيْءُ أَوْ لِيُكْتَبَ بِهِ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهِمْ

باب: 52- کسی چیز یا اہل کتاب وغیرہ کی طرف لکھے جانے والے خطوط پر مہر لگانے کے لیے انگوٹھی بنانا

٥٨٧٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَنْ يَقْرَءُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ. [راجع: ٦٥]

[5875] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ نے شاہ روم کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے عرض کی گئی: وہ لوگ آپ کا خط ہرگز نہیں پڑھیں گے جب تک اس پر مہر ثبت نہ ہو، اس لیے آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا، گویا میں اب بھی آپ کے ہاتھ میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

(٥٣) بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ

٥٨٧٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ، فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ: «إِنِّي كُنْتُ اصْطَنَعْتُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ» فَنَبَذَهُ، فَنَبَذَ النَّاسُ. [راجع: ٥٨٦٥]

قَالَ جُوَيْرِيَةُ: وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ: فِي يَدِهِ الْيُمْنَى.

باب: 53- جس نے انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا

[5876] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے پہلے ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے جس وقت اسے پہنا تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی اندر کی طرف کیا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں، آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی لیکن میں اب اسے نہیں پہنوں گا۔'' پھر آپ نے وہ انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

جویریہ نے کہا: مجھے یاد ہے کہ انھوں نے دائیں ہاتھ میں پہننے کے الفاظ بیان کیے تھے۔

(٥٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَا يُنْقَشُ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ

٥٨٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، وَقَالَ: «إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ». [راجع: ٦٥]

باب: 54- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر آپ کا نقش کندہ نہ کرائے'' کا بیان

[5877] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ کرایا اور فرمایا: ''ہم نے یہ انگوٹھی چاندی کی بنوائی ہے اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ کرایا ہے، لہٰذا کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر یہ نقش قطعاً کندہ نہ کرائے۔''

(٥٥) بَابٌ: هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ؟

٥٨٧٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ

باب: 55- کیا انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں کندہ کرایا جائے؟

[5878] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ، وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُولُ سَطْرٌ، وَاللهِ سَطْرٌ. [راجع: ١٤٤٨]

ابوبکر ؓ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو انھوں نے مجھے زکاۃ کے مسائل لکھوائے اور انگوٹھی کا نقش تین سطروں پر مشتمل تھا: ایک سطر میں ''محمد'' دوسری سطر میں ''رسول'' تیسری سطر میں لفظ ''اللہ'' تھا۔

٥٨٧٩ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَزَادَنِي أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي يَدِهِ، وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسَ، قَالَ: فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهِ، فَسَقَطَ، قَالَ: فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَنَنْزَحُ الْبِئْرَ فَلَمْ نَجِدْهُ.

[5879] حضرت انس ؓ سے مروی اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی وفات تک آپ کے ہاتھ میں رہی۔ آپ کے بعد سیدنا ابوبکر ؓ کے ہاتھ میں رہی۔ حضرت ابوبکر ؓ کے بعد وہ سیدنا عمر ؓ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر جب حضرت عثمان ؓ کا دور خلافت آیا تو آپ ایک روز اریس کے کنویں پر بیٹھے، آپ نے انگوٹھی اتاری اور الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے تو وہ کنویں میں گر گئی۔ حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ ہم تین دن تک اسے ڈھونڈتے رہے، کنویں کا سارا پانی کھینچ ڈالا لیکن وہ انگوٹھی دستیاب نہ ہوئی۔

(٥٦) بَابُ الْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ

باب: 56- عورتوں کے لیے انگوٹھی کا بیان

وَكَانَ عَلَى عَائِشَةَ خَوَاتِيمُ الذَّهَبِ.

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔

٥٨٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

[5880] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں عید کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، آپ نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: فَأَتَى النِّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ. [راجع: ٩٨]

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر آپ عورتوں کے پاس تشریف لے گئے۔ (آپ نے انھیں صدقہ کرنے کی ترغیب دلائی) تو انھوں نے سیدنا بلال ؓ کی جھولی میں انگوٹھیاں اور چھلے ڈالنا شروع کر دیے۔

(٥٧) بَابُ الْقَلَائِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ

باب: 57- عورتوں کے لیے سادہ اور خوشبو دار ہار پہننے کا بیان

يَعْنِي قِلَادَةً، مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ.

سخاب سے مراد خوشبو اور مشک سے تیار شدہ ہار ہیں۔

٥٨٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا. [راجع: ٩٨]

[5881] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ عید کے دن باہر تشریف لے گئے اور دو رکعت پڑھائیں۔ آپ نے نماز عید سے پہلے یا بعد کوئی نوافل نہیں پڑھے۔ پھر آپ ﷺ عورتوں کے پاس تشریف لے گئے، انھیں صدقہ کرنے کا شوق دلایا تو انھوں نے اپنی بالیاں اور خوشبو دار ہار صدقہ کرنا شروع کیے۔

(٥٨) بَابُ اسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ

باب: 58- ہار مستعار (ادھار) لینا

٥٨٨٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا، وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ. [راجع: ٣٣٤]

[5882] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت اسماء ؓ کا ہار گم ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس کی تلاش میں چند صحابۂ کرام کو روانہ کیا۔ اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا۔ لوگ باوضو نہ تھے اور وہاں پانی بھی دستیاب نہ تھا، اس لیے انھوں نے وضو کے بغیر ہی نماز پڑھ لی۔ جب انھوں نے نبی ﷺ سے اس (واقعے) کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔

زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ.

ابن نمیر نے اس حدیث میں ان الفاظ کو بھی ذکر کیا ہے کہ وہ ہار حضرت عائشہ ؓ نے حضرت اسماء ؓ سے مستعار لیا تھا۔

(٥٩) بَابُ الْقُرْطِ لِلنِّسَاءِ

باب: 59- عورتوں کے لیے بالیاں پہننے کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تو میں نے انھیں دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف ہاتھ بڑھا رہی تھیں۔

٥٨٨٣ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا. [راجع: ٩٨]

[5883] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عید کے روز دو رکعت پڑھائیں۔ آپ نے ان سے پہلے یا بعد کوئی نفل نماز ادا نہیں کی۔ پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے انھیں (عورتوں کو) صدقہ کرنے کا حکم دیا تو وہ اپنی بالیاں بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں ڈالنے لگیں۔

(٦٠) بَابُ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ

باب:60- بچوں کے لیے ہاروں کا بیان

وضاحت: ''سخاب'' وہ ہار ہیں جو مونگوں اور موتیوں سے تیار کیے جائیں۔ تیاری کے وقت ان میں خوشبو استعمال کی جاتی تھی، اس وجہ سے وہ پہنتے وقت مہکتے رہتے تھے۔ اس میں پھولوں اور کلیوں کے ہار بھی شامل ہیں، وہ بھی بچوں کو پہنائے جا سکتے ہیں۔ والله أعلم.

٥٨٨٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ، فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ: «أَيْنَ لُكَعُ؟» - ثَلَاثًا - «ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ»، فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي، وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هٰكَذَا، فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ».

[5884] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں مدینہ طیبہ کے ایک بازار میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ واپس آئے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ آپ نے فرمایا: ''بچہ کہاں ہے......؟'' آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا...... حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بلاؤ'' چنانچہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے، چل کر (آپ کی طرف) آ رہے تھے جبکہ ان کے گلے میں ایک خوشبودار (لونگ وغیرہ کا) ہار تھا۔ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ پھیلائے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح ہاتھ پھیلائے۔ آپ نے انھیں گلے لگا کر فرمایا: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے۔''

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قَالَ. [راجع: ٢١٢٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی مجھے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ پیارا نہیں تھا۔

(٦١) بَابُ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ

باب: 61-عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والے مرد اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں

٥٨٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ.

[5885] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی چال ڈھال اختیار کریں اوران عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔''

تَابَعَهُ عَمْرٌو: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ. [انظر: ٥٨٨٦، ٦٨٣٤]

غندر کی عمرو نے متابعت کی ہے اور کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی ہے۔

فائدہ: مردوں کی عورتوں سے مشابہت لباس وزینت اور چال ڈھال میں ہوتی ہے، یعنی عورتوں جیسے زیورات اور ان جیسا لباس پہننا یا چلتے وقت عورتوں کی رفتار اختیار کرنا، وہ عورتیں جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہیں وہ بھی اس لعنت کی مستحق ہیں۔ جدید تعلیم یافتہ لڑکے کانوں میں بالیاں اور لڑکیاں اپنے سر پر ٹوپیاں رکھے ہوئے نظر آتی ہیں، اسلامی شریعت میں ان تکلفات کی کوئی گنجائش نہیں۔

(٦٢) بَابُ إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ

باب: 62-عورتوں سے مشابہت کرنے والے زنانوں کو گھروں سے نکالنے کا بیان

٥٨٨٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ»، قَالَ: فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فُلَانًا، وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانَةً.

[5886] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مخنث مردوں پر اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی چال ڈھال اختیار کرتی ہیں، نیز آپ نے فرمایا: ''انھیں اپنے گھروں سے نکال دو۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فلاں کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں مخنث (ہیجڑے) کو نکالا تھا۔

٥٨٨٧ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللهِ، إِنْ فُتِحَ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفُ، فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ».

[5887] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف رکھتے تھے اور گھر میں ایک مخنث بھی تھا۔ اس نے حضرت ام سلمہ ؓ کے بھائی عبداللہ ؓ سے کہا: اے عبداللہ! اگر کل تمھیں طائف پر فتح حاصل ہوجائے تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتاؤں گا جب وہ سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار شکن اور جب جاتی ہے تو آٹھ شکن معلوم ہوتے ہیں۔ (یہ سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ''اب یہ شخص تمھارے پاس نہ آیا کرے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ، يَعْنِي أَرْبَعَ عُكَنِ بَطْنِهَا، فَهِيَ تُقْبِلُ بِهِنَّ. وَقَوْلُهُ: وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ: يَعْنِي أَطْرَافَ هٰذِهِ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُحِيطَةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ، وَإِنَّمَا قَالَ: بِثَمَانٍ، وَلَمْ يَقُلْ: بِثَمَانِيَةٍ، وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: بِثَمَانِيَةِ أَطْرَافٍ. [راجع: ٤٣٢٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا: سامنے سے چار شکن اور پیچھے سے آٹھ شکن پڑنے کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ سامنے آتی ہے تو چار شکن دکھائی دیتے ہیں اور جب پیچھے سے جاتی ہے تو آٹھ شکن دکھائی دیتے ہیں کیونکہ چار شکنوں کے دونوں کنارے دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہیں حتی کہ وہ مل جاتے ہیں، نیز حدیث میں ثمان ہے ثمانیہ نہیں کیونکہ مراد آٹھ اطراف ہیں اور اطراف کا واحد طرف مذکر ہے۔

(٦٣) بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ

باب: 63- مونچھیں کتروانا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ، وَيَأْخُذُ هٰذَيْنِ، يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ.

حضرت ابن عمر ؓ اس قدر اپنی مونچھیں کترواتے تھے کہ جلد کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔ مونچھ اور ڈاڑھی کے درمیان جو بال ہوتے وہ انھیں بھی کترواتے تھے۔

٥٨٨٨ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ نَافِعٍ: قَالَ أَصْحَابُنَا: عَنِ الْمَكِّيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ».

[5888] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مونچھیں کتروانا پیدائشی سنت ہے۔''

[انظر: ٥٨٩٠]

٥٨٨٩ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً: «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ - أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ -: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ».

[انظر: ٥٨٩١، ٦٢٩٧]

[5889] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ آپ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''فطری امور پانچ ہیں یا فرمایا کہ پانچ باتیں فطرت سے ہیں: ختنہ کرانا، زیر ناف بال مونڈنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں کتروانا۔''

فائدہ: امور فطرت سے مراد وہ کام ہیں جن کا بجالانا اس قدر اہم ہے گویا وہ پیدائشی ہیں، نیز جن اعمال کو تمام انبیاء علیہم السلام نے اختیار کیا ہو جن کی اقتدا کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، یہ امور اسلامی شعار ہیں انھیں بجالانا ضروری ہے۔ بعض احادیث میں ان کی تعداد دس بیان ہوئی ہے جو درج ذیل ہیں: مونچھیں کتروانا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کاٹنا، جوڑوں کا دھونا، بغلوں کے بال نوچنا، زیر ناف صفائی کرنا، استنجا کرنا اور کلی کرنا۔[1] ان امور فطرت کی بجا آوری میں چالیس دن سے زیادہ وقت نہیں ہونا چاہیے۔[2]

(٦٤) بَابُ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

باب: 64- ناخن کاٹنا

٥٨٩٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مِنَ الْفِطْرَةِ: حَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ».

[راجع: ٥٨٨٨]

[5890] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں کترانا پیدائشی سنتیں ہیں۔''

٥٨٩١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ،

[5891] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''پانچ چیزیں: ختنہ کرانا، زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا، مونچھیں پست کرنا، ناخن کاٹنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا پیدائشی سنتیں ہیں۔''

1 صحيح مسلم، الطهارة، حديث: 604 (261). 2 صحيح مسلم، الطهارة، حديث: 258 (599).

وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْآبَاطِ». [راجع: ٥٨٨٩]

٥٨٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ، وَوَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ».

[5892] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ۔''

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ، فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ. [انظر: ٥٨٩٣]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی سے پکڑتے، پھر جو زائد بال ہوتے انھیں کتر دیتے۔

فائدہ: کچھ حضرات سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس عمل کا سہارا لے کر ڈاڑھی کی کانٹ چھانٹ کو جائز خیال کرتے ہیں، لیکن ان کا یہ عمل سنت نبوی کے خلاف ہے، پھر ان کا یہ عمل صرف حج یا عمرہ کے موقع پر تھا تاکہ وہ حلق اور قصر کو جمع کر کے دونوں فضیلتیں جمع کریں، وہ عام حالات میں اسے معمول نہیں بناتے تھے۔ اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ڈاڑھی بڑھانے کی حدیث کے راوی بھی ہیں، محدثین کا یہ اصول ہے کہ جب کسی راوی کا عمل اس کی بیان کردہ روایت کے خلاف ہو تو راوی کی روایت کے بجائے بیان کردہ درایت کا اعتبار ہوتا ہے، کتب حدیث میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ اس کی مزید وضاحت ہم آئندہ کریں گے۔

(٦٥) بَابُ إِعْفَاءِ اللِّحَى

باب: 65- ڈاڑھی بڑھانا

﴿عَفَوْا﴾ [الأعراف: ٩٥]: كَثُرُوا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ.

''عَفَوْا'' کے معنی ہیں: وہ خود بھی زیادہ ہو گئے اور ان کا مال بھی بکثرت ہوا۔

٥٨٩٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى». [راجع: ٥٨٩٢]

[5893] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مونچھیں پست کراؤ اور ڈاڑھی خوب بڑھاؤ۔''

(٦٦) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الشَّيْبِ

باب: 66- بڑھاپے کے متعلق روایات کا بیان

٥٨٩٤ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

[5894] حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے، انھوں

عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ [مُحَمَّدِ] بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: أَخَضَبَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا. [راجع: ٣٥٥٠]

نے کہا کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے خضاب استعمال کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے موئے مبارک بہت کم سفید ہوئے تھے۔

٥٨٩٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ. [راجع: ٣٥٥٠]

[5895] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے نبی ﷺ کے خضاب لگانے کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: آپ کو خضاب لگانے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔ اگر میں چاہتا تو آپ کی ڈاڑھی مبارک کے سفید بال شمار کر سکتا تھا۔

٥٨٩٦ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهَا شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ، فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا. [انظر: ٥٨٩٧، ٥٨٩٨]

[5896] حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے گھر والوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کی ایک پیالی دے کر بھیجا...... راویٔ حدیث اسرائیل نے اپنی تین انگلیاں بند کر لیں، یعنی وہ پیالی بہت چھوٹی تھی...... اس میں ایک گچھا تھا جس میں نبی ﷺ کے موئے مبارک تھے۔ جب کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا برتن بھیج دیتا۔ (حضرت عثمان بن موہب کہتے ہیں:) میں نے اس ڈبیہ میں جھانکا تو مجھے چند ایک سرخ بال دکھائی دیے۔

٥٨٩٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوبًا. [راجع: ٥٨٩٦]

[5897] حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے ہمیں نبی ﷺ کے چند بال نکال کر دکھائے جن پر خضاب لگا ہوا تھا۔

٥٨٩٨ - وَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ شَعَرَ النَّبِيِّ ﷺ أَحْمَرَ. [راجع: ٥٨٩٦]

[5898] حضرت ابن موہب سے ایک دوسری روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انھیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کا موئے مبارک دکھایا جو سرخ تھا۔

فائدہ: اصل واقعہ یوں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اللہ ﷺ کے کچھ موئے مبارک تھے جو انھوں نے چاندی

کی ڈبیہ میں رکھے ہوئے تھے۔ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا یا اسے نظر بد لگ جاتی تو وہ پانی کا برتن حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس بھیج دیتا، وہ اس میں موئے مبارک ڈال کر برتن کو ہلا دیتیں اور پانی مریض کو پلا دیا جاتا تو وہ اللہ کے حکم سے صحت مند ہو جاتا۔ واقعی موئے مبارک حصول برکت کا ذریعہ ہیں، لیکن عقیدہ یہی ہونا چاہیے کہ برکت اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے حکم سے آتی ہے، اس کے اذن کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا، پھر یہ بھی کہ یہ نبی ﷺ کا خاصا تھا کسی اور کے بالوں کو اس طرح باعث برکت سمجھنا درست نہیں کیونکہ سلف سے ایسا کرنا ثابت نہیں۔

(٦٧) بَابُ الْخِضَابِ

باب: 67- بالوں کو خضاب لگانا

٥٨٩٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ». [راجع: ٣٤٦٢]

[5899] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو رنگ نہیں کرتے، تم ان کی مخالفت کرو۔''

(٦٨) بَابُ الْجَعْدِ

باب: 68- پیچ دار (گھنگریالے) بالوں کا بیان

٥٩٠٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْآدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا بِالسَّبْطِ. بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ. [راجع: ٣٥٤٧]

[5900] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو انتہائی دراز قد تھے اور نہ بہت پست قامت، نہ بہت سفید رنگت والے اور نہ گندم گوں تھے۔ آپ کے بال سخت پیچدار الجھے ہوئے نہ تھے اور نہ بالکل سیدھے ہی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں رسول بنایا، پھر دس سال تک مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا اور دس سال ہی مدینہ طیبہ میں ٹھہرے۔ تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

٥٩٠١ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[5901] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

بیان کیا کہ میں نے سرخ جوڑے میں ملبوس نبی ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا۔

قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ: إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ.

(امام بخاری کہتے ہیں:) میرے کچھ ساتھیوں نے مالک بن اسماعیل سے بیان کیا کہ آپ ﷺ کے بال کندھوں کے قریب لہراتے تھے۔

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ، مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَحِكَ.

ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے (حضرت براء ؓ کو) ایک سے زیادہ مرتبہ یہ حدیث بیان کرتے سنا، وہ جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو مسکراتے۔

قَالَ شُعْبَةُ: شَعَرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ. [راجع: ٣٥٥١]

اس کی متابعت شعبہ نے کی ہے کہ آپ ﷺ کے بال آپ کے کانوں کی لو تک تھے۔

٥٩٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا، فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ، أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ، قَطَطٍ، أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ». [راجع: ٣٤٤٠]

[5902] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات میں نے خواب میں اپنے آپ کو کعبے کے پاس دیکھا۔ میں نے وہاں ایک خوبصورت گندمی رنگ والا آدمی دیکھا۔ تم نے ایسا خوبصورت آدمی کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ اس کے بال شانوں تک لمبے لمبے تھے۔ وہ اس قدر خوبصورت تھا کہ تم نے ایسا خوبصورت بالوں والا کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ وہ اپنے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے تھا اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لیے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون بزرگ ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ بزرگ مسیح ابن مریم ہیں۔ اس دوران میں اچانک میں نے ایک اور آدمی دیکھا جو الجھے ہوئے پیچ دار بالوں والا تھا۔ وہ دائیں آنکھ سے کانا تھا، گویا وہ آنکھ انگور کا دانہ ہے جو ابھرا ہوا ہو۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

٥٩٠٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حِبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ. [انظر: ٥٩٠٤]

[5903] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے موئے مبارک آپ کے کندھوں پر لہراتے تھے۔

٥٩٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ: كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُ النَّبِيِّ ﷺ مَنْكِبَيْهِ. [راجع: ٥٩٠٣]

[5904] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سر کے موئے مبارک آپ کے شانوں تک پہنچتے تھے۔

٥٩٠٥ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجِلًا، لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ، بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ. [انظر: ٥٩٠٦]

[5905] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بال قدرے خمیدہ تھے، نہ الجھے ہوئے انتہائی پیچدار اور نہ تنے ہوئے سیدھے کھڑے تھے۔ اور وہ دونوں کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے۔

٥٩٠٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ [النَّبِيُّ] ﷺ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ ﷺ رَجِلًا، لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ. [راجع: ٥٩٠٥]

[5906] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے دونوں ہاتھ گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا، نبی ﷺ کے بال قدرے خمیدہ تھے، نہ تو بہت شکن دار تھے اور نہ انتہائی سیدھے ہی تھے۔

٥٩٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ. [انظر: ٥٩٠٨، ٥٩١٠، ٥٩١١]

[5907] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی ہتھیلیاں اور قدم مبارک گوشت سے پر تھے۔ میں نے آپ جیسا (خوبصورت) کوئی نہ پہلے دیکھا ہے اور نہ بعد میں۔ آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

٥٩٠٨، ٥٩٠٩ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - أَوْ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ

[5909,5908] حضرت انس بن مالک یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے قدم مبارک پُر گوشت تھے، آپ انتہائی خوبرو تھے کہ آپ جیسا

أَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ، حَسَنَ الْوَجْهِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. [راجع: ٥٩٠٧]

(خوبصورت) میں نے آپ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔

٥٩١٠ - وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ. [راجع: ٥٩٠٧]

[5910] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے قدم مبارک اور ہتھیلیاں پُر گوشت تھیں۔

٥٩١١، ٥٩١٢ - قَالَ أَبُو هِلَالٍ: أَنْبَأَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ - أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ-: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ أَرَ بَعْدَهُ شَبِيهًا لَهُ. [راجع: ٥٩٠٧]

[5912,5911] حضرت انس یا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی ہتھیلیاں اور قدم مبارک گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے آپ جیسا (خوبصورت) کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

٥٩١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ: «أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي». [راجع: ١٥٥٥]

[5913] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، لوگوں نے دجال کا ذکر کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ آپ نے مزید فرمایا: میں نے آپ ﷺ سے یہ نہیں سنا، البتہ آپ نے یہ ضرور فرمایا تھا: ''اگر تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب کو دیکھ لو، نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے تھے اور ان کے بال پیچ دار تھے، سرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی مہار کھجور کے بالوں کی تھی، گویا میں انھیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وادی میں تلبیہ کہتے ہوئے اتر رہے ہیں۔''

(٦٩) بَابُ التَّلْبِيدِ

باب: 69- تلبید کا بیان

وضاحت: محرم آدمی کا بالوں پر گوند یا اس جیسی کوئی چیز لگانا تلبید کہلاتا ہے، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بال منتشر نہ ہوں اوران میں جوئیں وغیرہ نہ پڑیں، تلبید سر کے بالوں پر کیا جاتا ہے، اس لیے اسے یہاں بیان کیا ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٥٩١٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ:

[5914] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد گرامی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ ضَفَّرَ فَلْيَحْلِقْ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالتَّلْبِيدِ.

یہ کہتے ہوئے سنا: جو سر کے بالوں کو گوندھے وہ اپنے بالوں کو منڈوائے اور تلبید سے مشابہت نہ کرو۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُلَبِّدًا. [راجع: ١٥٤٠]

حضرت ابن عمر ؓ کہا کرتے تھے کہ میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو اپنے بال گوند وغیرہ سے جماتے دیکھا ہے۔

٥٩١٥ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ». لَا يَزِيدُ عَلَى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ. [راجع: ١٥٤٠]

[5915] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بایں حالت دیکھا کہ آپ نے اپنے بال جمائے ہوئے تھے اور بوقت احرام یہ تلبیہ پڑھ رہے تھے: ﴿لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ﴾ ان کلمات میں کسی اور لفظ کا اضافہ نہیں کرتے تھے۔

٥٩١٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟، قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ». [راجع: ١٥٦٦]

[5916] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت حفصہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا بات ہے کہ لوگوں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا لیکن آپ نے نہیں کھولا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بالوں کو جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے، اس لیے جب تک میں قربانی ذبح نہ کرلوں میں احرام نہیں کھولوں گا۔''

(٧٠) بَابُ الْفَرْقِ

باب: 70- بالوں میں مانگ نکالنا

٥٩١٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ

[5917] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو کسی مسئلے میں کوئی حکم معلوم نہ ہوتا تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت کرتے تھے۔ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکائے رکھتے اور مشرکین مانگ نکالتے تھے،

الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ، فَسَدَلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. [راجع: ٣٥٥٨]

چنانچہ نبی ﷺ نے اپنی پیشانی کے بال لٹکائے لیکن اس کے بعد آپ ﷺ مانگ نکالتے تھے۔

٥٩١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[5918] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: گویا میں اب بھی نبی ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جبکہ آپ احرام کی حالت میں تھے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٧١]

حضرت عبداللہ بن رجاء نے (مَفارق کے بجائے) مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(٧١) بَابُ الذَّوَائِبِ

باب: 71- گیسو رکھنے کا بیان

٥٩١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، خَالَتِي، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ: فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

[5919] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث ؓ کے گھر سویا جبکہ اس رات رسول اللہ ﷺ ان کی باری کی وجہ سے ان کے پاس تھے۔ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوگیا۔ آپ ﷺ نے میرے گیسو پکڑے اور مجھے اپنی دائیں جانب کرلیا۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهٰذَا، وَقَالَ: بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي. [راجع: ١١٧]

عمرو بن محمد نے کہا: ہم سے ہشیم نے بیان کیا، انھیں ابوبشر نے خبر دی کہ ابن عباس ؓ نے کہا: آپ نے میری چوٹی یا میرا سر پکڑا۔

(٧٢) بَابُ الْقَزَعِ

باب:72-قزع کا بیان

٥٩٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ حَفْصٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ [ابْنَ] عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: قُلْتُ: وَمَا الْقَزَعُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: إِذَا حُلِقَ الصَّبِيُّ وَتُرِكَ هَاهُنَا شَعَرَةٌ وَهَاهُنَا، وَهَاهُنَا، فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ، قِيلَ لِعُبَيْدِ اللهِ: فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، هٰكَذَا قَالَ: الصَّبِيُّ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ: أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا، وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ، وَكَذٰلِكَ شِقُّ رَأْسِهِ هٰذَا وَهٰذَا. [انظر: ٥٩٢١]

[5920] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ قزع سے منع کرتے تھے۔ (راویٔ حدیث) عبیداللہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا قزع کیا ہے؟ پھر عبیداللہ نے ہمیں اشارے سے بتایا کہ بچے کا سر منڈواتے وقت کچھ بال یہاں چھوڑ دیے جائیں اور کچھ بال وہاں چھوڑ دیے جائیں۔ عبیداللہ نے اپنی پیشانی اور اپنے سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہمیں اس کی صورت سے آگاہ کیا۔ عبیداللہ سے پوچھا گیا: اس میں لڑکے اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا: مجھے معلوم نہیں، حضرت عمر بن نافع نے صرف بچے کا لفظ کہا تھا۔ عبیداللہ نے کہا: میں نے عمر بن نافع سے دوبارہ اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ لڑکے کی پیشانی اور گدی کے بال مونڈنے میں کوئی حرج نہیں لیکن قزع یہ ہے کہ پیشانی کے بال چھوڑ دیے جائیں، اس کے سوا سر پر کوئی بال نہ ہو، اس طرح سر کے اس طرف اور اس طرف، یعنی دائیں بائیں کے بال چھوڑ دیے جائیں۔

٥٩٢١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ. [راجع: ٥٩٢٠]

[5921] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''قزع'' سے منع فرمایا تھا۔

فائدہ: دور حاضر میں سر پر بال رکھ کر گردن سے صاف کر دیے جاتے ہیں، پھر گردن کے اوپر سے بتدریج بڑے ہوتے جاتے ہیں، خاص طور پر فوجیوں اور پولیس والوں کے بال اس طرح کاٹے جاتے ہیں جسے فوجی کٹ کہا جاتا ہے۔ یہ طریقہ بھی قزع سے ملتا جلتا ہے، اس لیے اس انداز سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔ اسی طرح ''برگر کٹ'' کے نام سے جو آدھا سر یا اس سے کم حصہ مونڈھ دیا جاتا ہے، وہ اس قزع کی زد میں آتا ہے۔

(٧٣) بَابُ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

٥٩٢٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِيَدَيَّ لِحُرْمِهِ، وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ. [راجع: ١٥٣٩]

باب: 73- بیوی کا اپنے ہاتھوں سے شوہر کو خوشبو لگانا

[5922] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی ﷺ کو احرام باندھتے وقت اور طواف زیارت سے پہلے منیٰ میں خوشبو لگائی۔

(٧٤) بَابُ الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ

٥٩٢٣ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ، حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. [راجع: ٢٧١]

باب: 74- سر اور ڈاڑھی کو خوشبو لگانا

[5923] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی یہاں تک کہ خوشبو کی چمک آپ کی ڈاڑھی اور سر میں دیکھتی تھی۔

(٧٥) بَابُ الْامْتِشَاطِ

٥٩٢٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَحُكُّ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى، فَقَالَ: «لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْأَبْصَارِ». [انظر: ٦٢٤١، ٦٩٠١]

باب: 75- کنگھی کرنا

[5924] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے گھر دروازے کے سوراخ سے جھانکا جبکہ نبی ﷺ اس وقت آلۂ خارش سے اپنا سر کھجلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔ اجازت طلب کرنا صرف اس لیے ہے کہ آدمی کی نظر سے محفوظ رہا جا سکے۔''

(٧٦) بَابُ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ زَوْجَهَا

باب: 76- حائضہ عورت کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا

٥٩٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٢٩٥]

[5925] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حالت حیض کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

عبداللہ بن یوسف نے مالک سے، انھوں نے ہشام سے، انھوں نے اپنے باپ عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اسی طرح بیان کیا۔

(٧٧) بَابُ التَّرْجِيلِ، وَالتَّيَمُّنِ فِيهِ

باب: 77- کنگھی کرتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا

٥٩٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ، فِي تَرَجُّلِهِ وَوُضُوئِهِ. [راجع: ١٦٨]

[5926] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر کام میں جہاں تک ممکن ہوتا دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسند کرتے تھے۔ کنگھی کرنے اور وضو کرنے میں بھی (اسی جانب کو اختیار کرتے)۔

فائدہ: ترجیل، بالوں میں تیل لگانے، کنگھی کرنے اور انھیں سنوارنے کو کہتے ہیں، خواہ وہ بال سر کے ہوں یا ڈاڑھی کے لیکن ہر وقت انسان اپنی زیب و زینت میں مگن رہے، یہ شرح شرعی ذوق کے منافی ہے۔ بالوں کو سنوارنے کی اجازت ضرور ہے لیکن اعتدال کے ساتھ اور ایک دن چھوڑ کر یہ اہتمام ہونا چاہیے جیسا کہ صحیح حدیث میں اس کی صراحت ہے۔

(٧٨) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ

باب: 78- کستوری کا بیان

٥٩٢٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ». [راجع: ١٨٩٤]

[5927] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''(اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے لیکن روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزے دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔''

(٧٩) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ

باب:79-خوشبو لگانا مستحب ہے

٥٩٢٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ. [راجع: ١٥٣٩]

[5928] حضرت عائشہ ﷞ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں، نبی ﷺ کو احرام باندھتے وقت دستیاب خوشبو میں اچھی سے اچھی خوشبو لگاتی تھی۔

(٨٠) بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ

باب:80-خوشبو کو رد نہیں کرنا چاہیے

٥٩٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ، وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ. [راجع: ٢٥٨٢]

[5929] حضرت انس ﷛ سے روایت ہے کہ وہ خوشبو کو رد نہیں کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی ﷺ بھی خوشبو کو رد نہیں کیا کرتے تھے۔

(٨١) بَابُ الذَّرِيرَةِ

باب:81-ذریرہ کا بیان

وضاحت: یہ عمدہ خوشبو کی ایک قسم ہے جو چند خوشبوؤں کو ملا کر تیار کی جاتی ہے۔

٥٩٣٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ - أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ: سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ. [راجع: ١٥٣٩]

[5930] حضرت عائشہ ﷞ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھتے اور کھولتے وقت اپنے ہاتھوں سے ذریرہ نامی (عمدہ) خوشبو لگائی۔

(٨٢) بَابُ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

باب:82-خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتیں

٥٩٣١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا [جَرِيرٌ] عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ تَعَالَى». مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ؟ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ﴾ إِلَى ﴿فَٱنتَهُوا۟﴾ [الحشر: ٧]. [راجع: ٤٨٨٦]

[5931] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو اپنے حسن کو دوبالا کرنے کے لیے جسم کے کسی حصے میں سرمہ بھرتی یا بھرواتی ہیں، چہرے کے بال اکھاڑتی ہیں اور اپنے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرتی ہیں۔ ایسا کرنے والی عورتیں اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں۔'' میں ایسی عورتوں پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر نبی ﷺ نے لعنت کی ہے؟ اور یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو چیز تمھیں رسول دے...... رک جاؤ۔''

(٨٣) بَابُ وَصْلِ الشَّعَرِ

باب:83-مصنوعی بالوں کی پیوندکاری کرنا

٥٩٣٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ [كَانَتْ] بِيَدِ حَرَسِيٍّ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ». [راجع: ٣٤٦٨]

[5932] حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان ؓ کو، جس سال انھوں نے حج کیا تھا، منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا جبکہ انھوں نے اپنے محافظ کے ہاتھ سے بالوں کا گچھا پکڑا ہوا تھا: تمھارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس جیسے بالوں سے منع کرتے سنا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان کا استعمال شروع کر دیا تھا۔''

فائدہ: بالوں کو سنبھالنے کے لیے عورتیں جو پراندہ استعمال کرتی ہیں، یہ ممانعت میں شامل نہیں۔ اگر وہ اس طرح لگایا جائے کہ بالوں کا حصہ معلوم ہو اور اصلی بالوں سے امتیاز نہ ہو سکے تو اس کا استعمال محل نظر ہے۔ واللّٰہ أعلم.

٥٩٣٣ - وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ».

[5933] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بالوں کے ساتھ بال پیوند کرنے والی اور کروانے والی، نیز سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔''

٥٩٣٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ، وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعَرُهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ». [راجع: ٥٢٠٥]

[5934] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی، اس کے بعد وہ بیمار ہوگئی تو اس کے سر کے بال گر گئے۔ اس کے اہل خانہ نے چاہا کہ اسے مصنوعی بال لگا دیں، اس سلسلے میں انھوں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔''

تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ.

ابن اسحاق نے ابان بن صالح سے، انھوں نے حسن سے، انھوں نے صفیہ سے، انھوں نے سیدہ عائشہ ؓ سے بیان کرنے میں شعبہ کی متابعت کی ہے۔

٥٩٣٥ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ [قَالَ]: حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي، ثُمَّ أَصَابَهَا شَكْوَى، فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا، أَفَأَصِلُ رَأْسَهَا؟ فَسَبَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ. [انظر: ٥٩٣٦، ٥٩٤١]

[5935] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے۔ پھر اسے بیماری لاحق ہوئی تو اس کے سر کے تمام بال جھڑ گئے ہیں۔ اس کا شوہر مجھے ابھارتا رہتا ہے تو کیا میں اس کے سر پر مصنوعی بال لگا دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی۔

٥٩٣٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ. [راجع: ٥٩٣٥]

[5936] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مصنوعی بالوں کی پیوندکاری کرنے والی اور کروانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

٥٩٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ

[5937] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ». قَالَ نَافِعٌ : الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ. [انظر: ٥٩٤٠، ٥٩٤٢، ٥٩٤٧]

جڑوانے والی، نیز سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔" حضرت نافع نے کہا: کبھی سرمہ مسوڑھے میں بھی بھرا جاتا ہے۔

٥٩٣٨ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا، فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ، قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّاهُ الزُّورَ، يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعَرِ. [راجع: ٣٤٦٨]

[5938] حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جب آخری مرتبہ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انھوں نے ہمیں خطاب کیا۔ دوران خطاب میں انھوں نے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: میں نے یہودیوں کے سوا کسی کو یہ کام کرتے نہیں دیکھا۔ یقیناً نبی ﷺ نے اس کو، یعنی بالوں میں پیوند کاری کرنے والی (کے عمل) کو باطل قرار دیا ہے۔

(٨٤) بَابُ الْمُتَنَمِّصَاتِ

باب: 84- ابرو کے بال باریک کرنے والی عورتیں

٥٩٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: لَعَنَ عَبْدُ اللهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ، فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَمَا لِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ [ﷺ] وَفِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَتْ: وَاللهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ، قَالَ: وَاللهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ﴿وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟﴾ [الحشر: ٧]. [راجع: ٤٨٨٦]

[5939] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خوبصورتی کے لیے جسم میں سرمہ بھرنے والی، ابرو کے بال اکھاڑنے والی، دانتوں کو کشادہ کرنے والی اور اللہ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت کی تو ام یعقوب نے کہا: یہ کیا بات ہوئی؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آخر میں ان پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے اور کتاب اللہ میں بھی موجود ہے؟ ام یعقوب نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تو پورا قرآن مجید پڑھ ڈالا ہے مجھے تو کہیں بھی یہ نہیں ملا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تو نے (بغور) قرآن پڑھا ہوتا تو یہ تجھے ضرور مل جاتا۔ (قرآن کریم میں ہے:) "جو چیز تمھیں رسول دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔"

(٨٥) بَابُ الْمَوْصُولَةِ

باب: 85- مصنوعی بال لگوانے والی عورت کا بیان

٥٩٤٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. [راجع: ٥٩٣٧]

[5940] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی، نیز سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی (تمام عورتوں) پر لعنت فرمائی ہے۔

٥٩٤١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا، أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ». [راجع: ٥٩٣٥]

[5941] حضرت اسماء ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! میری بیٹی کو چیچک نکل آئی ہے، اس وجہ سے اس کے تمام بال جھڑ گئے ہیں، اور میں نے اس کا نکاح بھی کر دیا ہے۔ تو کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے پیوند لگانے والی اور لگوانے والی (عورتوں) پر لعنت کی ہے۔''

٥٩٤٢ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، - أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ -: «لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَالْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ». يَعْنِي لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٥٩٣٧]

[5942] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا۔ یا انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سرمہ بھرنے والی اور سرمہ بھروانے والی، نیز مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی (تمام عورتوں) پر لعنت بھیجی ہے'' یعنی نبی ﷺ نے انھیں ملعون قرار دیا ہے۔

٥٩٤٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ»، مَا لِي لَا أَلْعَنُ

[5943] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی، ابروؤں کے بال اکھاڑنے والی، خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والی اور اللہ کی خلقت کو بدلنے والی تمام عورتوں پر لعنت کی ہے۔'' میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور وہ اللہ کی

مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مَلْعُونٌ فِي كِتَابِ اللهِ؟. [راجع: ٤٨٨٦]

کتاب میں بھی ملعون ہے؟

(٨٦) بَابُ الْوَاشِمَةِ

باب:86- سرمہ بھرنے والی عورت کا بیان

٥٩٤٤ - حَدَّثَنِي يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْعَيْنُ حَقٌّ»، وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ. [راجع: ٥٧٤٠]

[5944] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نظر بد کا لگ جانا برحق ہے۔'' اور آپ نے سرمہ بھرنے کے عمل سے منع فرمایا ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ.

سفیان نے کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم نخعی سے بیان کرتے تھے، وہ علقمہ سے، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، عبدالرحمٰن بن عابس نے کہا: میں نے یہ ام یعقوب سے سنی، انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث منصور کی طرح بیان کی۔

٥٩٤٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوْكِلِهِ، وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ. [راجع: ٢٠٨٦]

[5945] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے خون کی قیمت اور کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے، نیز آپ نے سود دینے والے، سود لینے والے، سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی (پر لعنت بھیجی ہے)۔

(٨٧) بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ

باب:87- سرمہ بھروانے والی عورت کا بیان

٥٩٤٦ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ، فَقَامَ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْوَشْمِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَا سَمِعْتُ، قَالَ:

[5946] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جو سرمہ بھرنے کا کام کرتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ (تم میں سے) کس نے نبی ﷺ سے سرمہ بھرنے کے متعلق کچھ سنا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے

مَا سَمِعْتَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَشِمْنَ، وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ».

امیر المومنین! میں نے سنا ہے۔ انھوں نے پوچھا: کیا سنا ہے؟ حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''نہ سرمہ بھرو اور نہ بھراؤ۔''

٥٩٤٧ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. [راجع: ٥٩٣٧]

[5947] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی، لگوانے والی، سرمہ بھرنے والی اور سرمہ بھروانے والی (سب عورتوں) پر لعنت بھیجی ہے۔

٥٩٤٨ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: «لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ»، مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ؟. [راجع: ٤٨٨٦]

[5948] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ نے سرمہ بھرنے والی، سرمہ بھروانے والی، بھویں باریک کروانے والی، خوبصورتی کے لیے دانت کشادہ کرنے والی، جو اللہ کی خلقت کو بدلنے والی ہیں ان تمام عورتوں پر لعنت کی ہے۔'' پھر میں بھی کیوں نہ ان عورتوں پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور یہ اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے؟

(٨٨) بَابُ التَّصَاوِيرِ

باب: 88- تصاویر کا بیان

٥٩٤٩ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ».

[5949] حضرت ابوطلحہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں جس میں تصاویر ہوں۔''

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ٣٢٢٥]

لیث نے کہا: مجھے یونس نے بیان کیا ابن شہاب سے، انھوں نے کہا: مجھے عبیداللہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوطلحہ ؓ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے۔

(٨٩) بَابُ عَذَابِ الْمُصَوِّرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: 89- قیامت کے دن تصویریں بنانے والوں کی سزا کا بیان

٥٩٥٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِم قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صُفَّتِهِ تَمَاثِيلَ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ [يَوْمَ الْقِيَامَةِ]، الْمُصَوِّرُونَ».

[5950] حضرت مسلم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم مسروق کے ہمراہ یسار بن نمیر کے گھر میں تھے، مسروق نے ان کے سائبان میں چند تصاویر دیکھیں تو کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ کے ہاں جن لوگوں کو سخت ترین سزا دی جائے گی وہ تصویر کشی کرنے والے ہوں گے۔''

٥٩٥١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». [انظر: ٧٥٥٨]

[5951] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ یہ تصاویر بناتے ہیں، انھیں قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا: جو تم نے بنایا ہے، اس میں روح بھی ڈالو۔''

(٩٠) بَابُ نَقْضِ الصُّوَرِ

باب: 90- تصاویر کو توڑ دینے کا بیان

٥٩٥٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ، إِلَّا نَقَضَهُ.

[5952] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی ایسی چیز ملتی جس میں صلیب کی تصویر ہوتی تو آپ اسے توڑ ڈالتے تھے۔

٥٩٥٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ، فَرَأَى فِي أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[5953] حضرت ابو زرعہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں مدینہ طیبہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک گھر میں داخل ہوا تو ایک مصور کو دیکھا جو چھت پر تصویریں بنا رہا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے

يَقُولُ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً» ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ. [انظر: ٧٥٥٩]

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح چیزیں پیدا کرنے چلا ہے۔ انھیں چاہیے کہ ایک دانہ یا ایک چیونٹی پیدا کر کے دکھائیں۔'' پھر حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ایک پانی کا برتن منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھ بغلوں تک دھوئے، میں نے عرض کی: اے ابو ہریرہ! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے جہاں تک زیور پہنا جاسکتا ہے وہاں تک دھویا ہے۔

فائدہ: حدیث کے عموم میں ہر تصویر داخل ہے، خواہ مجسم ہو یا غیر مجسم۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے جس تصویر کو دیکھ کر یہ حدیث بیان کی وہ غیر مجسم تصویر تھی جو مصور، چھت پر بنا رہا تھا۔ ہمارے ہاں کچھ لوگ کیمرے کی تصویر کو جائز خیال کرتے ہیں، اوران تصویروں کو ناجائز کہتے ہیں جن کا جسم ٹھوس ہو، اس حدیث سے ان کی تردید ہوتی ہے۔

(٩١) بَابُ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ

باب: 91- وہ تصاویر جو پاؤں تلے روندی جائیں

٥٩٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ - وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَتَكَهُ وَقَالَ: «أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ»، قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ. [راجع: ٢٤٧٩]

[5954] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس آئے تو میں نے اپنے گھر کے سائبان پر ایک پردہ لٹکا دیا جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو اسے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ سنگین عذاب میں وہ لوگ گرفتار ہوں گے جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی مشابہت کرتے ہیں۔'' حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ ہم نے (اس پردے کو پھاڑ کر) اس کے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔

٥٩٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ

[5955] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے گھر میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔

تَمَاثِيلُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ. [راجع: ٢٤٧٩]

آپ ﷺ نے مجھے اس کے اتار دینے کا حکم دیا تو میں نے اتار دیا۔

٥٩٥٦ - وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. [راجع: ٢٥٠]

[5956] حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

فائدہ: آخری حدیث کا اگرچہ عنوان سے کوئی تعلق نہیں، تاہم امام بخاری ؒ نے اپنے اساتذہ سے جس طرح سنا تھا اسی انداز سے بیان کر دیا۔ علامہ کرمانی ؒ فرماتے ہیں کہ شاید وہ پردہ غسل خانے پر ہو، اس مناسبت سے اسے ذکر کر دیا گیا ہے۔ واللہ أعلم۔[1]

(٩٢) بَابُ مَنْ كَرِهَ الْقُعُودَ عَلَى الصُّوَرِ

باب: 92- جس نے تصویروں (والے گدے) پر بیٹھنا پسند نہ کیا

٥٩٥٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ: أَتُوبُ إِلَى اللهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ، قَالَ: «مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ؟» قُلْتُ: لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، قَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّوَرُ». [راجع: ٢١٠٥]

[5957] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ایک چھوٹا سا گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ نبی ﷺ (اسے دیکھ کر) دروازے ہی پر کھڑے رہے، اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے کہا: (اللہ کے رسول!) میں اللہ کے حضور اس غلطی سے توبہ کرتی ہوں جس کا میں نے ارتکاب کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''یہ گدا کس لیے ہے؟'' میں نے عرض کی: یہ آپ کے بیٹھنے اور اس پر ٹیک لگانے کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اس قسم کی تصاویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے بنایا تھا اسے زندہ کر کے دکھاؤ۔ اور جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

٥٩٥٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ

[5958] حضرت ابوطلحہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔'' (راویٔ حدیث) بسر نے کہا: پھر حضرت زید بن خالد ؓ بیمار ہوئے تو ہم ان

1 فتح الباري: 477/10.

صُورَةٌ». قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟، فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ: «إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ».

کی تیمارداری کے لیے گئے، ہم نے وہاں دیکھا کہ ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس میں تصویر تھی۔ میں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت میمونہ ؓ کے پروردہ حضرت عبیداللہ سے کہا: کیا پہلے دن ہمیں زید ؓ نے تصویروں کے متعلق حدیث نہیں سنائی تھی؟ عبیداللہ نے کہا: کیا تم نے ان سے یہ نہیں سنا تھا: ''اگر تصویریں کپڑے پر نقش ہوں تو کوئی حرج نہیں۔''

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو - هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ -: حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ: حَدَّثَهُ بُسْرٌ: حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع:٣٢٢٥]

ابن وہب نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی، ان سے بکیر نے بیان کیا، ان سے بسر نے اور ابوطلحہ ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

فائدہ: دراصل آغاز اسلام میں رسول اللہ ﷺ نے ہر قسم کی تصویر سے منع فرمایا تھا کیونکہ لوگوں نے تازہ تازہ تصاویر کی عبادت کو ترک کیا تھا۔ جب لوگ ان تصاویر سے پوری طرح متنفر ہوگئے تو ضرورت کے پیش نظر وہ تصاویر مباح کر دیں جنھیں پاؤں تلے روندا جاتا تھا اور ان کی بے قدری کی جاتی تھی۔ بہرحال بنیادی بات یہی ہے کہ جاندار اشیاء کی تصاویر اور صلیب یا معبودان باطلہ کے نشانات کو بطور زینت لٹکانا یا اپنے پاس رکھنا جائز نہیں لیکن اگر کپڑے پر یا کسی ایسی حالت میں ہوں جہاں ان کی توہین ہو رہی ہو تو جائز ہے لیکن ان سے بھی اجتناب کرنا افضل ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٩٣) بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي التَّصَاوِيرِ

باب: 93- تصاویر والے کپڑے میں نماز پڑھنے کی کراہت

٥٩٥٩ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ، سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَمِيطِي عَنِّي، فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي». [راجع: ٣٧٤]

[5959] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ ؓ کے پاس ایک پردہ تھا جو انھوں نے گھر کے ایک کنارے پر لٹکا رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اس پردے کو مجھ سے دور کر دو کیونکہ اس کی تصاویر میری نماز میں میرے سامنے آتی رہتی ہیں۔''

فائدہ: پہلے ایک حدیث میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل نہیں ہوئے تھے کیونکہ گھر میں ایک تصویر دار پردہ تھا، جبکہ اس حدیث کے مطابق تصویروں والے پردے کی موجودگی میں آپ نے نماز ادا کی؟ ان دونوں احادیث میں تطبیق کی صورت یہ

ہے کہ جس پردے کی موجودگی میں آپ گھر میں داخل نہیں ہوئے تھے وہ جاندار کی تصاویر تھیں اور اس حدیث میں صرف نقش ونگار والے پردے کا ذکر ہے۔

(٩٤) بَابٌ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

باب: 94- جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

٥٩٦٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَعَدَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَرَاثَ عَلَيْهِ، حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَقِيَهُ، فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ. [راجع: ٣٢٢٧]

[5960] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کے ہاں آنے کا وعدہ کیا لیکن اس میں تاخیر کر دی حتی کہ نبی ﷺ پر بہت گراں گزرا۔ پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، آپ نے تاخیر کی شکایت کی تو انھوں نے کہا: ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ چار پائی کے نیچے کتے کا بچہ تھا۔ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''یہ کتا یہاں کب داخل ہوا؟'' انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ آپ کے حکم سے اسے نکال دیا گیا۔[1]

(٩٥) بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

باب: 95- جو اس گھر میں داخل نہ ہو جس میں تصویریں ہوں

٥٩٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ قَالَ: «مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» فَقَالَتْ: اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ

[5961] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ جب اسے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہوگئے اور اندر نہ آئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب آپ کے چہرۂ انور پر ناراضی کے اثرات دیکھے تو عرض کی: اللہ کے رسول! میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گدا کیسا ہے؟''

1 صحيح مسلم، اللباس، حديث: 5511 (2104).

عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ»، وَقَالَ: «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ».

[راجع: ٢١٠٥]

میں نے عرض کی: یہ اس لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اس قسم کی تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن سخت ترین عذاب دیا جائے گا۔ اور ان سے کہا جائے گا: جو تم نے بنایا تھا اس میں روح ڈالو۔'' نیز فرمایا: ''جس گھر میں تصویر ہوتی ہے وہاں فرشتے نہیں آتے۔''

(٩٦) بَابُ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ

باب: 96- جس نے فوٹوگرافر پر لعنت کی

٥٩٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا حَجَّامًا، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ. [راجع: ٢٠٨٦]

[5962] حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے سینگی لگانے والا ایک غلام خریدا، پھر کہا کہ نبی ﷺ نے خون نکالنے کی اجرت، کتے کی قیمت اور فاحشہ عورت کی کمائی سے منع فرمایا، نیز آپ نے سود لینے والے، سود دینے والے، سرمہ بھرنے والی، بھروانے والی اور تصویر کشی کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

(٩٧) بَابُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ

باب: 97- جو تصویر بنائے گا قیامت کے دن اس پر زور ڈالا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے گا

٥٩٦٣ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ ابْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ حَتّٰى سُئِلَ فَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ».

[5963] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس ؓ کے پاس تھا جبکہ لوگ ان سے مختلف مسائل پوچھ رہے تھے۔ جب تک ان سے خاص طور پر نہ پوچھا جاتا وہ نبی ﷺ کا حوالہ نہیں دیتے تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت محمد ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے دنیا میں تصویر بنائی، اسے قیامت کے دن تکلیف دی جائے گی کہ وہ اسے زندہ بھی کرے جبکہ وہ اس

[راجع: ٢٢٢٥]

میں روح نہیں پھونک سکے گا۔"

(٩٨) بَابُ الْاِرْتِدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب:98-کسی کوسواری پر اپنے پیچھے بٹھانا

٥٩٦٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ. [راجع: ٢٩٨٧]

[5964] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھا اور اس پر فدک کی بنی ہوئی چادر تھی۔ آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا تھا۔

(٩٩) بَابُ الثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب:99-ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا

٥٩٦٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ. [راجع: ١٧٩٨]

[5965] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنو عبدالمطلب کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے ایک کو اپنے آگے، اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

فائدہ: جن دو بچوں کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہمراہ سوار کیا وہ سیدنا عباس ؓ کے بیٹے حضرت فضل اور حضرت قُثَم ؓ تھے جیسا کہ آئندہ حدیث میں صراحت ہے۔

(١٠٠) بَابُ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب: 100- سواری کا مالک کسی کو اپنے آگے بٹھا سکتا ہے

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ، إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ.

بعض نے کہا ہے کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے، ہاں اگر وہ کسی کو آگے بیٹھنے کی اجازت دے دے تو جائز ہے۔

٥٩٦٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: ذُكِرَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ عِنْدَ

[5966] حضرت ایوب سے روایت ہے کہ عکرمہ کے پاس ذکر کیا گیا کہ ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا بہت

عِكْرِمَةَ فَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ - أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ - فَأَيُّهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمْ خَيْرٌ؟. [راجع: ١٧٩٨]

معیوب ہے تو انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جبکہ قثم کو آگے اور فضل کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے یا اس کے برعکس فضل کو آگے اور قثم کو پیچھے بٹھایا تھا۔ اب ان میں سے کون برا ہے اور کون اچھا ہے؟

(١٠١) بَابُ إِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ

باب: 101- آدمی کا سواری پر کسی مرد کو پیچھے بٹھانا

٥٩٦٧ - **حَدَّثَنَا** هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ؟»، قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا». ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟»، قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ». [راجع: ٢٨٥٦]

[5967] حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ میرے اور آپ کے درمیان صرف کجاوے کی لکڑی تھی۔ آپ نے آواز دی: ''اے معاذ!'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں اور آپ کی اطاعت کے لیے مستعد ہوں۔ پھر کچھ وقت چلتے رہے اس کے بعد فرمایا: ''اے معاذ!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں اور آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ پھر کچھ دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا: ''اے معاذ!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں اور آپ کی فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ صرف اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔'' پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں اور آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں علم ہے کہ بندوں کا اللہ کے ذمے کیا حق ہے جب وہ اللہ کا حق ادا کریں؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی

زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بندوں کا حق اللہ کے ذمے یہ ہے کہ وہ ان کو سزا نہ دے۔''

(١٠٢) بَابُ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ ذَا مَحْرَمٍ

باب: 102- سواری پر عورت اپنے محرم مرد کے پیچھے بیٹھ سکتی ہے

٥٩٦٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ، وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ، وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَدِيفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ: الْمَرْأَةَ، فَنَزَلْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهَا أُمُّكُمْ»، فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ». [راجع: ٣٧١]

[5962] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر سے واپس آ رہے تھے۔ میں ابوطلحہ ؓ کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور آپ اپنا سفر جاری رکھے ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کی بیوی پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس دوران میں اونٹنی نے ٹھوکر کھائی۔ میں نے کہا: عورت کی خبر گیری کرو۔ میں سواری سے اترا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمھاری ماں ہیں۔'' چنانچہ میں نے کجاوہ مضبوط کر کے باندھا تو رسول اللہ ﷺ دوبارہ سوار ہو گئے۔ جب آپ مدینہ طیبہ کے قریب آئے اور اسے دیکھا تو فرمایا: ''ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں، اسی کی عبادت کرنے والے ہیں، اپنے مالک کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔''

(١٠٣) بَابُ الْاِسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْأُخْرَى

باب: 103- چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنا

٥٩٦٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ، رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. [راجع: ٤٧٥]

[5969] حضرت عباد بن تمیم ؓ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا جبکہ آپ نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

فائدہ: بے پردگی کا ڈر نہ ہو تو ایسا کرنا جائز ہے، بصورت دیگر اس سے اجتناب کرنا بہتر ہے کیونکہ ایک روایت میں ممانعت مروی ہے۔ (صحیح مسلم، اللباس، حدیث: 5502 (2099)).

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

78 - كِتَابُ الْأَدَبِ

آداب واخلاق کا بیان

(١) بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

وَقَوْلِ اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ حُسْنًا﴾ [العنكبوت: ٨]

٥٩٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: الْوَلِيدُ بْنُ عَيْزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ - قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: «الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ»، قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي. [راجع: ٥٢٧]

باب:1- احسان اور صلہ رحمی کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کی ہے۔''

[5970] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: اللہ عزوجل کے ہاں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بروقت نماز ادا کرنا۔'' پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔'' پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے مجھے ان ہدایات سے مطلع کیا اگر میں اس طرح سوال کرتا رہتا تو آپ مجھے جواب دیتے رہتے۔

(٢) بَابٌ: مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

٥٩٧١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

باب:2- لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے برتاؤ کا حق دار کون ہے؟

[5971] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: «أُمُّكَ»، قَالَ: [ثُمَّ] مَنْ؟ قَالَ: «[ثُمَّ] أُمُّكَ»، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «[ثُمَّ] أُمُّكَ»، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَبُوكَ».

نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے کہا: اس کے بعد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے تیسری بار عرض کی: پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تمھارا باپ ہے۔''

وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ مِثْلَهُ.

ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے کہا کہ ہمیں بھی ابوزرعہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

(٣) بَابٌ: لَا يُجَاهِدُ إِلَّا بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ

باب:3- والدین کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرے

٥٩٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أُجَاهِدُ؟ قَالَ: «أَلَكَ أَبَوَانِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ». [راجع: ٣٠٠٤]

[5972] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کی: میں جہاد میں شریک ہوجاؤں؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے ان کی خدمت کرنا ہی جہاد ہے۔''

فائدہ: اگر والدین دونوں یا ان میں سے کوئی ایک زندہ ہو تو ان کی خدمت کرنے میں بھرپور کوشش کی جائے اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنے میں اپنی تمام تر توانائیوں کو صرف کیا جائے تو یہ خدمات دشمن سے قتال کرنے کی قائم مقام ہوں گی۔ واضح رہے کہ اس جہاد سے مراد وہی جہاد ہے جو فرض کفایہ ہے کیونکہ فرض کفایہ دوسرے لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتا ہے۔

(٤) بَابٌ: لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

باب:4- کوئی شخص اپنے والدین کو گالی نہ دے

٥٩٧٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ

[5973] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر

عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ»، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ [فَيَسُبُّ أُمَّهُ]».

لعنت کرے۔'' عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کوئی شخص اپنے والدین پر کیسے لعنت کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: '' آدمی کسی کے والد کو گالی دے گا تو وہ اس کے والد کو برا بھلا کہے گا اور اگر وہ کسی کی ماں کو برا بھلا کہے گا تو وہ اس کی ماں پر سب وشتم کرے گا۔''

(٥) بَابُ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ

باب:5- جو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اس کی دعا قبول ہوتی ہے

٥٩٧٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ، أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا.

[5974] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک دفعہ تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ انھیں بارش نے آلیا۔ وہ پہاڑ کے غار میں گھس گئے، پھر غار کے منہ پر پہاڑ کی بہت بڑی چٹان گری جس سے اس کا منہ بند ہو گیا۔ انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم نے جو نیک کام کیے ہیں ان میں سے جو خالص اللہ کے لیے کیا ہے اسے ذہن میں لاؤ، پھر اس کے وسیلے سے اللہ کے حضور دعا کرو، ممکن ہے کہ وہ غار کو کھول دے۔

فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِيَ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ، بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي، وَإِنَّهُ نَأَى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ، فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا، أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ

چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، میں ان کے لیے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں شام کو ان کے پاس آتا تو میں بکریوں کا دودھ نکال کر اپنے والدین سے اس کی ابتدا کرتا، ان کے بعد اپنے بچوں کو پلاتا تھا۔ ایک دن درختوں کی تلاش میں بہت دور چلا گیا اور شام کو بہت دیر سے گھر آیا۔ میں نے والدین کو دیکھا کہ وہ سو گئے ہیں، تاہم میں نے حسب معمول دودھ نکالا، پھر تازہ دودھ لے کر والدین کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ مجھے یہ گوارا نہ

يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ.

تھا کہ انھیں بیدار کروں اور یہ بھی پسند نہ تھا کہ ان سے پہلے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں۔ بچے بھوک کے مارے میرے قدموں پر لوٹ پوٹ رہے تھے اور اسی کشمکش میں صبح ہوگئی۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ راستہ کھول دے تاکہ ہم آسمان دیکھ سکیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اتنی کشادگی پیدا کردی کہ وہ آسمان دیکھ سکتے تھے۔

وَقَالَ الثَّانِي: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ، وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ عَنْهَا، اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا، فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً.

پھر دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچا زاد بیٹی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا جس طرح لوگ عورتوں سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے اس سے اس کے نفس کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کردیا، صرف اس شرط پر راضی ہوئی کہ میں اسے سو دینار دوں۔ میں نے دوڑ دھوپ کر کے سو دینار جمع کیا اور انھیں لے کر اس کے پاس آیا، پھر جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور اس مہر کو ناحق مت توڑ، چنانچہ میں یہ سن کر وہاں سے کھڑا ہوگیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل محض تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہمارے لیے کچھ اور کشادگی پیدا کردے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کچھ مزید کشادگی پیدا کردی۔

وَقَالَ الْآخَرُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ، وَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا، فَقَالَ: اتَّقِ اللهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ، فَخُذْ تِلْكَ الْبَقَرَ

تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو ایک فرق چاول کی مزدوری پر رکھا تھا۔ جب اس نے اپنا کام پورا کرلیا تو کہا کہ مجھے میرا حق دو۔ میں نے اس کا حق پیش کردیا، لیکن وہ چھوڑ کر چلا گیا اور اس کی طرف اس نے کوئی توجہ نہ دی۔ اس کے بعد میں اس سے کاشت کرتا رہا حتی کہ میں نے اس سے بیل گائیں اور ایک چرواہا خرید لیا۔ کچھ مدت بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ سے ڈر اور مجھ پر ظلم نہ کر، نیز میرا حق مجھے واپس کردے۔ میں نے کہا:

وَرَاعِيَهَا، فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ. فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ مَا بَقِيَ. فَفَرَجَ اللهُ عَنْهُمْ». [راجع: ٢٢١٥]

یہ بیل گائیں اور چرواہا سب لے جاؤ۔ اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا ہوں۔ یہ بیل گائیں اور چرواہا لے جاؤ، چنانچہ وہ انھیں لے کر چلا گیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا طلبی کے لیے کیا ہے تو جو رکاوٹ باقی رہ گئی ہے اسے بھی کھول دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے باقی تمام پتھر ان سے ہٹا دیا۔“

(٦) بَابٌ: عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ

باب:6- والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے

قَالَهُ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے اس امر کو نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٥٩٧٥ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ». [راجع: ٨٤٤]

[5975] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، ناحق مطالبات اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا حرام قرار دیا ہے، نیز فضول باتوں، کثرتِ سوال اور مال کی بربادی کو بھی ناپسند کیا ہے۔“

٥٩٧٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟» - ثَلَاثًا - قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ»، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: «أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ»، فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ: لَا يَسْكُتُ. [راجع:

[5976] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمھیں بہت بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔“ آپ ﷺ اس وقت ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ”خبردار! جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔ آگاہ رہو! جھوٹی بات بھی اور جھوٹی گواہی بھی۔“ آپ ﷺ مسلسل اسے دہراتے رہے حتی کہ میں نے (دل میں) کہا: آپ

[٢٦٥٤]

خاموش نہیں ہوں گے۔

٥٩٧٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَبَائِرَ - أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ - فَقَالَ: «الشِّرْكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ» فَقَالَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟» قَالَ: «قَوْلُ الزُّورِ، أَوْ قَالَ: شَهَادَةُ الزُّورِ».

[5977] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبائر کا ذکر کیا یا آپ سے کبائر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تمھیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟'' فرمایا: ''جھوٹی بات کرنا یا جھوٹی گواہی دینا۔''

قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ: «شَهَادَةُ الزُّورِ». [راجع: ٢٦٥٣]

شعبہ نے کہا: میرا غالب گمان ہے کہ آپ ﷺ نے ''جھوٹی گواہی دینا'' فرمایا تھا۔

(٧) بَابُ صِلَةِ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ

باب: 7- مشرک والد سے حسن سلوک کرنا

٥٩٧٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي: أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ آصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ».

[5978] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں میری والدہ میرے پاس آئی اور وہ مجھ سے صلہ رحمی کی امید رکھتی تھی۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''ہاں (صلہ رحمی کرو)۔''

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهَا: ﴿لَا يَنْهَىٰكُمُ ٱللَّهُ عَنِ ٱلَّذِينَ لَمْ يُقَٰتِلُوكُمْ فِى ٱلدِّينِ﴾ [الممتحنة: ٨]. [راجع: ٢٦٢٠]

ابن عیینہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ''اللہ تعالیٰ تمھیں ان لوگوں سے حسن سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کی وجہ سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے۔''

فائدہ: والدین کے اولاد پر دو حقوق ہیں: ایک اطاعت اور دوسرا حسن سلوک۔ اگر والدین شرک یا اللہ کی نافرمانی پر اولاد کو مجبور کریں تو ان کی اطاعت کا حق ساقط ہو جاتا ہے لیکن حسن سلوک کا حق پھر بھی برقرار رہتا ہے۔

(٨) بَابُ صِلَةِ الْمَرْأَةِ أُمَّهَا وَلَهَا زَوْجٌ

باب: 8- شوہر والی عورت کا اپنی ماں سے حسن سلوک کرنا

٥٩٧٩ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ ﷺ مَعَ أَبِيهَا، فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ». [راجع: ٢٦٢٠]

[5979] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میری والدہ مشرکہ تھی۔ وہ نبی ﷺ کے قریش کے ساتھ معاہدۂ صلح کے وقت اپنے والد کے ہمراہ مدینہ طیبہ آئی۔ میں نے نبی ﷺ سے فتویٰ طلب کیا اور عرض کی کہ میری والدہ مجھ سے صلہ رحمی کی امید لے کر آئی ہے، کیا میں اس سے صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔''

٥٩٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: فَمَا يَأْمُرُكُمْ؟ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالصَّدَقَةِ، وَالْعَفَافِ، وَالصِّلَةِ. [راجع: ٧]

[5980] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھیں حضرت ابوسفیان ؓ نے بتایا کہ ہرقل نے انھیں بلا بھیجا اور ان سے کہا کہ وہ، یعنی نبی ﷺ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ ابوسفیان ؓ نے کہا: وہ ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ دینے، پاک دامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

(٩) بَابُ صِلَةِ الْأَخِ الْمُشْرِكِ

باب: 9- مشرک بھائی کے ساتھ حسن سلوک کرنا

٥٩٨١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هٰذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ، قَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ»، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا، وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا»، فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ

[5981] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر ؓ نے ایک ریشمی دھاری دار جوڑا فروخت ہوتے دیکھا تو کہا: اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیں تاکہ جمعہ کے دن اور وفود کی آمد پر اسے زیب تن کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تو صرف وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس اس طرح کے کئی ریشمی جوڑے آئے تو آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر ؓ کو بھیج دیا۔ انھوں نے کہا: میں اسے کیونکر پہن سکتا ہوں جبکہ آپ نے قبل ازیں اس کے متعلق فرمایا تھا وہ جو فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں

إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ. [راجع: ٨٨٦]

نے یہ تمھیں پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بازار میں فروخت کردو یا کسی دوسرے کو پہنا دو۔'' چنانچہ سیدنا عمر ﷺ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو مکہ مکرمہ میں رہتا تھا اور ابھی تک وہ مسلمان نہیں ہوا تھا۔

(١٠) بَابُ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ

باب:10- صلہ رحمی کی فضیلت

٥٩٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ.

[5982] حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔

٥٩٨٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا لَهُ، مَا لَهُ؟! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرَبٌ مَا لَهُ»، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ. ذَرْهَا»، قَالَ: كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. [راجع: ١٣٩٦]

[5983] حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے؟ لوگوں نے کہا: اسے کیا ہوگیا ہے، اسے کیا ہوگیا ہے؟! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ضرورت مند ہے اور اسے کیا ہوا ہے۔'' نبی ﷺ نے (اسے) فرمایا: ''اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکاۃ دو اور صلہ رحمی کرتے رہو، اب اسے (میری اونٹنی کو) چھوڑ دو۔'' گویا آپ اس وقت اپنی سواری پر تھے۔

(١١) بَابُ إِثْمِ الْقَاطِعِ

باب:11- قطع رحمی کرنے والے کا گناہ

٥٩٨٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ

[5984] حضرت جبیر بن مطعم ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''رشتہ توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ».

فائدہ: جو شخص قطع رحمی کو حلال خیال کرتے ہوئے اس کا ارتکاب کرتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور وہ کبھی جنت میں نہیں جائے گا اور جو اسے حرام سمجھتے ہوئے عمل میں لاتا ہے وہ ان خوش نصیبوں میں سے نہیں ہوگا جو ابتدا ہی میں جنت میں جائیں گے۔ واللّٰہ أعلم.

(١٢) بَابُ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ لِصِلَةِ الرَّحِمِ

باب: 12- صلہ رحمی کی وجہ سے رزق میں وسعت ہوتی ہے

٥٩٨٥ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ».

[5985] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جسے پسند ہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔''

٥٩٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ». [راجع: ٢٠٦٧]

[5986] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر لمبی ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔''

(١٣) بَابٌ: مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللهُ

باب: 13- جو صلہ رحمی کرے گا اللہ اس سے اپنا تعلق قائم کرے گا

٥٩٨٧ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ

[5987] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی۔ جب ان کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) نے عرض کی: یہ قطع رحمی سے تیری پناہ لینے کا

حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ، قَالَتِ الرَّحِمُ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ: فَهُوَ لَكِ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾ [محمد: ٢٢]». [راجع: ٤٨٣٠]

مقام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلقات قائم کروں گا جو تیرے ساتھ تعلق قائم کرے گا اور میں اس سے اپنے تعلقات ختم کرلوں گا جو تیرے ساتھ تعلق ختم کرے گا؟ رحم نے کہا: کیوں نہیں، اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ (اعزاز) میں نے تجھے دیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے (اس کے بعد) فرمایا: ''اگر تمھارا دل چاہے تو یہ آیت پڑھ لو: قریب ہے کہ اگر تمھیں اختیار ملے تو تم زمین میں فساد کرو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔''

٥٩٨٨ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ اللهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ».

[5988] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''رحم، رحمٰن سے ملی ہوئی ایک شاخ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کوئی تجھے ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو کوئی تجھے قطع کرے گا میں اس سے اپنا تعلق توڑ لوں گا۔''

٥٩٨٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرَّحِمُ شِجْنَةٌ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ».

[5989] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''رحم (رحمٰن سے ملی ہوئی) ایک شاخ ہے، جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔''

(١٤) بَابٌ: تُبَلُّ الرَّحِمُ بِبَلَالِهَا

باب: 14- رشتے کو اس کی تری سے تازہ رکھا جائے

٥٩٩٠ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ: أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

[5990] حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے کسی قسم کی مداہنت کے بغیر علانیہ طور پر یہ کہتے سنا: ''آلِ ابی (فلاں)...... عمرو بن عباس نے کہا کہ محمد بن جعفر کی کتاب میں اس جگہ بیاض

جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ: «إِنَّ آلَ أَبِي - قَالَ عَمْرٌو: فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ - لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ».

ہے...... میرے دوست نہیں ہیں۔ میرا مددگار تو بس اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مومن بندے میرے دوست ہیں۔"

زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ: «وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا»، يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا.

عنبسہ بن عبدالواحد نے عن بیان، عن قیس، عن عمرو بن العاص کے طریق سے یہ الفاظ مزید بیان کیے ہیں: "لیکن ان سے میری قرابت ہے۔ میں اسے رشتے اور قرابت کی تری سے تازہ رکھتا ہوں، یعنی میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کی وجہ سے تعلق رکھوں گا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بِبَلَاهَا، كَذَا وَقَعَ وَبِبَلَالِهَا أَجْوَدُ وَأَصَحُّ وَبِبَلَاهَا لَا أَعْرِفُ لَهُ وَجْهًا.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: "بِبَلَاهَا" کے الفاظ اسی طرح مروی ہیں لیکن (ان کے بجائے) ببلالها کے الفاظ عمدہ اور صحیح ہیں کیونکہ ببلاها کی کوئی معقول وجہ میں نہیں سمجھتا۔

(١٥) بَابٌ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ

باب:15- صلہ رحمی، بدلہ چکانے کا نام نہیں

٥٩٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَرَفَعَهُ الْحَسَنُ وَفِطْرٌ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا».

[5991] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی والا معاملہ ختم کر دیا جائے وہ پھر بھی صلہ رحمی کرے۔"

(١٦) بَابُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب:16- جس نے حالتِ شرک میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہوگیا

٥٩٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

[5992] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ، هَلْ كَانَ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ قَالَ حَكِيمٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ».

انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ان امور کے متعلق آگاہ کریں جو میں دور جاہلیت میں صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے اور صدقہ وغیرہ کرنے کی صورت میں کرتا تھا، کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ حضرت حکیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان تمام اعمال خیر سمیت مسلمان ہوئے ہو، جو قبل ازیں کر چکے ہو۔''

وَيُقَالُ أَيْضًا، عَنْ أَبِي الْيَمَانِ: أَتَحَنَّتُ. وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ: أَتَحَنَّثُ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: التَّحَنُّثُ: التَّبَرُّرُ.

ابو یمان راوی سے أَتَحَنَّتُ (تا کے ساتھ) بھی مروی ہے لیکن معمر، صالح اور ابن مسافر نے أَتَحَنَّثُ (ثا کے ساتھ) ہی نقل کیا ہے۔ ابن اسحاق نے کہا: تحنث کے معنی نیکی کرنا ہیں۔

وَتَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ. [راجع: ١٤٣٦]

ہشام نے اپنے والد سے روایت کرنے میں ان حضرات کی متابعت کی ہے۔

(١٧) بَابُ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ، أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا

باب: 17- کسی دوسرے کے بچے کو چھوڑ دینا کہ وہ اس کے ساتھ کھیلے یا اس بچے کا بوسہ لینا یا اس سے خوش طبعی کرنا

٥٩٩٣ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَنَهْ سَنَهْ». - قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ: حَسَنَةٌ -.

[5993] حضرت ام خالد بنت سعید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ میں نے زرد رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ''سنہ سنہ'' کے الفاظ کہے۔ (راویٔ حدیث) عبداللہ نے کہا کہ یہ حبشی زبان میں ''خوب'' کے معنی میں ہے۔

قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهَا»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي». قَالَ عَبْدُ اللهِ:

ام خالد بیان کرتی ہیں کہ میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد گرامی نے مجھے ڈانٹ پلائی، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کھیلنے دو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو ایک زمانے تک زندہ رہے، اللہ تعالیٰ تیری عمر لمبی

فَبَقِيَ حَتَّى ذُكِرَ، يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا. [راجع: ٣٠٧١]

کرے، تمھاری زندگی دراز ہو۔" عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ انھوں نے بہت طویل عمر پائی حتی کہ لوگوں میں ان کا چرچا ہونے لگا۔

(١٨) بَابُ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ

باب: 18- بچے سے شفقت کرنا، اسے بوسہ دینا اور گلے لگانا

وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ.

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی ﷺ نے (اپنے شہزادے) ابراہیم کو گود میں لیا، انھیں بوسہ دیا اور سونگھا۔

٥٩٩٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ شَاهِدًا، لِابْنِ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا، يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا». [راجع: ٣٧٥٣]

[5994] ابن ابونعم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، جب ایک آدمی نے ان سے مچھر مارنے کے متعلق سوال کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: تم کہاں کے ہو؟ اس نے بتایا کہ عراق کا باشندہ ہوں۔ انھوں نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو مچھر مارنے کے متعلق سوال کرتا ہے، حالانکہ ان لوگوں نے نبی ﷺ کے نواسے کو شہید کر ڈالا، جبکہ میں نے خود نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔"

فائدہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے بیشتر کوفی لوگ تھے۔ انھوں نے بار بار خطوط لکھ کر آپ کو کوفہ بلایا اور اپنی وفاداری کا یقین دلایا مگر وقت آنے پر سب دشمنوں سے مل گئے پھر میدان کربلا میں وہ کچھ ہوا جو دنیا کو معلوم ہے۔

٥٩٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، ثُمَّ

[5995] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے پاس ایک عورت آئی جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں۔ وہ مجھ سے کچھ مانگتی تھی۔ اس نے ایک کھجور کے علاوہ میرے پاس کچھ نہ پایا، چنانچہ میں نے اسے وہی ایک کھجور دے دی۔ اس نے وہ کھجور انھی دونوں کے درمیان تقسیم کر دی، پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے

قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: «مَنْ يَلِي مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ». [راجع: ١٤١٨]

بعد نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: ''جو شخص بھی ان بیٹیوں کی پرورش کرے گا اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی۔''

٥٩٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا. [راجع: ٥١٦]

[5996] حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت امامہ بنت ابی العاص ؓ آپ کے شانے مبارک پر تھیں، پھر آپ نے نماز ادا فرمائی، جب رکوع کرتے تو اسے اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔

فائدہ: حضرت امامہ ؓ آپ کی نواسی تھیں اور حضرت زینب ؓ کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں۔

٥٩٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ».

[5997] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی ؓ کا بوسہ لیا جبکہ آپ کے پاس حضرت اقرع بن حابس تمیمی ؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت اقرع ؓ نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: ''جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

٥٩٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ».

[5998] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: تم لوگ بچوں کا بوسہ لیتے ہو؟ ہم تو ان کا بوسہ نہیں لیتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تیرے دل سے اللہ تعالیٰ نے جذبۂ رحمت نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔''

٥٩٩٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ،

[5999] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے۔ قیدیوں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «أَتُرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟» قُلْنَا: لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ: «لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا».

میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی دودھ سے بھری ہوئی تھی اور وہ ادھر ادھر دوڑ رہی تھی۔ اس دوران قیدیوں میں اسے ایک بچہ نظر آیا۔ اس نے جھٹ سے اس بچے کو اپنی چھاتی سے لگا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی۔ نبی ﷺ نے یہ منظر دیکھ کر ہم سے فرمایا: ''تم کیا خیال کرتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا: نہیں، جب تک اس کو قدرت ہوگی یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہو سکتی ہے۔''

(١٩) بَابٌ: جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ فِي مِائَةِ جُزْءٍ

باب: 19- اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے بنائے ہیں

٦٠٠٠ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِيُّ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ فِي مِائَةِ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ، حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ». [انظر: ٦٤٦٩]

[6000] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے بنائے ہیں۔ ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں۔ صرف ایک حصہ زمین پر اتارا ہے۔ اس ایک حصے کے باعث مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچے کو پاؤں نہیں لگنے دیتی بلکہ وہ اپنے کھر اوپر اٹھا لیتی ہے، مبادا اسے تکلیف پہنچے۔''

(٢٠) بَابُ قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ

باب: 20- بچوں کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ اس کے ساتھ کھائیں گے

٦٠٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ

[6001] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کے ساتھ

اللهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ»، وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ﴾ [الفرقان: ٦٨]. [راجع: ٤٤٧٧]

کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اس نے تمھیں پیدا کیا ہے۔'' انھوں نے عرض کی: پھر کون سا؟ فرمایا: ''اولاد کو اس ڈر سے قتل کرو کہ تمھارے ساتھ کھائے گی۔'' عرض کی: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے ان ارشادات کی تائید میں یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہیں پکارتے ......''

(٢١) بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ

باب: 21- بچے کو گود میں بٹھانا

٦٠٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حِجْرِهِ يُحَنِّكُهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ. [راجع: ٢٢٢]

[6002] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بچہ اپنی گود میں بٹھایا، پھر کھجور چبا کر اس کے حلق میں لگائی۔ اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگوا کر کپڑوں پر بہا دیا۔

(٢٢) بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ

باب: 22- بچے کو ران پر بٹھانا

٦٠٠٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَارِمٌ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ: يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْآخَرِ، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُم ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا».

[6003] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑتے اور اپنی ران پر بٹھاتے، پھر حضرت حسن ؓ کو اپنی دوسری ران پر بٹھاتے تھے، پھر دونوں کو ساتھ چمٹا لیتے اور فرماتے: ''اے اللہ! تو ان دونوں پر رحم فرما، میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔''

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: قَالَ التَّيْمِيُّ: فَوَقَعَ

علی بن مدینی نے کہا: انھیں یحییٰ نے خبر دی، انھیں سلیمان نے بتایا، ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ سلیمان تیمی نے

فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ، قُلْتُ: حُدِّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ، فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ. [راجع: ٣٧٣٥]

کہا: میرے دل میں شک پیدا ہوا کہ مجھے ابوعثمان سے بہت سی احادیث بیان کی گئی ہیں تو میں نے یہ حدیث کیوں نہیں سنی؟ پھر میں نے اپنی کتاب میں دیکھا تو میں نے اس میں یہ حدیث لکھی ہوئی دیکھی جو میں نے ابوعثمان سے سنی تھی۔

(٢٣) بَابٌ: حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ

باب: 23- گزشتہ عہد کی پاسداری علامتِ ایمان ہے

٦٠٠٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا. [راجع: ٣٨١٦]

[6004] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جس قدر مجھے حضرت خدیجہ ؓ پر آتا تھا، حالانکہ آپ ﷺ کی میرے ساتھ شادی سے تین سال پہلے وہ فوت ہو چکی تھیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں آپ ﷺ کو بکثرت ان کا ذکر کرتے سنا کرتی تھی۔ آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا کہ انھیں جنت میں ایک خولدار موتیوں کے محل کی خوشخبری سنا دیں۔ آپ ﷺ جب کبھی بکری ذبح کرتے تو اس میں سے ان کی سہیلیوں کو بھی ہدیہ بھیجتے تھے۔

(٢٤) بَابُ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا

باب: 24- یتیم کی کفالت کرنے کی فضیلت

٦٠٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا»، وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. [راجع: ٥٣٠٤]

[6005] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی نگہداشت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' پھر آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

(٢٥) بَابُ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ

باب: 25- بیوہ عورت کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا

٦٠٠٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ

[6006] حضرت صفوان بن سلیم ؒ ایک مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیواؤں اور مساکین کے لیے بھاگ دوڑ کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد

وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ، أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ». [راجع: ٥٣٥٣]

کرنے والے کی طرح ہے، یا وہ اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔"

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

(٢٦) بَابُ السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِينِ

باب: 26- مسکین کے لیے سعی کرنا

٦٠٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ - يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ -: كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ». [راجع: ٥٣٥٣]

[6007] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیواؤں اور مسکینوں کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔" قعنبی نے کہا: میرا گمان ہے کہ مالک نے کہا: بیواؤں اور مساکین کے لیے محنت و کوشش کرنے والا اس تہجد گزار کی طرح ہے جو سستی نہیں کرتا اور اس روزے دار کی طرح ہے جو روزے نہیں چھوڑتا۔"

(٢٧) بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ

باب: 27- لوگوں اور حیوانات پر رحم کرنا

٦٠٠٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ رَقِيقًا رَحِيمًا، فَقَالَ: «ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ

[6008] حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ہم نوجوان اور ہم عمر تھے۔ ہم نے آپ کے ہاں بیس دن تک قیام کیا۔ پھر آپ کو خیال آیا کہ ہمیں اپنے اہل خانہ یاد آرہے ہیں تو آپ نے ہم سے ان کے متعلق پوچھا جنھیں ہم اپنے اہل وعیال میں چھوڑ آئے تھے۔ ہم نے آپ کو پورا حال سنا دیا۔ آپ انتہائی نرم دل اور بڑے مہربان تھے۔ آپ نے فرمایا: "اب تم اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ اور انھیں دین کی تعلیم دو اور پھر اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین

أَكْبَرُكُمْ». [راجع: ٦٢٨]

کرو، نیز نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے، پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔"

٦٠٠٩ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا، فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ: «فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ». [راجع: ١٧٣]

[6009] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا، اس دوران میں اسے شدت کی پیاس لگی، اس نے ایک کنواں پایا۔ اس میں اتر کر اس نے پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو اس نے وہاں کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تری چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے خیال کیا کہ اس کتے کو پیاس سے وہی تکلیف پہنچی ہوگی جو مجھے پہنچی تھی، چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا، اپنے جوتے میں پانی بھرا اور منہ سے پکڑ کر اسے باہر لایا، پھر کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کی قدر کرتے ہوئے اسے بخش دیا۔" صحابۂ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا بھی اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھیں ہر تر جگر رکھنے والے سے اچھا برتاؤ کرنے میں اجر ملے گا۔"

٦٠١٠ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا. فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: «لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا». يُرِيدُ رَحْمَةَ اللهِ.

[6010] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ ایک دیہاتی نے دوران نماز میں کہا: "اے اللہ! مجھ پر اور حضرت محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر۔ جب نبی ﷺ نے سلام پھیرا تو دیہاتی سے فرمایا: "تو نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا۔" اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

٦٠١١ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ

[6011] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اہل ایمان کو

بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى».

ایک دوسرے پر رحم کرنے، آپس میں محبت کرنے اور ایک دوسرے سے شفقت کے ساتھ پیش آنے میں ایک جسم کی مانند دیکھو گے جس کے ایک عضو کو اگر تکلیف پہنچے تو سارا جسم بے قرار ہو جاتا ہے، اس کی نیند اڑ جاتی ہے اور سارا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

٦٠١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا، فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً». [راجع: ٢٣٢٠]

[6012] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو مسلمان کوئی پھلدار درخت لگاتا ہے پھر اس سے انسان اور حیوانات کھاتے ہیں تو لگانے والے کے لیے وہ صدقہ بن جاتا ہے۔''

٦٠١٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ». [انظر: ٧٣٧٦]

[6013] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

(٢٨) بَابُ الْوَصَاءَةِ بِالْجَارِ

باب:28- ہمسایوں سے خیر خواہی کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ الْآيَةَ [النساء: ٣٦].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

٦٠١٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ».

[6014] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت جبریل علیہ السلام بار بار مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے تا آنکہ مجھے خیال گزرا کہ شاید وہ اسے وراثت میں شریک کر دیں گے۔''

٦٠١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ

[6015] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت جبریل علیہ السلام

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ».

ہمیشہ مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کرلیا کہ وہ ہمسائے کو وارث بنا دیں گے۔''

(٢٩) بَابُ إِثْمِ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

باب: 29- اس شخص کا گناہ جس کا پڑوی اس کی اذیتوں سے محفوظ نہیں رہتا

﴿يُوبِقْهُنَّ﴾ [الشورى: ٣٤]: يُهْلِكْهُنَّ، ﴿مَوْبِقًا﴾ [الكهف: ٥٢]: مَهْلِكًا.

﴿يُوبِقْهُنَّ﴾ کے معنی ہیں: ان کو ہلاک کرے گا اور ﴿مَوْبِقًا﴾ کے معنی ہیں: ہلاکت کا مقام۔

٦٠١٦ - **حَدَّثَنَا** عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ»، قِيلَ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ».

[6016] حضرت ابو شریح ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''واللہ! وہ ایمان والا نہیں، واللہ! وہ ایمان والا نہیں، واللہ! وہ ایمان والا نہیں۔'' عرض کی گئی: اللہ کے رسول! کون؟ آپ نے فرمایا: ''جس کا ہمسایہ اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ ہو۔''

تَابَعَهُ شَبَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى. وَقَالَ حُمَيْدُ ابْنُ الْأَسْوَدِ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے عاصم بن علی کی متابعت کی ہے اور حمید بن اسود، عثمان بن عمر، ابوبکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے ابن ابی ذئب سے، اس نے سعید مقبری سے، انھوں نے (اس حدیث کو) حضرت ابوہریرہ ؓ سے بیان کیا ہے۔

(٣٠) بَابٌ: لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا

باب: 30- کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر خیال نہ کرے

٦٠١٧ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ - هُوَ الْمَقْبُرِيُّ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ». [راجع: ٢٥٦٦]

[6017] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے معمولی اور حقیر خیال نہ کرے اگرچہ بکری کی کھری کا ہدیہ ہو۔''

فائدہ: اس حدیث کے دو معنی ہیں: ○ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو ہدیہ دینے میں حقیر خیال نہ کرے اگرچہ وہ بکری کا پایہ ہو،

اور اسے خوش رکھنے کی کوشش کرے۔ ○ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن سے ہدیہ لینے میں حقیر نہ سمجھے اگر چہ وہ بکری کا پایہ ہو اسے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

(٣١) بَابٌ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ

باب:31- جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے

٦٠١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ». [راجع: ٥١٨٥]

[6018] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور جو کوئی اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔''

٦٠١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ»، قَالَ: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ». [انظر: ٦١٣٥، ٦٤٧٦]

[6019] حضرت ابو شریح ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب نبی ﷺ گفتگو فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ پر ایمان اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی دستور کے مطابق ہر طرح سے عزت کرے۔'' عرض کی: اللہ کے رسول! دستور کے مطابق عزت کرنا کب تک ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک دن اور ایک رات اور میزبانی تین دن تک ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

(٣٢) بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ فِي قُرْبِ الْأَبْوَابِ

باب:32- ہمسائے کا حق دروازے کے قریب ہونے کے اعتبار سے ہے

٦٠٢٠ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: «إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا». [راجع: ٢٢٥٩]

[6020] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے دو ہمسائے ہیں، ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا: ''جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔''

(٣٣) بَابٌ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

باب: 33- ہر نیک کام صدقہ ہے

٦٠٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ».

[6021] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر اچھا کام اور اچھی بات صدقہ ہے۔''

٦٠٢٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ»، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ»، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ»، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَلْيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ، أَوْ قَالَ: بِالْمَعْرُوفِ»، قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ». [راجع: ١٤٤٥]

[6022] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ صدقہ کرے۔'' صحابۂ کرام نے عرض کی: اگر وہ صدقہ کرنے کے لیے کوئی چیز نہ پائے تو؟ آپ نے فرمایا: ''وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے، اس سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔'' صحابۂ کرام نے عرض کی: اگر اس کی طاقت نہ ہو یا نہ کر سکے تو؟ آپ نے فرمایا: ''پھر کسی پریشان حال ضرورت مند کی مدد کرے۔'' انھوں نے عرض کی: اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ بھلائی کی طرف لوگوں کو راغب کرے یا اچھے کاموں کی تلقین کرے۔'' کسی نے کہا: اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ آپ نے فرمایا: ''پھر لوگوں کو اپنے شر سے بچا کر رکھے یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔''

(٣٤) بَابُ طِيبِ الْكَلَامِ

باب: 34- خوش کلامی کا ثواب

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے کہا: ''ہر اچھی بات صدقہ ہے۔''

٦٠٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ النَّارَ، فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ - قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ - ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ». [راجع: ١٤١٣]

[6023] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا، اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے ناگواری کا اظہار کیا، پھر دوزخ کا ذکر کیا، اس سے پناہ طلب کی اور اپنے چہرے سے ناگواری کا تأثر ظاہر کیا..... (راویٔ حدیث) شعبہ نے کہا: (آپ ﷺ کے) دومرتبہ (جہنم سے پناہ مانگنے) کے متعلق مجھے کوئی شک نہیں ..... پھر آپ نے فرمایا: ''جہنم سے بچو، اگرچہ کھجور کا ٹکڑا دینے سے ہو۔ اور اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہوتو اچھی بات کر کے (اس جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)۔''

(٣٥) بَابُ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ

باب:35- ہر کام میں نرمی اختیار کرنے کا بیان

٦٠٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ». [راجع: ٢٩٣٥]

[6024] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: السام علیکم، یعنی تمھیں موت آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی۔ میں نے جواب دیا: وعلیکم السام واللعنة، یعنی تمھیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! نرمی کرو۔ اللہ تعالیٰ ہر امر میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے نہیں سنا، انھوں نے کیا بکواس کی تھی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس کا جواب دے دیا تھا: ''وعلیکم'' اور تم پر بھی وہی کچھ ہو۔''

٦٠٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

[6025] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو صحابۂ کرام اس کی

مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُزْرِمُوهُ»، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ. [راجع: ٢١٩]

طرف دوڑ پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے پیشاب کو مت روکو۔'' اس کے بعد آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور پیشاب کی جگہ پر بہا دیا گیا۔

(٣٦) بَابُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا

باب:36- اہل ایمان کا ایک دوسرے سے تعاون کرنا

٦٠٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [بْنُ يُوسُفَ]: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْبَرَ جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا»، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. [راجع: ٤٨١]

[6026] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک مومن دوسرے مومن کے لیے اس عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل فرمایا۔

٦٠٢٧ - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ، أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ». [راجع: ١٤٣٢]

[6027] پھر اچانک ایک آدمی آ گیا جبکہ نبی ﷺ ابھی بیٹھے ہوئے تھے، اس نے کوئی سوال کیا یا اپنی ضرورت کے لیے کچھ کہا تو آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا: ''سفارش کرو تمھیں اجر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان کے ذریعے سے جو چاہے گا فیصلہ کر دے گا۔''

(٣٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿مَن يَشْفَعْ شَفَٰعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُۥ نَصِيبٌ مِّنْهَا﴾ [النساء: ٨٥]

باب: 37- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو شخص اچھی سفارش کرے گا، اسے اس میں سے حصہ ملے گا......'' کا بیان

﴿كِفْلٌ﴾: نَصِيبٌ، قَالَ أَبُو مُوسَى: ﴿كِفْلَيْنِ﴾ [الحديد: ٢٨]: أَجْرَيْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ.

(اس آیت کریمہ میں) ''کفل'' کے معنی ہیں: حصہ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے فرمایا: حبشی زبان میں ''کفلین'' کے معنی ہیں: دو اجر۔

٦٠٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي

[6028] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کے پاس جب کوئی

مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: «اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا، وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ». [راجع: ١٤٣٢]

سائل یا حاجت مند آتا تو فرماتے: ”اس کی سفارش کرو تمھیں اس کا اجر ملے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان کے ذریعے سے جو چاہے فیصلہ کرتا ہے۔“

(٣٨) بَابٌ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَاحِشًا

باب: 38- نبی ﷺ نہ تو بد گوئی کرتے تھے اور نہ بے ہودہ باتیں کرنے والے تھے

٦٠٢٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو؛ ح. وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ، فَذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا». [راجع: ٣٥٥٩]

[6029] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کوفہ تشریف لائے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ بد گوئی کرنے والے اور بے ہودہ باتیں کرنے والے نہ تھے، نیز انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو۔“

٦٠٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ»، قَالَتْ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «أَوَ لَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا

[6030] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: کچھ یہودی نبی ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے کہا: ”السام علیکم“ یعنی تم پر موت آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے جواب میں کہا: تم پر بھی موت آئے۔ تم پر اللہ کی لعنت ہو اور اس کا غضب نازل ہو۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! نرمی کرو، سختی اور بد زبانی سے اجتناب کرو۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے نہیں سنا کہ انھوں نے کیا کہا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے انھیں جو جواب دیا وہ تم نے نہیں سنا؟ میں نے ان کی بات ان پر

يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ». [راجع: ٢٩٣٥]

لوٹا دی تھی۔ ان کے متعلق میری بد دعا قبول ہو گی لیکن میرے حق میں ان کی بدزبانی قبول ہی نہیں ہوگی۔"

٦٠٣١ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَّانًا. كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: «مَا لَهُ؟ تَرِبَ جَبِينُهُ». [انظر: ٦٠٤٦]

[6031] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ گالی گلوچ کرنے والے اور بے ہودہ کام کرنے والے نہیں تھے، اور نہ لعنت ملامت ہی کرنا آپ کی عادت تھی۔ اگر آپ ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے تو اتنا فرماتے: "اسے کیا ہوگیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔"

٦٠٣٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ: «بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ»، فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ مَتَى عَهِدْتِنِي فَاحِشًا؟ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ». [انظر: ٦٠٥٤، ٦١٣١]

[6032] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا: "یہ شخص قبیلے کا برا آدمی اور برا بیٹا ہے۔" پھر جب وہ بیٹھ گیا تو نبی ﷺ اسے خندہ پیشانی اور کشادہ چہرہ سے ملے۔ جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ ؓ نے آپ سے کہا: اللہ کے رسول! جب آپ نے اسے دیکھا تو آپ نے اس کے متعلق ایسا ایسا فرمایا اور جب آپ اس سے ملے تو نہایت خندہ پیشانی اور کھلے چہرے سے پیش آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! تم نے مجھے بدگو کب دیکھا ہے؟ قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب لوگوں سے بدترین وہ آدمی ہوگا جس کے شر اور برائی سے بچنے کے لیے لوگ اس سے میل ملاقات چھوڑ دیں گے۔"

(٣٩) بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ

باب: 39- حسن خلق اور سخاوت کا ذکر، نیز بخل کی کراہت کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ.

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں آپ ﷺ

بہت زیادہ سخاوت کرتے تھے۔

وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلَى هٰذَا الْوَادِي فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ، فَرَجَعَ فَقَالَ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ.

حضرت ابوذر ؓ نے کہا: جب انھیں نبی ﷺ کی بعثت کا علم ہوا تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ سوار ہو کر اس وادی کی طرف جاؤ اور ان کی باتیں سن کر آؤ، (چنانچہ وہ گیا)، پھر واپس آ کر کہا: میں نے انھیں دیکھا ہے، وہ تو مکارم اخلاق کی تلقین کرتے ہیں۔

٦٠٣٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ، وَهُوَ يَقُولُ: «لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا»، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ، فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ، فَقَالَ: «لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا، أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ». [راجع: ٢٦٢٧]

[6033] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ اہل مدینہ ایک رات خوف و ہراس میں مبتلا ہوئے تو وہ شور کی طرف بڑھے، لیکن نبی ﷺ ان کو آگے سے ملے کیونکہ آپ اٹھنے والے شور وغل کی طرف سب سے پہلے تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''گھبراؤ نہیں، کوئی خطرے کی بات نہیں۔'' آپ ﷺ اس وقت ابوطلحہ ؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ اس پر کوئی زین وغیرہ نہ تھی۔ آپ کی گردن میں تلوار آویزاں تھی، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس گھوڑے کو روانی میں سمندر کی طرح پایا۔'' یا فرمایا: ''یہ گھوڑا (تیز رفتاری میں) گویا سمندر ہے۔''

٦٠٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ: لَا.

[6034] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نبی ﷺ سے کسی نے کوئی چیز مانگی ہو اور آپ نے اسے دینے سے انکار کیا ہو۔

٦٠٣٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «إِنَّ خِيَارَكُمْ

[6035] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ وہ ہمیں حدیثیں سنا رہے تھے۔ اس دوران میں انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بدزبانی نہیں کرتے تھے اور نہ بے ہودہ باتیں ہی کرتے تھے بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے:

أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا». [راجع: ٣٥٥٩]

''تم میں سے زیادہ اچھا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔''

٦٠٣٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبُرْدَةٍ - فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ شَمْلَةٌ، فَقَالَ سَهْلٌ: هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا - فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَكْسُوكَ هٰذِهِ؟ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا، فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ فَاكْسُنِيهَا، فَقَالَ: «نَعَمْ»، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لَامَهُ أَصْحَابُهُ، قَالُوا: مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ، فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا. [راجع: ١٢٧٧]

[6036] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں ''بردہ'' لے کر حاضر ہوئی..... حضرت سہل ؓ نے اس وقت موجود لوگوں سے کہا: تمھیں معلوم ہے کہ ''بردہ'' کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں بردہ کھلی چادر کو کہتے ہیں۔ حضرت سہل ؓ نے فرمایا: ہاں ''بردہ'' وہ لنگی جس کا حاشیہ بنا ہوتا ہے..... تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں یہ لنگی آپ کے پہننے کے لیے لائی ہوں۔ نبی ﷺ نے وہ لنگی اس سے قبول کر لی، اس وقت آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ پھر آپ نے اسے زیب تن فرمایا۔ صحابۂ کرام ؓ میں سے ایک شخص نے وہ لنگی دیکھی تو عرض کی: اللہ کے رسول! یہ بڑی عمدہ لنگی ہے۔ آپ یہ مجھے عنایت فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں تم لے لو۔'' جب نبی ﷺ تشریف لے گئے تو اس کے ساتھیوں نے اسے ملامت کی اور کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا، جب تم نے دیکھ لیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے قبول فرمایا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی، اس کے باوجود تم نے وہ چادر آپ سے مانگ لی، حالانکہ تمھیں یہ بھی معلوم تھا کہ جب آپ سے کوئی چیز مانگی جاتی ہے تو آپ دینے سے انکار نہیں کرتے۔ اس صحابی نے کہا: میں تو صرف اس کی برکت کا امیدوار ہوں کیونکہ نبی ﷺ اسے زیب تن کر چکے ہیں، میری غرض یہ تھی کہ مجھے اس چادر میں کفن دیا جائے۔

٦٠٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ،

[6037] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وقت بڑی تیزی سے گزرے گا، عمل کم ہوتے جائیں گے، دلوں میں بخیلی سما جائے گی اور ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا۔'' لوگوں نے

وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ؟» قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ، الْقَتْلُ». [راجع: ٨٥]

پوچھا: ہرج کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''خونریزی اور قتل وغارت۔''

٦٠٣٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي: أُفٍّ، وَلَا: لِمَ صَنَعْتَ؟، وَلَا: أَلَا صَنَعْتَ. [راجع: ٢٧٦٨]

[6038] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں دس سال تک نبی ﷺ کی خدمت میں رہا ہوں، لیکن آپ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

(٤٠) بَابٌ: كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ

باب:40- آدمی اپنے گھر والوں میں کیسے رہے؟

٦٠٣٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ. [راجع: ٦٧٦]

[6039] حضرت اسود سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: آپ ﷺ اپنے گھر کے کام کاج کیا کرتے اور جب نماز کا وقت ہوجاتا تو نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے۔

(٤١) بَابٌ: اَلْمِقَةُ مِنَ اللهِ تَعَالَى

باب:41- محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

٦٠٤٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ». [راجع: ٣٢٠٩]

[6040] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل ؑ کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر حضرت جبرئیل ؑ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرئیل ؑ تمام آسمان والوں کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر تمام اہل آسمان اس سے محبت کا دم بھرتے ہیں، اس کے بعد اس شخص کی قبولیت زمین والوں (کے دلوں میں) میں رکھ دی جاتی ہے۔''

(٤٢) بَابُ الْحُبِّ فِي اللهِ

باب:42- اللہ کے لیے محبت کرنا

٦٠٤١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلهِ، وَحَتَّى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ، وَحَتَّى يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا». [راجع: ١٦]

[6041] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص ایمان کی مٹھاس اس وقت تک نہیں پا سکتا، جب تک وہ اگر کسی سے محبت کرتا ہے تو صرف اللہ کے لیے اس سے محبت نہ کرے۔ اور حتی کہ اس کو آگ میں ڈالا جانا اس سے زیادہ محبوب ہو کہ وہ کفر کی طرف لوٹ کر جائے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے آگ سے نکال دیا ہے۔ اور حتی کہ اللہ اور اس کا رسول ان دونوں کے ماسوا سے اسے زیادہ محبوب ہو۔''

(٤٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ﴾ الْآيَةَ [الحجرات: ١١]

باب:43- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ایمان والو! کوئی قوم کسی دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے ......'' کا بیان

٦٠٤٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ وَقَالَ: «بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ، ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا».

[6042] حضرت عبداللہ بن زمعہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو ہوا خارج ہونے پر ہنسنے سے منع کیا، نیز فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو نرحیوان جیسی مار کیوں مارتا ہے، پھر شاید اس کو بغل میں لے گا۔''

وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ: «جَلْدَ الْعَبْدِ». [راجع: ٣٣٧٧]

ثوری، وہیب اور ابومعاویہ نے ہشام سے نرحیوان کے بجائے ''جَلْدَ الْعَبْدِ'' بیان کیا ہے، یعنی غلاموں کو مارنے کی طرح نہ مارے۔

٦٠٤٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

[6043] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے میدان منیٰ میں فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِنًى: «أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «بَلَدٌ حَرَامٌ، أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهْرٌ حَرَامٌ»، قَالَ: «فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا». [راجع: ١٧٤٢]

رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ حرمت والا دن ہے۔ فرمایا: ''تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ حرمت والا شہر ہے۔'' تم جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے؟'' صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ حرمت والا مہینہ ہے۔'' پھر فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک دوسرے کا خون، مال اور عزتیں حرام کی ہیں جیسے اس دن کو تمھارے اس مہینے میں اور تمھارے اس شہر میں حرمت والا بنایا ہے۔''

(٤٤) بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ

باب: 44- ایک دوسرے کو گالی دینے اور لعنت کرنے سے منع کیا گیا ہے

٦٠٤٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

[6044] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔''

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ. [راجع: ٤٨]

محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان کی متابعت کی ہے۔

٦٠٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ: أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ، وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ». [راجع: ٣٥٠٨]

[6045] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص دوسرے کو فسق اور کفر سے متہم کرتا ہے اور وہ درحقیقت فاسق یا کافر نہ ہو تو یہ (فسق اور کفر) کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔''

٦٠٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ

[6046] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاحِشًا، وَلَا لَعَّانًا، وَلَا سَبَّابًا، كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: «مَا لَهُ؟ تَرِبَ جَبِينُهُ». [راجع: ٦٠٣١]

کہا کہ رسول اللہ ﷺ فحش گو نہ تھے اور نہ لعنت کرنے والے ہی تھے، نیز گالی گلوچ بھی نہیں کرتے تھے بلکہ کسی کو عتاب و زجر کرتے وقت فرماتے: ''اسے کیا ہو گیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔''

٦٠٤٧ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّ ثَابِتَ ابْنَ الضَّحَّاكِ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ - حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا، عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ». [راجع: ١٣٦٣]

[6047] حضرت ثابت بن ضحاک ؓ سے روایت ہے..... اور یہ اصحاب شجرہ سے تھے..... انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ملت اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی قسم اٹھائی تو وہ اپنے کہنے کے مطابق بن جاتا ہے۔ ابن آدم کا ایسی چیز کے متعلق نذر ماننا صحیح نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ جس نے دنیا میں خود کو کسی چیز کے ساتھ قتل کیا تو قیامت کے دن اسی کے ساتھ اسے سزا دی جائے گی۔ جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو یہ اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے اور جس نے کسی مسلمان کو کفر سے متہم کیا تو یہ بھی اس کو مار ڈالنے کی طرح ہے۔''

٦٠٤٨ - **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ، رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا، فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ»، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ: أَتُرَى بِي بَأْسٌ؟ أَمَجْنُونٌ أَنَا؟ اذْهَبْ. [راجع: ٣٢٨٢]

[6048] حضرت سلیمان بن صرد ؓ سے روایت ہے، یہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام سے ہیں، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے گالی گلوچ کی۔ ان میں سے ایک کو بہت زیادہ غصہ آیا حتی کہ اس کا چہرہ پھول گیا اور رنگ متغیر ہو گیا۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک کلمہ جانتا ہوں، اگر یہ شخص وہ (کلمہ) کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔'' چنانچہ ایک آدمی اس (غصے ہونے والے) کے پاس گیا اور اسے نبی ﷺ کے ارشاد سے مطلع کیا، اور کہا: شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو۔ اس نے کہا: کیا تجھے گمان ہے کہ مجھے کوئی بیماری ہے؟ یا میں دیوانہ ہوں؟ جاؤ، اپنا راستہ لو۔

٦٠٤٩ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: حَدَّثَنِي

[6049] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لیلۃ القدر کی

عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ، فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، وَإِنَّهَا رُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ». [راجع: ٤٩]

بشارت دینے کے لیے گھر سے نکلے۔ اس دوران میں مسلمانوں کے دو آدمی کسی بات پر جھگڑنے لگے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اس لیے گھر سے نکلا تھا کہ تمھیں شب قدر کی بشارت دوں لیکن فلاں فلاں جھگڑنے لگے، اس لیے وہ اٹھالی گئی۔ ممکن ہے کہ یہی تمھارے لیے اچھا ہو۔ اب تم اسے 29،27،25 رمضان کی راتوں میں تلاش کرو۔''

٦٠٥٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ - هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ - عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا، وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا، فَقُلْتُ: لَوْ أَخَذْتَ هٰذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً، وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ، فَقَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا، فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي: «أَسَابَبْتَ فُلَانًا؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ». قُلْتُ: عَلَى سَاعَتِي هٰذِهِ، مِنْ كِبَرِ السِّنِّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، هُمْ إِخْوَانُكُم، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ». [راجع: ٣٠]

[6050] حضرت معرور سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ پر ایک چادر دیکھی اور ان کے غلام نے بھی اسی طرح کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ میں نے کہا: اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے لیں اور اسے زیب تن کریں تو آپ کے لیے ایک رنگ کا جوڑا ہو جائے اور اپنے غلام کو کوئی دوسرا جواڑ پہنا دیں۔ انھوں نے بتایا کہ میرے اور ایک آدمی کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی تھی۔ اس کی والدہ عجمیہ تھی۔ میں نے اس کے متعلق اسے طعنہ دے دیا۔ اس نے یہ بات نبی ﷺ سے کہہ دی تو آپ نے مجھے فرمایا: ''تو نے فلاں شخص کو گالی دی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے اس کی ماں کو بھی مطعون کیا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے اندر ابھی دور جاہلیت کی خو باقی ہے۔'' میں نے عرض کی: اس وقت بھی جبکہ میں بڑھاپے میں پہنچ چکا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، یاد رکھو! یہ غلام بھی تمھارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں تمھارے ماتحت کر دیا ہے، لہٰذا جس شخص کے بھائی کو اللہ تعالیٰ نے اس کے زیر دست کر دیا ہو اسے وہ کچھ کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسے وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور اسے کسی ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس پر گراں بار ہو۔ اگر ایسا کام اسے کہے جو اس کے بس میں نہ ہو تو وہ کام

نمٹانے میں اس کا تعاون کرے۔"

(٤٥) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ، نَحْوَ قَوْلِهِمْ: الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟» وَمَا لَا يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ.

٦٠٥١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا - وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ - وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوهُ «ذَا الْيَدَيْنِ»، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ: «لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ»، قَالُوا: بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ»، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ. [راجع: ٤٨٢]

باب: 45- کسی کو پست قد یا طویل کہنا جائز ہے بشرطیکہ اس کی تحقیر مقصود نہ ہو

نبی ﷺ نے فرمایا: "لمبے ہاتھوں والا کیا کہتا ہے؟" اور اس طرح کے دیگر القابات سے بھی پکارا جا سکتا ہے جن میں آدمی کی تحقیر کرنا مقصود نہ ہو۔

[6051] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر دیا، اس کے بعد مسجد کے صحن میں ایک لکڑی کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے اور اس پر اپنا دست مبارک رکھ لیا۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، وہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے کچھ نہ کہہ سکے۔ جلد باز لوگ مسجد سے باہر نکل کر چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ شاید نماز کم کر دی گئی ہے؟ حاضرین میں ایک آدمی تھا جسے نبی ﷺ ذوالیدین (لمبے ہاتھوں والا) کہا کرتے تھے۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: "نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ نماز ہی کم ہوئی ہے۔" صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "ذوالیدین نے صحیح کہا ہے۔" چنانچہ آپ کھڑے ہوئے، دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا۔ پھر آپ نے اللہ اکبر کہا اور نماز کے سجدے کی طرح سجدہ کیا بلکہ اس سے بھی لمبا سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا، پھر اللہ اکبر کہا اور نماز کے سجدے کی طرح دوسرا سجدہ کیا بلکہ اس سے بھی لمبا سجدہ کیا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔

(٤٦) بَابُ الْغِيبَةِ

باب: 46- غیبت کرنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا﴾ الآية [الحجرات: ١٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔''

وضاحت: کسی کی عدم موجودگی میں ایسی بات کرنا جو اس میں پائی جاتی ہو، اگر اس کے سامنے وہ بات کی جائے تو اسے ناگوار گزرے، غیبت ہے۔ اگر اس میں وہ نہ پائی جائے تو اسے بہتان کہتے ہیں جو اس سے بھی بڑھ کر جرم ہے۔

٦٠٥٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: «إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ»، ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ، فَغَرَسَ عَلَى هٰذَا وَاحِدًا، وَعَلَى هٰذَا وَاحِدًا، ثُمَّ قَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا». [راجع: ٢١٦]

[6052] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور (بظاہر) یہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں گرفتار نہیں ہیں، بلکہ ایک اپنے پیشاب سے اجتناب نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک تازہ شاخ منگوائی اور اسے چیر کر دو ٹکڑے کر دیے اور ایک قبر پر ایک شاخ اور دوسری قبر پر دوسری شاخ گاڑ دی، پھر فرمایا: ''امید ہے کہ جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔''

(٤٧) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ»

باب: 47- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''انصار کے گھروں میں سب سے بہتر گھرانے'' کا بیان

٦٠٥٣ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ». [راجع: ٣٧٨٩]

[6053] حضرت ابو اسید ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قبیلۂ انصار میں سے بہتر گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے۔''

(٤٨) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنِ اغْتِيَابِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيَبِ

باب: 48- فسادی اور اہل شک کی غیبت جائز ہے

٦٠٥٤ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ

[6054] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت

الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «ائْذَنُوا لَهُ، بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ، أَوِ ابْنُ الْعَشِيرَةِ»، فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ؟ قَالَ: «أَيْ عَائِشَةُ، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ، أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ». [راجع: ٦٠٣٢]

طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''اسے اندر آنے کی اجازت دے دو، یہ قبیلے کا بُرا بھائی یا بُرا بیٹا ہے۔'' جب وہ اندر آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ بڑے اخلاق اور نرمی سے گفتگو فرمائی۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اس کے متعلق پہلے تو یہ فرمایا تھا، پھر اس کے ساتھ بہت نرم گفتگو فرمائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! بے شک بدترین آدمی وہ ہے جسے لوگ اس کی بدکلامی سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔''

(٤٩) بَابٌ: النَّمِيمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ

باب:49- چغل خوری کبیرہ گناہوں میں سے ہے

٦٠٥٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ: «يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ - أَوْ ثِنْتَيْنِ - فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هٰذَا، وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هٰذَا، فَقَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا». [راجع: ٢١٦]

[6055] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ کے کسی باغ سے تشریف لائے تو آپ نے دو انسانوں کی آواز سنی جنھیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو عذاب دیا جا رہا ہے لیکن کسی بڑی بات (جس سے بچنا مشکل ہو) کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا، حالانکہ یہ کبیرہ گناہ ہیں، ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا پھرتا تھا۔'' پھر آپ نے کھجور کی ایک تازہ شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کیے۔ ایک ٹکڑا ایک قبر پر اور دوسرا دوسری قبر پر گاڑ دیا، پھر فرمایا: ''ممکن ہے کہ ان کے عذاب میں اس وقت تک تخفیف کر دی جائے جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں۔''

(٥٠) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ

باب:50- چغل خوری کی برائی کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هَمَّازٍ مَشَّآءٍ بِنَمِيمٍ﴾ [القلم: ١١] وَ﴿وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ﴾ [الهمزة: ١] يَهْمِزُ، وَيَلْمِزُ، وَيَعِيبُ: وَاحِدٌ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بہت طعنے دینے والا، چغلی کرتے ہوئے پھرنے والا۔'' نیز فرمایا: ''ویل ہے اس کے لیے جو عیب تلاش کرنے والا اور طعنہ دینے والا ہے۔'' یَهْمِزُ اور

٦٠٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ».

يَلْمِزُ کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی عیب بیان کرنے والا۔

[6056] حضرت ہمام سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت حذیفہ ؓ کے پاس موجود تھے کہ انھیں ایک شخص کے متعلق کہا گیا: وہ یہاں کی باتیں حضرت عثمان ؓ کو پہنچاتا ہے۔ حضرت حذیفہ ؓ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔''

(٥١) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾ [الحج: ٣٠].

باب: 51- ارشاد باری تعالیٰ: ''جھوٹی بات کرنے سے پرہیز کرتے رہو'' کا بیان

٦٠٥٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، وَالْجَهْلَ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ».

قَالَ أَحْمَدُ: أَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ. [راجع: ١٩٠٣]

[6057] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ بولنا، اس کے مطابق عمل کرنا اور جہالت کی باتیں ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو (اس کے روزے کی) کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا ترک کرے۔''

احمد بن یونس نے کہا: مجھے اس حدیث کی سند ایک شخص نے سمجھائی تھی۔

(٥٢) بَابُ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

باب: 52- دورُخے پن کا بیان

٦٠٥٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَجِدُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ، ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ». [راجع: ٣٤٩٤]

[6058] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم قیامت کے دن لوگوں میں اللہ کے ہاں بدتر اس شخص کو پاؤ گے جو دورُخا ہو گا۔ جو ان لوگوں کے پاس ایک منہ سے آتا ہے اور ان کے پاس دوسرے منہ سے آتا ہے۔''

(٥٣) بَابُ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ

باب: 53- جس نے اپنے ساتھی کو وہ بات بتائی جو اس کے متعلق کہی گئی تھی

٦٠٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللهِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: «رَحِمَ اللهُ مُوسَى، لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

[6059] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! محمد ﷺ نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا کا ارادہ نہیں کیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو اس شخص کی بات سے مطلع کیا تو آپ کا چہرۂ انور متغیر ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے، انھیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی تھی لیکن انھوں نے صبر سے کام لیا۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی امانت و دیانت پر حملہ کرنے والا یہ شخص منافق تھا، حالانکہ آپ سے بڑھ کر امین و دیانت دار کوئی انسان آج تک دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا، آپ کی امانت و دیانت کے قائل تو کفار مکہ بھی تھے۔

(٥٤) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ

باب: 54- ایک دوسرے کی مدح سرائی ناپسندیدہ عمل ہے

٦٠٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ: «أَهْلَكْتُمْ - أَوْ قَطَعْتُمْ - ظَهْرَ الرَّجُلِ». [راجع: ٢٦٦٣]

[6060] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ دوسرے کی تعریف کر رہا تھا اور تعریف کرتے وقت خوب مبالغہ آمیزی کر رہا تھا، آپ نے فرمایا: ''تم نے اسے ہلاک کر دیا'' یا فرمایا: ''تم نے اس کی کمر توڑ دی ہے۔''

٦٠٦١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ - يَقُولُهُ مِرَارًا - إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا، إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ، وَاللهُ حَسِيبُهُ وَلَا يُزَكِّي

[6061] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی مجلس میں ایک آدمی کا ذکر آیا تو ایک دوسرے شخص نے اس کی خوب تعریف کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''افسوس! تم نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ ڈالی ہے..... آپ ﷺ نے یہ جملہ کئی بار دہرایا..... اگر کوئی اپنے ساتھی کی تعریف کرنا ہی چاہتا ہو تو یوں کہے: میں اس کے متعلق ایسا خیال کرتا ہوں (اور یہ بھی اس صورت میں) اگر وہ جانتا ہے

عَلَى اللهِ أَحَدٌ». [راجع: ٢٦٦٢]

کہ دوسرا شخص واقعی ایسا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا محاسبہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے میں اس کی صفائی نہیں دیتا (کیونکہ وہ تو سب کو خوب جانتا ہے)۔''

قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ: «وَيْلَكَ».

وہیب نے خالد سے (وَيْحَكَ کی بجائے) وَيْلَكَ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(٥٥) بَابُ مَنْ أَثْنَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ

باب:55- جس نے اپنے بھائی کی صرف اتنی تعریف کی جسے وہ جانتا تھا

وَقَالَ سَعْدٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ: «إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ» إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ میں نے نبی ﷺ کو زمین پر چلنے والے کسی آدمی کے متعلق یہ کہتے نہیں سنا: ''یقیناً وہ جنتی ہے۔''

٦٠٦٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ، قَالَ: «إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ». [راجع: ٣٦٦٥]

[6062] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب تہبند لٹکانے کے متعلق کچھ فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرا تہبند ایک طرف سے نیچے ڈھلک جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم تکبر کرنے والوں میں سے نہیں ہو۔''

(٥٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُ بِٱلْعَدْلِ وَٱلْإِحْسَـٰنِ﴾ الْآيَةَ [النحل: ٩٠]، وَقَوْلِهِ ﴿إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُم﴾ [يونس: ٢٣] وَقَوْلِهِ: ﴿ثُمَّ بُغِىَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ ٱللَّهُ﴾ [الحج: ٦٠] وَتَرْكِ إِثَارَةِ الشَّرِّ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ

باب:56- ارشاد باری تعالیٰ: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ عدل واحسان کا حکم دیتا ہے، نیز ''تمھاری سرکشی (کا وبال) تم پر ہی ہے'' اور فرمان الٰہی: ''...... پھر اس پر زیادتی کی جائے تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا'' کا بیان، نیز مسلمان یا کافر کے خلاف فساد برپا نہ کرنے کا حکم

٦٠٦٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

[6063] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اتنے اتنے دن اس حال میں رہے۔ آپ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ كَذَا وَكَذَا، يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ: «يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ: أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ - يَعْنِي مَسْحُورًا - قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ، فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ». فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا، كَأَنَّ رُؤُوسَ نَخْلِهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ، وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ». فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَهَلَّا - تَعْنِي تَنَشَّرْتَ؟ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا»، قَالَتْ: وَلَبِيدُ ابْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ.

[راجع: ٣١٧٥]

کو خیال ہوتا کہ اپنی بیوی کے پاس گئے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ایک دن مجھ سے فرمایا: ''عائشہ! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک معاملے میں سوال کیا تھا تو اس نے مجھے حقیقت حال سے آگاہ کر دیا ہے: میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک میرے پاؤں کے پاس اور دوسرا میرے سر کے قریب بیٹھ گیا۔ جو میرے پاؤں کے پاس تھا، اس نے سر کے قریب بیٹھنے والے سے کہا کہ اس آدمی کا حال کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ اس نے پوچھا: کس نے کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن اعصم نے کیا ہے۔ پوچھا: کس چیز میں کیا ہے؟ بتایا کہ کنگھی کے بالوں کو نر کھجور کے چھلکے میں ڈال کر ذروان نامی کنویں میں ایک پتھر کے نیچے رکھ کر جادو کیا ہے۔'' نبی ﷺ وہاں تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: ''یہی کنواں مجھے دکھایا گیا تھا، گویا اس کی کھجوروں کے سر شیطانوں کے سر ہیں اور اس کا پانی مہندی کے رنگ جیسا ہے۔'' پھر اس جادو کو نبی ﷺ کے حکم سے برآمد کیا گیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اسے نشر کیوں نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی ہے اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ لوگوں میں اس شر کی تشہیر کروں۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: لبید بن اعصم قبیلۂ بنو زریق سے یہودیوں کا حلیف تھا۔

(٥٧) بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ

باب: 57- ایک دوسرے سے حسد کرنے اور پیٹھ پھیرنے کی ممانعت

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ [الفلق: ٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور حسد کرنے والے کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جب وہ حسد کرے۔''

٦٠٦٤ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا». [راجع: ٥١٤٣]

[6064] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے کے عیوب کی جستجو نہ کرو اور نہ کسی کی جاسوسی ہی کرو۔ آپس میں حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو اور نہ باہم بغض ہی رکھو۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔''

٦٠٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ». [انظر: ٦٠٧٦]

[6065] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ باہم حسد کرو اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، نیز کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔''

(٥٨) بَابٌ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱجْتَنِبُوا۟ كَثِيرًا مِّنَ ٱلظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ ٱلظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا۟﴾ [الحجرات: ١٢]

باب: 58- (ارشاد باری تعالیٰ:) ''اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے بچو، یقیناً بعض گمان گناہ ہیں اور جاسوسی نہ کرو'' کا بیان

٦٠٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا». [راجع: ٥١٤٣]

[6066] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی کی باتیں اکثر جھوٹی ہوتی ہیں۔ لوگوں کے عیب نہ ڈھونڈو اور ان کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ، باہم حسد نہ کرو، آپس میں رقابت نہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ ہی پھیرو (بلکہ) اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔''

(٥٩) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الظَّنِّ

باب: 59- جو گمان جائز ہے

٦٠٦٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا». قَالَ اللَّيْثُ: كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ. [انظر: ٦٠٦٨]

[6067] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں فلاں فلاں شخص کے متعلق گمان نہیں کرتا کہ وہ ہمارے دین کے بارے میں کچھ معلومات رکھتے ہوں۔'' (راویٔ حدیث) لیث نے کہا: وہ دو آدمی منافق تھے۔

٦٠٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا، وَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ، مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ». [راجع: ٦٠٦٧]

[6068] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دن نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اے عائشہ! میں فلاں فلاں شخص کو گمان نہیں کرتا کہ وہ ہمارے دین کے متعلق کچھ جانتے ہوں جس پر ہم قائم ہیں۔''

(٦٠) بَابُ سَتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

باب:60-مومن کا اپنے گناہ پر پردہ ڈالنا

٦٠٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ».

[6069] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''میری تمام امت کو معاف کر دیا جائے گا مگر جو علانیہ گناہ کرتے ہیں۔ علانیہ گناہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص رات کے وقت گناہ کرتا ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا ہوتا ہے لیکن صبح ہوتے ہی وہ کہنے لگتا ہے: اے فلاں! میں نے گزشتہ رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی اور اس کے رب نے اس کا گناہ چھپا رکھا تھا لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود پر دیے گئے اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔''

٦٠٧٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: «يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟

[6070] حضرت صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر ؓ سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو سرگوشی کے متعلق کیا فرماتے سنا ہے؟ انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''تم میں سے ایک شخص اللہ کے قریب ہوگا، اللہ تعالیٰ اپنا بازو اس پر رکھ کر فرمائے گا: تو نے

فَيَقُولُ: نَعَمْ، وَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَرِّرُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ». [راجع: ٢٤٤١]

فلاں فلاں برے کام کیے تھے؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ، پھر فرمائے گا: تو نے یہ یہ برے کام کیے تھے؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ اس سے اقرار کرانے کے بعد فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ دیے رکھا اور آج میں تیرے وہ گناہ معاف کرتا ہوں۔"

(٦١) بَابُ الْكِبْرِ

باب:61-تکبر کی مذمت کا بیان

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ﴿ثَانِيَ عِطْفِهِۦ﴾ [الحج: ٩] مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ. عِطْفُهُ: رَقَبَتُهُ.

امام مجاہد نے ثَانِيَ عِطْفِهِ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے مراد ہے: تکبر کرتے ہوئے اپنی گردن موڑنے والا۔ عِطْفُهُ کے معنی ہیں: اپنی گردن۔

٦٠٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ». [راجع: ٤٩١٨]

[6071] حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ وہ ہر ناتواں اور تواضع کرنے والا ہے۔ اگر وہ اللہ کی قسم اٹھالے تو وہ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ اور کیا میں تمھیں اہل جہنم کی خبر نہ دوں؟ وہ ہر تندخو، اکڑ کر چلنے والا اور متکبر انسان ہے۔"

٦٠٧٢ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ.

[6072] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: (آپ ﷺ کی تواضع کا یہ عالم تھا کہ) مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے کوئی لونڈی رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی اور اپنے کسی بھی کام کے لیے جہاں چاہتی لے جاتی۔

(٦٢) بَابُ الْهِجْرَةِ

باب:62-قطع تعلقی کا بیان

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ».

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔"

٦٠٧٣، ٦٠٧٤، ٦٠٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الطُّفَيْلِ - وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمِّهَا -: أَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ: وَاللهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: أَهُوَ قَالَ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَتْ: هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ، أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا، فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ، فَقَالَتْ: لَا وَاللهِ لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَحَدًا، وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِي، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ، كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، وَقَالَ لَهُمَا: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ، فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي، فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا، حَتَّى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَنَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا. قَالُوا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، ادْخُلُوا كُلُّكُمْ - لَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ - فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ، فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي، وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ، وَيَقُولَانِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى

[6075،6074،6073] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ کے مادری بھتیجے عوف بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے کوئی چیز بیچی یا خیرات کی، انھیں خبر پہنچی کہ عبداللہ بن زبیر ؓ نے ان کے متعلق کہا ہے: اللہ کی قسم! ام المومنین حضرت عائشہ ؓ (خرید وفروخت کرنے یا خیرات کرنے سے) اگر باز نہ آئیں تو میں ان کے تصرفات پر پابندی لگا دوں گا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: کیا عبداللہ نے یہ بات کہی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے فرمایا: پھر اللہ کے لیے مجھ پر نذر ہے کہ میں ابن زبیر سے کبھی بات نہیں کروں گی۔ اس کے بعد جب قطع تعلقی پر عرصہ گزر گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے ان (حضرت عائشہ ؓ) کے ہاں سفارش کرائی لیکن انھوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! میں اس کے متعلق کسی کی کوئی سفارش قبول نہیں کروں گی اور اپنی نذر ختم نہیں کروں گی۔ جب عبداللہ بن زبیر ؓ کے لیے سلام وکلام کی بندش بہت تکلیف دہ ہو گئی تو انھوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث ؓ سے اس سلسلے میں گفتگو کی وہ دونوں بنو زہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ (عبداللہ بن زبیر ؓ نے) ان سے کہا: میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں مجھے تم کسی طرح حضرت عائشہ ؓ کے پاس لے جاؤ کیونکہ ان کے لیے جائز نہیں کہ میرے ساتھ قطع رحمی کی نذر مانیں، چنانچہ حضرت مسور اور عبدالرحمٰن ؓ دونوں اپنی چادریں اوڑھے ہوئے حضرت ابن زبیر ؓ کو ساتھ لائے اور حضرت عائشہ ؓ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے عرض کی: ہم اندر آسکتے ہیں؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: آجاؤ۔ انھوں نے پھر عرض کی: ہم سب آجائیں۔ فرمایا: ہاں، سب آجاؤ۔ آپ کو علم نہیں تھا کہ ابن زبیر ؓ

عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِي وَتَقُولُ: إِنِّي نَذَرْتُ، وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ، فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتَّى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَأَعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا ذٰلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِي، حَتَّى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا. [راجع: ٣٥٠٣]

بھی ان کے ساتھ ہیں۔ جب وہ داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ پردے کے اندر چلے گئے (کیونکہ وہ بھانجے تھے) اور حضرت عائشہ ؓ سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے اور رونے لگے۔ حضرت مسور اور عبدالرحمٰن ؓ بھی (پردے کے باہر سے) آپ کو اللہ کا واسطہ دینے لگے کہ عبداللہ بن زبیر ؓ سے گفتگو کریں اور ان سے درگزر فرمائیں۔ ان حضرات نے یہ بھی کہا: آپ کو معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے قطع تعلقی سے منع فرمایا ہے، چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ کسی مسلمان کو اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رہنا جائز نہیں۔ جب انھوں نے کثرت کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ کو صلہ رحمی کی اہمیت یاد دلائی اور اس کے نقصانات سے آگاہ کیا تو انھوں نے بھی انھیں وعظ ونصیحت فرمائی اور روتے ہوئے کہنے لگیں: میں نے تو نذر مانی ہے اور اس کی رعایت نہ کرنا سخت دشوار ہے، لیکن یہ دونوں بزرگ برابر کوشش کرتے رہے حتی کہ ام المومنین (حضرت عائشہ ؓ) نے حضرت ابن زبیر ؓ سے گفتگو فرمائی اور اپنی نذر میں چالیس غلام آزاد کیے۔ اس کے بعد جب بھی آپ یہ قسم یاد کرتیں تو روتیں حتی کہ آپ کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

٦٠٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ». [راجع: ٦٠٦٥]

[6076] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں غصہ نہ کیا کرو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرا کرو (بلکہ) اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ میل جول چھوڑ دے۔''

٦٠٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَسُولَ

[6077] حضرت ابو ایوب انصاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ میل ملاقات

اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ، فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ».

[انظر: ٦٢٣٧]

چھوڑے رہے، اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے۔ اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔''

فائدہ: ان احادیث کے مطابق تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا اور میل جول چھوڑ دینا جائز نہیں۔ اگر کہیں شکر رنجی ہو جائے تو تعلقات کو بالکل ہی ختم کر لینا کسی صورت میں روا نہیں۔ اگر مزید روابط بڑھانا خلاف مصلحت ہو تو سلام و دعا سے بخل کرنا درست نہیں۔

(٦٣) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصَى

باب: 63- نافرمانی کرنے والے سے قطع تعلق کرنے کا جواز

وَقَالَ كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا، وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً.

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ (غزوۂ تبوک میں) نبی ﷺ کے ساتھ شریک نہ ہوئے تو نبی ﷺ نے دیگر مسلمانوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا تھا، اور یہ مقاطعہ پچاس راتوں تک جاری رہا۔

٦٠٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ»، قَالَتْ: قُلْتُ: وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ: بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ»، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ، لَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.

[راجع: ٥٢٢٨]

[6078] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھاری ناراضی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کیسے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: کیوں نہیں، مجھے رب محمد ﷺ کی قسم ہے اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں نہیں، مجھے رب ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: ہاں ایسا ہی ہے، میں صرف آپ کا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں۔

(٦٤) بَابٌ: هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ، أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا؟

باب: 64- کیا اپنے ساتھی سے ہر روز یا صبح شام ملاقات کی جاسکتی ہے؟

٦٠٧٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ: هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ. قَالَ: «إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ». [راجع: ٤٧٦]

[6079] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام کے تابع پایا۔ ان پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں رسول اللہ ﷺ صبح شام ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں۔ ایک مرتبہ ہم سخت دوپہر کے وقت سیدنا ابوبکر ؓ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ آپ ﷺ اس وقت تشریف نہیں لاتے تھے، حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: آپ ﷺ کا اس وقت تشریف لانا کسی خاص وجہ ہی سے ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے مکہ مکرمہ سے باہر چلے جانے کی اجازت مل گئی ہے۔''

(٦٥) بَابُ الزِّيَارَةِ

باب: 65- ملاقات کے لیے جانا

وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ، وَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَكَلَ عِنْدَهُ.

جس نے احباب کی زیارت کی اور ان کے ہاں کھانا تناول کیا۔ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت سلمان فارسی ؓ نے حضرت ابودرداء ؓ کی زیارت کی اور ان کے ہاں کھانا کھایا۔

٦٠٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ. [راجع: ٦٧٠]

[6080] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ انصار کے ایک گھرانے کی زیارت کی اور ان کے ہاں کھانا تناول فرمایا، جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو گھر میں ایک جگہ کے متعلق حکم دیا تو آپ کے لیے چٹائی دھوکر صاف کردی گئی۔ آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور اہل خانہ کے لیے دعا فرمائی۔

(٦٦) بَابُ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ

باب: 66- جس نے وفد کی آمد پر خود کو آراستہ کیا

٦٠٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: مَا الْإِسْتَبْرَقُ؟ قُلْتُ: مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنِ اسْتَبْرَقٍ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اشْتَرِ هٰذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ»، فَمَضَى فِي ذٰلِكَ مَا مَضَى، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ، وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: «إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا».

[راجع: ٨٨٦]

[6081] حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت سالم بن عبداللہ نے پوچھا کہ استبرق کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: دیبا سے بنا ہوا موٹا اور خوبصورت کپڑا۔ پھر انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے سنا، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر ؓ نے ایک شخص کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ کی خدمت میں اسے لے کر حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیں اور جب لوگوں کے وفد آپ کے پاس آئیں تو اسے زیب تن کر لیا کریں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے تو صرف وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔'' اس کے بعد کچھ مدت گزری تو نبی ﷺ نے خود انھیں ایک ریشمی جوڑا بھیجا، چنانچہ وہ اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے یہ جوڑا میرے لیے بھیجا ہے، حالانکہ آپ اس کے متعلق جو ارشاد فرمانا تھا وہ فرما چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہ تمھارے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ تم اس کے ذریعے سے مال حاصل کرو۔''

فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ.

حضرت ابن عمر ؓ اس حدیث کی وجہ سے کپڑوں پر بیل بوٹے اور نقش ونگار ناپسند کرتے تھے۔

(٦٧) بَابُ الْإِخَاءِ وَالْحِلْفِ

باب: 67- بھائی چارہ قائم کرنا اور قسم اٹھا کر کوئی معاہدہ کرنا

وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ.

حضرت ابو جحیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو درداء ؓ کے مابین بھائی چارہ قائم کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے کہا: جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع ؓ کے درمیان مواخات کا سلسلہ جاری فرمایا۔

٦٠٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ».
[راجع: ٢٠٤٩]

[6082] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ نبی ﷺ نے (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے ہو۔''

٦٠٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ؟» فَقَالَ: قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي.
[راجع: ٢٢٩٤]

[6083] حضرت عاصم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمھیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں عقد حلف نہیں ہے؟'' انھوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے خود میرے گھر میں انصار اور قریش کے درمیان عقد حلف منعقد کیا تھا۔

(٦٨) بَابُ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ

باب: 68- مسکرانا اور ہنسنا

وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَضَحِكْتُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ اللهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے راز داری کے طور پر ایک بات کی تو میں ہنس پڑی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔

٦٠٨٤ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ، وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ - لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ

[6084] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور وہ طلاق فیصلہ کن تھی۔ طلاق کے بعد اس عورت سے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حضرت رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، انھوں نے مجھے تین طلاقوں میں سے آخری طلاق بھی دے دی، پھر مجھ سے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا لیکن اللہ کی قسم! اس کے پاس تو اس پھندنے کی طرح ہے۔ اس نے اپنی چادر کا پلو پکڑ کر بتایا۔ حضرت ابوبکر

جِلْبَابِهَا - قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ، فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى التَّبَسُّمِ، ثُمَّ قَالَ: «لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ، لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ». [راجع: ٢٦٣٩]

ؓ بھی نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور سعید بن عاص کے بیٹے حجرے کے صحن میں بیٹھے تھے تاکہ انھیں اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت خالد بن سعید ؓ نے حضرت ابوبکر ؓ کو آواز دی: اے ابوبکر! تم اس عورت کو روکتے نہیں ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کس طرح بے باک ہو کر باتیں کر رہی ہے؟ لیکن رسول اللہ ﷺ یہ باتیں سن کر تبسم کے علاوہ کچھ نہ کرتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''غالباً تو رفاعہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہے، لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک تو اس کا مزہ نہ چکھ لے اور وہ تیرا مزہ نہ چکھ لے۔''

٦٠٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَضْحَكُ، فَقَالَ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَقَالَ: «عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ»، فَقَالَ: أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ، أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقُلْنَ: إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي

[6085] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت آپ کے پاس ازواج مطہرات جو قریش سے تعلق رکھتی تھیں، آپ سے اخراجات کا تقاضا کر رہی تھیں اور بآواز بلند باتیں کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر ؓ نے اجازت طلب کی تو وہ جلدی سے پس پردہ چلی گئیں۔ نبی ﷺ نے انھیں اجازت دی تو وہ اندر آ گئے۔ نبی ﷺ اس وقت ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کو ہنساتا رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان پر مجھے حیرت ہوئی جو ابھی میرے پاس (اخراجات کا تقاضا کر رہی) تھیں۔ جب انھوں نے تمھاری آواز سنی تو جلدی سے پس پردہ چلی گئیں۔'' حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ زیادہ حقدار ہیں کہ وہ آپ سے ہیبت زدہ ہوں۔ پھر انھوں نے عورتوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے اپنی جانوں کی دشمنو! مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی؟ انھوں نے کہا: بلاشبہ تم رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت گیر اور درشت خو

بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ». [راجع: ٣٢٩٤]

ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر شیطان تمھیں کسی راستے پر آتا دیکھ لے تو وہ تمھارا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلا جائے گا۔''

٦٠٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالطَّائِفِ قَالَ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ». فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: لَا نَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ»، قَالَ: فَغَدَوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجِرَاحَاتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ»، قَالَ: فَسَكَتُوا، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[6086] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف میں تھے تو آپ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کل ہم واپس چلے جائیں گے۔'' آپ کے کچھ صحابۂ کرام نے کہا: جب تک ہم طائف کو فتح نہ کرلیں واپس نہیں جائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہی بات ہے تو صبح لڑائی کرو۔'' چنانچہ دوسرے دن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جنگ کرنے گئے اور گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ اس میں بکثرت صحابۂ کرام زخمی ہوئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان شاءاللہ کل ہم واپس ہوں گے۔'' آپ ﷺ کے اس فیصلے پر تمام صحابۂ کرام خاموش رہے، تو آپ ان کی خاموشی پر ہنس پڑے۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِالْخَبَرِ كُلِّهِ. [راجع: ٤٣٢٥]

حمیدی نے کہا: ہمیں سفیان نے پوری سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔

٦٠٨٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: هَلَكْتُ، وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «أَعْتِقْ رَقَبَةً»، قَالَ: لَيْسَ لِي، قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ»، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا» قَالَ: لَا أَجِدُ. فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ - فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟ تَصَدَّقْ بِهَا». قَالَ:

[6087] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں تو تباہ ہوگیا۔ میں نے ماہ رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرلیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک غلام آزاد کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس غلام نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔'' اس نے کہا: ان روزوں کی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔'' اس نے کہا: یہ کام بھی میری استطاعت سے باہر ہے۔ اس دوران میں نبی ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں

عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي؟ وَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: «فَأَنْتُمْ إِذًا». [راجع: ١٩٣٦]

تھیں..... (راویٔ حدیث) ابراہیم نے کہا ''عرق'' ایک طرح کا پیمانہ ہے..... آپ ﷺ نے فرمایا: ''سائل کہاں ہے؟ لو اسے صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: مجھ سے زیادہ جو ضرورت مند ہو اسے دوں؟ اللہ کی قسم! مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ یہ بات سن کر نبی ﷺ ہنس پڑے حتی کہ آپ کے آخری دانت کھل گئے، پھر فرمایا: ''اچھا پھر اس وقت تم ہی انھیں کھا لو۔''

٦٠٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، قَالَ أَنَسٌ: فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَثَّرَتْ فِيهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. [راجع: ٣١٤٩]

[6088] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ نے موٹے کنارے والی نجرانی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اس دوران میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے آپ کی چادر بڑے زور سے کھینچی۔ حضرت انس ؓ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کے شانہ مبارک کو دیکھا کہ چادر کو زور سے کھینچنے کی بنا پر اس پر نشان پڑ گئے تھے، پھر اس نے کہا: اے محمد! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے، اس میں سے مجھے دینے کا حکم دیجیے۔ آپ ﷺ نے مڑ کر اسے دیکھا تو آپ ہنس پڑے، پھر آپ نے اس کے لیے مال دینے کا حکم دیا۔

٦٠٨٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي. [راجع: ٣٠٢٠]

[6089] حضرت جریر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی ﷺ نے کبھی مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا، نیز آپ جب بھی مجھے دیکھتے تو تبسم فرماتے۔

٦٠٩٠ - وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ: «اَللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا». [راجع: ٣٠٢٠]

[6090] (حضرت جریر ؓ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے ثابت قدم رکھ، اسے ہدایت دینے والا اور

ہدایت یافتہ بنا دے۔''

٦٠٩١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ». فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ؟». [راجع: ١٣٠]

[6091] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، عورت کو جب احتلام ہو جائے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جب وہ پانی دیکھے۔'' حضرت ام سلمہ ؓ یہ سن کر ہنس پڑیں اور پوچھا: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''(اگر یہ نہیں ہے تو) پھر بچے کی شکل وصورت (ماں سے) کیوں ملتی جلتی ہے؟''

٦٠٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. [راجع: ٤٨٢٨]

[6092] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے کبھی نبی ﷺ کو اس طرح کھل کر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے تالو کا گوشت نظر آتا ہو۔ آپ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

٦٠٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ. فَقَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: غَرِقْنَا، فَادْعُ رَبَّكَ

[6093] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن نبی ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ مدینہ طیبہ میں خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے عرض کی: بارش کا قحط پڑ گیا ہے، لہٰذا آپ اپنے رب سے بارش کی دعا کریں۔ آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا۔ ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے بارش کی دعا کی تو بادل اٹھے اور ایک دوسرے کی طرف جانے لگے، پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ طیبہ کے نالے بہنے لگے۔ اگلے جمعے تک اسی طرح بارش ہوتی رہی اور وہ رکنے کا نام ہی نہ لیتی تھی۔ آئندہ جمعہ وہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا جبکہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، اس نے کہا: ہم ڈوب گئے، اپنے رب سے

يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا»، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ فِيهَا شَيْءٌ، يُرِيهِمُ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ. [راجع: ٩٣٢]

دعا کریں کہ وہ اب بارش بند کردے۔ آپ ﷺ ہنس پڑے پھر دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش ہو، ہم پر نہ برسے۔'' دو یا تین مرتبہ آپ نے اس طرح فرمایا، چنانچہ مدینہ طیبہ سے دائیں بائیں بادل چھٹنے لگے۔ ہمارے اردگرد دوسرے مقامات پر بارش ہوتی تھی اور ہمارے ہاں بارش یکدم بند ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے نبی ﷺ کا معجزہ اور دعا کی قبولیت کا منظر دکھایا۔

فائدہ: ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ اکثر و بیشتر تبسم فرماتے، تاہم کبھی کھل کھلا کر بھی ہنستے، لیکن یہ آپ کا معمول نہیں تھا، البتہ قہقہہ لگا کر ہنسنا جس میں آواز بھی ہوتی ہے، آپ سے ثابت نہیں۔ ہمیں بھی اس معاملے میں رسول اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہیے۔

(٦٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾ [التوبة: ١١٩] وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ

باب: 69- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ'' اور جھوٹ بولنے کی ممانعت کا بیان

٦٠٩٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا».

[6094] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سچائی، نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک وہ صدیق کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اور جھوٹ برائی کا راستہ دکھاتا ہے اور برائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں کذاب (بہت جھوٹا) لکھا جاتا ہے۔''

٦٠٩٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ

[6095] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب کلام کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو

كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ». [راجع: ٣٣]

(اس میں) خیانت کرے۔''

٦٠٩٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، قَالَا: الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٨٤٥]

[6096] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس (گزشتہ رات خواب میں) دو آدمی آئے، انھوں نے کہا: جسے آپ نے دیکھا کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے تھے، وہ بہت جھوٹ بکنے والا تھا۔ اس کی جھوٹی باتیں اس حد تک نقل کی جاتیں کہ پوری دنیا میں پھیل جاتی تھیں۔ قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی۔''

(٧٠) بَابُ الْهَدْيِ الصَّالِحِ

باب: 70- اچھی سیرت کا بیان

٦٠٩٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: أَحَدَّثَكُمُ الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا. [راجع: ٣٧٦٢]

[6097] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ سب لوگوں میں سے اپنی چال ڈھال، وضع قطع اور سیرت و کردار میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مشابہت رکھنے والے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتے اور اس کے بعد دوبارہ اپنے گھر واپس آنے تک ان کا یہی حال رہتا لیکن جب وہ اکیلے گھر میں رہتے تو معلوم نہیں کیا کرتے تھے۔

٦٠٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ. [انظر: ٧٢٧٧]

[6098] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: یقیناً سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت، محمد ﷺ کی سیرت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث موقوف ہے۔ بعض روایات میں رسول اللہ ﷺ سے بایں الفاظ مروی ہے: ''اچھی بات تو کتاب اللہ ہے اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے۔''[1]

[1] مسند أحمد: 319/3.

(٧١) بَابُ الصَّبْرِ فِي الْأَذَى

باب:71- اذیت وتکلیف پر صبر کرنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر: ١٠]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''صبر کرنے والوں کو ان کا اجرو ثواب بے حد وحساب دیا جائے گا۔''

٦٠٩٩ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ - أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ - أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ، إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا، وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ». [انظر: ٧٣٧٨]

[6099] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی شخص جو کسی سے اذیت سنے وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں اور وہ انھیں تندرستی دیتا ہے بلکہ روزی بھی عطا کرتا ہے۔''

٦١٠٠ - **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ، قُلْتُ: أَمَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ، حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

[6100] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا جیسا کہ آپ پہلے بھی کیا کرتے تھے۔ ایک انصاری آدمی نے کہا: اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا خیال نہیں رکھا گیا۔ میں نے (دل میں) کہا کہ یہ بات میں نبی ﷺ سے ضرور ذکر کروں گا، چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ دیگر صحابۂ کرام ؓ بھی وہاں موجود تھے۔ میں نے چپکے سے یہ بات آپ کے گوش گزار کر دی۔ نبی ﷺ کو یہ بات بہت ناگوار گزری، چہرۂ انور متغیر ہو گیا اور آپ بہت غضب ناک ہوئے یہاں تک کہ میں نے خواہش کی: کاش! میں آپ کو یہ خبر نہ دیتا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''موسیٰ ؑ کو اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی تھی، لیکن انھوں نے صبر سے کام لیا۔''

(٧٢) بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

باب:72- زیر عتاب لوگوں کو مخاطب نہ کرنا

٦١٠١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً». [انظر: ٧٣٠١]

[6101] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کوئی کام کیا اور لوگوں کو بھی وہ کرنے کی اجازت دی لیکن کچھ لوگوں نے اس سے پرہیز کرنا اچھا خیال کیا۔ ان کا یہ رویہ نبی ﷺ کو پہنچا تو آپ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا: ''ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو اس کام سے پرہیز کرتے ہیں جسے میں نے خود کیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کو ان سے زیادہ جاننے والا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔''

٦١٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ - هُوَ ابْنُ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ -، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ. [راجع: ٣٥٦٢]

[6102] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے کہیں زیادہ حیادار تھے۔ جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناگوار ہوتی تو ہم اسے آپ کے چہرۂ انور سے معلوم کر لیتے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اگر کوئی ناگوار کام یا بات ملاحظہ کرتے تو مروت اور شرم کی وجہ سے آپ زبان سے کچھ نہ فرماتے بلکہ ناگواری آپ کے چہرے کی تبدیلی سے معلوم ہوتی تھی، اسی طرح جب آپ ﷺ نے کسی کو عتاب کرنا ہوتا تو اس کو معین کر کے عتاب نہ فرماتے اور نہ اس کا برسرعام نام ہی لیتے بلکہ آپ کا خطاب عام ہوتا تھا۔

(٧٣) بَابُ مَنْ أَكْفَرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

باب: 73- جو اپنے بھائی کو بلا تاویل کافر کہتا ہے وہ اپنے کہنے کے مطابق (خود کافر) ہو جاتا ہے

٦١٠٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ؛ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا».

[6103] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کہے: اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک ضرور کافر ہو جاتا ہے۔''

وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ: سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٦١٠٣]

عکرمہ بن عمار نے یحییٰ سے، انھوں نے عبداللہ بن یزید سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

٦١٠٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا».

[6104] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے کسی بھائی کو کہا: اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔''

فائدہ: کسی کو کافر کہنا یا اسے کافر قرار دینا ''تکفیر'' کہلاتا ہے۔ علمائے اہل حدیث نے مسئلۂ تکفیر میں بڑی احتیاط سے کام لیا ہے کیونکہ یہ مسئلہ بہت نزاکت کا حامل ہے۔ یہ دو دھاری تلوار ہے جس نے ایک کو ضرور کاٹ دینا ہے۔ جس انسان کو کافر کہا گیا ہے اگر وہ فی الحقیقت کافر نہیں تو یہ کفر، کہنے والے پر لوٹ آئے گا، یعنی کہنے والا کافر ہو جائے گا، لیکن یہ اس صورت میں ہو گا جب کہنے والا کسی قسم کی تاویل کے بغیر اسے کافر کہے۔ اگر وہ دوسرے کو کافر کہنے کے لیے اپنے پاس کوئی معقول وجہ رکھتا ہو تو پھر کسی کو کافر کہنے والا خود کافر نہیں ہو گا۔ واللہ أعلم.

٦١٠٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ. وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ». [راجع: ١٣٦٣]

[6105] حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا اس نے کہا ہے۔ اور جس نے کسی چیز سے اپنے آپ کو قتل کر لیا تو اسے جہنم میں اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔ اور مومن پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اس کے قتل کے برابر ہے۔''

فائدہ: اسلام کے سوا کسی مذہب وملت کی قسم یہ ہے کہ وہ یوں کہے: اگر میں نے ایسا کیا تو میں یہودی یا عیسائی ہوا۔

(٧٤) بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا

باب: 74- جس شخص نے کسی کو تاویل یا جہالت کی وجہ سے کافر کہا تو اس صورت میں خود کافر نہیں ہو گا

وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ: إِنَّهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے متعلق

نَافَقَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ؟».

کہا: وہ منافق ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ نے تو اہل بدر کو عرش پر سے دیکھا اور فرمایا: میں نے تمھیں بخش دیا ہے؟''

٦١٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ، فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ، قَالَ: فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً خَفِيفَةً، فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ، فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ - ثَلَاثًا - اِقْرَأْ ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ وَ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَنَحْوَهُمَا». [راجع: ٧٠٠]

[6106] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل ؓ نبی ﷺ کے ہمراہ نماز (عشاء) پڑھتے، پھر اپنی قوم کے پاس آتے اور انھیں نماز پڑھاتے تھے۔ انھوں نے ایک مرتبہ نماز میں سورۂ بقرہ پڑھی تو ایک صاحب جماعت سے الگ ہو گئے اور ہلکی سی نماز پڑھ لی۔ جب اس بات کا علم حضرت معاذ ؓ کو ہوا تو انھوں نے کہا: یہ شخص منافق ہے۔ اس آدمی کو معلوم ہوا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے محنت و مشقت کرتے ہیں اور اپنے اونٹوں پر پانی بھر کر لاتے ہیں، حضرت معاذ ؓ نے ہمیں کل رات نماز پڑھائی اور سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کر دی۔ میں نماز توڑ کر الگ ہو گیا اور ہلکی سی نماز ادا کر لی۔ اس پر حضرت معاذ ؓ نے مجھے منافق خیال کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم فتنہ انگیزی کرتے ہو؟ یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ دہرائے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''تم ﴿وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا﴾ اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔''

٦١٠٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ». [راجع: ٤٨٦٠]

[6107] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے لات اور عزیٰ کی قسم اٹھائی تو اسے لا إله إلا الله پڑھنا چاہیے۔ اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ! جوا کھیلیں تو اسے بطور کفارہ صدقہ کرنا چاہیے۔''

٦١٠٨ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ». [راجع: ٢٦٧٩]

[6108] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک قافلے میں پایا جبکہ وہ اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے انھیں آواز دے کر فرمایا: ''خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمھیں اپنے آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع کیا ہے، لہٰذا اگر کسی نے قسم کھانی ہو تو وہ صرف اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔''

(٧٥) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى

باب: 75- اللہ تعالیٰ کی خاطر غصہ اور سختی کرنا جائز ہے

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿جَٰهِدِ ٱلْكُفَّارَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾ [التوبة: ٧٣].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے نبی!) کفار و منافقین کے خلاف جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔''

٦١٠٩ - **حَدَّثَنَا** يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ، وَقَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ». [راجع: ٢٤٧٩]

[6109] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویریں تھیں۔ (اسے دیکھ کر) آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر آپ نے وہ پردہ پکڑا اور اسے پھاڑ دیا۔ ام المومنین نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ان لوگوں کو سخت عذاب دیا جائے گا جو یہ تصویریں بناتے ہیں۔''

٦١١٠ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ

[6110] حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں فلاں (امام) کی وجہ سے صبح کی نماز با جماعت سے پیچھے رہتا ہوں کیونکہ وہ بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس دن سے زیادہ وعظ و نصیحت کرتے ہوئے غصے میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو نفرت دلانے والے ہیں۔ تم میں سے اگر کوئی دوسروں کو

فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ». [راجع: ٩٠]

نماز پڑھائے تو نماز میں تخفیف کرے کیونکہ نمازیوں میں کوئی بیمار ہوتا ہے، کوئی بوڑھا ہوتا ہے اور کوئی کام کاج کرنے والا ہوتا ہے۔''

٦١١١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللهَ حِيَالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ». [راجع: ٤٠٦]

[6111] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ اس اثنا میں آپ نے مسجد میں قبلے کی جانب بلغم دیکھا، آپ نے اسے اپنے دست مبارک سے صاف کیا اور غصے ہوئے، پھر فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے، لہٰذا کوئی شخص دوران نماز میں اپنے سامنے نہ تھوکے۔''

٦١١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ - ثُمَّ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا». [راجع: ٩١]

[6112] حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گم شدہ چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اس کے سر بندھن اور توشہ دان کی پہچان رکھو اور اسے استعمال کرلو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو وہ چیز اسے واپس کر دو۔'' پھر اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! بھولی بھٹکی بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے پکڑ لو۔ وہ تمھارے لیے ہے یا تمھارے بھائی کے لیے یا پھر بھیڑیے کے لیے ہوگی۔'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! گم شدہ اونٹ کے متعلق کیا فرمان ہے؟ رسول اللہ ﷺ اس سوال پر اس قدر ناراض ہوئے کہ آپ کے رخسار سرخ ہوگئے یا آپ کا چہرۂ انور سرخ ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا: ''تمھیں اس اونٹ سے کیا غرض ہے؟ اس کے ساتھ اس کی جوتی ہے اور پانی کا مشکیزہ ہے۔ کبھی نہ کبھی اس کا مالک اس کو پالے گا۔''

٦١١٣ - وَقَالَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ؛ ح. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ

[6113] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی شاخوں یا بوریے سے چھوٹا سا حجرہ بنایا۔ وہاں آپ (تہجد کی) نماز

قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ - أَوْ حَصِيرًا - فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهَا فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ جَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا، وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ؛ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ». [راجع: ٧٣١]

پڑھا کرتے تھے۔ چند لوگ وہاں آ گئے اور انھوں نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنا شروع کر دی۔ پھر وہ دوسری رات آئے اور ٹھہرے رہے لیکن آپ نے ان سے تاخیر کی اور باہر ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ لوگ آوازیں بلند کرنے لگے اور دروازے کو کنکریاں مارنا شروع کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''تمھارے اس انداز سے مجھے خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ یہ نماز تم پر فرض ہو جائے گی۔ تم پر لازم ہے کہ نفل نماز اپنے گھروں میں پڑھو کیونکہ آدمی کی فرض نماز کے علاوہ بہترین نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے۔''

(٧٦) بَابُ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ

باب: 76- غصے سے اجتناب کرنا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ ٱلْإِثْمِ وَٱلْفَوَٰحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا۟ هُمْ يَغْفِرُونَ﴾ [الشورى: ٣٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب بھی غصے میں آتے ہیں تو وہ معاف کر دیتے ہیں۔''

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِى ٱلسَّرَّآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَٱلْكَٰظِمِينَ ٱلْغَيْظَ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٣٤].

اللہ عزوجل کا ایک اور ارشاد ہے: ''جو لوگ خوشحالی اور تنگی میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے ہیں۔''

٦١١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

[6114] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلوان وہ نہیں جو کشتی کرتے وقت دوسرے کو بہت زیادہ پچھاڑنے والا ہو بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کی حالت میں اپنے آپ پر کنٹرول کر لے۔''

٦١١٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ، وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ». فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ. [راجع: ٣٢٨٢]

[6115] حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمی لڑ پڑے۔ اس وقت ہم بھی آپ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو گالیاں دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ شخص اسے کہہ دے تو اس کا غصہ کافور ہو جائے گا۔ کاش! یہ ”أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھتا۔“ صحابہ نے کہا: تم سنتے نہیں کہ نبی ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ اس نے کہا: میں دیوانہ نہیں ہوں۔

فائدہ: اس شخص نے کہا کہ میں دیوانہ نہیں ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے غصے کا علاج تجویز کیا ہے تو اسے پڑھنے میں کوئی چیز حائل نہیں ہوگی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سن لیا ہے اور وہ کلمہ پڑھ لیا ہے۔ میں پاگل نہیں ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی بات سنوں لیکن اس پر عمل نہ کروں۔ واللّٰہ أعلم.[1]

٦١١٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ - هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ - عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي، قَالَ: «لَا تَغْضَبْ»، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: «لَا تَغْضَبْ».

[6116] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کی: آپ مجھے کوئی وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا: ”غصہ نہ کیا کر۔“ اس نے بار بار اپنے سوال کو دہرایا لیکن آپ یہی جواب دیتے رہے: ”غصے میں نہ آیا کر۔“

(٧٧) بَابُ الْحَيَاءِ

باب: 77- شرم و حیا کا بیان

٦١١٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ»، فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا، وَإِنَّ مِنَ

[6117] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حیا سے ہمیشہ بھلائی پیدا ہوتی ہے۔“ یہ سن کر بشیر بن کعب نے کہا: حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیا سے وقار پیدا ہوتا ہے اور حیا سے سکون قلب میسر آتا ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: میں

1 فتح الباري: 640/10.

الْحَيَاءِ سَكِينَةٌ، فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ؟.

تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو مجھے اپنی (دو ورقی) کتاب کی باتیں سناتا ہے۔

فائدہ: حضرت عمران رضی اللہ عنہ اس لیے ناراض ہوئے کہ حدیث سننے کے بعد دوسروں کا کلام سننے کی چنداں ضرورت نہیں جبکہ بشیر بن کعب نے حدیث سننے کے بعد حکماء کی حکمت بیان کرنا شروع کر دی۔

٦١١٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ: إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي - حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ: قَدْ أَضَرَّ بِكَ - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ». [راجع: ٢٤]

[6118] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی پر حیا کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا اور اسے کہہ رہا تھا کہ تو حیا کرتا ہے اور حیا تجھے نقصان پہنچائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔''

٦١١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اِسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ -: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا. [راجع: ٣٥٦٢]

[6119] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیادار تھے۔

(٧٨) بَابٌ: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

باب: 78- بے حیا باش ہر چہ خواہی کن

٦١٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ». [راجع: ٣٤٨٣]

[6120] حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سابقہ انبیاء کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے کہ جب شرم ہی نہ رہی تو پھر جو دل چاہے وہ کرو۔''

(٧٩) بَابُ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ

باب: 79- دین میں سمجھ حاصل کرنے کے لیے حق پوچھنے سے حیا نہ کی جائے

٦١٢١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ، إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ». [راجع: ١٣٠]

[6121] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ام سلیم ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ حق (کے اظہار) سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو جب احتلام ہو تو اس پر غسل واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں اگر وہ پانی (مادہ منویہ کی تری) دیکھے تو غسل واجب ہے۔''

٦١٢٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ»، فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ شَجَرَةُ كَذَا، هِيَ شَجَرَةُ كَذَا، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ - وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ - فَاسْتَحْيَيْتُ، فَقَالَ: «هِيَ النَّخْلَةُ». [راجع: ٦١]

[6122] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال اس سرسبز درخت کی طرح ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں نہ جھڑتے ہیں۔'' صحابۂ کرام نے کہا: یہ فلاں درخت ہے یہ فلاں درخت ہے۔ میں نے کھجور کا درخت بتانے کا ارادہ کیا، میں چونکہ کمسن نوخیز تھا، اس لیے میں نے بتانے سے شرم محسوس کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ درخت کھجور کا ہے۔''

وَعَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. وَزَادَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ نے کہا کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عمر ؓ سے کیا تو انھوں نے فرمایا: اگر تم جواب دے دیتے تو مجھے اتنا اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

٦١٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ: سَمِعْتُ ثَابِتًا: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ؟ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ: مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا! فَقَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ، عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ نَفْسَهَا. [راجع: ٥١٢٠]

[6123] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خود کو آپ ﷺ سے نکاح کے لیے پیش کرتے ہوئے کہا: کیا آپ کو میری ضرورت ہے؟ اس پر حضرت انس ؓ کی بیٹی نے کہا: وہ عورت کس قدر بے حیا تھی! حضرت انس ؓ نے فرمایا: وہ خاتون تم سے تو بہت اچھی تھی، اس نے خود کو رسول اللہ ﷺ سے نکاح کے لیے پیش کیا تھا۔

(٨٠) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا»

باب:80- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''آسانی کرو، سختی نہ کرو'' کا بیان

وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ.

آپ ﷺ لوگوں پر تخفیف اور آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

٦١٢٤ - **حَدَّثَنِي** إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا: «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا». قَالَ أَبُو مُوسَى: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ: الْبِتْعُ، وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». [راجع: ٢٢٦١]

[6124] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں اور معاذ بن جبل ؓ کو (یمن) بھیجا تو ان سے فرمایا: ''لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا، انھیں تنگی میں نہ ڈالنا، انھیں خوشخبری سنانا اور نفرت نہ دلانا اور آپس میں اتفاق سے کام کرنا۔'' حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین میں جا رہے ہیں جہاں شہد سے شراب تیار کی جاتی ہے جسے ''بتع'' کہا جاتا ہے اور جو سے بھی شراب کشید کی جاتی ہے جسے مزر کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔''

٦١٢٥ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا».

[6125] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آسانی کرو، تنگی میں نہ ڈالو۔ لوگوں کو تسلی دو، ان کے لیے نفرت کی فضا پیدا نہ کرو۔''

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اسلام قبول کرے تو ابتدائے اسلام میں اس کی تالیف کرو اور اس قدر سختی نہ کرو کہ وہ اس سے نفرت کرتے ہوئے بھاگ جائے۔ ابتدا میں آسانی ہو تو اسے ہر انسان بخوشی قبول کر لیتا ہے اور شروع میں اس پر سختی کی جائے تو نتیجہ برعکس نکلتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ فرائض و واجبات میں تخفیف کرو کہ انھیں کم کر دو یا ان کا وقت بدل دو۔

٦١٢٦ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[6126] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ ان دونوں میں سے آسان کو اختیار کرتے بشرطیکہ گناہ نہ

بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلَّهِ. [راجع: ٣٥٦٠]

ہوتا۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو ہوتا تو آپ اس سے سب لوگوں کی نسبت زیادہ دور رہنے والے ہوتے، نیز رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کریمہ کے لیے کبھی کسی سے کوئی انتقام نہیں لیا، البتہ اگر اللہ کی حرمت کو پامال کیا جاتا تو محض اللہ کی رضا کے لیے اس کا انتقام لیتے تھے۔

٦١٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ، وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ، فَأَقْبَلَ يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ، تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَقَالَ: إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ. [راجع: ١٢١١]

[6127] حضرت ازرق بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم اہواز شہر میں ایک نہر کے کنارے پر تھے جو خشک پڑی تھی۔ وہاں حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور نماز پڑھنے لگے اور گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ گھوڑا بھاگنے لگا تو انھوں نے نماز توڑ دی اور اس کا پیچھا کیا حتی کہ اس کو پکڑ لیا، پھر واپس آئے اور نماز ادا کی۔ ہم میں سے ایک آدمی تھا جو خارجیوں کا عقیدہ رکھتا تھا وہ آیا اور کہنے لگا: اس بوڑھے کو دیکھو، اس نے گھوڑے کی وجہ سے نماز چھوڑ دی۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: جب سے میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا ہوں کسی نے مجھے سخت بات نہیں کی۔ مزید فرمایا کہ میرا گھر دور ہے، اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو چھوڑ دیتا تو اپنے گھر رات تک بھی نہ پہنچ پاتا۔ اور کہا کہ میں نبی ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں، میں نے آپ ﷺ کو آسانی کی صورت اختیار کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر دوران نماز میں کسی کی سواری بھاگ جائے تو نماز چھوڑ کر اس کا پیچھا کر سکتا ہے، اسی طرح اگر دوران نماز میں اپنا مال ضائع ہوتا دیکھے تو نماز ترک کر کے اس کی حفاظت کر سکتا ہے۔ واللہ أعلم.

٦١٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ

[6128] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اس کی طرف اسے زجر و توبیخ کرنے کے لیے بڑھے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول

فِي الْمَسْجِدِ، فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ ولَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ». [راجع: ٢٢٠]

پانی بہا دو۔ تم تو صرف آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تم تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔"

(٨١) بَابُ الْانْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ

باب: 81- لوگوں کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آنا اور اپنے اہل خانہ سے خوش طبعی کرنا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ، وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ.

حضرت ابن مسعود ؓ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہو (لیکن اس کی وجہ سے) اپنے دین کو مجروح نہ کرنا۔

٦١٢٩ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: «يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟». [راجع: ٦٢٠٣]

[6129] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ہم میں گھل مل جاتے تھے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: "اے ابوعمیر! تیری نغیر نامی چڑیا نے کیا کیا؟"

٦١٣٠ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي.

[6130] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی موجودگی میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ میری بہت سی سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو وہ چھپ جاتیں۔ آپ ﷺ انھیں میرے پاس بھیجتے، پھر وہ میرے ساتھ کھیل میں مصروف ہو جاتیں۔

(٨٢) بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ

باب: 82- لوگوں کے ساتھ رواداری سے پیش آنا

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ، وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ.

حضرت ابو درداء ؓ سے ذکر کیا جاتا ہے، انھوں نے کہا: ہم کچھ لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملتے ہیں لیکن ہمارے دل ان پر لعنت کرتے ہیں۔

٦١٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ: حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: «ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ - أَوْ: بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ». فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ؟ فَقَالَ: «أَيْ عَائِشَةُ، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ مَنْ تَرَكَهُ، أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ». [راجع: ٦٠٣٢]

[6131] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دو، یہ اپنی قوم کا انتہائی برا آدمی ہے۔'' جب وہ اندر آیا تو آپ نے اس کے ساتھ بڑی نرمی سے گفتگو فرمائی۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کے متعلق کیا فرمایا تھا، پھر اتنی نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی؟ آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اللہ کے نزدیک مرتبے کے اعتبار سے بدترین شخص وہ ہے جسے لوگ اس کی بدزبانی سے محفوظ رہنے کے لیے چھوڑ دیں۔''

٦١٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: «خَبَّأْتُ هٰذَا لَكَ»، قَالَ أَيُّوبُ بِثَوْبِهِ أَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ، وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ.

[6132] حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ریشمی کوٹ بطور ہدیہ پیش کیے گئے جنھیں سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے وہ کوٹ اپنے صحابۂ کرام میں تقسیم کر دیے اور ان میں سے ایک حضرت مخرمہ ؓ کے لیے علیحدہ کر لیا۔ جب حضرت مخرمہ ؓ آئے تو آپ نے فرمایا: ''میں نے تیرے لیے یہ کوٹ چھپا رکھا تھا۔'' (راویٔ حدیث) ایوب نے کہا کہ آپ ﷺ نے وہ کوٹ اپنے کپڑے میں چھپا رکھا تھا اور اسے سونے کے بٹن دکھا رہے تھے کیونکہ وہ ذرا سخت مزاج آدمی تھے۔

وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ. وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةٌ. [راجع: ٢٥٩٩]

اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی ایوب کے واسطے سے روایت کیا ہے۔ حاتم بن وردان نے کہا: ہمیں ایوب نے ابن ابی ملیکہ سے بیان کیا، انھوں نے حضرت مسور ؓ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ کے پاس چند کوٹ بطور تحفہ آئے ...... (پھر اسی طرح حدیث بیان کی)۔

(٨٣) بَابٌ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

باب: 83- مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ.

حضرت معاویہ ؓ نے کہا کہ آدمی تجربے سے دانا بنتا

ہے۔

٦١٣٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ».

[6133] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں لگ سکتا۔''

(٨٤) بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

باب: 84- مہمان کا حق

٦١٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟» قُلْتُ: بَلَى، قَالَ «فَلَا تَفْعَلْ، قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ، وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ». قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ»، قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ»، قُلْتُ: وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ؟ قَالَ: «نِصْفُ الدَّهْرِ». [راجع: ١١٣١]

[6134] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا میری خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو اور دن کا روزہ رکھتے ہو؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو، روزہ رکھو اور افطار بھی کرو۔ بے شک تمھارے جسم کا تم پر حق ہے، تمھاری آنکھوں کا تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے، تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ امید ہے کہ تمھاری عمر لمبی ہوگی۔ تمھارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھو کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گناہ ملتا ہے اس طرح زندگی بھر کے روزوں کا ثواب ہو گا۔'' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے اپنی جان پر سختی کی تو مجھ پر سختی کر دی گئی، میں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تم اللہ کے نبی حضرت داود علیہ السلام کی طرح روزے رکھو۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے نبی داود علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''نصف زمانے (آدھی زندگی) کے روزے، یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔''

(٨٥) بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ

باب:85-مہمان کی عزت کرنا اور بذاتِ خود اس کی خدمت کرنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ضَيْفِ إِبْرَٰهِيمَ ٱلْمُكْرَمِينَ﴾ [الذاريات: ٢٤]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ابراہیم کے معزز مہمان۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: يُقَالُ: هُوَ زَوْرٌ، وَهٰؤُلَاءِ زَوْرٌ، وَضَيْفٌ؛ وَمَعْنَاهُ: أَضْيَافُهُ وَزُوَّارُهُ، لِأَنَّهَا مَصْدَرٌ مِثْلُ: قَوْمٍ رِضًا وَعَدْلٍ، يُقَالُ: مَاءٌ غَوْرٌ وَبِئْرٌ غَوْرٌ، وَمَاءَانِ غَوْرٌ وَمِيَاهٌ غَوْرٌ. وَيُقَالُ: الْغَوْرُ الْغَائِرُ لَا تَنَالُهُ الدِّلَاءُ، كُلُّ شَيْءٍ غُرْتَ فِيهِ فَهُوَ مَغَارَةٌ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: هُوَزَوْرٌ وَ هٰؤُلَاءِ زَوْرٌ وَضَيْفٌ کے معنی ہیں: اضیاف اور زوّار کیونکہ یہ مصدر ہیں، جیسے قَوْمٍ رِضًا اور عَدْلٍ ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: ماءٌ غَوْرٌ اور بئرٌ غَوْرٌ و مَاءَانِ غَوْرٌ اور مِیاهٌ غَوْرٌ، نیز کہا جاتا ہے کہ الغور کے معنی ہیں: الغائر، یعنی گہرا پانی جہاں ڈول نہ پہنچ سکے اور ہر چیز جس میں تو گھس جائے وہ مغارہ ہے۔

﴿تَزَاوَرُ﴾ [الكهف: ١٧]: تَمِيلُ مِنَ الزَّوَرِ، وَالْأَزْوَرُ: الْأَمْيَلُ.

تَزَاوَرُ کے معنی ہیں: ایک طرف جھک جانا۔ یہ زَوْر سے مشتق ہے۔ اور أَزْوَر کے معنی ہیں: بہت جھکا ہوا۔

٦١٣٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ». [راجع: ٦٠١٩]

[6135] حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اس کی خاطر مدارات ایک دن رات ہے اور میزبانی تین دن تک ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ ہے۔ اس (مہمان) کے لیے جائز نہیں کہ اس (میزبان) کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے تنگ کر دے۔''

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ مِثْلَهُ، وَزَادَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ».

امام مالک کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جو کوئی اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش ہی رہے۔

٦١٣٦ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ

[6136] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ پر

أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ». [راجع: ٥١٨٥]

ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ جو شخص اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔“

٦١٣٧ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ» [راجع: ٢٤٦١].

[6137] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ہمیں (تبلیغ وغیرہ کے لیے) بھیجتے ہیں، ہم لوگوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ ہماری میزبانی نہیں کرتے، اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”اگر تم کسی ایسی قوم کے پاس پڑاؤ کرو جو تمھارے لیے مہمان کے شایان شان اہتمام کریں تو وہ قبول کرو، اگر وہ ایسا نہ کریں تو مہمانی کا حق دستور کے مطابق ان سے وصول کرلو۔“

٦١٣٨ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ». [راجع: ٥١٨٥]

[6138] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے۔ اور جو اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ اور جو اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔“

(٨٦) بَابُ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ

باب: 86- مہمان کے لیے پر تکلف کھانا تیار کرنا

٦١٣٩ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ

[6139] حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء ؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت

سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ. قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الْآنَ، قَالَ: فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ سَلْمَانُ».

سلمان رضی اللہ عنہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لیے تشریف لائے تو حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو بڑی خستہ حالت میں دیکھا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمھارا یہ حال کیوں ہے؟ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے کہا: تمھارے بھائی ابودرداء رضی اللہ عنہ کو تو دنیا سے کوئی سروکار ہی نہیں۔ اتنے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا اور کہا: آپ کھائیں میں تو روزے سے ہوں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ بھی نہ کھائیں، چنانچہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا۔ جب رات ہوئی تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نماز کی تیاری کے لیے اٹھے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: سو جاؤ، چنانچہ وہ سو گئے۔ پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ابھی سو جاؤ۔ پھر جب آخر رات ہوئی تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب اٹھیے۔ پھر دونوں نے نماز پڑھی۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تمھارے رب کا تم پر حق ہے۔ تیرا اپنا بھی تجھ پر حق ہے اور تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، اس لیے تمام حق داروں کے حقوق ادا کرو۔ پھر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس واقعے کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''سلمان نے سچ کہا ہے۔''

أَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ يُقَالُ: وَهْبُ الْخَيْرِ. [راجع: ١٩٦٨]

ابوجحیفہ کا نام وہب السوائی ہے۔ انھیں وہب الخیر بھی کہا جاتا ہے۔

(٨٧) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ

باب: 87- مہمان کے سامنے غصہ کرنا اور گھبراہٹ کا اظہار کرنا مکروہ ہے

٦١٤٠ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي

[6140] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چند لوگوں کو مہمان بنایا اور

عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: دُونَكَ أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ: اطْعَمُوا، فَقَالُوا: أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ: اطْعَمُوا، قَالُوا: مَا نَحْنُ بِآكِلِينَ حَتَّى يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ: اقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ، فَأَبَوْا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ: مَا صَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَسَكَتُّ، فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ، فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ: سَلْ أَضْيَافَكَ، فَقَالُوا: صَدَقَ، أَتَانَا بِهِ، قَالَ: فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي، وَاللهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ الْآخَرُونَ: وَاللهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ، قَالَ: لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ، وَيْلَكُمْ مَا أَنْتُمْ؟ لِمَ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ، هَاتِ طَعَامَكَ، فَجَاءَهُ فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ: بِاسْمِ اللهِ، الْأُولَى لِلشَّيْطَانِ؛ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا. [راجع: ٦٠٢]

عبدالرحمٰن سے کہا: ان مہمانوں کا پوری طرح خیال رکھنا کیونکہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں جارہا ہوں۔ میرے آنے سے پہلے پہلے انھیں کھانا کھلا دینا، چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن ؓ گئے اور جو کھانا حاضر تھا وہ مہمانوں کے سامنے پیش کر دیا اور کہا کہ کھانا تناول فرمائیں۔ مہمانوں نے کہا: صاحب خانہ کہاں ہیں؟ عبدالرحمٰن ؓ نے کہا: آپ کھانا کھائیں۔ انھوں نے کہا: جب تک صاحب خانہ نہ آ جائیں ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے کہا: آپ ہماری درخواست قبول کریں کیونکہ حضرت ابوبکر ؓ کے واپس آنے تک اگر آپ حضرات کھانے سے فارغ نہ ہوئے تو مجھے ان کی طرف سے خفگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انھوں نے کھانے سے انکار ہی کیا۔ میں جانتا تھا کہ حضرت ابوبکر ؓ مجھ پر ناراض ہوں گے، اس لیے جب وہ تشریف لائے تو میں ایک طرف ہو گیا۔ انھوں نے پوچھا: تم لوگوں نے کیا کیا ہے؟ گھر والوں نے انھیں صورت حال سے آگاہ کیا تو انھوں نے عبدالرحمٰن کہہ کر آواز دی۔ میں خاموش رہا۔ پھر انھوں نے آواز دی، عبدالرحمٰن! میں اس مرتبہ بھی خاموش رہا۔ پھر انھوں نے فرمایا: اے جاہل! میں تمھیں قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سنتا ہے تو میرے پاس آجا، چنانچہ میں باہر نکلا اور کہا: آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ مہمانوں نے کہا: عبدالرحمٰن سچ کہہ رہا ہے، وہ کھانا ہمارے پاس لایا تھا۔ آخر کار انھوں نے فرمایا: تم نے صرف میرے انتظار میں کھانا لیٹ کیا، اللہ کی قسم! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے بھی قسم اٹھائی: واللہ! جب تک آپ نہیں کھائیں گے ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: میں نے آج رات جیسی تکلیف دہ رات نہیں دیکھی۔ مہمانو! افسوس ہے تم لوگ ہماری میزبانی

سے کیوں انکار کرتے ہو؟ اے عبدالرحمٰن! کھانا لاؤ، چنانچہ وہ کھانا لائے تو آپ نے اس پر ہاتھ رکھ کر کہا: اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں، پہلی حالت شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر انھوں نے کھانا کھایا تو مہمانوں نے بھی (ان کے ساتھ) تناول کیا۔

(٨٨) بَابُ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهِ: وَاللهِ لَا آكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ

باب: 88- مہمان کا اپنے میزبان سے کہنا: واللہ! جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں نہیں کھاؤں گا۔

فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس سلسلے میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث ہے جو انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

٦١٤١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ - أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ - فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ أُمِّي: احْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ - أَوْ أَضْيَافِكَ - اللَّيْلَةَ! قَالَ: أَوَ مَا عَشَّيْتِهِمْ؟ فَقَالَتْ: عَرَضْنَا عَلَيْهِ - أَوْ عَلَيْهِمْ - فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى، فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ، وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ، فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ، فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ - أَوْ يَطْعَمُوهُ - حَتَّى يَطْعَمَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَأَنَّ هٰذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا، فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ

[6141] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک یا کئی مہمان لے کر گھر آئے، پھر آپ شام ہی سے نبی ﷺ کی خدمت میں چلے گئے۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو ان سے میری والدہ نے کہا: آج اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر آپ کہاں رہ گئے تھے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے انھیں کھانا نہیں کھلایا؟ انھوں نے کہا: ہم نے تو کھانا پیش کیا تھا لیکن انھوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ سن کر بہت غصہ آیا اور اہل خانہ کو برا بھلا کہا، پھر قسم اٹھائی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تو (مارے ڈر کے) چھپ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آواز دی: اے جاہل! (تو کدھر ہے؟) میری والدہ نے بھی قسم اٹھالی کہ اگر آپ کھانا نہیں کھائیں گے تو وہ بھی نہیں کھائے گی۔ ادھر مہمانوں نے بھی قسم اٹھالی کہ جب تک ابوبکر رضی اللہ عنہ کھانا نہیں کھائیں گے وہ (مہمان) بھی نہیں کھائیں گے۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ غصہ اور برہمی شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر آپ نے کھانا منگوایا، خود بھی کھایا اور مہمانوں کو بھی

نَأْكُلَ، فَأَكَلُوا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا. [راجع: ٦٠٢]

کھلایا۔ اس دوران میں جب وہ لقمہ اٹھاتے تو نیچے سے کھانا اور بڑھ جاتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر کہا: اے قبیلہ بنو فراس کی بہن! یہ کیا ہو رہا ہے؟ انھوں نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک! بلاشبہ اب تو یہ اس سے بھی زیادہ ہو چکا ہے جتنا یہ ہمارے کھانے سے پہلے تھا پھر ان سب نے کھایا اور بچا ہوا کھانا نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ انھوں نے ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے بھی اس کھانے میں سے کھایا۔

(٨٩) بَابُ إِكْرَامِ الْكَبِيرِ، وَيَبْدَأُ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

باب: 89- بڑے کی عزت کرنا، نیز گفتگو یا سوال کرنے میں بڑے کو مقدم کرنا

٦١٤٢، ٦١٤٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللهِ ابْنُ سَهْلٍ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كَبِّرِ الْكُبْرَ». - قَالَ يَحْيَى: لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ - فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ - أَوْ قَالَ: صَاحِبَكُمْ - بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ. قَالَ: «فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، قَوْمٌ كُفَّارٌ، فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ. قَالَ

[6143,6142] حضرت رافع بن خدیج اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان دونوں نے کہا کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خیبر میں آئے اور کھجوروں کے باغ میں جدا جدا ہو گئے۔ وہاں حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا، پھر عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ اور مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے پہلے بات کرنا چاہی اور وہ سب سے چھوٹے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بڑے کو بات کرنے دو۔'' مقصد یہ ہے کہ جو بڑا ہے وہ بات کرے۔ پھر انھوں نے اپنے ساتھی کے قتل کے متعلق بات کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم اٹھا لیں تو تم دیت کے مستحق ہو سکتے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے خود تو اس معاملے کو نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہودیوں میں سے پچاس آدمی قسمیں اٹھا کر تم سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ تو کافر لوگ ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے

سَهْلٌ: فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا.

دیت ادا کردی۔ حضرت سہل ؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی کو پکڑا جو باڑے میں گھس گئی تھی تو اس نے مجھے لات ماری تھی۔

قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مَعَ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ.

لیث نے کہا: مجھے یحییٰ نے بشیر سے بیان کیا، اور ان سے سہل نے بیان کیا۔ یحییٰ نے کہا: میرا خیال ہے کہ بشیر نے مع رافع بن خدیج کے الفاظ کہے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ، عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ. [راجع: ٢٧٠٢]

ابن عیینہ نے کہا: ہم سے یحییٰ نے بیان کیا بشیر سے، انھوں نے صرف حضرت سہل ؓ سے روایت کیا ہے۔

٦١٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا، وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا»، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هِيَ النَّخْلَةُ». فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ، وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ. قَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا؟ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ. [راجع: ٦١]

[6144] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس درخت کا نام بتاؤ جس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں گرتے۔“ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے اس کا جواب دینا مناسب خیال نہ کیا کیونکہ مجلس میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ (جیسے اکابر صحابہ) موجود تھے۔ پھر جب ان دونوں بزرگوں نے کچھ نہ کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ کھجور کا درخت ہے۔“ چنانچہ جب میں اپنے والد کے ہمراہ وہاں سے باہر نکلا تو میں نے کہا: اے ابو جان! میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انھوں نے فرمایا: پھر تمھیں جواب دینے سے کس چیز نے منع کیا تھا؟ اگر تم کہہ دیتے تو مجھے اتنا اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔ ابن عمر ؓ نے کہا: مجھے صرف اس امر نے منع کیا کہ آپ اور حضرت ابوبکر ؓ خاموش ہیں تو میں نے آپ (بزرگوں) کے سامنے بات کرنا برا خیال کیا۔

(٩٠) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ

باب: 90- کس قسم کے شعر، رجز اور حدی خوانی جائز ہے اور کس قسم کے مکروہ ہیں؟

وَقَوْلِه تَعَالَى : ﴿وَٱلشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ ٱلْغَاوُنَ ○ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ﴾ [الشعراء: ٢٢٤، ٢٢٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور شعراء کے پیچھے تو گمراہ لوگ لگتے ہیں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔''

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿فِيْ كُلِّ وَادٍ......﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ ہر لغو اور بے ہودہ بات میں جا گھستے ہیں۔

فائدہ: رجز وہ شعر ہیں جو میدان جنگ میں اپنی بہادری جتانے کے لیے پڑھے جاتے ہیں۔ اور حدی وہ موزوں کلام ہے جو اونٹوں کو ہانکتے وقت پڑھا جاتا ہے تاکہ وہ یہ کلام سن کر مست ہو جائیں اور تیز چلیں۔

٦١٤٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً».

[6145] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ اشعار بہت حکمت بھرے ہوتے ہیں۔''

٦١٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ، فَقَالَ:

«هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ
وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ».

[راجع: ٢٨٠٢]

[6146] حضرت اسود بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ نبی ﷺ چل رہے تھے کہ اچانک آپ کو پتھر سے ٹھوکر لگی۔ آپ گر پڑے اور آپ کی انگلی سے خون بہنے لگا تو آپ نے فرمایا:

''تو تو اک انگلی ہے اور کیا ہے جو زخمی ہو گئی، کیا ہوا اگر راہ مولیٰ میں تو زخمی ہو گئی۔''

٦١٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ

[6147] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''شاعر نے جو سچی بات کہی ہے وہ لبید کا یہ قول ہے:

النَّبِيُّ ﷺ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلُ

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ».

[راجع: ٣٨٤١]

''آگاہ رہو! اللہ کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔''

٦١٤٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ: أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ قَالَ: وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

[6148] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف گئے تو رات بھر چلتے رہے۔ اس دوران میں صحابۂ کرام میں سے کسی نے حضرت عامر بن اکوع ؓ سے کہا: کیا تم ہمیں اپنے اشعار نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر تھے، وہ اپنی سواری سے اترے اور لوگوں کو یہ شعر سنانے لگے:

اَللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا

وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، ہم تجھ پر فدا ہیں، ہم نے پہلے جو کچھ گناہ کیے ہیں انھیں معاف کر دے اور جب دشمن سے ہمارا پالا پڑے تو ہمیں ثابت قدم رکھنا اور ہم پر سکون و اطمینان نازل فرما، جب ہمیں جنگ کے لیے بلایا جاتا ہے تو ہم وہاں پہنچ جاتے ہیں، اور وہ بلند آوازوں سے ہم پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً، فَقَالَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹوں کو چلانے والا یہ شخص کون ہے؟'' صحابۂ کرام نے کہا: یہ عامر بن اکوع ؓ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس پر رحم کرے!'' صحابۂ کرام میں سے ایک نے کہا: اللہ کے رسول! اب تو ان کے لیے شہادت ضروری ہوگئی ہے۔ کاش! آپ چند روز تک ہمیں ان کی زندگی سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیتے۔ راوی نے کہا: پھر ہم خیبر آئے اور وہاں یہودیوں کا محاصرہ کیا حتی کہ

رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلَى لَحْمٍ، قَالَ: «عَلَى أَيِّ لَحْمٍ؟» قَالُوا: عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَهْرِقُوهَا وَاكْسِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوْ نُهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «أَوْ ذَاكَ»، فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ، فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ، فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ، فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ شَاحِبًا فَقَالَ لِي: «مَا لَكَ؟» فَقُلْتُ: فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، قَالَ: «مَنْ قَالَهُ؟» قُلْتُ: قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ ابْنُ الْحُضَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ - إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلَهُ». [راجع: ٢٤٧٧]

ہمیں بھوک نے بہت تنگ کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اہل خیبر پر فتح عطا کی۔ جب فتح کے روز شام ہوئی تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ آگ کیسی ہے؟ تم لوگ کس چیز پر آگ جلا رہے ہو؟'' لوگوں نے عرض کیا: گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کون سا گوشت؟'' انھوں نے کہا: پالتو گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت پھینک دو اور برتنوں کو توڑ دو۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم گوشت پھینک دیں اور برتنوں کو دھو لیں تو؟ آپ نے فرمایا: ''چلو ایسا کرلو۔'' جب صحابۂ کرام نے جنگ کے لیے صف بندی کرلی تو حضرت عامر ؓ نے اپنی تلوار سے ایک یہودی پر حملہ کیا۔ چونکہ تلوار چھوٹی تھی، اس لیے اس کی نوک پلٹ کر ان کے گھٹنے پر آ لگی، اس وجہ سے ان کی شہادت ہو گئی۔ جب لوگ واپس آنے لگے تو حضرت سلمہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے افسردہ دیکھ کر فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! لوگ کہتے ہیں کہ عامر ؓ کے اعمال برباد ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کس نے کہا ہے؟'' میں نے کہا: فلاں فلاں اور حضرت اسید بن حضیر انصاری ؓ نے ایسا کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یہ بات کہی ہے، اس نے غلط کہا ہے، انھیں تو دو گنا اجر ملے گا...... آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے اشارہ فرمایا...... وہ عابد بھی تھا اور مجاہد بھی تھا۔ عامر کی طرح تو بہت کم بہادر پیدا ہوتے ہیں۔''

٦١٤٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ - وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ - فَقَالَ:

[6149] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اپنی بعض بیویوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ حضرت ام سلیم ؓ بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! تجھ پر افسوس ہو ان آبگینوں کو

«وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ! رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ»، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلَهُ: «سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ». [انظر: ٦١٦١، ٦٢٠٢، ٦٢٠٩، ٦٢١٠، ٦٢١١]

ذرا آہستگی سے لے کر چل۔'' ابوقلابہ نے کہا: نبی ﷺ نے عورتوں کے متعلق ایسے الفاظ کا استعمال فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص ان الفاظ کو استعمال کرے تو تم اسے معیوب خیال کرو، یعنی آپ ﷺ کا یہ ارشاد: ''ان آبگینوں کو آہستگی سے لے کر چل۔''

(٩١) بَابُ هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

باب: 91- مشرکین کی ہجو کرنا

٦١٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَكَيْفَ بِنَسَبِي؟» فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

[6150] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت حسان بن ثابت ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مشرکین اور میرا خاندان تو ایک ہے) پھر میرے نسب کا کیا حال ہوگا؟'' حضرت حسان ؓ نے کہا: میں آپ کو ان سے اس طرح نکالوں گا جیسے بال آٹے سے نکالا جاتا ہے۔

وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَاتَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٣٥٣١]

ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں حضرت حسان بن ثابت ؓ کو حضرت عائشہ ؓ کے پاس سب وشتم کرنے لگا تو انھوں نے فرمایا: حسان کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا کرتا تھا۔

٦١٥١ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ، يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ» - يَعْنِي بِذَلِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ - قَالَ:

[6151] حضرت ہیثم بن ابو سنان سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے سنا، وہ واقعات بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ کا تذکرہ کر رہے تھے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے بھائی نے کوئی بری بات نہیں کہی۔'' آپ کا اشارہ حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ کی طرف تھا۔ انھوں نے یہ شعر کہے تھے:

فِينَا رَسُولُ اللهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ

یہ ہیں اللہ کے رسول جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، جس وقت فجر کے وقت روشنی کھل جاتی ہے۔ انھوں

أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ

نے ہمیں گمراہی کے بعد ہدایت کا راستہ دکھایا، ہمارے دل یقین کرتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ ہو کر رہے گا۔ آپ رات اس طرح گزارتے ہیں کہ آپ کا پہلو بستر سے جدا رہتا ہے جبکہ کافروں کی خواب گاہیں ان کے بوجھ سے بوجھل ہوتی ہیں۔

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. [راجع: ١١٥٥]

عقیل نے زہری سے روایت کرنے میں یونس کی متابعت کی ہے۔ زبیدی نے زہری سے، انھوں نے سعید اور اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے اس حدیث کو روایت کیا۔

٦١٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، نَشَدْتُكَ اللهَ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ»: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ. [راجع: ٤٥٣]

[6152] حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے، انھوں نے حضرت حسان بن ثابت ؓ سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کو گواہ بنا کر کہہ رہے تھے: اے ابو ہریرہ! میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مشرکین کو جواب دو: ''اے اللہ! روح القدس، یعنی حضرت جبرئیل ؑ کے ذریعے سے ان کی مدد فرما۔'' حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: ہاں (رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا)۔

٦١٥٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِحَسَّانَ: «اهْجُهُمْ - أَوْ قَالَ: هَاجِهِمْ - وَجِبْرِيلُ مَعَكَ». [راجع: ٣٢١٣]

[6153] حضرت براء ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت ؓ سے فرمایا: ''مشرکین کی ہجو کرو حضرت جبرئیل ؑ تیرے ساتھ ہیں۔''

(٩٢) بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبَ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

باب: 92- شعروشاعری کا اس حد تک غلبہ مکروہ ہے کہ وہ انسان کو اللہ کے ذکر، دینی تعلیم اور تلاوت قرآن سے روک دے

٦١٥٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَمْتَلِىءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِىءَ شِعْرًا».

[6154] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی اپنا پیٹ پیپ سے بھر لے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعروں سے بھرے۔''

٦١٥٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَمْتَلِىءَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِىءَ شِعْرًا».

[6155] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر کر خراب ہوجانا اس سے بہتر ہے کہ وہ (وہ پیٹ) شعروں سے بھر جائے۔''

(٩٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «تَرِبَتْ يَمِينُكَ»، وَ«عَقْرَى حَلْقَى»

باب: 93- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں'' اور ''تجھ کو زخم پہنچے یا تیرے حلق میں درد ہو'' کا بیان

٦١٥٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي

[6156] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ پردے کی آیات کے نزول کے بعد ابوقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے اندر آنے کی اجازت نہیں دوں گی، جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابوقعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابوقعیس کی بیوی نے مجھے دودھ پلایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے کہا: اللہ کے رسول! مرد نے مجھے دودھ نہیں پلایا تھا بلکہ دودھ تو اس کی بیوی

امْرَأَتُهُ، قَالَ: «ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ»، قَالَ عُرْوَةُ: فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ. [راجع: ٢٦٤٤]

نے پلایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے ہاتھ خاک آلود ہوں! انھیں اندر آنے کی اجازت دے دو کیونکہ وہ تمھارے چچا ہیں۔'' حضرت عروہ نے کہا کہ اسی وجہ سے ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ کہتی تھیں: جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں، دودھ کی وجہ سے بھی انھیں حرام ہی قرار دو۔

٦١٥٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً، لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ: «عَقْرَى حَلْقَى - لُغَةُ قُرَيْشٍ - إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا»، ثُمَّ قَالَ: «أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» يَعْنِي الطَّوَافَ، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي إِذًا». [راجع: ٢٩٤]

[6157] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حج سے واپسی کا ارادہ کیا تو خیمے کے دروازے پر حضرت صفیہ ؓ کو بہت غمناک دیکھا کیونکہ انھیں حیض آ گیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کاٹی مونڈی ...... یہ قریش کا محاورہ ہے...... اب تم ہمیں روکنا چاہتی ہو۔'' پھر آپ نے دریافت فرمایا: ''کیا تم نے قربانی کے دن طواف زیارت کر لیا تھا؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر ایسا ہے تو پھر سفر کا آغاز کرو۔''

(٩٤) بَابُ مَا جَاءَ فِي: زَعَمُوا

باب: 94- لفظ ''زَعَمُوا'' کے استعمال کا بیان

٦١٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ»، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ،

[6158] حضرت ام ہانی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے تھے جبکہ آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ ؓ آپ کو پردہ کیے ہوئے ہے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے دریافت فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ام ہانی کو خوش آمدید۔'' جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعات ادا کیں۔ آپ اس وقت اپنا جسم ایک ہی کپڑے میں لپیٹے ہوئے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اللہ

زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ، فُلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ»، قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: وَذَاكَ ضُحًى. [راجع: ٢٨٠]

کے رسول! میرا بھائی اپنے خیال کے مطابق ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتا ہے جسے میں نے پناہ دے رکھی ہے، یعنی فلان بن ہبیرہ کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی ہے اسے ہم نے بھی امان دی۔'' حضرت ام ہانی ؓ نے کہا: اور یہ چاشت کا وقت تھا۔

(٩٥) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: وَيْلَكَ

باب: 95- لفظ "ویلك" تجھ پر افسوس ہے کہنے کی حیثیت

٦١٥٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ». [راجع: ١٦٩٠]

[6159] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنی قربانی کی اونٹنی کو ہانک کر لیے جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ'' اس نے کہا: یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سواری کر لو۔'' اس نے پھر کہا: یہ تو قربانی کے لیے ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تیری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جاؤ۔''

٦١٦٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ لَهُ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ»، فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ. [راجع: ١٦٨٩]

[6160] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے ہلاکت ہو، اس پر سوار ہو جاؤ۔'' دوسری یا تیسری مرتبہ یہ فرمایا۔

٦١٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ ح: وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، يَحْدُو، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ، رُوَيْدَكَ

[6161] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ آپ کا ایک سیاہ فام غلام تھا۔ اسے انجشہ کہا جاتا تھا۔ وہ حدی پڑھ کر اونٹ چلا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! افسوس تجھ پر، آبگینوں کو آہستہ آہستہ لے کر چلو۔''

بِالْقَوَارِيرِ». [راجع: ٦١٤٩]

٦١٦٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ - ثَلَاثًا - مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللهُ حَسِيبُهُ، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ». [راجع: ٢٦٦٢]

[6162] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے کسی دوسرے آدمی کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا: ''افسوس تجھ پر! تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ...... آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے...... اگر تمھیں کسی کی تعریف کرنا ہی ہو اور وہ اس کے متعلق جانتا بھی ہو تو اس طرح کہو: فلاں کے متعلق میرا خیال یہ ہے یقینی طور پر تو اللہ ہی اس کا حساب جانتا ہے۔ میں تو اللہ کے مقابلے میں کسی کو نیک نہیں کہہ سکتا۔''

٦١٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قَسْمًا، فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ - رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ - يَا رَسُولَ اللهِ اعْدِلْ، قَالَ: «وَيْلَكَ، مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟» فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَلأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: «لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، [ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ]، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ». قَالَ أَبُو

[6163] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دن نبی ﷺ کچھ تقسیم کر رہے تھے کہ بنوتمیم کے ایک شخص ذوالخویصرہ نے کہا: اللہ کے رسول! آپ عدل وانصاف کریں۔ آپ نے فرمایا: ''افسوس تجھ پر! اگر میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا؟'' حضرت عمر ؓ نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے، اس کے کچھ ساتھی ہوں گے، تم ان کی نماز کے مقابلے میں اپنی نماز کو معمولی خیال کرو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ دین سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پھل کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نہیں ملے گا، اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو وہاں کوئی نشان نہیں ہوگا، اس کے دندانوں کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا، پھر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس پر بھی کوئی نشان نہیں ملے گا، حالانکہ وہ تیر شکار کے خون اور غلاظت سے گزر کر باہر آیا ہے۔ یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں

سَعِيدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ، فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى، فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ٣٣٤٤]

گے جب لوگوں میں پھوٹ پڑ چکی ہو گی۔ ان کی نشانی یہ ہو گی کہ ان میں ایک آدمی ہو گا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہو گا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح حرکت کرے گا۔'' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب ان سے جنگ کی تھی تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ مقتولین میں وہ شخص تلاش کیا گیا تو وہ انھی صفات کا حامل تھا جو نبی ﷺ نے بیان کی تھیں۔

٦١٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ [أَبُو الْحَسَنِ]: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ، قَالَ: «وَيْحَكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «أَعْتِقْ رَقَبَةً»، قَالَ: مَا أَجِدُهَا، قَالَ: «فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ»، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا»، قَالَ: مَا أَجِدُ، فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ: «خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ». فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، قَالَ: «خُذْهُ». [راجع: ١٩٣٦]

[6164] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! میں تو ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ''تیری خرابی ہو! کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے رمضان میں (بحالت روزہ) اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ایک غلام آزاد کرو۔'' اس نے کہا: میرے پاس غلام نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ۔'' اس نے کہا: اس کی مجھ میں طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔'' اس نے کہا: میں اس قدر کھانا نہیں پاتا۔ اس دوران میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لے لو اور اسے صدقہ کر دو۔'' اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا (میں) اپنے بال بچوں کے علاوہ دوسروں پر (صدقہ کروں؟) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ نبی ﷺ ہنس پڑے یہاں تک آپ کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے، آپ نے فرمایا: ''جاؤ اسے تم ہی لے لو۔''

تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عَبْدُ

زہری سے روایت کرنے میں یونس نے اوزاعی کی

الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: «وَيْلَكَ».

متابعت کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے وَيْحَكَ کے بجائے وَيْلَكَ فرمایا۔

٦١٦٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ [قَالَ]: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا». [راجع: ١٤٥٢]

[6165] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ہجرت کے متعلق کچھ بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری خرابی ہو، ہجرت کا معاملہ تو بہت سخت ہے۔ کیا تمھارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم ان کی زکاۃ ادا کرتے ہو؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر تم شہروں اور بستیوں سے ورے اپنا کاروبار کرتے رہو، اللہ تمھارے کسی عمل کے ثواب کو ضائع نہیں کرے گا۔''

٦١٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَيْلَكُمْ - أَوْ وَيْحَكُمْ، قَالَ شُعْبَةُ: شَكَّ هُوَ - لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ١٧٤٢]

[6166] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! میرے بعد تم کافروں کی طرح نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔''

وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ: «وَيْحَكُمْ». وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ: «وَيْلَكُمْ، أَوْ وَيْحَكُمْ».

نضر نے شعبہ سے وَيْحَكُمْ روایت کیا ہے جبکہ عمر بن محمد نے اپنے باپ سے وَيْلَكُمْ یا وَيْحَكُمْ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

٦١٦٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ؟ قَالَ: «وَيْلَكَ، وَمَا

[6167] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ دیہاتیوں سے ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے خرابی ہو! تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی

أَعْدَدْتَ لَهَا؟» قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ»، فَقُلْنَا: وَنَحْنُ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا، فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي، فَقَالَ: «إِنْ أُخِّرَ هٰذَا فَلَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ».

ہے؟'' اس نے کہا: میں نے اس کے لیے تو کوئی خاص تیاری نہیں کی، البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے ضرور محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تم قیامت کے دن ان کے ساتھ ہو گے جن سے تم محبت رکھتے ہو۔'' ہم نے پوچھا: ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' ہم اس دن بہت زیادہ خوش ہوئے۔ پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام وہاں سے گزرا جو میرا ہم عمر تھا، آپ نے فرمایا: ''اگر یہ زندہ رہا تو اس کو بڑھاپا نہیں آئے گا حتی کہ قیامت آ جائے گی۔''

وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣٦٨٨]

اس حدیث کو شعبہ نے قتادہ سے مختصر ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

(٩٦) بَابُ عَلَامَةِ الْحُبِّ فِي اللهِ

باب:96- اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ﴾ [آل عمران: ٣١]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔''

٦١٦٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ». [انظر: ٦١٦٩]

[6168] حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''(جنت میں) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ (دنیا میں) محبت رکھتا ہے۔''

٦١٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللهِ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ».

[6169] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس آدمی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو لوگوں سے محبت رکھتا ہے لیکن (عمل و کردار میں) ان میں سے نہیں ہو سکا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔''

[راجع: ٦١٦٨]

تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

جریر بن حازم، سلیمان بن قرم اور ابوعوانہ نے اعمش سے روایت کرنے میں جریر بن عبدالحمید کی متابعت کی ہے۔

٦١٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَلرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ».

[6170] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا: ایک آدمی لوگوں سے محبت کرتا ہے جبکہ وہ (عمل و کردار میں) ان میں سے نہیں ہو سکا تو؟ آپ نے فرمایا: ''آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔''

تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

ابو معاویہ اور محمد بن عبید نے اعمش سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔

٦١٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟» قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ». [راجع: ٣٦٨٨]

[6171] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا: اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے عرض کی: میں نے قیامت کی تیاری میں نہ زیادہ نمازیں پڑھی ہیں اور نہ زیادہ صدقات ہی دیے ہیں، البتہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ضرور کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔''

(٩٧) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ: اخْسَأْ

باب: 97- ایک آدمی دوسرے سے کہے: چل دفع ہو جا

٦١٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ: «قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبْأً فَمَا هُوَ؟» قَالَ: الدُّخُّ، قَالَ: «اخْسَأْ».

[6172] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے فرمایا: ''میں نے (اس وقت) اپنے دل میں ایک بات چھپا رکھی ہے وہ کیا ہے؟'' وہ بولا: ''الدخ'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''چل دفع ہو جا۔''

٦١٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ - وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ - فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟» فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَرَضَّهُ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «آمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ»، ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: «مَاذَا تَرَى؟» قَالَ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ». قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي خَبَّأْتُ لَكَ خَبِيئًا»، قَالَ: هُوَ الدُّخُّ، قَالَ: «اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ». قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لِتَأْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطْ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ». [راجع: ١٣٥٤]

[6173] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ابن صیاد کی طرف گئے، آپ کے ہمراہ صحابۂ کرام کا ایک گروہ بھی تھا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ بنو مغالہ کے محلّہ میں چند بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ ان دنوں ابن صیاد بلوغ کے قریب تھا۔ اسے (آپ ﷺ کی آمد کا) احساس نہ ہوا حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کی پشت پر مار کر فرمایا: ''تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں، یعنی عربوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی ﷺ نے اسے دھکا دے کر فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔'' پھر آپ نے ابن صیاد سے فرمایا: ''تو کیا دیکھتا ہے؟'' اس نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے (وہ کیا ہے؟)۔'' اس نے کہا: وہ ''الدخ'' ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''چل، دفع ہو جا تو اپنی حیثیت سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکے گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے اس کے قتل کی اجازت دیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر غالب نہیں آسکتے اور اگر یہ وہ (دجال) نہیں ہے تو اسے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔''

٦١٧٤ - قَالَ سَالِمٌ: فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا

[6174] حضرت سالم رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ

ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ - أَوْ زَمْزَمَةٌ - فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ - وَهُوَ اسْمُهُ - هٰذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ». [راجع: ١٣٥٥]

لے کر نخلستان کی طرف گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا، جب آپ باغ میں پہنچے تو آپ نے کھجور کے تنوں (کی اوٹ) میں چھپنا شروع کر دیا۔ یہ حیلہ آپ نے اس لیے کیا کہ آپ اس کی کوئی بات سن سکیں اور وہ آپ کو دیکھ نہ پائے۔ اس وقت ابن صیاد ایک مخملی چادر کے بستر پر لیٹا کچھ گنگنا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی ﷺ کو کھجور کے تنوں (کی اوٹ) میں چھپ کر آتے ہوئے دیکھ لیا تو اسے کہنے لگی: اے صاف! (یہ اس کا نام ہے) محمد آ رہے ہیں، چنانچہ ابن صیاد چوکس ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس کی ماں اسے خبردار نہ کرتی تو بات صاف ہو جاتی۔''

٦١٧٥ - قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ». [راجع: ٣٠٥٧]

[6175] حضرت سالم رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے مجمعے میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کرنے کے بعد آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ''میں تمھیں اس کے بارے میں خبردار کرتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے متنبہ نہ کیا ہو۔ بلاشبہ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تمھیں اس کی ایک ایسی نشانی بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی: یقین کرو کہ دجال کانا ہو گا جبکہ اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: خَسَأْتُ الْكَلْبَ: بَعَّدْتُهُ. ﴿خَٰسِـِٔينَ﴾ [البقرة: ٦٥]: مُبْعَدِينَ.

ابو عبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ خَسَأْتُ الْكَلْبَ کے معنی ہیں: میں نے کتے کو دور کیا۔ قرآن میں ہے ﴿خَاسِئِيْنَ﴾ جس کے معنی ہیں: اللہ کی رحمت سے دور کیے ہوئے۔

(٩٨) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: مَرْحَبًا

باب: 98- ایک شخص کا دوسرے کو مرحبا کہنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِفَاطِمَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی ﷺ نے سیدہ فاطمہ

عَلَيْهَا السَّلَامُ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي». وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ».

ؓ سے فرمایا: ''بیٹی! خوش آمدید۔'' حضرت ام ہانی ؓ نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا: ''ام ہانی! خوش آمدید۔''

٦١٧٦ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ، وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَنَدْعُو بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: «أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ: أَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ، وَصُومُوا رَمَضَانَ، وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ».
[راجع: ٥٣]

[6176] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے انھیں فرمایا: ''مرحبا! تمھیں یہاں کسی قسم کی رسوائی یا ندامت نہیں ہوگی۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم قبیلۂ ربیعہ کے لوگ ہیں، ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے کفار ہیں، لہذا ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینے میں آسکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی فیصلہ کن بات بتائیں جس پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہوجائیں اور جو لوگ نہیں آسکے ہم انھیں بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چار (امور کا تمھیں حکم دیتا ہوں) اور چار (سے روکتا ہوں): نماز قائم کرو، زکاۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو اور کدو، سفید مٹکوں، لکڑی کرید کر بنائے ہوئے برتنوں اور روغنی مرتبانوں میں کچھ نہ کھاؤ پیو۔''

(٩٩) بَابُ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ

باب: 99- (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جائے گا

٦١٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ».
[راجع: ٣١٨٨]

[6177] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن عہد شکنی کرنے والے کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا: ''یہ فلاں بن فلاں کی دغا بازی کا نشان ہے۔''

٦١٧٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ،

[6178] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ». [راجع: ٣١٨٨]

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور اعلان کیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی دغا بازی کا نشان ہے۔''

(١٠٠) بَابٌ: لَا يَقُلْ: خَبُثَتْ نَفْسِي

باب:100-کوئی یہ نہ کہے: میرا نفس خبیث ہوگیا ہے

٦١٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي».

[6179] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس پلید ہوگیا ہے بلکہ یوں کہے کہ میرا نفس (دل) سست یا پریشان ہوگیا ہے۔''

٦١٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِي». تَابَعَهُ عُقَيْلٌ.

[6180] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہوگیا ہے بلکہ یوں کہے کہ میرا دل کاہل ہوگیا ہے۔'' عقیل نے ابن شہاب سے روایت کرنے میں یونس بن یزید کی متابعت کی ہے۔

(١٠١) بَابٌ: لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

باب:101-زمانے کو برا بھلا نہ کہو

٦١٨١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ: يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ».

[راجع: ٤٨٢٦]

[6181] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ آدم کے بیٹے زمانے کو گالیاں دیتے ہیں، حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں رات اور دن ہیں۔''

٦١٨٢ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي

[6182] حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''تم انگور کا

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، وَلَا تَقُولُوا: خَيْبَةَ الدَّهْرِ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ». [انظر: ٦١٨٣]

نام کرم نہ رکھو اور یہ بھی نہ کہو: ہائے زمانے کی نامرادی، کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔"

فائدہ: اکثر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی ناگوار بات یا نازیبا کام کو دیکھ کر بلا حجت کہہ دیتے ہیں کہ زمانہ برا ہے۔ وقت اچھا نہیں، حالانکہ اس میں وقت اور زمانے کا کیا قصور ہے، جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے، اس لیے زمانے کو برا کہنا گویا اللہ کو برا کہنا ہے۔

(١٠٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ»

باب: 102- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: "کرم تو صرف مومن کا دل ہے" کا بیان

وَقَدْ قَالَ: «إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، كَقَوْلِهِ: «إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ»، كَقَوْلِهِ: «لَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ»، فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ: ﴿إِنَّ ٱلْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا۟ قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا﴾ [النمل: ٣٤].

آپ ﷺ نے فرمایا: "مفلس تو وہ ہے جو قیامت کے دن افلاس زدہ ہوگا۔" اور فرمایا: "حقیقی پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر کنٹرول کرے۔" نیز آپ نے فرمایا: "اللہ کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں، یعنی آخر میں صرف اللہ کی حکومت رہ جائے گی۔" اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے: "بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے (لوٹ کھسوٹ کر) خراب کر دیتے ہیں۔"

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ یہ عبارات حصر کے لیے ہیں اور ان کا مقتضیٰ یہ ہے کہ لفظ کرم کا اطلاق صرف قلب مومن پر ہو، اسی طرح بادشاہ کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہو لیکن بادشاہ کا اطلاق اللہ کے غیر پر بھی ہے۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ یہ حصر حقیقی نہیں بلکہ بطور ادّعا ہے، گویا کرمِ حقیقی مومن کا دل ہے، انگور کا درخت یا انگور کا پھل کرم نہیں، اسے مجازی طور پر کرم کہا جا سکتا ہے لیکن حقیقی کرم قلب مومن ہے۔

٦١٨٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيَقُولُونَ: الْكَرْمُ، إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ». [راجع: ٦١٨٢]

[6183] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگ کرم (انگور کو) کہتے ہیں، حالانکہ کرم تو صرف مومن کا دل ہے۔"

(١٠٣) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

فِيهِ الزُّبَيْرُ عَنِ النَّبِيِّ.

٦١٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «ارْمِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي»، أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ. [راجع: ٢٩٠٥]

باب: 103- کسی آدمی کا یہ کہنا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں

اس کے متعلق حضرت زبیر ؓ نے نبی ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

[6184] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی کے لیے اپنے آپ کو قربان کرنے کا لفظ کہتے نہیں سنا، البتہ سعد بن ابی وقاص کے لیے آپ نے فرمایا: ''تیر مارو، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔'' میرا خیال ہے آپ نے یہ غزوۂ اُحد کے دن فرمایا تھا۔

(١٠٤) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا.

٦١٨٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ، فَصُرِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْمَرْأَةُ، وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ - قَالَ: أَحْسِبُ - اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ، هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ»، فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ

باب: 104- کسی آدمی کا دوسرے کو کہنا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے

حضرت ابوبکر ؓ نے (ایک موقع پر) نبی ﷺ سے کہا تھا: ہمارے باپ اور ہماری مائیں آپ پر قربان ہوں۔

[6185] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابوطلحہ ؓ نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے جبکہ ام المومنین صفیہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی سواری پر پیچھے بیٹھی تھیں۔ راستے میں کسی جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو نبی ﷺ اور حضرت صفیہ ؓ دونوں گر پڑے۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے اپنے اونٹ سے چھلانگ لگائی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کی: اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے! کیا چوٹ تو نہیں آئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن عورت کا پتہ کرو۔'' چنانچہ حضرت ابوطلحہ ؓ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا، پھر حضرت صفیہ ؓ کی

عَلَى وَجْهِهِ، فَقَصَدَ قَصْدَهَا، فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا، فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا، فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ، - أَوْ قَالَ: أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ»، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ. [راجع: ٣٧١]

طرف بڑھے اور وہ کپڑا ان پر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہوگئیں۔ پھر انھوں نے دونوں کے لیے پالان مضبوط کر کے باندھا تو وہ سوار ہو کر پھر چل پڑے حتی کہ جب وہ مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے یا مدینہ طیبہ پر ان کی نظر پڑی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔'' آپ مسلسل یہ کلمات کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوگئے۔

(١٠٥) بَابُ أَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: 105- اللہ عزوجل کے ہاں پسندیدہ نام

٦١٨٦ - **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا: لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ». [راجع: ٣١١٤]

[6186] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ ہم نے اسے کہا: ہم تجھے ابو القاسم کہہ کر نہیں پکاریں گے اور نہ تیرا اکرام کریں گے۔ نبی ﷺ کو بتایا گیا تو آپ نے (اسے) فرمایا: ''تم اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔''

(١٠٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي»

باب: 106- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو'' کا بیان

قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

یہ حضرت انس ؓ نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

٦١٨٧ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا: لَا نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي»

[6187] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ صحابۂ کرام نے کہا: ہم اسے کنیت سے (ابو القاسم کہہ کر) نہیں پکاریں گے تاوقتیکہ ہم نبی ﷺ سے پوچھ نہ لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام تو

[راجع: ٣١١٤].

رکھ لو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔''

٦١٨٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي». [راجع: ١١٠]

[6188] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔''

٦١٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقَالُوا: لَا نَكْنِيكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ». [راجع: ٣١١٤]

[6189] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ صحابۂ کرام نے کہا: ہم تیری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھیں گے اور نہ تیری آنکھیں اس وجہ سے ٹھنڈی کریں گے۔ وہ شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ابوالقاسم کنیت اختیار کرنا جائز نہ تھا، تاہم اب نام اور کنیت دونوں رکھے جا سکتے۔ اس ممانعت کی وجہ یہ تھی کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بازار میں تھے، ایک شخص نے ابوالقاسم کہہ کر آواز دی تو آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ آواز دینے والے نے کہا: میں نے آواز آپ کو نہیں دی بلکہ فلاں شخص کو آواز دی ہے۔ اس وقت آپ نے اپنی کنیت رکھنے سے منع فرما دیا۔[1]

(١٠٧) بَابُ اسْمِ الْحَزْنِ

باب: 107- حزن نام رکھنا

٦١٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: «أَنْتَ سَهْلٌ»، قَالَ: لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ.

[6190] حضرت مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا: ''تمھارا نام کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: میرا نام حزن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سہل ہو۔'' انھوں نے کہا: میں اس نام کو تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد رکھ گئے ہیں۔ ابن مسیّب نے کہا: اس کے بعد ہمارے خاندان میں ہمیشہ سختی اور مصیبت کا دور رہا۔

1 صحيح البخاري، البيوع، حديث: 2121.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمَحْمُودٌ - هُوَ ابْنُ غَيْلَانَ - قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ بِهٰذَا. [انظر: ٦١٩٣]

امام بخاری ؒ نے اس حدیث کی ایک اور سند بھی بیان کی ہے۔

(١٠٨) بَابُ تَحْوِيلِ الْاِسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ

باب: 108- کسی (برے) نام کو بدل کر اچھا نام رکھنا

٦١٩١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ - وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ - فَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ الصَّبِيُّ؟» فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «مَا اسْمُهُ؟» قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ: «وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ»، فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

[6191] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ منذر بن ابو اسید ؓ جب پیدا ہوئے تو انھیں نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی رانوں پر رکھ لیا اور حضرت ابو اسید ؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ کسی کام میں مشغول ہو گئے تو حضرت ابو اسید ؓ نے اپنے بیٹے کے متعلق حکم دیا کہ اسے اٹھا لیا جائے، چنانچہ بچے کو آپ کی ران سے اٹھا لیا گیا۔ پھر نبی ﷺ اس کام سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''بچہ کہاں ہے؟'' حضرت ابو اسید ؓ نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے اسے گھر بھیج دیا ہے۔ آپ نے پوچھا: ''اس کا نام کیا ہے؟'' عرض کی: فلاں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''لیکن اس کا نام منذر ہے۔'' چنانچہ اسی دن آپ نے اس کا نام منذر رکھ دیا۔

٦١٩٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا. فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ.

[6192] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت زینب ؓ کا نام برّہ تھا۔ کہا گیا کہ وہ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔

٦١٩٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي

[6193] حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے دادا حزن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر

عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: اسْمِي حَزْنٌ، قَالَ: «بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ»، قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ. [راجع: ٦١٩٠]

ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمھارا نام کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: میرا نام حزن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم تو سہل ہو۔'' انھوں نے کہا: میں اپنے باپ کا رکھا ہوا نام نہیں بدلوں گا۔ حضرت سعید بن مسیب نے کہا: اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی اور مصیبت ہی رہی۔

(١٠٩) بَابُ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ

باب: 109- جس نے انبیاء ﷺ کے نام پر نام رکھے

وَقَالَ أَنَسٌ: قَبَّلَ النَّبِيُّ ﷺ إِبْرَاهِيمَ، يَعْنِي ابْنَهُ.

حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اپنے صاجزادے ابراہیم کو بوسہ دیا۔

٦١٩٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

[6194] حضرت اسماعیل بن ابو خالد سے روایت ہے، میں نے ابن ابی اوفی ؓ سے پوچھا: کیا تم نے نبی ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم ؓ کو دیکھا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں، ان کی وفات بچپن میں ہوگئی تھی۔ اگر محمد ﷺ کے بعد کسی بھی نبی کی آمد کا فیصلہ ہوتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

٦١٩٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ». [راجع: ١٣٨٢]

[6195] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب (رسول اللہ ﷺ کے فرزند) ابراہیم ؓ فوت ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی مقرر ہوگئی ہے۔''

٦١٩٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا

[6196] حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ میں تو قاسم ہوں اور تمھارے درمیان تقسیم کرنے والا ہوں۔''

بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ».

وَرَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٣١١٤]

اس روایت کو حضرت انس ؓ نے بھی نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٦١٩٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». [راجع: ١١٠]

[6197] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اور جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔''

٦١٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ، وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى. [راجع: ٥٤٦٧]

[6198] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اسے گھٹی دی، نیز اس کے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی، پھر میرے حوالے کر دیا۔ وہ حضرت ابوموسیٰ ؓ کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔

٦١٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ. [راجع: ١٠٤٣]

[6199] حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جس دن ابراہیم کی وفات ہوئی، اس دن سورج گرہن ہوا تھا۔

رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

یہ حدیث حضرت ابوبکرہ ؓ نے بھی نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

(١١٠) بَابُ تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ

باب: 110- بچے کا نام ولید رکھنا

٦٢٠٠ - أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ

[6200] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے جب رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو یہ دعا

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». [راجع: ٧٩٧]

فرمائی: ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابو ربیعہ اور مکہ میں موجود دیگر ناتواں مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر کے کفار پر سختی کر۔ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسا قحط نازل فرما۔''

(١١١) بَاب مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنِ اسْمِهِ حَرْفًا

باب: 111- جس نے اپنے ساتھی کو بلایا اور اس کے نام سے کوئی حرف کم کر دیا

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هِرٍّ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے (ایک مرتبہ) ''اے ابوہر!'' کہا تھا۔

٦٢٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ [قَالَ]: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَ، هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ»، قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ، قَالَتْ: وَهُوَ يَرَى مَا لَا نَرَى. [راجع: ٣٢١٧]

[6201] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائش! یہ جبریل علیہ السلام ہیں اور تمھیں سلام کہتے ہیں۔'' میں نے کہا: ان پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مزید کہا: آپ ﷺ وہ چیزیں دیکھتے تھے جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

٦٢٠٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ ﷺ يَسُوقُ بِهِنَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَنْجَشُ، رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ». [راجع: ٦١٤٩]

[6202] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سامان سفر کے ساتھ تھیں اور نبی ﷺ کے غلام انجشہ رضی اللہ عنہ عورتوں کے اونٹ ہانک رہے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے انجش! ان آبگینوں کے ساتھ نرمی کرو۔''

(١١٢) بَابُ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ، وَقَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ

باب: 112- چھوٹے بچے کی کنیت رکھنا اور بچہ پیدا ہونے سے پہلے کسی کی کنیت رکھنا

٦٢٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا، وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو عُمَيْرٍ، قَالَ: أَحْسِبُهُ فَطِيمًا، وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ: «يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟» نُغَيْرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ، فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا. [راجع: ٦١٢٩]

[6203] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اخلاق کے اعتبار سے تمام لوگوں سے اچھے تھے۔ میرا ایک بھائی ابوعمیر نامی تھا۔ میرا خیال ہے وہ دودھ چھوڑ چکا تھا۔ آپ ﷺ جب ہمارے ہاں تشریف لاتے تو اسے فرماتے: ”اے ابوعمیر! تیری نغیر (چڑیا) تو بخیر ہے؟“ وہ اس چڑیا کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ بسا اوقات نماز کا وقت ہو جاتا جبکہ آپ ہمارے گھر میں تشریف فرما ہوتے تو آپ وہ چٹائی بچھانے کا حکم دیتے جس پر آپ بیٹھے ہوتے تھے، اسے صاف کرکے اس پر پانی چھڑک دیا جاتا، پھر آپ کھڑے ہوجاتے اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے تو آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

(١١٣) بَابُ التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى

باب: 113- ابوتراب کنیت رکھنا اگرچہ دوسری کنیت بھی ہو

٦٢٠٤ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ نَدْعُوَهَا، وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ، غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَتْبَعُهُ فَقَالَ: هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ، فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ: «اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ». [راجع: ٤٤١]

[6204] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت علی ؓ کو ان کی کنیت، ابوتراب، بہت پیاری لگتی تھی۔ ہم جب انھیں اس کنیت سے آواز دیتے تو بہت خوش ہوتے کیونکہ ابوتراب کی کنیت خود نبی ﷺ نے رکھی تھی۔ ایک دن وہ سیدہ فاطمہ ؓ سے خفا ہوکر باہر چلے گئے اور مسجد کی دیوار کے پاس لیٹ گئے۔ نبی ﷺ انھیں تلاش کرتے ہوئے ان کے پیچھے آئے تو فرمایا کہ یہ تو دیوار کے پاس لیٹے ہوئے ہیں۔ جب نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کی پشت مٹی سے بھری ہوئی تھی۔ آپ ان کی پشت سے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمانے لگے: ”اے ابوتراب! اٹھ جاؤ۔“

(١١٤) بَابُ أَبْغَضِ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ

باب: 114- اللہ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ نام

٦٢٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ». [انظر: ٦٢٠٦]

[6205] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے برا نام اس شخص کا ہوگا جس نے اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ، مہاراج) رکھا۔''

٦٢٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ: «أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ - وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ: أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللهِ - رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ». [راجع: ٦٢٠٥]

[6206] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اس شخص کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک رکھے گا۔''

قَالَ سُفْيَانُ: يَقُولُ غَيْرُهُ: تَفْسِيرُهُ: شَاهَانْ شَاهْ.

سفیان بیان کرتے ہیں کہ ابوالزناد کے غیر نے کہا: ملک الاملاک کا مفہوم شاہان شاہ ہے۔

(١١٥) بَابُ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ

باب:115- مشرک کی کنیت کا بیان

وَقَالَ مِسْوَرٌ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ».

حضرت مسور ؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مگر یہ کہ ابن ابی طالب چاہے۔''

٦٢٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأُسَامَةُ وَرَاءَهُ، يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَسَارَا حَتَّى مَرَّا بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ

[6207] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر بچھی تھی جبکہ اسامہ آپ کے پیچھے سوار تھے۔ آپ ﷺ قبیلۂ حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ ؓ کی عیادت (بیمار پرسی) کے لیے تشریف لے جارہے تھے، یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے۔ دونوں حضرات چلتے رہے حتی کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا جبکہ وہ ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اس مجلس میں کچھ مسلمان بھی تھے، بتوں کی پرستش کرنے والے مشرک اور یہودی بھی تھے۔

أُبَيٍّ، فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُاللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ، فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ، لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، فَاغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيْ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟- يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا»، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ، اعْفُ عَنْهُ، وَاصْفَحْ، فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ [وَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ]، فَلَمَّا رَدَّ اللهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللهُ

مسلمانوں میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، جب مجلس پر سواری کا غبار اڑ کر پڑا تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا: ہم پر غبار نہ اڑاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے اہل مجلس کو سلام کہا، پھر وہاں ٹھہر گئے اور سواری سے اترے اور انھیں اللہ کے دین کی دعوت دی، نیز انھیں قرآن پڑھ کر سنایا۔ عبداللہ بن ابی نے کہا: بھلے آدمی! جو کچھ تم نے پڑھ کر سنایا ہے اس سے بہتر کوئی کلام نہیں ہوسکتا اگرچہ حق ہے مگر ہماری مجالس میں آکر اس کی وجہ سے ہمیں اذیت نہ دیا کرو، ہاں جو تمھارے پاس آئے اسے یہ قصے سنا دیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں: اللہ کے رسول! آپ ہماری مجالس میں تشریف لایا کریں، ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ اس معاملے میں مسلمانوں، مشرکین اور یہودیوں کا باہمی جھگڑا ہوگیا۔ قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی پر اتر آئیں لیکن رسول اللہ ﷺ انھیں خاموش کراتے رہے۔ آخر جب تمام لوگ خاموش ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر (وہاں سے) تشریف لے گئے۔ جب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اے سعد! تم نے نہیں سنا کہ آج ابوحباب نے کس طرح کی باتیں کی ہیں؟ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا۔ اس نے ایسا ایسا کہا ہے۔'' سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اسے معاف کردیں اور اس سے درگزر فرمائیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے! اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق دیا ہے جو آپ پر اتارا ہے، آپ کے تشریف لانے سے پہلے اس بستی (مدینہ طیبہ) کے باشندے اس امر پر متفق ہوگئے تھے کہ اس کے سر پر تاج رکھیں اور اسے سرداروں کی سی

وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذَى. قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَـٰبَ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٨٦]، وَقَالَ: ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَـٰبِ﴾ [البقرة: ١٠٩] فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللهُ بِهِ حَتَّى أَذِنَ لَهُ فِيهِمْ، فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَدْرًا، فَقَتَلَ اللهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ، فَقَفَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ، مَعَهُمْ أُسَارَى مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ، قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ: هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ، فَبَايِعُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا. [راجع: ٢٩٨٧]

پگڑی باندھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے سچا کلام دے کر آپ کو یہاں بھیج دیا۔ وہ اس بات سے چڑ گیا اور جو کچھ آپ نے آج ملاحظہ فرمایا ہے وہ اس جلن کی وجہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (عبداللہ بن ابی کو) معاف کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام اللہ کے حکم کے مطابق مشرکین اور اہل کتاب سے اسی طرح درگزر کیا کرتے تھے اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے جس طرح انھیں اللہ نے حکم دیا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم یقیناً ان لوگوں سے جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے (تکلیف دہ باتیں) ضرور سنو گے۔'' دوسرے مقام پر فرمایا: ''اہل کتاب یہ خواہش کرتے ہیں (کہ تم کو ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں)۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ انھیں معاف کرنے کے لیے اللہ کے حکم کے مطابق عمل کیا کرتے تھے حتی کہ آپ کو ان کے خلاف جہاد کرنے کی اجازت دی گئی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر لڑا اور اللہ کے حکم سے اس میں کفار کے بڑے بڑے بہادر اور قریش کے سردار قتل کیے گئے تو رسول اللہ ﷺ اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ فتح مند ہو کر اور مالِ غنیمت لے کر لوٹے، ان کے ساتھ کافروں کے بڑے بڑے سرغنے اور قریش کے سردار قیدی بھی تھے۔ اس وقت عبداللہ بن ابی اور اس کے مشرک ساتھیوں اور دیگر بت پرستوں نے کہا: اب اسلام کا معاملہ کامیاب ہو گیا ہے، چنانچہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کر لی اور (بظاہر) مسلمان ہو گئے۔

٦٢٠٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ نَفَعْتَ أَبَا

[6208] حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی فائدہ پہنچایا کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کرتا تھا اور آپ کی خاطر لوگوں سے ناراض ہوتا تھا؟ آپ ﷺ

طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ». [راجع: ٣٨٨٣]

نے فرمایا: ''ہاں، میری وجہ سے وہ اس جگہ میں ہے جہاں ٹخنوں تک آگ ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نچلے طبقے میں ہوتا۔

(١١٦) بَابٌ: الْمَعَارِيضُ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ

باب: 116- ذومعنی بات کہنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے

وَقَالَ إِسْحَاقُ: سَمِعْتُ أَنَسًا: مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: هَدَأَ نَفْسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ، وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ.

حضرت انس ؓ سے روایت کہ حضرت ابوطلحہ ؓ کا بیٹا فوت ہوگیا، انھوں نے پوچھا بچہ کیسا ہے؟ ام سلیم ؓ نے کہا: اس کی جان کو سکون ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ آرام میں ہے۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے انھیں سچا گمان کیا۔

٦٢٠٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَا الْحَادِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ - وَيْحَكَ - بِالْقَوَارِيرِ». [راجع: ٦١٤٩]

[6209] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے۔ ایک غلام نے سواری کے اونٹوں کو تیزی سے چلایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! تیری خرابی ہو! ان آبگینوں کے ساتھ نرمی کرو۔''

٦٢١٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ غُلَامٌ يَحْدُو بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ».

[6210] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے جبکہ انجشہ نامی ایک غلام عورتوں کی سواریوں کو حدی پڑھتا ہوا لے جارہا تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اے انجشہ! شیشوں کے ساتھ نرمی کر۔''

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: يَعْنِي النِّسَاءَ. [راجع: ٦١٤٩]

ابوقلابہ نے کہا: قواریر سے مراد عورتیں ہیں۔

٦٢١١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ يُقَالُ لَهُ:

[6211] حضرت انس بن مالک ؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کا ایک حدی خواں تھا جسے انجشہ کہا جاتا تھا۔ اس کی آواز بہت سریلی تھی۔ نبی ﷺ نے

أَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ، لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ»، قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ. [راجع: ٦١٤٩]

اسے فرمایا: ''اے انجشہ! نرمی کرو، آبگینوں کو چور نہ کرو۔'' حضرت ابوقتادہ نے کہا: اس سے مراد کمزور عورتیں ہیں۔

٦٢١٢ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: «مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا». [راجع: ٢٦٢٧]

[6212] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ مدینہ طیبہ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی تو نبی ﷺ حضرت ابوطلحہ ؓ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور فرمایا: ''ہمیں تو خوف و ہراس کی کوئی چیز نظر نہیں آئی، البتہ ہم نے اس گھوڑے کو سمندر پایا ہے۔''

(١١٧) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ

باب: 117- کسی چیز کو لا شیئ کہنا اور اس سے مراد یہ ہو کہ مبنی برحقیقت نہیں

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْقَبْرَيْنِ: «يُعَذَّبَانِ بِلَا كَبِيرٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ».

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے دو قبر والوں کے متعلق فرمایا: ''انھیں کسی بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا، حالانکہ وہ کبیرہ گناہ تھا۔''

٦٢١٣ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسُوا بِشَيْءٍ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ». [راجع: ٣٢١٠]

[6213] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''وہ کوئی شے نہیں۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! بعض اوقات یہ کاہن ایسی باتیں بتاتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ باتیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں انھیں کوئی جن فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے، پھر اپنے دوست کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح ڈالتا ہے، پھر اس سچی بات میں کاہن سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔''

(١١٨) بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ

باب: 118- آسمان کی طرف نظر اٹھانا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى ٱلْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾ [الغاشية: ١٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا یہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیا گیا۔“

وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ.

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔

٦٢١٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ، فَبَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». [راجع: ٤]

[6214] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”پھر میرے پاس وحی آنے کا سلسلہ بند ہوگیا۔ ایک دن میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔“

٦٢١٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَءَايَٰتٍ لِّأُولِي ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ [آل عمران: ١٩٠]. [راجع: ١١٧]

[6215] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات حضرت میمونہ ؓ کے گھر بسر کی۔ نبی ﷺ نے اس رات وہیں قیام فرمایا۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ گیا تو آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیات پڑھنے لگے: ”بلاشبہ زمین و آسمان کی پیدائش میں اور رات دن کے بدلتے رہنے میں عقل والوں کے لیے عظیم نشانیاں ہیں۔“

(١١٩) بَابُ مَنْ نَكَتَ الْعُودَ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ

باب: 119- کیچڑ اور پانی میں لکڑی مارنا

٦٢١٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ

[6216] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کے باغوں میں سے کسی باغ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ نبی ﷺ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی

حِيطَانِ الْمَدِينَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَاسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: «افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ - وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ - فَقَالَ: «افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ - أَوْ تَكُونُ -»، فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ، قَالَ: اللهُ الْمُسْتَعَانُ. [راجع: ٣٦٧٤]

جسے آپ پانی اور مٹی میں مار رہے تھے۔ اس دوران میں ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''دروازہ کھول دو اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔'' میں گیا تو وہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی خوشخبری سنائی۔ پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا تو آپ نے فرمایا: ''اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی خوشخبری دو۔'' اس مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انھیں جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک تیسرے آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ اس وقت آپ ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے، اب سیدھے ہوکر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انھیں جنت کی خوشخبری سنا دو لیکن انھیں دنیا میں آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔'' میں گیا تو وہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور جنت کی بشارت دی اور وہ بات بھی بتائی جو آپ ﷺ نے کہی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: خیر اللہ مددگار ہے۔

(١٢٠) بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ

باب:120- اپنے ہاتھ سے زمین میں کوئی چیز کریدنا

٦٢١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ: «لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ». فَقَالُوا: أَفَلَا نَتَّكِلُ؟

[6217] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک جنازے میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ (آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔) آپ چھڑی سے زمین کریدنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا جنت یا دوزخ میں ٹھکانا طے نہ ہو چکا ہو۔'' صحابۂ کرام نے عرض کی: کیا ہم اس پر توکل نہ کرلیں؟ آپ نے فرمایا: ''عمل کرو کیونکہ ہر شخص جس ٹھکانے کے لیے

قَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَٱتَّقَىٰ﴾ الْآيَةَ [الليل: ٥]». [راجع: ١٣٦٢]

پیدا کیا گیا ہے، اسے ویسی ہی توفیق دی جائے گی۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''بہر حال جس نے دیا اور اللہ سے ڈر گیا......''

(١٢١) بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

باب: 121-تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا

٦٢١٨ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَتْنِي هِنْدٌ بِنْتُ الْحَارِثِ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ؟ - يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ - رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ». [راجع: ١١٥]

[6218] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا: ''سبحان اللہ! اللہ کی رحمت کے کتنے خزانے آج رات نازل کیے گئے ہیں؟ اور کس قدر فتنوں کا نزول ہوا ہے؟ کون ہے جو ان حجروں میں سوئی ہوئی عورتوں کو بیدار کرے؟ اس سے آپ کی مراد ازواج مطہرات تھیں، تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ دنیا میں بہت سی لباس پہننے والی خواتین آخرت میں ننگی ہوں گی۔''

وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: اللهُ أَكْبَرُ.

حضرت ابن عباس ؓ سیدنا عمر ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کی: کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: اللہ اکبر۔

٦٢١٩ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ، فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ

[6219] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت صفیہ بنت حیی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنے کے لیے آئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے میں مسجد میں معتکف تھے۔ انھوں نے عشاء کے وقت تھوڑی دیر تک آپ ﷺ سے باتیں کیں، پھر واپس جانے کے لیے اٹھیں تو نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوگئے تاکہ انھیں واپس چھوڑنے جائیں۔ جب وہ مسجد کے اس دروازے کے پاس پہنچیں جہاں نبی ﷺ کی

قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ نَفَذَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ»، قَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا مَا قَالَ. قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا». [راجع: ٢٠٣٥]

زوجۂ محترمہ ام سلمہ ؓ کا گھر تھا تو ان دونوں کے پاس سے دو انصاری آدمی گزرے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''تھوڑی دیر کے لیے رک جاؤ، دیکھو! یہ میری بیوی حضرت صفیہ بنت حیی ہے۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! سبحان اللہ۔ ان حضرات پر یہ بات بہت گراں گزری۔ آپ نے فرمایا: ''شیطان، انسان کے اندر اس طرح دوڑتا ہے جس طرح رگوں میں خون گردش کرتا ہے، مجھے خطرہ محسوس ہوا مبادا تمھارے دلوں میں کوئی چیز ڈال دے۔''

(١٢٢) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

باب: 122 - انگلیوں سے کنکری مارنے کی ممانعت

٦٢٢٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ، وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ». [راجع: ٤٨٤١]

[6220] حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع کیا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کنکری شکار نہیں کر سکتی اور نہ دشمن ہی کو ہلاک کر سکتی ہے، البتہ یہ آنکھ پھوڑ سکتی ہے اور دانت توڑ سکتی ہے۔''

(١٢٣) بَابُ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ

باب: 123 - چھینک مارنے والے کا الحمدللہ کہنا

٦٢٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: «هٰذَا حَمِدَ اللهَ، وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدِ [اللهَ]». [انظر: ٦٢٢٥]

[6221] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ آپ ﷺ نے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا، آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس نے الحمدللہ کہا تھا اور دوسرے نے الحمدللہ نہیں کہا تھا۔''

(١٢٤) بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللهَ

فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ.

٦٢٢٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ. وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ - أَوْ قَالَ: حَلْقَةِ الذَّهَبِ - وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ. [راجع: ١٢٣٩]

باب: 124- چھینک مارنے والا جب الحمد للہ کہے تو اسے جواب دینا

حضرت ابوہریرہ ؓ نے اس سلسلے میں ایک حدیث بیان کی ہے۔

[6222] حضرت براء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات کاموں سے روکا تھا۔ آپ نے ہمیں عیادت (بیمار پرسی) کرنے، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینک مارے والے کو جواب دینے، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا۔ اور آپ نے ہمیں سات کاموں، یعنی سونے کی انگوٹھی یا چھلا پہننے، ریشم، دیبا، سندس اور ریشمی زین پوش سے منع فرمایا تھا۔

(١٢٥) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ

٦٢٢٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا قَالَ: هَاءَ، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ». [راجع: ٣٢٨٩]

باب: 125- چھینک کے مستحب اور جماہی کے ناپسندیدہ ہونے کا بیان

[6223] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے فرض ہے کہ اس کا جواب دے، البتہ جماہی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، اس لیے جہاں تک ممکن ہو اسے روکے۔ جب کوئی جماہی کے وقت ''ہا'' کی آواز نکالتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔''

(١٢٦) بَابٌ : إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ؟

باب: 126- جب چھینک مارے تو اس کا جواب کیسے دیا جائے؟

٦٢٢٤ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ : الْحَمْدُ لِلهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ - أَوْ صَاحِبُهُ - : يَرْحَمُكَ اللهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللهُ، فَلْيَقُلْ : يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ».

[6224] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو وہ الحمد للہ کہے۔ اس کا بھائی یا ساتھی یرحمك الله کہے۔ جب اس کا ساتھی یرحمك الله کہے تو چھینکنے والا جواب میں: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔''

(١٢٧) بَابٌ : لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللهَ

باب: 127- جب چھینک لینے والا الحمدللہ نہ کہے تو اس کو جواب نہ دیا جائے

٦٢٢٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ : عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُولَ اللهِ، شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي، قَالَ : «إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللهَ». [راجع: ٦٢٢١]

[6225] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ دو آدمیوں کو نبی ﷺ کی موجودگی میں چھینک آئی تو آپ نے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا۔ دوسرے آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی چھینک کا جواب دیا ہے لیکن میرے چھینک مارنے پر جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے الحمدللہ کہا تھا اور تو نے نہیں کہا تھا۔''

فائدہ: درج ذیل صورتوں میں چھینک کا جواب نہیں دینا چاہیے: ○ جو شخص چھینک کر الحمدللہ نہ کہے، اسے جواب نہ دیا جائے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔ ○ کفار و مشرکین کی چھینک کا بھی جواب نہیں دینا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ یہودیوں کو جواب نہیں دیتے تھے۔ ○ جو زکام کی وجہ سے چھینک مارے وہ بھی جواب کا حق دار نہیں۔ ○ خطبۂ جمعہ کے وقت چھینک کا جواب نہیں دینا چاہیے کیونکہ اس وقت خطبہ سننا فرض ہے۔ ○ حالت جماع اور قضائے حاجت کے وقت چھینک کے جواب میں تاخیر کر لینی چاہیے۔[1]

1 فتح الباري: 10/739.

(١٢٨) بَابٌ: إِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ

٦٢٢٦ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ». [راجع: ٣٢٨٩]

باب: 128- جب جماہی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے

[6226] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے۔ ہر مسلمان جو الحمد للہ سنے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہے۔ جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو اسے ممکن حد تک روکے کیونکہ جب کوئی جماہی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

79 - كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

اجازت لینے کے آداب واحکام

(۱) بَابُ بَدْءِ السَّلَامِ

٦٢٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْآنَ».

[راجع: ٣٣٢٦]

باب: 1- سلام کی ابتدا

[6227] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی صورت پر بنایا۔ ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی۔ جب انھیں پیدا کیا تو فرمایا: جاؤ ان بیٹھے ہوئے فرشتوں کو سلام کرو اور سنو وہ تمھارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں؟ کیونکہ وہ تمھارا اور تمھاری اولاد کا سلام ہوگا، چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا ''السلام علیکم'' انھوں نے جواب دیا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' انھوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے سلام پر ''ورحمۃ اللہ'' کا اضافہ کیا۔ اب جو شخص بھی جنت میں جائے گا وہ آدم کی صورت کے مطابق ہو کر جائے گا، اس کے بعد خلقت کا قد کم ہوتا گیا، اب تک ایسا ہی ہو رہا ہے۔''

فائدہ: ''خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰی صُورَتِهٖ'' کے دو مفہوم حسب ذیل ہیں: * حضرت آدم علیہ السلام پیدائش سے اسی شکل وصورت پر تھے جس صورت پر وہ ہمیشہ رہے۔ ایسا نہیں ہوا کہ پیدائش کے وقت وہ چھوٹے ہوں، پھر آہستہ آہستہ بڑے ہوتے گئے جیسا کہ ان کی اولاد میں ہوتا ہے۔ * اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی ذاتی صورت پر پیدا کیا۔ پہلے معنی ہی زیادہ راجح ہیں۔ واللہ أعلم.

(٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَمَا تَكْتُمُونَ﴾ [النور: ٢٧-٢٩]

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اے ایمان والو! اپنے گھر کے علاوہ دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو...... اور جو کچھ تم چھپاتے ہو'' کا بیان

وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ: إِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ وَرُؤُسَهُنَّ، قَالَ: اصْرِفْ بَصَرَكَ عَنْهُنَّ، يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا۟ مِنْ أَبْصَـٰرِهِمْ وَيَحْفَظُوا۟ فُرُوجَهُمْ﴾ [النور: ٣٠] قَالَ قَتَادَةُ: عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ ﴿وَقُل لِّلْمُؤْمِنَـٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَـٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾ [النور: ٣١] ﴿خَآئِنَةَ ٱلْأَعْيُنِ﴾ [غافر: ١٩]: مِنَ النَّظَرِ إِلَى مَا نُهِيَ عَنْهُ.

حضرت سعید بن ابوحسن نے حضرت حسن بصری سے کہا کہ عجمی عورتیں اپنے سینے اور سر کو برہنہ رکھتی ہیں۔ حسن بصری نے فرمایا: تم اپنی نظر ان سے پھیر لو، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ اہل ایمان سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔'' حضرت قتادہ نے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ جو ان کے لیے حلال نہیں ان سے شرمگاہوں کی حفاظت کریں، نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ اہل ایمان خواتین سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔'' ﴿خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ﴾ آنکھوں کی خیانت سے مراد اس چیز کو دیکھنا ہے جس سے منع کیا گیا۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ إِلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ: لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً.

امام زہری نے نابالغ لڑکیوں کو دیکھنے کی بابت فرمایا کہ ان کی بھی کسی ایسی چیز کو نہیں دیکھنا چاہیے جسے دیکھنے سے شہوت نفسانی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، خواہ وہ چھوٹی ہی کیوں نہ ہوں۔

وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ إِلَى الْجَوَارِي الَّتِي يُبَعْنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ.

حضرت عطاء نے ان لونڈیوں کو دیکھنا مکروہ کہا جو مکہ مکرمہ میں فروخت کی جاتی تھیں ہاں، اگر انھیں خریدنے کا ارادہ ہو تو انھیں دیکھنا جائز ہے۔

٦٢٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْدَفَ النَّبِيُّ ﷺ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ

[6228] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت فضل بن عباس ؓ کو قربانی کے دن اپنے پیچھے سواری کی پشت پر بٹھایا۔ حضرت فضل ؓ بہت خوبصورت نوجوان تھے۔ نبی ﷺ لوگوں کو مسائل کا جواب

النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ، وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا، فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ، وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، فَأَخْلَفَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ، فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ». [راجع: ١٥١٣]

دینے کے لیے ٹھہرے ہوئے تھے کہ اس دوران میں قبیلۂ خثعم کی ایک خوبرو عورت بھی رسول اللہ ﷺ سے کوئی مسئلہ پوچھنے آئی تو فضل بن عباس ؓ نے اسے دیکھنا شروع کر دیا کیونکہ اس کا حسن و جمال انھیں بہت پسند آ رہا تھا۔ نبی ﷺ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو فضل بن عباس ؓ اسے دیکھ رہے تھے۔ آپ نے پیچھے کی طرف سے ہاتھ لے جا کر فضل ؓ کی ٹھوڑی پکڑی اور ان کا چہرہ اسے دیکھنے سے دوسری طرف کر دیا۔ اس عورت نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی طرف سے عائد کردہ فریضۂ حج نے میرے بوڑھے باپ کو پا لیا ہے جبکہ وہ سواری پر سیدھا نہیں بیٹھ سکتا، کیا اگر میں اس کی طرف سے حج کر لوں تو اس کی طرف سے یہ فریضہ ادا ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

فائدہ: اس حدیث سے کچھ اہل علم نے یہ مسئلہ کشید کیا ہے کہ عورت کے لیے چہرے کا پردہ ضرور نہیں۔ لیکن یہ موقف عقلی اور نقلی دونوں لحاظ سے محل نظر ہے۔ عقلی لحاظ سے تو اس لیے غلط ہے کہ عورت کا چہرہ ہی وہ چیز ہے جو مرد کے لیے عورت کے تمام بدن سے زیادہ پرکشش ہے، اگر چہرے ہی کو حجاب سے مستثنیٰ قرار دیا جائے تو پھر حجاب کے دوسرے احکام کا کیا فائدہ؟ اور نقلی لحاظ سے اس لیے غلط ہے کہ حضرت عائشہ ؓ کا عمل اس توجیہ کے خلاف ہے، چنانچہ واقعۂ افک سے متعلق حضرت عائشہ ؓ کا بیان حسب ذیل ہے: ''میں اپنی جگہ بیٹھی رہی۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ اچانک ایک آدمی صفوان بن معطل ؓ اس مقام پر آیا اور دیکھا کہ کوئی سو رہا ہے۔ اس نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے اس نے مجھے دیکھا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون پڑھا تو میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے فوراً اپنا چہرہ اپنی چادر سے ڈھانپ لیا۔''[1] حضرت عائشہ ؓ تو پردے کے معاملے میں اس قدر سخت تھیں کہ حالت احرام میں بھی اجنبی لوگوں سے اپنے چہرے کو چھپا لیتی تھیں، چنانچہ بیان کرتی ہیں: مردوں کے قافلے ہمارے پاس سے گزرتے تھے جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں ہوتی تھیں۔ جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم اپنے سروں پر سے اوڑھنیاں اپنے چہرے پر گرا لیتی تھیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم پھر چہروں کو کھول لیتی تھیں۔[2]

٦٢٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

[6229] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم خود کو راستوں پر بیٹھنے سے دور رکھو۔'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے لیے

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4141. 2 مسند الإمام أحمد: 30/6.

اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا، فَقَالَ: «فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ»، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». [راجع: ٢٤٦٥]

راستوں میں بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ ہم وہاں روز مرہ کی گفتگو کیا کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا جب تم ان مجالس میں بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کا حق ادا کیا کرو۔'' صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(غیر محرم سے) نظر جھکائے رکھنا، (لوگوں کی) اذیت رسانی سے باز رہنا، سلام کا جواب دینا، اچھے کاموں کا حکم دینا اور برے کاموں سے روکنا۔''

(٣) بَابٌ: السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالَى

باب:3- السلام، اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے

﴿وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ [النساء: ٨٦]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اور جب تمھیں سلام کا تحفہ دیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا کم از کم اتنا ہی کہہ دو۔''

٦٢٣٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ، السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ - فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

[6230] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو اس طرح کہتے تھے: اللہ کے بندوں کی طرف سے اللہ پر سلام ہو۔ حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام پر سلامتی ہو، فلاں فلاں پر سلام ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو کہے: تمام عبادتیں، نمازیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو، آپ پر اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکات نازل ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی۔ جب نمازی یہ کہے گا تو زمین و آسمان کے ہر نیک بندے کو یہ سلام پہنچ جائے گا۔ پھر یہ کہو: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، نیز میں گواہی دیتا

وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ». [راجع: ٨٣١]

ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس کے بعد جو دعا نمازی کو پسند ہو وہ پڑھے۔"

(٤) بَابُ تَسْلِيمِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

باب:4-تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں

٦٢٣١ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ». [انظر: ٦٢٣٢، ٦٢٣٣، ٦٢٣٤]

[6231] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "چھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کہے اور چھوٹی جماعت، بڑی جماعت کو سلام کرنے میں پہل کرے۔"

(٥) بَابٌ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي

باب: 5- سوار، پیدل چلنے والے کو سلام کرے

٦٢٣٢ - **حَدَّثَنِي** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى ابْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ». [راجع: ٦٢٣١]

[6232] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔"

(٦) بَابٌ: يُسَلِّمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ

باب: 6- پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے

٦٢٣٣ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ - وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يُسَلِّمُ

[6233] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "سوار، پیادہ کو، پیادہ بیٹھنے والے کو اور تھوڑے، زیادہ کو سلام کریں۔"

الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ». [راجع: ٦٢٣١]

(٧) بَابٌ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ

باب:7- چھوٹا، بڑے کو سلام کرے

٦٢٣٤ - وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ». [راجع: ٦٢٣١]

[6234] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا، بیٹھنے والے کو اور تعداد میں کم، زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔''

(٨) بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

باب:8- سلام کو زیادہ رواج دینا

٦٢٣٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ. وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، وَنَهَى عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ. [راجع: ١٢٣٩]

[6235] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا: بیمار کی تیمار داری کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینک لینے والے کو جواب دینے کا، ناتواں کی مدد کرنے کا، مظلوم کی داد رسی کرنے کا، بکثرت سلام کہنے کا اور قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا، نیز آپ نے ہمیں چاندی کے برتنوں میں پانی پینے، سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشم کی زین پر سوار ہونے، ریشم اور دیبا پہننے، باریک اور موٹا ریشم زیب تن کرنے سے منع فرمایا تھا۔

(٩) بَابُ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ

باب:9- سلام کہا جائے، خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو

٦٢٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ

[6236] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ اسلام کی کون سی بات

اللهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ، عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ». [راجع: ١٢]

زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم کھانا کھلاؤ اور ہر شخص کو سلام کہو، خواہ تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو۔''

فائدہ: اس حدیث سے بعض حضرات نے یہ مسئلہ کشید کیا ہے کہ کافر کو سلام کرنا جائز ہے، حالانکہ ایسا کرنا شرعاً درست نہیں کیونکہ کافر انسان مومن کے سلام کا قطعاً حق دار نہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ سلام کے اس عمومی انداز سے کافر مستثنیٰ ہے، اسے سلام کرنے میں پہل کرنے سے گریز کیا جائے۔[1] واللّٰه أعلم.

٦٢٣٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا، وَيَصُدُّ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ»، وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٦٠٧٧]

[6237] حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک سلام وکلام کرے۔ (وہ ایسے کہ) وہ دونوں ملیں تو ایک اِدھر منہ پھیر لے دوسرا اُدھر منہ پھیر لے۔ اور دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔'' سفیان نے کہا کہ انھوں نے یہ حدیث امام زہری سے تین مرتبہ سنی ہے۔

(١٠) بَابُ آيَةِ الْحِجَابِ

باب:10- آیت پردہ کا بیان

٦٢٣٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَخَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَشْرًا حَيَاتَهُ، وَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ، وَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ، وَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَصْبَحَ

[6238] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ان کی عمر دس برس تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں آپ کی دس سال تک خدمت کی۔ میں پردے کے حکم کے متعلق تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں کہ کب نازل ہوا تھا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مجھ سے اس کے متعلق پوچھا کرتے تھے۔ آیت حجاب کا نزول سب سے پہلے اس وقت ہوا جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش

1 فتح الباري: 27/11.

النَّبِيُّ ﷺ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ، ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا، فَمَشَى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا. [راجع: ٤٧٩١]

ؓ کے ساتھ خلوت کی تھی۔ نبی ﷺ نے ان کے دولھا کی حیثیت سے صبح کی تھی اور آپ نے صحابۂ کرام ؓ کو دعوت ولیمہ پر بلایا تھا، چنانچہ انھوں نے کھانا کھایا اور واپس چلے گئے لیکن چند لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے رہے اور بہت دیر تک وہاں قیام کیا۔ رسول اللہ ﷺ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ہمراہ باہر نکلا تاکہ وہ لوگ بھی چلے جائیں! آپ چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ہمراہ تھا یہاں تک کہ آپ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ کے حجرے کی چوکھٹ تک پہنچ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خیال فرمایا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے، اس لیے آپ واپس آ گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا حتی کہ آپ ام المومنین حضرت زینب ؓ کے مکان میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ ابھی بیٹھے ہوئے ہیں واپس نہیں گئے۔ نبی ﷺ وہاں سے دوبارہ تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا۔ جب آپ حضرت عائشہ ؓ کے حجرے کی چوکھٹ تک پہنچے تو آپ نے سمجھا کہ اب وہ لوگ جا چکے ہوں گے، اس لیے آپ پھر لوٹ گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا، دیکھا کہ واقعی وہ لوگ جا چکے ہیں۔ اس وقت آیت حجاب نازل ہوئی، چنانچہ آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا۔

٦٢٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ، فَإِذَا الْقَوْمُ

[6239] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے سیدہ زینب ؓ سے نکاح فرمایا تو لوگ دعوت ولیمہ کے لیے آئے، کھانا کھایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے اس طرح اظہار کیا گویا آپ اٹھنے لگے ہیں لیکن لوگ نہ اٹھے۔ جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ اٹھے تو کچھ لوگ کھڑے ہو کر چلے گئے لیکن بعض لوگ پھر بھی بیٹھے

جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ﴾ الْآيَةَ.

رہے۔ بہرحال نبی ﷺ گھر میں داخل ہونے کے لیے تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں، پھر وہ بھی اٹھ کر چلے گئے۔ میں نے نبی ﷺ کو اس امر کی اطلاع دی تو آپ اندر داخل ہو گئے۔ میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو......''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: فِيهِ مِنَ الْفِقْهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَأْذِنْهُمْ حِينَ قَامَ وَخَرَجَ. وَفِيهِ أَنَّهُ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومُوا. [راجع: ٤٧٩١]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے کہا: اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ آپ ﷺ جب اٹھے اور باہر تشریف لے گئے تو ان سے اس کی اجازت نہ لی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ نے ان کے سامنے اٹھنے کی تیاری کی اور آپ یہ چاہتے تھے کہ لوگ اٹھ کر چلے جائیں۔

٦٢٤٠ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: احْجُبْ نِسَاءَكَ. قَالَتْ: فَلَمْ يَفْعَلْ، وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ - وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً - فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ: عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ - حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ - قَالَتْ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ. [راجع: ١٤٦]

[6240] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر ؓ رسول اللہ ﷺ سے اکثر عرض کیا کرتے تھے: آپ اپنی ازواج مطہرات کو پردہ کرائیں، لیکن آپ انھیں یہ حکم نہیں دیتے تھے۔ واقعہ یہ تھا کہ ازواج مطہرات رفع حاجت کے لیے صرف رات کے وقت ہی وسیع میدان میں جاتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ قضائے حاجت کے لیے باہر نکلیں جبکہ وہ قدرے قدر آور خاتون تھیں، حضرت عمر ؓ اس وقت ایک مجلس میں تھے، وہاں سے انھیں دیکھا اور کہا: ''اے سودہ! ہم نے تمھیں پہچان لیا ہے۔ یہ انھوں نے اس لیے کہا کہ وہ نزول حجاب کے بڑے متمنی تھے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد پردے کی آیت نازل فرمائی۔

(١١) بَابُ: اَلِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

باب: 11- اجازت طلب کرنا تو نظر بازی سے تحفظ کے لیے ہے

٦٢٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ». [راجع: ٥٩٢٤]

[6241] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے حجرۂ مبارکہ میں سوراخ سے دیکھا۔ نبی ﷺ کے ہاتھ مبارک میں اس وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپ سر مبارک کھجلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں تمھاری آنکھ میں اسے چبھو دیتا، نظر بازی کی روک تھام کے لیے تو اجازت طلبی کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔''

٦٢٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعُنَهُ. [انظر: ٦٨٨٩، ٦٩٠٠]

[6242] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے کسی گھر میں جھانکا تو نبی ﷺ ایک لمبے نیزے کا پھل لیے ہوئے اس کی طرف اٹھے۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اس کی طرف چپکے چپکے تشریف لے گئے تاکہ بے خبری میں اسے ماریں۔

فائدہ: کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر جھانکنا حرام اور انتہائی بری حرکت ہے کیونکہ اجازت لینے کا حکم نظر ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر بلا اجازت ہی جھانکنا ہے تو اجازت لینا چہ معنی دارد؟ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب نظر اندر چلی گئی تو پھر اجازت کیسی۔[1]

(١٢) بَابُ زِنَا الْجَوَارِحِ دُونَ الْفَرْجِ

باب: 12- شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضا کا زنا کرنا

٦٢٤٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[6243] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کی بات سے زیادہ صغیرہ گناہوں سے ملتی جلتی چیز کوئی نہیں دیکھی۔

وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: میں نے اس حدیث سے زیادہ چھوٹے گناہوں سے مشابہ کوئی چیز نہیں دیکھی جسے ابو ہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے

1 سنن أبي داود، الأدب، حديث: 5173.

مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ: النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ: الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَتَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ». [انظر: ٦٦١٢]

بیان کیا ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر اس کے زنا کا حصہ رکھا ہے جس سے وہ لامحالہ دوچار ہوگا۔ (وہ یہ ہے کہ) آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے۔ اور دل اس کی خواہش اور تمنا کرتا ہے، پھر شرمگاہ اس خواہش کو سچا کر دکھاتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی ہے۔''

فائدہ: اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "اللمم" کے متعلق سوال ہوا جو قرآن کریم کی درج ذیل آیت میں آیا ہے: ''وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں سوائے ان گناہوں کے جو صغیرہ ہیں۔''[1] انھوں نے اس کے جواب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کر دی جس میں زنا جیسے بڑے گناہوں کی مبادیات کا ذکر ہے۔

(١٣) بَابُ التَّسْلِيمِ وَالْاِسْتِئْذَانِ ثَلَاثًا

باب: 13- سلام اور اجازت طلبی تین بار ہونی چاہیے

٦٢٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا. [راجع: ٩٤]

[6244] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے اور جب کوئی بات کرتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سلام و کلام میں تکرار فرماتے تھے لیکن اس سے مراد اکثر اوقات ہیں، یعنی افہام و تفہیم کے لیے اکثر ایسا کرتے تھے تاکہ سلام عام ہو اور بات دلوں میں راسخ ہو جائے۔[2] یا پھر یہ سلام، سلام اجازت ہے جو زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ کہا جا سکتا ہے کیونکہ عام حالات میں تین مرتبہ سلام کرنا آپ کے معمولات سے ثابت نہیں۔

٦٢٤٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، قَالَ: مَا مَنَعَكَ؟

[6245] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں تھا کہ اچانک وہاں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تشریف لائے گویا وہ گھبرائے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس چلا آیا۔ اب انھوں نے

1 النجم 32:53. 2 عمدة القاري: 361/15.

قُلْتُ: اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ» فَقَالَ: وَاللهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بَيِّنَةً، أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ أُبَيٌّ: وَاللهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ. [راجع: ٢٠٦٢]

دریافت کیا ہے کہ تمھارے لیے اندر آنے میں کیا بات مانع تھی؟ میں نے کہا: میں نے تین بار اجازت مانگی تھی، مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس چلا آیا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت طلب کرے اور اجازت نہ ملے تو واپس چلا جائے۔'' حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! تمھیں اس حدیث کے متعلق کوئی گواہ پیش کرنا ہوگا۔ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہو؟ حضرت ابی بن کعب ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! تمھارے ساتھ اس قوم کا سب سے چھوٹا (کم عمر) آدمی جائے گا۔ چونکہ میں سب سے چھوٹا تھا، اس لیے میں اٹھ کر ان کے ساتھ چلا گیا اور حضرت عمر ؓ سے عرض کیا: واقعی نبی ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرٍ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بِهٰذَا.

حضرت عبداللہ بن مبارک نے کہا: مجھے سفیان بن عیینہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھ سے یزید بن خصیفہ نے حضرت بسر بن سعد سے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے یہ حدیث سنی۔

(١٤) بَابٌ: إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ، هَلْ يَسْتَأْذِنُ؟

باب: 14- جب کوئی آدمی کسی کے بلانے پر آئے تو کیا وہ بھی اجازت طلب کرے؟

وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «هُوَ إِذْنُهُ».

سعید نے قتادہ سے بیان کیا، وہ حضرت ابورافع سے وہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلانا ہی اجازت ہے۔''

٦٢٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ: «أَبَا هِرٍّ،

[6246] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اندر داخل ہوا تو آپ نے پیالے میں دودھ دیکھا۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوہر! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔'' حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا اور

الْحَقْ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ»، قَالَ: فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا.

[راجع: ٥٣٧٥]

انھیں بلا لایا، چنانچہ وہ سب آئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ جب انھیں اجازت مل گئی تو وہ اندر چلے آئے۔

(١٥) بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب:15- بچوں کو سلام کرنا

٦٢٤٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ.

[6247] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

(١٦) بَابُ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ، وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ

باب: 16- مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا

٦٢٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قُلْتُ لِسَهْلٍ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تُرْسِلُ إِلَى بُضَاعَةَ - قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ: نَخْلٍ بِالْمَدِينَةِ - فَتَأْخُذُ مِن أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ، وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. [راجع: ٩٣٨]

[6248] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم جمعہ کے دن بہت خوش ہوتے تھے۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ انھوں نے فرمایا کہ ہماری ایک بڑھیا تھیں جو مقام بضاعہ کی طرف کسی کو بھیجا کرتی تھیں۔ بضاعہ، مدینہ طیبہ میں کھجوروں کا ایک باغ تھا، پھر وہ وہاں سے چقندر منگواتیں اور انھیں ہانڈی میں ڈال کر ان میں جو کے دانے پیس کر ملاتیں۔ جب ہم جمعہ پڑھ کر واپس ہوتے تو انھیں سلام کرنے کے لیے آتے۔ وہ ہمیں اپنا تیار کردہ کھانا پیش کرتیں، ہم اس وجہ سے جمعہ کے دن بہت خوش ہوتے تھے۔ ہم جمعہ کی نماز کے بعد ہی دوپہر کا کھانا کھاتے اور آرام کرتے تھے۔

٦٢٤٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ، هٰذَا

[6249] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! یہ جبریل ہیں اور تمھیں سلام کہتے ہیں۔'' میں نے کہا: ان پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ آپ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ»، قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ، تَرَى مَا لَا نَرَى، تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

تَابَعَهُ شُعَيْبٌ، وَقَالَ يُونُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَبَرَكَاتُهُ. [راجع: ٣٢١٧]

امام زہری سے یہ حدیث بیان کرنے میں شعیب نے معمر کی متابعت کی ہے۔ امام زہری سے بیان کردہ یونس اور نعمان کی روایتوں میں ''وبرکاتہ'' کے الفاظ بھی ہیں۔

فائدہ: حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں آیا کرتے تھے، اس اعتبار سے ان کا حکم مردوں کا ہے۔ معلوم ہوا کہ مرد، عورت کو اور عورت، مرد کو سلام کر سکتی ہے، خواہ وہ اجنبی ہی کیوں نہ ہو لیکن پردے کے احکام اپنی جگہ پر ہیں جن کا بجالانا ضروری ہے۔

(١٧) بَابٌ: إِذَا قَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: أَنَا

باب: 17- اگر گھر والا پوچھے: ''کون ہے'' وہ جواب دے ''میں ہوں'' (اور نام نہ لے)

٦٢٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: «مَنْ ذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: «أَنَا أَنَا»، كَأَنَّهُ كَرِهَهَا. [راجع: ٢١٢٧]

[6250] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اس قرض کے متعلق حاضر ہوا جو میرے والد گرامی کے ذمے تھا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے دریافت فرمایا: ''کون ہو؟'' میں نے عرض کی: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''میں ہوں، میں ہوں۔'' گویا آپ نے اس انداز کو ناپسند فرمایا۔

فائدہ: حدیث میں مذکور کلمہ ''میں، میں'' اس لیے پسند نہ آیا کہ اس میں سوال کا جواب نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے تھا کہ جابر ہوں۔

(١٨) بَابُ مَنْ رَدَّ فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ

باب: 18- جس نے سلام کا جواب دیتے وقت ''علیک السلام'' کہا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ''ان پر بھی اللہ کا سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔''

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَدَّ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو بایں الفاظ سلام کا جواب دیا: السلام علیک ورحمۃ اللہ'' آپ پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمت ہو۔''

٦٢٥١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ - وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ - فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»، فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»، فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا». وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْأَخِيرِ: «حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا».

[راجع: ٧٥٧]

[6251] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''وعليك السلام، واپس جا اور دوبارہ نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ واپس گیا اور نماز پڑھ کر پھر حاضر خدمت ہو کر سلام کہا تو آپ نے فرمایا: ''وعليك السلام، واپس جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس نے دوسری مرتبہ یا اس کے بعد عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے (نماز) سکھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اچھی طرح وضو کر، پھر قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہہ، اس کے بعد جو قرآن تجھے میسر ہو اسے پڑھ، پھر رکوع کر حتی کہ پورے اطمینان سے رکوع کرنے کے بعد سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا، پھر سجدہ کر حتی کہ پوری طرح سجدہ کر پھر سر اٹھا حتی کہ اطمینان سے بیٹھ جا۔ پھر یہی عمل اپنی ساری نماز میں ادا کر۔'' (راویٔ حدیث) ابو اسامہ نے دوسرے سجدے کے بعد یوں کہا: ''پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا۔''

٦٢٥٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى

[6252] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پھر سجدے سے اپنا سر اٹھا حتی کہ اطمینان سے بیٹھ جا۔''

تَطْمَئِنَّ جَالِسًا». [راجع ٧٥٧]

(١٩) بَابٌ: إِذَا قَالَ: فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

باب:19- جب کوئی شخص کہے: فلاں نے تجھے سلام کہا ہے تو!

٦٢٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ»، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ. [راجع: ٣٢١٧]

[6253] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''حضرت جبریل ؑ تجھے سلام کہتے ہیں۔'' حضرت عائشہ ؓ نے جواب میں کہا: ''وعلیہ السلام ورحمة اللّٰه'' یعنی ان پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔

(٢٠) بَابُ التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

باب:20- ایسی مجلس والوں کو سلام کہنا جہاں مسلمان اور مشرک ملے جلے بیٹھے ہوں

٦٢٥٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ، وَفِيهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُاللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ

[6254] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان رکھا ہوا تھا اور نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک مخملی چادر بچھی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید ؓ کو بٹھایا تھا اور آپ بنو حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ ؓ کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ اور یہ غزوۂ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، بت پرست مشرک اور یہودی سب ہی شریک تھے۔ ان میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا۔ اس مجلس میں سیدنا عبداللہ بن رواحہ ؓ بھی موجود تھے۔ جب مجلس پر سواری کا گرد و غبار پڑا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور کہنے لگا: ہمارے اوپر غبار نہ اڑاؤ۔ نبی ﷺ نے اہل مجلس کو سلام کیا اور وہاں رک گئے۔ آپ نے سواری سے اتر کر انھیں اللہ کے دین کی

عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ [حَتَّى سَكَتُوا]، ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ: «أَيْ سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟- يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ - قَالَ كَذَا وَكَذَا»، قَالَ: اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاصْفَحْ، فَوَاللهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا رَدَّ اللهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

دعوت دی اور قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ عبداللہ بن ابی کہنے لگا: اے آدمی! اس سے اچھی کوئی دوسری چیز نہیں ہے جو آپ کہتے ہیں۔ اگر یہ حق ہے تو ہماری مجالس میں آ کر ہماری اذیت کا باعث نہ بنو، اپنے گھر چلے جاؤ، جو کوئی ہم میں سے تمھارے پاس آئے اسے بیان کیا کرو۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہماری مجالس میں تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں اس بات پر تو تو، میں میں ہونے لگی۔ قریب تھا کہ وہ آپس میں لڑ پڑیں۔ نبی ﷺ انھیں مسلسل خاموش کراتے رہے۔ جب وہ چپ ہو گئے تو آپ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''اے سعد! کیا تم نے سنا ہے آج ابوحباب نے کیا بات کہی ہے؟ اس نے یہ یہ باتیں کی ہیں؟ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اسے معاف کر دیں اور اس سے درگزر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کو دیا ہے وہ حق ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اس بستی کے لوگ اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اس کی تاج پوشی کریں اور اس کے سر پر سرداری کی پگڑی باندھیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا ہے جو اس نے آپ کو عطا فرمایا ہے تو یہ بھڑک اٹھا ہے، اسی وجہ سے اس نے یہ کردار ادا کیا ہے جو آپ نے مشاہدہ کیا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔

(٢١) بَابُ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا، وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ، وَإِلَى مَتَى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِي؟

باب:21- جس نے گناہ کے مرتکب کو سلام نہیں کیا اور نہ اس کی توبہ ظاہر ہونے تک اس کے سلام کا جواب دیا، نیز (اس کا بیان کہ) گناہ گار کی توبہ کتنے عرصے تک ظاہر ہو سکتی ہے؟

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: لَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الْخَمْرِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شراب پینے والوں کو سلام نہ کہو۔

٦٢٥٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ، وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا وَآتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ حَتَّى كَمَلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً، وَآذَنَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ. [راجع: ٢٧٥٧]

[6255] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کر دی تھی، بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تھا پھر دل میں کہتا تھا کہ دیکھوں، آپ نے ہونٹ مبارک ہلائے ہیں یا نہیں؟ آخر پورے پچاس دن گزر گئے تو نبی ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ قبول کیے جانے کا اعلان نماز فجر پڑھنے کے بعد کیا۔

(٢٢) بَابٌ: كَيْفَ الرَّدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ بِالسَّلَامِ؟

باب: 22- اہل ذمہ کو سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟

٦٢٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَقَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ». [راجع: ٢٩٣٥]

[6256] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: السام علیک۔ ”تمھیں موت آئے۔“ میں ان کی بات سمجھ گئی، میں نے جواب میں کہا: تم پر موت اور لعنت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! صبر وتحمل سے کام لیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے نہیں سنا کہ انھوں نے کیا کہا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ان کا جواب ”علیکم“ سے دے دیا تھا، یعنی تم پر موت آئے۔“

٦٢٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[6257] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب یہودی تمھیں سلام کرتے ہیں تو ان میں سے کوئی السام علیك ”تم پر موت آئے“

قَالَ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ: اَلسَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْ: وَعَلَيْكَ».

[انظر: ٦٩٢٨]

ہی کہتا ہے، لہٰذا تم اس کے جواب میں صرف وعلیک کہو، یعنی تمھیں بھی ایسا ہی پیش آئے۔''

٦٢٥٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ». [انظر: ٦٩٢٦]

[6258] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل کتاب تمھیں سلام کہیں تو تم اس کے جواب میں صرف ''وعلیکم'' کہو۔''

(٢٣) بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ

باب: 23- جس نے حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے ایسے شخص کے خط کو پڑھا جس میں مسلمانوں کے خلاف کوئی بات لکھی تھی

وضاحت: اجازت کے بغیر کسی کا خط پڑھنا، گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہونے کے مترادف ہے، اس لیے بغیر اجازت کسی کا خط پڑھنا شرعاً جائز نہیں۔

٦٢٥٩ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ: حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ»، قَالَ: فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: قُلْنَا: أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ، فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا

[6259] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر بن عوام اور حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ ہم تینوں گھوڑوں پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تم جاؤ اور روضۂ خاخ پہنچو، وہاں تمھیں ایک مشرکہ عورت ملے گی۔ اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو انھوں نے مشرکین کے نام لکھا ہے۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے وہاں ایک عورت کو پا لیا جو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی۔ وہ ہمیں اسی مقام پر ملی جہاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ہم نے اس سے کہا: جو خط تم اپنے ساتھ لے جا رہی ہو وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے کجاوے میں اسے تلاش کرنا

وَجدْنَا شَيْئًا. قَالَ صَاحِبَايَ: مَا نَرَى كِتَابًا، قَالَ: قُلْتُ: لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟» قَالَ: مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ، أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ. قَالَ: «صَدَقَ، فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا»، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: فَقَالَ: «يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ؟». قَالَ: فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. [راجع: ٣٠٠٧]

شروع کر دیا لیکن تلاش بسیار کے باوجود وہ دستیاب نہ ہو سکا۔ میرے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ ہمیں تو کوئی خط وغیرہ نظر نہیں آیا۔ میں نے کہا: مجھے یقین ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غلط بات نہیں کہی، اس ذات کی قسم جس کے نام پر قسم اٹھائی جاتی ہے! تم خط نکالو بصورت دیگر ہم تجھے ننگا کر کے خط برآمد کریں گے۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ میں اپنے عزم میں پختہ ہوں تو اس نے ازار باندھنے کی جگہ پر اپنا ہاتھ بڑھایا جبکہ وہ چادر باندھے ہوئے تھی اور خط نکال کر دے دیا۔ حضرت علی ؓ نے کہا: ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے حاطب! تم نے ایسا کیوں کیا؟'' انھوں نے عرض کی: میں اب بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں، میرے اندر کوئی تغیر و تبدیلی نہیں آئی۔ میرا مقصد صرف یہ تھا کہ میرا اہل مکہ پر کچھ احسان ہو جائے تاکہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ میرے اہل و عیال اور مال و متاع کی نگرانی فرمائے۔ آپ کے جتنے اصحاب ہیں، ان کے مکہ مکرمہ میں ایسے افراد موجود ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ان کے مال اور اہل و عیال کی حفاظت فرماتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا ہے، اب تم لوگ اس کے متعلق بھلائی اور خیر سگالی کے علاوہ کچھ نہ کہو۔'' یہ سن کر حضرت عمر ؓ نے کہا: اس شخص نے اللہ، اس کے رسول اور اہل ایمان سے خیانت کی ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: اے عمر! تمھیں کیا معلوم، یقیناً اللہ تعالیٰ اہل بدر کی زندگی پر مطلع تھا، اس کے باوجود اس نے کہا: تم جو چاہو کرو، تمھارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔'' اس پر حضرت عمر ؓ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر

جانتے ہیں۔

(٢٤) بَابٌ: كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ؟

باب: 24- اہل کتاب کو کس انداز سے خط لکھا جائے؟

٦٢٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ - وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّأْمِ - فَأَتَوْهُ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ: «بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ». [راجع: ٧]

[6260] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ ہرقل نے قریش کے چند افراد کے ساتھ انھیں بھی بلا بھیجا۔ یہ حضرات شام کے علاقے میں بغرض تجارت گئے تھے، چنانچہ سب لوگ ہرقل کے پاس آئے، پھر پورا واقعہ بیان کیا۔ اس کے بعد اس (ہرقل) نے رسول اللہ ﷺ کا نامہ مبارک منگوایا اور اسے پڑھا۔ گیا خط کا مضمون یہ تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''یہ خط محمد ﷺ کی طرف سے، جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے، روم کے بادشاہ ہرقل کی طرف ہے۔ سلام اس پر ہو جو ہدایت کے راستے پر چلنے والا ہے۔ امابعد!''

(٢٥) بَابٌ بِمَنْ يُبْدَأُ فِي الْكِتَابِ

باب: 25- خط کا آغاز کس نام سے کیا جائے؟

٦٢٦١ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ.

[6261] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ اس نے ایک لکڑی لے کر اسے کریدا، پھر اس میں ایک ہزار دینار رکھے اور اپنے قرض خواہ کے نام ایک خط لکھ کر بھی رکھ دیا۔

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ

ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے ایک لکڑی میں سوراخ کیا، پھر اس کے اندر مال رکھ دیا اور ایک خط بھی لکھ کر اس میں رکھ دیا کہ یہ فلاں کی

إِلَى فُلَانٍ». [راجع: ١٤٩٨]

طرف سے فلاں کو ملے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا محل استدلال یہ لفظ ہے کہ "مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ" یعنی خط کا آغاز لکھنے والے کے نام سے ہو، پھر مکتوب الیہ کا نام لکھا جائے۔

(٢٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ»

باب: 26- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''اپنے سردار کو لینے کے لیے اٹھو'' کا بیان

٦٢٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِ فَجَاءَ، فَقَالَ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ - أَوْ قَالَ: خَيْرِكُمْ -»، فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ» قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ، فَقَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ».

[6262] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قریظہ، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث بنانے پر تیار ہو گئے تو نبی ﷺ نے انھیں پیغام بھیجا۔ جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے سردار یا اپنی بہتر شخصیت کو لینے کے لیے اٹھو۔'' بہرحال وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ (بنو قریظہ کے یہودی) تمھارے فیصلے پر راضی ہو کر قلعے سے اتر آئے ہیں۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ ان میں سے جو جنگجو ہیں، انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ نے وہی فیصلہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ «إِلَى حُكْمِكَ». [راجع: ٣٠٤٣]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: میرے بعض ساتھیوں نے ابوالولید کے واسطے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے قول سے إِلَى حُكْمِكَ تک بیان کیا ہے، یعنی شروع سے لے کر إِلَى حُكْمِكَ تک روایت نقل کی ہے بعد والا حصہ نہیں۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث میں کسی کی آمد پر احتراماً کھڑے ہونے کی شرعی حیثیت بیان کی ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق ''قیام'' کی تین قسمیں ہیں: * قیام لہ: کوئی بڑا آدمی آئے اور بیٹھے ہوئے لوگ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو جائیں پھر جب وہ اجازت دے یا خود بیٹھ جائے تو دوسرے بیٹھیں، اس قسم کی تعظیم بجا لانا ایک عجمی انداز ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، حدیث میں ہے: ''جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لیے سراپا کھڑے رہیں تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا

ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''[1] ٭ قیام علیہ: بڑا آدمی بیٹھا ہوا ہو اور لوگ دست بستہ اس کے احترام میں کھڑے رہیں اور بڑا آدمی اس انداز سے کھڑے رہنے کو اپنی عظمت خیال کرتا ہو، ایسا کرنا بھی ناجائز اور حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اہل فارس اور اہل روم اپنے بادشاہوں کے لیے دست بستہ کھڑے رہتے ہیں جبکہ وہ بیٹھے ہوتے ہیں، ایسا مت کیا کرو۔''[2] ٭ قیام الیہ: آگے بڑھ کر استقبال کرنا، شریعت نے اس کو جائز قرار دیا ہے، چنانچہ سیدہ فاطمہ ؓ جب بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آتیں تو آپ آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتے اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ بھی جب کبھی ان کے ہاں جاتے تو وہ بھی آپ کا آگے بڑھ کر استقبال کرتیں۔[3] رسول اللہ نے حضرت سعد ؓ کے متعلق جو انصار سے فرمایا تھا تو اس کا مطلب بھی آگے بڑھ کر ان کا استقبال کرنا اور انھیں سواری سے اترنے میں مدد دینا تھا جیسا کہ ایک روایت میں اس کی صراحت ہے۔[4] ہمارے ہاں سکولوں میں اساتذہ کی آمد پر لڑکوں اور لڑکیوں کا کھڑا ہونا اور حکم عدولی کرنے والے کو سزا دینا قیام کی پہلی قسم ہے جو شرعاً جائز نہیں، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(٢٧) بَابُ الْمُصَافَحَةِ

باب: 27- مصافحہ کا بیان

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: عَلَّمَنِي النَّبِيُّ ﷺ التَّشَهُّدَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي.

حضرت ابن مسعود ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھے تشہد کی تعلیم دی جبکہ میری ہتھیلی، آپ ﷺ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھی۔ حضرت کعب بن مالک ؓ نے کہا: میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ میرے پاس دوڑتے ہوئے آئے، انھوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔

فائدہ: کچھ اہل علم سے مصافحہ کرنے کی کراہت منقول ہے، اس لیے امام بخاری ؒ نے ان کی تردید کرتے ہوئے اس کی مشروعیت بیان کی ہے۔

٦٢٦٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[6263] حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ کے صحابۂ کرام میں مصافحہ (کرنے کا دستور) تھا؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔

فائدہ: ایک حدیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے، چنانچہ حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

1 جامع الترمذي، الأدب، حديث: 2755. 2 صحيح مسلم، الصلاة، حديث: 928 (413). 3 سنن أبي داود، الأدب، حديث: 5217. 4 مسند أحمد: 142/6.

نے فرمایا: ''جب کوئی دو مسلمان ملاقات کرتے اور پھر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان دونوں کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔''[1]

٦٢٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ: قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ: سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. [راجع: ٣٦٩٤]

[6264] حضرت عبداللہ بن ہشام ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے جبکہ آپ ﷺ حضرت عمر بن خطاب ؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔

(٢٨) بَابُ الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ

باب: 28- دونوں ہاتھوں کو پکڑنا

وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ.

حضرت حماد بن زید نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھوں کے ساتھ مصافحہ کیا تھا۔

٦٢٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ - التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: «التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ»، وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا، فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا: السَّلَامُ - يَعْنِي - عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٨٣١]

[6265] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے تشہد سکھایا، اس وقت میرا ہاتھ آپ ﷺ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھا۔ یہ تشہد آپ نے اس انداز سے سکھایا جس طرح قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔ (وہ یہ ہے): ''تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' آپ ﷺ اس وقت ہم میں موجود تھے، جب آپ وفات پا گئے تو ہم (خطاب کے صیغے کے بجائے) اس طرح پڑھنے لگے: ''السلام علی النبی ﷺ''

فائدہ: محدثین کے ہاں دوران تعلیم میں اگر استاد اپنے کسی شاگرد کا ہاتھ پکڑتا ہے تو یہ بھی مصافحہ کی ایک شکل ہے۔ امام

1 سنن أبي داود، الأدب، حديث: 5212.

بخاری ؒ نے اس حدیث میں دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنے کو ثابت کیا ہے، لیکن اس میں فاضل کے دونوں ہاتھ اور مفضول، یعنی عبداللہ بن مسعود ؓ کا ایک ہاتھ ہے، جبکہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنے کی مروجہ صورت یہ نہیں بلکہ اس کے لیے جانبین سے دونوں ہاتھ کا ہونا ضروری ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ سے مصافحہ مسنون عمل ہے، تاہم دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا ناجائز نہیں لیکن ایک مسلمان کے لیے مسنون عمل کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرنا نہایت ناپسندیدہ عمل ہے۔ واللہ أعلم.

(٢٩) بَابُ الْمُعَانَقَةِ، وَقَوْلِ الرَّجُلِ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟

باب: 29- بغل گیر ہونا اور آدمی کا دوسرے سے پوچھنا کہ تم نے صبح کیسے کی؟

٦٢٦٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا - يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ - خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئًا، فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: أَلَا تَرَاهُ؟ أَنْتَ وَاللهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا، وَاللهِ إِنِّي لَأَرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ سَيُتَوَفَّى فِي وَجَعِهِ، وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وُجُوهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ، فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنَسْأَلَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ، فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا أَمَرْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا. قَالَ عَلِيٌّ: وَاللهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللهِ

[6266] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حضرت علی بن ابی طالب ؓ نبی ﷺ کے پاس سے باہر آئے۔ یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی۔ لوگوں نے پوچھا: ابوالحسن! رسول اللہ ﷺ نے صبح کیسے کی؟ انھوں نے بتایا کہ الحمد للہ! آپ ﷺ نے اچھے حال میں صبح کی ہے۔ اس کے بعد حضرت عباس ؓ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: کیا تم آپ ﷺ کو دیکھتے نہیں ہو؟ اللہ کی قسم! تین دن کے بعد تمھیں لاٹھی کا بندہ بننا پڑے گا۔ اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس مرض میں وفات پا جائیں گے۔ میں بنوعبدالمطلب کے چہروں پر موت کے اثرات کو خوب پہچانتا ہوں، لہٰذا تم ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو تاکہ ہم آپ سے دریافت کرلیں کہ آپ کے بعد خلافت کس کے ہاتھ میں ہوگی۔ اگر ہمارے پاس ہوگی تو ہمیں اس کا علم ہو جائے گا اور اگر ہمارے علاوہ کسی اور کے ہاتھ میں ہو تو ہم آپ سے عرض کریں گے کہ آپ ہمارے بارے میں کچھ وصیت کر دیں۔ حضرت علی نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے خلافت کی درخواست کی اور آپ نے انکار کر دیا تو لوگ ہمیں کبھی خلافت نہیں دیں گے، اس لیے میں تو رسول

ﷺ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا، وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبَدًا. [راجع: ٤٤٤٧]

اللہ ﷺ سے کبھی اس قسم کا سوال نہیں کروں گا۔

(٣٠) بَابُ مَنْ أَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

باب:30- جس نے لبیك و سعدیك کے الفاظ سے جواب دیا

٦٢٦٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ - ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا -: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟»، قُلْتُ: لَا، قَالَ: «حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا»، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ؟ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ».

[6267] حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا، آپ نے آواز دی: ''اے معاذ!'' میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اور آپ کی خدمت کے لیے مستعد ہوں۔ پھر آپ نے تین مرتبہ مجھے اسی طرح مخاطب کیا، اس کے بعد فرمایا: ''تمھیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟'' میں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے خود ہی فرمایا: ''اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ بندے صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔'' پھر تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا: ''اے معاذ!'' میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اور آپ کی خدمت کے لیے مستعد ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے جب وہ یہ کرلیں؟ کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔''

حَدَّثَنَا هُدْبَةُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُعَاذٍ بِهٰذَا. [راجع: ٢٨٥٦]

امام بخاری ؒ نے کہا کہ ہدبہ نے بھی ہمام کے واسطے سے حضرت معاذ بن جبل ؓ کی حدیث ہم سے بیان کی۔

٦٢٦٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا وَاللهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً، اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ، فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ، مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا، تَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ

[6268] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے مقام ربذہ میں بیان کیا کہ میں عشاء کے وقت نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے پتھریلے میدان میں چل رہا تھا کہ اچانک احد پہاڑ دکھائی دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر! میں نہیں چاہتا کہ احد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات یا تین راتیں اس طرح گزر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی رہ جائے مگر وہ جو قرض

هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» - وَأَرَانَا بِيَدِهِ - ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ»، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا»، ثُمَّ قَالَ لِي: «مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ»، فَانْطَلَقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَا تَبْرَحْ»، فَمَكَثْتُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، سَمِعْتُ صَوْتًا حَسِبْتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ».

ادا کرنے کے لیے محفوظ رکھوں، میں اس سارے سونے کو اللہ کی مخلوق میں اس اس طرح تقسیم کر دوں۔'' ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اس کی کیفیت اپنے ہاتھ سے لپ بھر کر بیان کی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کی: لبیک و سعدیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''بہت سے لوگ جو دنیا میں مالدار ہیں، آخرت میں تنگ دست ہوں گے مگر جس نے ایسا ایسا کیا۔'' یعنی کثرت کے ساتھ خرچ کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تم یہاں ہی رہو حتی کہ میں واپس آ جاؤں۔'' چنانچہ آپ چلتے رہے حتی کہ مجھ سے غائب ہو گئے، اس کے بعد میں نے ایک آواز سنی: مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کو کوئی پریشانی نہ پیش آ گئی ہو، اس لیے میں نے وہاں سے جانا چاہا لیکن مجھے فوراً آپ کی بات یاد آ گئی کہ ''تم نے یہاں سے نہیں جانا'' چنانچہ میں وہیں رک گیا۔ (جب آپ تشریف لائے تو) میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے ایک آواز سنی تو مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ آپ کو کوئی حادثہ نہ پیش آ گیا ہو، پھر مجھے آپ کا حکم یاد آ گیا تو میں رک گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبرئیل تھے جو میرے پاس آئے تھے اور انھوں نے مجھے خبر دی کہ میری امت کا جو شخص بھی اس حال میں مرے گا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہو گا وہ جنت میں جائے گا۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو، آپ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو۔''

قُلْتُ لِزَيْدٍ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: أَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ.

(اعمش نے کہا کہ) میں نے زید بن وہب سے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہیں۔ انھوں (زید بن وہب) نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھ سے یہ حدیث مقام ربذہ میں حضرت ابوذر

رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی۔

قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهُ.

اعمش نے کہا: مجھے ابو صالح نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اسی طرح حدیث بیان کی تھی۔

وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ: «يَمْكُثُ عِنْدِي فَوْقَ ثَلَاثٍ». [راجع: ١٢٣٧]

ابو شہاب نے اعمش سے یہ الفاظ مزید بیان کیے: ''(اگر سونا احد پہاڑ کے برابر بھی ہوتو میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ) میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔''

(٣١) بَابٌ: لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ

باب: 31- کوئی آدمی کسی دوسرے کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے

٦٢٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ». [راجع: ٩١١]

[6269] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر خود وہاں بیٹھ جائے۔''

فائدہ: اس حدیث میں کسی شخص کو اس کی نشست سے اٹھانے کی ممانعت ہے۔ اگر وہ دوبارہ آنے کی نیت سے خود اٹھ کر چلا جاتا ہے تو بھی کسی دوسرے کو وہاں بیٹھنے کی اجازت نہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس لوٹ آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔''[1]

(٣٢) بَابٌ: ﴿إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا﴾ الْآيَةَ [المجادلة: ١١]

باب: 32- ارشاد باری تعالیٰ: ''(اے ایمان والو!) جب تمھیں کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی کرو تو کشادگی کر لیا کرو.....'' کا بیان

٦٢٧٠ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ، وَلَٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا،

[6270] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اس سے منع فرمایا تھا کہ کسی شخص کو اس کی نشست سے اٹھایا جائے کہ کوئی دوسرا اس کی جگہ پر بیٹھے لیکن وسعت اور کشادگی پیدا کر کے

1 سنن أبي داود، الأدب، حديث: 4853.

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ. [راجع: ٩١١]

دوسرے کو بیٹھنے کا موقع دو۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھے، پھر وہ (دوسرا) اس جگہ پر بیٹھے۔

(٣٣) بَابُ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ، أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ

باب: 33- جو شخص اپنی نشست یا گھر سے اٹھ کر چلا جائے اور اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے یا کھڑا ہونے کے لیے تیار ہوتا کہ لوگ اٹھ کر چلے جائیں

٦٢٧١ - **حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ، طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ، وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا، قَالَ: فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ٥٣]. [راجع: ٤٧٩١]

[6271] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش ؓ سے شادی کی تو لوگوں کو دعوت ولیمہ کے لیے بلایا۔ انھوں نے کھانا کھایا، پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے انھیں اٹھانے کے لیے ایسا کیا گویا خود اٹھنا چاہتے ہیں لیکن لوگ پھر بھی کھڑے نہ ہوئے۔ جب آپ نے ان کی یہ حالت دیکھی تو خود کھڑے ہو گئے، جب آپ کھڑے ہوئے تو آپ کے ساتھ اور بھی بہت سے صحابہ کھڑے ہو گئے لیکن تین آدمی اب بھی باقی رہ گئے۔ اس کے بعد نبی ﷺ آئے تاکہ گھر میں داخل ہوں لیکن وہ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ میں آیا اور نبی ﷺ کو ان کے جانے کی خبر دی تو آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے۔ میں نے بھی اندر جانا چاہا لیکن آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال لیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر جب تم کو اجازت دی جائے...... یہ اللہ کے ہاں بہت بڑی بات ہے۔“

(٣٤) بَابُ الْاحْتِبَاءِ بِالْيَدِ، وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ

باب: 34- ہاتھ سے احتباء کرنا اسے قرفصاء بھی کہتے ہیں

وضاحت: احتباء یہ ہے کہ انسان اپنے سرین زمین پر لگا کر بیٹھے اور دونوں رانوں کو پیٹ کے ساتھ ملا لے، پھر دونوں ہاتھوں کے ساتھ پنڈلیوں کا حلقہ سا بنا لے۔ بیٹھنے کے اس انداز کو قرفصاء بھی کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ احتباء کی ہر صورت قرفصاء نہیں ہوتی۔[1]

٦٢٧٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هٰكَذَا.

[6272] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ کے صحن میں دیکھا کہ آپ اپنے سرین پر بیٹھے ہوئے دونوں رانوں کو شکم مبارک سے ملائے ہوئے، پھر اپنے ہاتھوں سے پنڈلیاں پکڑ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

(٣٥) بَابُ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ

باب: 35- جو اپنے ساتھیوں کے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے

وَقَالَ خَبَّابٌ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بِبُرْدِهِ، قُلْتُ: أَلَا تَدْعُو اللهَ؟ فَقَعَدَ.

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتے؟ تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے۔

٦٢٧٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ». [راجع: ٢٦٥٣]

[6273] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔''

٦٢٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ مِثْلَهُ: وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: «أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ»، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. [راجع: ٢٦٥٤]

[6274] دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے، پھر آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: ''ہاں اور جھوٹی بات بھی۔'' یہ بات آپ بار بار دہراتے رہے حتی کہ ہم نے کہا: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

1 فتح الباري: 78/11.

(٣٦) بَابُ مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ

باب: 36- کسی حاجت یا مقصد کے لیے تیز تیز چلنا

٦٢٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ. [راجع: ٨٥١]

[6275] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے نماز عصر پڑھی، پھر آپ تیزی سے چل کر گھر میں داخل ہو گئے۔

(٣٧) بَابُ السَّرِيرِ

باب: 37- چار پائی یا تخت کا بیان

وضاحت: مذکورہ اور ذیل کے عنوانات کو کتاب الاستئذان میں لانے کا مقصد یہ ہے کہ الاستئذان سے مقصود گھر میں داخل ہونا ہے، لہٰذا اس مناسبت سے گھر کے متعلقات کو بیان کیا جا رہا ہے۔

٦٢٧٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، تَكُونُ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا. [راجع: ٣٨٢]

[6276] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ چار پائی یا تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی ہوتی تھی۔ مجھے کوئی ضرورت ہوتی تو میں یہ پسند نہ کرتی کہ میں کھڑی ہوں اور آپ کے سامنے آؤں، اس لیے میں آہستہ سے سرک جاتی تھی۔

فائدہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رسول اللہ ﷺ کے سامنے لیٹنے کے دو مختلف واقعات ہیں: ایک یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاؤں کو ہاتھ لگاتے تو وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں [1] اور دوسرا واقعہ یہ ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جنازہ کی طرح آپ کے سامنے لیٹی ہوتیں، اس صورت میں پاؤں سمیٹنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ [2]

(٣٨) بَابُ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ

باب: 38- جس کے لیے گاؤ تکیہ لگایا گیا

٦٢٧٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

[6277] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس میرے روزہ رکھنے کا ذکر کیا گیا، آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے

1 صحیح البخاري، الصلاة، حدیث: 382. 2 صحیح البخاري، الصلاة، حدیث: 383.

قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لِي: «أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «خَمْسًا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «سَبْعًا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «تِسْعًا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «إِحْدَى عَشْرَةَ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ: صِيَامُ يَوْمٍ، وَإِفْطَارُ يَوْمٍ». [راجع: ١١٣١]

آپ کے لیے ایک تکیہ لگایا جو چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ ﷺ زمین پر ہی بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ویسے ہی پڑا رہا، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تمھارے لیے ہر مہینے کے تین روزے کافی نہیں؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (میں زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں)۔ آپ نے فرمایا: ''چلو پانچ دن رکھ لیا کرو۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! (میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں)۔ آپ نے فرمایا: ''سات دن۔'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا: ''نو دن۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''گیارہ دن کے روزے رکھ لیا کرو۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! (میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''داود علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں جو نصف دہر کے ہیں، یعنی ایک دن کا روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا۔''

٦٢٧٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّهُ قَدِمَ الشَّأْمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا، فَقَعَدَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ - يَعْنِي حُذَيْفَةَ - أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ ﷺ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ - يَعْنِي عَمَّارًا - أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ

[6278] حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ ملک شام گئے وہاں مسجد میں جا کر دو رکعتیں ادا کیں، پھر یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے کوئی (اچھا) ہم نشین عطا فرما، چنانچہ وہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پہنچے تو انھوں نے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا: میں کوفہ سے آیا ہوں۔ انھوں نے فرمایا: کیا تمھارے ہاں راز دان نہیں، جن کو ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ؟ کیا تمھارے اندر وہ شخص نہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبانی شیطان سے پناہ دی تھی؟ اشارہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی طرف تھا۔ اور کیا تمھارے پاس صاحب مسواک اور صاحب وسادہ (تکیہ) نہیں ہیں؟ اس سے مقصود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود

وَالْوِسَادِ؟ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ ﴿وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾ قَال (وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى) فَقَالَ: مَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يُشَكِّكُونِي وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

ﷺ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ کس طرح پڑھتے تھے؟ حضرت علقمہ ؒ نے کہا: وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى پڑھتے تھے۔ حضرت ابودرداء ؓ نے کہا: یہ لوگ ہمیشہ مجھے شک میں ڈالتے رہے ہیں، حالانکہ یہ قراءت میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

(۳۹) بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمْعَةِ

باب:39- جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

٦٢٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمْعَةِ. [راجع: ٩٣٨]

[6279] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نماز جمعہ کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

(٤٠) بَابُ الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب:40- مسجد میں قیلولہ کرنا

٦٢٨٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا، جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: «انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟» فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: «قُمْ أَبَا تُرَابٍ، قُمْ أَبَا تُرَابٍ». [راجع: ٤٤١]

[6280] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت علی ؓ کو کوئی نام ابوتراب سے زیادہ پسند نہیں تھا۔ جب انھیں ابوتراب کہا جاتا تو بہت خوش ہوتے تھے۔ ہوا یوں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ، سیدہ فاطمہ ؓ کے گھر تشریف لے گئے تو حضرت علی ؓ کو گھر میں نہ پایا۔ آپ نے دریافت کیا: (بیٹی!) تمھارے چچا کے بیٹے (شوہر نامدار) کدھر گئے ہیں؟'' انھوں نے بتایا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوگئی تھی، اس لیے وہ مجھ سے ناراض ہو کر باہر چلے گئے ہیں۔ انھوں نے میرے ہاں قیلولہ بھی نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: ''دیکھو وہ (علی) کہاں ہیں؟'' وہ شخص گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: : اللہ کے رسول! وہ تو مسجد میں سو رہے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت علی ؓ وہاں لیٹے ہوئے تھے جبکہ ایک طرف سے ان کی چادر گری ہوئی تھی اور آپ کا وہ پہلو گرد آلود ہو چکا تھا۔

رسول اللہ ﷺ ان سے مٹی صاف کرنے لگے اور فرمانے لگے: ''ابوتراب! اٹھو۔ ابوتراب! اٹھو۔''

(٤١) بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ

باب: 41- اگر کوئی شخص کہیں ملاقات کے لیے جائے اور وہیں دوپہر کو آرام کرے

٦٢٨١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللهِ] الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذٰلِكَ النِّطَعِ. قَالَ: فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ، فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ، ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ وَهُوَ نَائِمٌ. قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ أَوْصَى إِلَيَّ أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ، قَالَ: فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ.

[6281] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے لیے چمڑے کا بستر بچھا دیتی تھی اور آپ ﷺ ان کے ہاں اسی پر قیلولہ کر لیتے تھے۔ جب نبی ﷺ سو جاتے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا پسینہ اور گرے ہوئے بال جمع کر لیتیں اور انھیں ایک شیشی میں ڈال لیتیں، پھر انھیں کسی خوشبو میں ملا لیتیں۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے وصیت کی کہ اس خوشبو میں سے بھی کچھ حنوط میں ملا دیا جائے، چنانچہ اسے حنوط میں ملا دیا گیا۔

٦٢٨٢، ٦٢٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، - وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ - فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ، يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ - أَوْ قَالَ: مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، يَشُكُّ إِسْحَاقُ -»

[6283,6282] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ قباء جاتے تو حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر بھی جاتے تھے۔ وہ آپ کو کھانا کھلاتی تھیں۔ اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک دن آپ ان کے گھر تشریف لے گئے، انھوں نے آپ کو کھانا پیش کیا جسے تناول فرما کر رسول اللہ ﷺ سو گئے، پھر آپ اٹھے تو مسکرا رہے تھے۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ وہ اس سمندر کے اوپر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے

فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ - أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ -» فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ»، فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

[راجع: ۲۷۸۸، ۲۷۸۹]

ہیں۔'' یا فرمایا: ''وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر ہیں۔'' اسحاق راوی کو ان الفاظ میں شک ہے۔ میں نے عرض کی: دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں کر دے تو آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ پھر آپ اپنا سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو پھر مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنس رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''میری امت سے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ وہ اس سمندر پر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، یا وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر ہیں۔'' میں نے عرض کی: آپ اللہ سے میرے لیے دعا کر دیں کہ مجھے بھی ان میں کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم پہلے لوگوں میں سے ہو۔'' چنانچہ حضرت ام حرام ؓ نے سیدنا معاویہ ؓ کے دورِ حکومت میں سمندری سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔

(٤٢) بَابُ الْجُلُوسِ كَيْفَمَا تَيَسَّرَ

باب: 42- جس طرح آسان ہو آدمی اسی طرح بیٹھ سکتا ہے

٦٢٨٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. [راجع: ٣٦٧]

تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصٍ وَعَبْدُاللهِ ابْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[6284] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دو قسم کے ملبوسات اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا تھا: اشتمال صماء، (بولی بکل) اور ایک ہی کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا جبکہ آدمی کی شرمگاہ پر کوئی چیز نہ ہو۔ اور دو قسم کی خرید و فروخت یہ ہے کہ محض کوئی چیز پھینکنے یا اسے ہاتھ سے چھونے سے بیع پختہ ہو جائے، اس سے بھی آپ نے منع فرمایا ہے۔

حضرت معمر، محمد بن ابی حفص اور عبداللہ بن بدیل نے زہری سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔

(٤٣) بَابُ مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَلَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهِ فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرَ بِهِ

باب: 43- جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے اور جس نے زندگی بھر اپنے ساتھی کا راز نہ بتایا اور جب وہ فوت ہوا تو اس کی اطلاع دی

٦٢٨٥، ٦٢٨٦ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ. فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَمْشِي وَلَا وَاللهِ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ وَقَالَ: «مَرْحَبًا بِابْنَتِي»، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ - أَوْ عَنْ شِمَالِهِ - ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَقُلْتُ لَهَا - أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ -: خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَمَّ سَارَّكِ، قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ، قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكِ - بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ - لَمَّا أَخْبَرْتِنِي، قَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ، فَأَخْبَرَتْنِي، قَالَتْ: أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي «أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي، فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ». قَالَتْ: فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي

[6286،6285] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہرات آپ کے پاس تھیں۔ ہم میں سے ایک بھی غائب نہ تھی۔ اس دوران میں سیدہ فاطمہ ؓ چلتی ہوئیں آئیں۔ اللہ کی قسم! ان کی چال، رسول اللہ ﷺ کی چال سے الگ نہ تھی۔ جب آپ ﷺ نے انھیں دیکھا تو فرمایا: ''میری لخت جگر! خوش آمدید۔'' پھر انھیں اپنی دائیں یا بائیں بٹھایا، اس کے بعد ان سے آہستہ کچھ کہا تو وہ بہت روئیں۔ جب رسول اللہ نے ان کا حزن و ملال دیکھا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی، اس پر وہ ہنسنے لگیں۔ تمام ازواج میں سے میں نے ان (سیدہ فاطمہ ؓ) سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں سے صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی ہے، پھر آپ رونے لگیں۔ جب رسول اللہ ﷺ اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا: آپ ﷺ نے آپ کے کان میں کیا فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشا نہیں کروں گی۔ پھر جب آپ کی وفات ہوگئی تو میں نے سیدہ فاطمہ ؓ سے کہا: میرا جو حق آپ پر ہے میں اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتا دیں۔ انھوں نے کہا: ہاں، اب بتا سکتی ہوں، چنانچہ انھوں نے مجھے بتایا کہ جب آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ مجھ سے سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا: ''جبریل ؑ مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن کا دور کرتے تھے، انھوں نے اس سال دو بار مجھ سے قرآن کا دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آ چکا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو

رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ، قَالَ: «يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنَاتِ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟». [راجع: ٣٦٢٣، ٣٦٢٤]

اور صبر سے کام لینا۔ میں تمھارے لیے بہترین میرِ سفر ہوں گا۔'' سیدہ نے فرمایا: اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا اس کی وجہ یہی تھی۔ جب آپ نے میری پریشانی دیکھی تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا: ''فاطمہ بیٹی! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ جنت میں تم تمام اہل ایمان خواتین کی سردار ہو گی یا خواتینِ امت کی سردار ہو گی؟''

(٤٤) بَابُ الْاسْتِلْقَاءِ

باب: 44- چت لیٹنے کا بیان

٦٢٨٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. [راجع: ٤٧٥]

[6287] حضرت عباد بن تمیم ؒ سے روایت ہے، وہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے دیکھا تھا۔ آپ نے اپنی ایک ٹانگ دوسری پر رکھی ہوئی تھی۔

(٤٥) بَابٌ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

باب: 45- دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں

قَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَنَٰجَيۡتُمۡ فَلَا تَتَنَٰجَوۡاْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ٱلۡمُؤۡمِنُونَ﴾ [المجادلة: ٩، ١٠]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! جب تم سرگوشی کرو تو (گناہ، دشمنی اور رسول کی نافرمانی پر) سرگوشی نہ کرو...... (اگر تم) مومن ہو۔''

وَقَوْلُهُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نَٰجَيۡتُمُ ٱلرَّسُولَ فَقَدِّمُواْ بَيۡنَ يَدَيۡ نَجۡوَىٰكُمۡ صَدَقَةً﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿بِمَا تَعۡمَلُونَ﴾ [المجادلة: ١٢، ١٣].

نیز فرمان الٰہی ہے: ''اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو سرگوشی سے پہلے صدقہ کیا کرو...... جو تم عمل کرتے ہو۔''

٦٢٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ».

[6288] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین شخص ہوں تو تیسرے سے علیحدہ ہو کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔''

(٤٦) بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

باب:46- راز کی حفاظت کرنا

٦٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ [يَقُولُ]: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ.

[6289] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھ سے ایک راز کی بات کی تھی۔ میں نے آپ کے بعد وہ راز کسی کو نہیں بتایا۔ حضرت ام سلیم ؓ نے بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھا تو میں نے انھیں بھی نہیں بتایا۔

(٤٧) بَابٌ: إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ

باب: 47- جب تین سے زیادہ آدمی ہوں تو (دو آدمیوں کے) سرگوشی کرنے میں کوئی حرج نہیں

٦٢٩٠ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، أَجْلَ أَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ».

[6290] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کیا کریں کیونکہ ایسا کرنے سے تیسرے کو رنج ہوگا۔ اگر لوگ آپس میں ملے جلے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔''

٦٢٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ، قُلْتُ: أَمَا وَاللهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَإٍ، فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ، ثُمَّ قَالَ: «رَحْمَةُ اللهِ عَلَى مُوسَى، أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

[6291] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ کچھ مال تقسیم فرمایا، اس پر انصار کے ایک شخص نے کہا: یہ ایک ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ کی رضا مقصود نہیں۔ میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں نبی ﷺ کی خدمت میں جاؤں گا، چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا تو اس وقت آپ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے چپکے سے آپ کے کان میں بات کی۔ آپ غصے سے بھر گئے حتی کہ آپ کا چہرۂ انور سرخ ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا: ''موسیٰ ؑ پر اللہ کی رحمت ہو، انھیں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی گئی مگر انھوں نے صبر سے کام لیا۔''

(٤٨) بَابُ طُولِ النَّجْوَى

﴿وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰٓ﴾ [الإسراء:٤٧]: مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ، فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ.

باب:48- دیر تک سرگوشی کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب وہ سرگوشی کرتے ہیں۔'' آیت کریمہ میں نجویٰ، ناجیت فعل کا مصدر ہے۔ اس مقام پر ان لوگوں کی صفت واقع ہو رہی ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ وہ باہم سرگوشی کرتے ہیں۔

٦٢٩٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَا زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. [راجع: ٦٤٢]

[6292] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی جبکہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی میں مصروف تھا۔ وہ دیر تک سرگوشی کرتا رہا حتی کہ آپ کے صحابۂ کرام ؓ کو نیند آنے لگی، پھر آپ اٹھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(٤٩) بَابٌ: لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

باب: 49- سوتے وقت گھر میں آگ نہ رہنے دی جائے

٦٢٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ».

[6293] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم سونے لگو تو گھر میں آگ نہ چھوڑو۔''

٦٢٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ».

[6294] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ مدینہ طیبہ میں ایک گھر رات کے وقت اہل خانہ سمیت جل گیا۔ نبی ﷺ کو ان کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: ''آگ تمھاری دشمن ہے، اس لیے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔''

٦٢٩٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ،

[6295] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمِّرُوا الْآنِيَةَ، وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ، وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ، فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ». [راجع: ٣٢٨٠]

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(سوتے وقت) برتن ڈھانپ لیا کرو، دروازے بند کرلیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ بسا اوقات چوہیا چراغ کی بتی کھینچ لیتی ہے اور گھر والوں کو جلا دیتی ہے۔''

فائدہ: رات کو سوتے وقت آگ، کوئلے والی انگیٹھی، گیس یا بجلی کے ہیٹر اور بتی والے چراغ وغیرہ بجھا کر سونا چاہیے ورنہ نقصان ہوسکتا ہے، نیز اس قسم کے حادثات میں درحقیقت شیطانی حرکت کا عمل دخل ہوتا ہے، اس لیے اس کے شر سے ہمیشہ اللہ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔ واللّٰہ المستعان.

(٥٠) بَابُ غَلْقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

باب: 50- رات کے وقت دروازے بند کرنا

٦٢٩٦ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَوْكِئُوا الْأَسْقِيَةَ، وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ».

[6296] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات کو سونے لگو تو چراغ بجھا دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو، مشکیزوں کا منہ باندھ لیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھانپ دیا کرو۔''

قَالَ هَمَّامٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «وَلَوْ بِعُودٍ يَعْرِضُهُ». [راجع: ٣٢٨٠]

ہمام نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: ''اگرچہ ایک لکڑی ہی سے ہو۔''

(٥١) بَابُ الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ، وَنَتْفِ الْإِبْطِ

باب: 51- بڑا ہونے کے بعد ختنہ کرنا اور بغلوں کے بال اکھاڑنا

٦٢٩٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ». [راجع: ٥٨٨٩]

[6297] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرتی ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، مونچھیں چھوٹی کرنا اور ناخن کاٹنا۔''

٦٢٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً، وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ» مُخَفَّفَةً.

[6298] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم ؑ نے اسّی سال کی عمر میں اپنا ختنہ کیا اور تیشے سے کیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ: بِالْقَدُّومِ، وَهُوَ مَوْضِعٌ مُشَدَّدٌ.

ایک روایت میں لفظ قدّوم دال مشدد کے ساتھ مروی ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ انھوں نے قدّوم جگہ میں اپنا ختنہ کیا۔

٦٢٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ، قَالَ: وَكَانُوا لَا يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ. [انظر: ٦٣٠٠]

[6299] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس ؓ سے پوچھا گیا کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر کیا تھی؟ انھوں نے فرمایا: اس وقت میرا ختنہ ہو چکا تھا۔ عرب لوگوں کی عادت تھی کہ جب تک لڑکا جوانی کے قریب نہ ہوتا اس کا ختنہ نہ کرتے تھے۔

٦٣٠٠ - وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا خَتِينٌ. [راجع: ٦٢٩٩]

[6300] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو میرا ختنہ ہو چکا تھا۔

(٥٢) بَابٌ: كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللهِ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ

باب: 52- ہر کھیل کود جو اللہ کی اطاعت سے غفلت کا باعث ہو وہ حرام ہے اور جس نے کہا آؤ جوا کھیلیں، اس کا کیا حکم ہے؟

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَشْتَرِى لَهْوَ ٱلْحَدِيثِ﴾ الْآيَةَ [لقمان: ٦].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کچھ لوگ ایسے ہیں جو کھیل تماشے کی باتیں خریدتے ہیں......''

٦٣٠١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

[6301] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ».

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے قسم اٹھائی اور قسم میں لات اور عزیٰ کا نام لیا تو وہ فوراً لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا آؤ، میں تمھارے ساتھ جوا کھیلتا ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ کرے۔''

(٥٣) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ

باب:53- عمارت بنانا کیسا ہے؟

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جس وقت مویشی چرانے والے محلات بنانے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔''

٦٣٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَنَيْتُ بِيَدِي بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ، وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ، مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ.

[6302] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے خود کو نبی ﷺ کے ساتھ دیکھا کہ میں نے (آپ کے زمانۂ مبارک میں) اپنے ہاتھوں سے ایک گھر بنایا جو مجھے بارش سے محفوظ رکھتا اور دھوپ میں سایہ فراہم کرتا تھا۔ اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے اس کام میں میری مدد نہیں کی۔

٦٣٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ، وَلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ.

[6303] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد کوئی اینٹ کسی اینٹ پر نہیں رکھی اور نہ کوئی باغ ہی لگایا ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ بَنَى، قَالَ سُفْيَانُ: قُلْتُ: فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ.

سفیان نے کہا: میں نے ان کی یہ بات ان کے اہل خانہ سے ذکر کی تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! انھوں نے گھر بنایا تھا۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے کہا: پھر انھوں نے یہ بات گھر بنانے سے پہلے کہی ہوگی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

80- كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

دعاؤں سے متعلق احکام ومسائل

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ اَلْآيَةَ [غافر: ٦٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(تمھارے رب نے فرمایا ہے کہ) تم مجھ سے دعا کرو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔''

(١) بَابٌ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

باب:1- ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے

٦٣٠٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا، وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ». [انظر: ٧٤٧٤]

[6304] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک دعا مقبول تھی جو اس نے دنیا میں کر لی لیکن میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ رکھوں۔''

٦٣٠٥ - وَقَالَ مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا، أَوْ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَ، فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[6305] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر نبی نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا۔'' یا فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک مخصوص دعا تھی جو انھوں نے مانگی تو قبول ہوئی لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے محفوظ رکھی ہوئی ہے۔''

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میری سفارش ہر اس شخص کے لیے قبول ہوگی جو میری امت سے اس حالت میں فوت ہوا ہو کہ اس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔''[1]

1 صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 491 (199).

(٢) بَابُ أَفْضَلِ الْاسْتِغْفَارِ

باب:2- بہترین استغفار

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾ الْآيَةَ [نوح: ١٢] ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٣٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اپنے رب سے مغفرت طلب کرو یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا ہے۔''

نیز فرمان الٰہی ہے: ''(بہشت ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے) جن سے جب کوئی بے حیائی کا کام سرزد ہو جاتا ہے یا وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (تو اللہ کو یاد کرتے ہیں)۔''

٦٣٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «سَيِّدُ الْاسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ: اَللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ». قَالَ: «وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ، وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ».

[انظر: ٦٣٢٣]

[6306] حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سیدالاستغفار یہ (وظیفہ) ہے کہ تو کہے: ''اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں۔ میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد و پیمان پر کاربند ہوں۔ میں ان بری حرکتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے کی ہیں۔ جو تیری نعمتیں ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے۔ بلاشبہ تیرے سوا کوئی بھی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس استغفار پر یقین رکھتے ہوئے دل کی گہرائی سے اسے پڑھا، پھر شام ہونے سے پہلے اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔ اور جس نے ان الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت ان کو پڑھ لیا، پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔''

(٣) بَابُ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

باب:3- نبی ﷺ کا شب و روز میں استغفار کرنا

٦٣٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

[6307] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا:

الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً».

''اللہ کی قسم! میں ایک دن میں اللہ کے حضور ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔''

(٤) بَابُ التَّوْبَةِ

باب:4-توبہ کا بیان

وَقَالَ قَتَادَةُ: ﴿تَوْبَةً نَّصُوحًا﴾ [التحريم:٨]: الصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ.

حضرت قتادہ نے کہا: ''توبۂ نصوح'' سے سچی اور خالص توبہ مراد ہے۔

٦٣٠٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَيْنِ، أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ، فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا. قَالَ أَبُو شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ، ثُمَّ قَالَ: «لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ، قَالَ: أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي، فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ».

[6308] حضرت حارث بن سوید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں: ایک تو نبی کریم ﷺ سے تھی اور دوسری اپنی طرف سے۔ انھوں نے کہا: مومن اپنے گناہوں کو اس طرح محسوس کرتا ہے گویا وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور وہ ڈرتا ہے کہ مبادا وہ اس پر گر جائے اور بدکار اپنے گناہوں کو اس مکھی کی طرح خیال کرتا ہے جو اس کی ناک کے پاس سے گزری اور اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اس کی طرف اشارہ کیا۔ ابوشہاب نے اپنی ناک پر اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کی کیفیت بیان کی، پھر انھوں نے حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی پرخطر مقام پر پڑاؤ کیا، اس کے پاس سواری بھی تھی جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان تھا۔ اس نے وہاں اپنا سر رکھا اور سو گیا۔ جب بیدار ہوا تو اس کی سواری غائب تھی حتی کہ اس پر گرمی پیاس یا کوئی اور چیز جسے اللہ تعالیٰ نے چاہا، اس کا غلبہ ہوا تو اس نے (اپنے دل میں) کہا کہ اسے اب واپس جانا چاہیے، چنانچہ جب واپس جانے لگا تو پھر وہیں سو گیا۔ جب نیند سے سر اٹھایا تو اس کی سواری وہاں موجود تھی۔''

تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ، وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.

ابوعوانہ اور جریر نے اعمش سے روایت کرنے میں ابوشہاب کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ، وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ. وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

شعبہ اور ابومسلم نے اسے اعمش سے بیان کیا ابراہیم تیمی سے، انھوں نے حارث بن سوید سے۔ ابومعاویہ نے کہا: ہم سے اعمش نے بیان کیا، انھوں نے عمارہ سے، انھوں نے اسود بن یزید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

دوسری سند کے مطابق انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے حارث بن سوید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

٦٣٠٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ».

[6309] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص کی نسبت زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ مایوسی کے بعد اسے اچانک مل گیا ہو، حالانکہ وہ کسی چٹیل میدان میں گم ہوگیا تھا۔''

(٥) بَابُ الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

باب:5- دائیں کروٹ لیٹنا

٦٣١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى

[6310] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے، پھر جب فجر طلوع ہو جاتی تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے۔ اس کے بعد آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آتا اور آپ کو نماز کی اطلاع دیتا۔

يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ. [راجع: ٦٢٦]

(٦) بَابٌ: إِذَا بَاتَ طَاهِرًا

باب:6- رات کو باوضو سونا

٦٣١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ، مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ». فَقُلْتُ، أَسْتَذْكِرُهُنَّ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ؟ قَالَ: «لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ». [راجع: ٢٤٧]

[6311] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تو بستر پر آنے کا ارادہ کرے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے، پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھ: ''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا، اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیے، تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور تجھ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے، تیرے سوا کوئی پناہ گاہ یا نجات کی جگہ نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی کو تسلیم کیا جو تو نے مبعوث کیا۔'' اس کے بعد اگر تو مر جائے تو دین اسلام پر مرے گا، لہٰذا تم ان کلمات کو آخری بات بناؤ جنھیں اپنی زبان سے ادا کرو۔'' میں نے ان کلمات کو دہراتے وقت یوں کہہ دیا: ''میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں (نہیں اس طرح کہو:) ''میں تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا۔''

(٧) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

باب:7- جب سونے لگے تو کیا پڑھے؟

٦٣١٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا»، وَإِذَا قَامَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ».

[6312] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو کہتے: ''تیرے ہی نام کے ساتھ میں سوتا اور جاگتا ہوں۔'' اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

تُنْشِرُهَا : تُخْرِجُهَا . [انظر: ٦٣١٤، ٦٣٢٤، ٧٣٩٤]

تُنْشِرُھَا کے معنی ہیں: تم اسے نکال کر اٹھاتے ہو۔

فائدہ: بدن سے روح کا تعلق ختم ہونے کا نام موت ہے۔ یہ انقطاع کبھی صرف ظاہری طور پر ہوتا ہے جیسا کہ نیند کی حالت۔ اسی مناسبت کی وجہ سے نیند کو موت کا ساتھی کہا جاتا ہے اور کبھی یہ انقطاع ظاہری اور باطنی دونوں طرح سے ہوتا ہے۔ یہ معروف موت ہے۔ مذکورہ حدیث میں موت کا اطلاق نیند کی حالت پر کیا گیا ہے۔[1]

٦٣١٣ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا؛ ح: وَحَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْصَى رَجُلًا فَقَالَ: «إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلِ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ. لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ». [راجع: ٢٤٧]

[6313] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا، دوسری روایت کے مطابق ایک آدمی کو وصیت فرمائی: ''جس وقت تو بستر پر آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ: ''اے اللہ! میں نے اپنی ذات کو تیرے تابع کر دیا اور اپنے تمام معاملات کو تیرے حوالے کر دیا۔ میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت کو تیری طرف جھکا دیا، ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے سوا نہ کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ جائے نجات۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔'' اگر تو ایسی حالت پر مر گیا تو فطرتِ اسلام پر مرے گا۔''

(٨) بَابُ وَضْعِ الْيَدِ تَحْتَ الْخَدِّ الْيُمْنَى

باب: 8- سوتے وقت دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھنا

٦٣١٤ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا»، وَإِذَا

[6314] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور بیدار ہوتا ہوں۔'' اور جس وقت بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں

1 فتح الباري: 137/11.

اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». [راجع: ٦٣١٢]

جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔"

(٩) بَابُ النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

باب:9- دائیں کروٹ پر سونا

٦٣١٥ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ». وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ». [راجع: ٢٤٧]

[6315] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر دعا پڑھتے: "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا۔ اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکا دی۔ یہ سب کچھ تیرا شوق رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے کیا۔ تیرے سوا نہ کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ مقام نجات۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے اس نبی کو مان لیا جسے تو نے مبعوث کیا۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یہ کلمات پڑھے، پھر اسی رات فوت ہو جائے تو فطرتِ اسلام پر فوت ہوگا۔"

(١٠) بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

باب: 10- جب کوئی رات کو بیدار ہو تو کون سی دعا پڑھے؟

٦٣١٦ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ، وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ

[6316] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اپنی خالہ میمونہ ؓ کے ہاں ایک رات سویا۔ نبی ﷺ (اس رات) اٹھے۔ آپ نے حوائج ضروریہ کو پورا کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور سو گئے۔ پھر اٹھے اور مشکیزے کے پاس آئے، اس کا تسمہ کھولا، پھر اس سے درمیانہ وضو کیا، زیادہ پانی نہ گرایا، البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا، پھر آپ نے نماز پڑھی۔ میں بھی اٹھا

كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا».

لیکن اٹھنے میں کچھ تاخیر کی، اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ آپ یہ خیال فرمائیں گے کہ میں آپ کا حال دیکھ رہا ہوں۔ بہرحال میں نے وضو کیا اور جب آپ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوگیا۔ آپ نے میرا کان پکڑ کر مجھے دائیں طرف کر دیا۔ آپ کی تیرہ رکعات پوری ہوگئیں تو آپ لیٹ گئے، پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ آپ کی عادت تھی کہ جب آپ سوتے تو آپ کے سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی تو آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا، آپ ان الفاظ میں دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے، میری نظر میں نور پیدا فرما، میرے کانوں میں نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور، میرے آگے نور، میرے پیچھے نور اور مجھے نور عطا فرما۔''

قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ. فَذَكَرَ: عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ. [راجع: ١١٧]

(راویٔ حدیث) کریب نے کہا: انسانی بدن (تابوت) میں سات مزید اعضاء کا ذکر کیا۔ پھر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی کو ملا، انھوں نے مجھ سے ان کے متعلق بیان کیا کہ میرے پٹھے، میرا گوشت، میرا خون، میرے بال اور میرا چمڑا ان سب میں نور بھر دے۔ ان کے علاوہ دو اور چیزوں کا ذکر بھی کیا۔

٦٣١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ

[6317] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب رات کے وقت تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔ آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں موجود ہے تو ان سب کو روشن کرنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔ تو آسمان و زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے تمام تعریفیں

الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَوْ: لَا إِلَهَ غَيْرُكَ».

[راجع: ١١٢٠]

ہیں۔ تو حق ہے۔ تیرا وعدہ برحق، تیری بات مبنی برحقیقت، تیری ملاقات بھی حق، جنت حق، دوزخ حق، قیامت حق، تمام انبیاء برحق اور محمد رسول اللہ ﷺ بھی برحق ہیں۔ اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کیا، تجھ پر بھروسا کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری طرف رجوع کیا، تیرے سبب خصومت کرتا ہوں اور تیری طرف فیصلہ لے جاتا ہوں، اس لیے میری اگلی پچھلی خطاؤں کو معاف کر دے، وہ خطائیں بھی جو میں نے خفیہ کی ہیں اور وہ جو برسرعام کی ہیں۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور سب سے بعد میں ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

(١١) بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب: 11- سوتے وقت تکبیر و تسبیح پڑھنا

٦٣١٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ، قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ أَقُومُ، فَقَالَ: «مَكَانَكِ»، فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ؟ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا، أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَهَذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ».

[6318] حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ ؓ کو چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں تکلیف کا عارضہ ہوا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک خادم لینے کے لیے حاضر ہوئیں۔ آپ اس وقت گھر میں موجود نہیں تھے۔ انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اس کا ذکر کیا۔ جب آپ تشریف لائے تو حضرت عائشہ ؓ نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ (حضرت علی ؓ نے) بیان کیا کہ آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے جبکہ ہم اس وقت اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے۔ میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''یوں ہی لیٹے رہو۔'' پھر آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے حتی کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''کیا میں تم دونوں کو وہ چیز نہ بتاؤں جو تمھارے لیے خادم سے بہتر ہو؟ جب تم اپنے بستر پر جانے لگو یا سونے کے لیے بستروں میں آؤ تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس

مرتبہ الحمدللہ کہو، یہ تمھارے لیے خادم سے بہتر ہے۔''

وَعَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ. [راجع: ٣١١٣]

شعبہ نے خالد سے، انھوں نے ابن سیرین سے اس طرح بیان کیا کہ سبحان اللہ چونتیس مرتبہ کہو۔

(١٢) بَابُ التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب: 12- سوتے وقت شیطان کے شر سے پناہ طلب کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا

٦٣١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدِهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ. [راجع: ٥٠١٧]

[6319] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو اپنے ہاتھوں پر دم کرتے، معوذات پڑھتے، پھر دونوں ہاتھ اپنے جسم مبارک پر پھیرتے۔

(١٣) بَابٌ:

باب:13- بلاعنوان

٦٣٢٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ».

[6320] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو پہلے اسے اپنی چادر کے کنارے سے جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کیا چیز داخل ہوگئی ہے، پھر یہ دعا پڑھے: ''اے میرے رب! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیری قوت سے میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

تَابَعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ.

ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا نے عبیداللہ سے روایت کرنے میں زہیر بن معاویہ کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَبِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ،

یحییٰ اور بشر نے عبیداللہ سے بیان کیا، انھوں نے سعید

عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٧٣٩٣]

مالک اور ابن عجلان نے سعید سے، انھوں نے ابوہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس روایت کو بیان کیا۔

(١٤) بَابُ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ

باب: 14- آدھی رات کو دعا کرنا

٦٣٢١ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ». [راجع: ١١٤٥]

[6321] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اسے بخش دوں؟''

(١٥) بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب: 15- بیت الخلاء میں جانے کی دعا

٦٣٢٢ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ». [راجع: ١٤٢]

[6322] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! میں نر اور مادہ خبیث جنات سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

(١٦) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

باب: 16- صبح کے وقت کون سی دعا پڑھے؟

٦٣٢٣ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ

[6323] حضرت شداد بن اوس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سب سے عمدہ استغفار یہ ہے: ''اے اللہ! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا

ﷺ قَالَ: «سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلُهُ». [راجع: ٦٣٠٦]

کوئی معبود برحق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ (امکانی حد تک) میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، تیری جو نعمتیں مجھ پر ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا معترف ہوں۔ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے۔ تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں۔ میں اپنے گندے کردار سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔'' اگر کسی نے رات ہوتے یہ دعا پڑھی، پھر فوت ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا یا وہ اہل جنت میں سے ہے۔ اور اگر کسی نے یہ دعا صبح کے وقت پڑھی اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا تو بھی ایسا ہی ہو گا۔''

٦٣٢٤ - **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: «بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا»، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». [راجع: ٦٣١٢]

[6324] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں سوتا ہوں اور بیدار ہوتا ہوں۔'' اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

٦٣٢٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا»، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». [انظر: ٧٣٩٥]

[6325] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب اپنی خواب گاہ میں جاتے تو کہتے: ''اے اللہ میں تیرے ہی نام سے سوتا اور بیدار ہوتا ہوں۔'' اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف واپس جانا ہے۔''

(١٧) بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: 17 - نماز میں دعا کرنا

٦٣٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: «قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ».

[6326] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جسے میں دوران نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ دعا پڑھا کرو: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، گناہوں کو تیرے سوا اور کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے، لہٰذا تو اپنے ہاں میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بہت زیادہ بخشنے والا انتہائی مہربان ہے۔''

وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٨٣٤]

عمرو بن حارث نے بھی اس حدیث کو یزید سے، انھوں نے ابوالخیر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کی۔

٦٣٢٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ. [راجع: ٤٧٢٣]

[6327] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ''اپنی نماز نہ بہت زور زور سے پڑھیں نہ بالکل آہستہ آواز سے......'' کے متعلق فرمایا کہ یہ دعا کے بارے میں نازل ہوئی۔

٦٣٢٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ: السَّلَامُ عَلَى اللهِ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ: «إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ - إِلَى قَوْلِهِ: - الصَّالِحِينَ، فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٍ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ». [راجع: ٨٣١]

[6328] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نماز میں یہ کہا کرتے تھے: اللہ پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو، تو نبی ﷺ نے ایک دن فرمایا: ''اللہ تو خود سلام ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو کہے: التحیات للّٰہ ...... الصالحین تک۔ جب نماز پڑھنے والا یہ کہے گا تو اس کا سلام زمین و آسمان میں رہنے والے اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچے گا۔ اَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اس کے بعد اسے ثنا، یعنی دعا میں اختیار ہے جو چاہے مانگے۔''

(١٨) بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب:18- نماز کے بعد دعا

٦٣٢٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، قَالَ: «كَيْفَ ذَاكَ؟» قَالَ: صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا، وَجَاهَدُوا كَمَا جَاهَدْنَا، وَأَنْفَقُوا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ، قَالَ: «أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ بِهِ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ؟ تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا، وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا».

[6329] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام نے (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کی: اللہ کے رسول! مال دار لوگ بلند درجات اور دائمی نعمتیں لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیسے؟'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کی: جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں وہ بھی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنا زائد مال بھی خرچ کرتے ہیں جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایک ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس پر عمل کر کے تم اس شخص کو پالو گے جو تم سے پہلے گزرا ہے اور اپنے بعد آنے والوں پر سبقت لے جاؤ گے اور کوئی شخص اتنا ثواب نہ حاصل کر سکے گا جو تم نے کیا ہوگا سوائے اس صورت کے کہ جب وہ بھی وہی عمل کرے جو تم کرو گے، وہ یہ کہ تم ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔''

تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ. وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ. وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ. وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٨٤٣]

عبیداللہ بن عمر نے سمی سے روایت کرنے میں ورقاء کی متابعت کی ہے، نیز اس حدیث کو ابن عجلان نے سمی اور رجاء بن حیوہ سے روایت کیا۔ اسی طرح جریر نے عبدالعزیز بن رفیع سے، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے ابوالدرداء سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ سہیل نے اپنے باپ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ فقراء مہاجرین دوبارہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے مال دار بھائیوں کو ہمارے عمل کا پتہ چل گیا ہے اور انھوں نے بھی اسے شروع کر دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔''[1]

1 صحيح مسلم، المساجد، حديث: 1347(595).

٦٣٣٠ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

[6330] حضرت وراد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ نے حضرت امیر معاویہ ؓ کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو کہا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفوں کا سزا وار بھی وہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے دیا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے روک لیا اسے کوئی دینے والا نہیں۔ کسی مال دار یا بزرگ کو (تیری عبادت کی بجائے) اس کا مال یا بزرگی نفع نہیں پہنچا سکتا۔''

وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ. [راجع: ٨٤٤]

شعبہ نے منصور سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اس حدیث کو حضرت مسیب سے سنا ہے۔

(١٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَصَلِّ عَلَيْهِمْ﴾ [التوبة: ١٠٣] وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ

باب: 19- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور آپ ان کے لیے دعائے رحمت کریں'' اور جس نے اپنے لیے دعا کرنے کے بجائے اپنے بھائی کے لیے دعا کی اس کا بیان

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ».

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بایں الفاظ دعا کی: ''اے اللہ! ابو عامر عبید کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہ معاف کر دے۔''

٦٣٣١ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَيَا عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَاتِكَ، فَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ: تَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هٰذَا، وَلٰكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هٰذَا

[6331] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف گئے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے عامر! اگر تم ہمیں اپنے اشعار سناؤ تو بہت اچھا ہوگا، چنانچہ وہ حدی پڑھنے لگے، اس کا آغاز کیا: اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ اس کے بعد دوسرے اشعار بھی پڑھے لیکن وہ مجھے یاد نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹوں کو

السَّائِقُ؟» قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ، قَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهِ، فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمَ قَاتَلُوهُمْ، فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ، فَلَمَّا أَمْسَوْا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا هٰذِهِ النَّارُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟» قَالُوا: عَلَى حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ، فَقَالَ: «هَرِيقُوا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوهَا». قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَلَا نُهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «أَوَ ذَاكَ». [راجع: ٢٤٧٧]

چلانے والا یہ شخص کون ہے؟'' صحابۂ کرام ‎رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ عامر بن اکوع ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ اس پر رحم کرے۔'' صحابۂ کرام میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کاش آپ ہمیں ان سے مزید نفع اٹھانے دیتے۔ پھر جب صف بندی ہوئی تو مسلمانوں نے کافروں سے جنگ کی۔ (چونکہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی، اس لیے) وہ اپنی تلوار ہی سے زخمی ہو گئے اور ان کی موت واقع ہو گئی۔ شام ہوئی تو لوگوں نے جگہ جگہ آگ جلائی۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''یہ آگ کیسی ہے؟ اسے کیا چیز پکانے کے لیے جلایا گیا ہے؟'' صحابۂ کرام نے عرض کی: گھریلو گدھوں کا گوشت پکانے کے لیے اسے جلایا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ ان ہنڈیوں میں ہے اسے پھینک دو، پھر انھیں بھی توڑ دو۔'' ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا جو کچھ ان میں ہے اسے پھینک دیں اور ہنڈیاں دھولیں؟ آپ نے فرمایا: ''اچھا یہی کرلو۔''

فائدہ: حضرات صحابۂ کرام میں یہ معروف تھا کہ غزوے میں رسول اللہ ﷺ جس شخص کے لیے رحم کی دعا کرتے وہ زندہ نہ رہتا بلکہ شہید ہو جاتا، اس لیے انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کاش! ہمیں ان کی زندگی سے مزید بہرہ اور ہونے کا موقع ملتا۔

٦٣٣٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَتِهِ قَالَ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ»، فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى». [راجع: ١٤٩٧]

[6332] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ کے پاس کوئی صدقہ لے کر آتا تو آپ یوں دعا کرتے: ''اے اللہ! فلاں کی آل اولاد پر رحم فرما۔'' میرے والد صدقہ لائے تو آپ نے اس طرح دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابو اوفی کی آل اولاد پر رحمتیں نازل فرما۔''

٦٣٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا

[6333] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تم مجھے ذی الخلصہ سے آرام نہیں پہنچاتے؟''...... وہ ایک ایسا بت تھا

تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟» - وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ - قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَصَكَّ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: «اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا»، قَالَ: فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي - فَأَتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَاللهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ، فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا.

[راجع: ٣٠٢٠]

جس کی زمانۂ جاہلیت میں لوگ پوجا کرتے تھے۔ اسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا...... میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس خدمت کے لیے حاضر ہوں لیکن میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر تھپکی دیتے ہوئے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اسے ثابت قدمی عطا فرما۔ اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔'' حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر میں اپنی قوم احمس کے پچاس آدمی لے کر نکلا...... بسا اوقات سفیان بن عیینہ نے یوں نقل کیا: میں اپنی قوم کی ایک جماعت لے کر نکلا...... اور وہاں گیا، پھر اس بت کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپ کے پاس نہیں آیا جب تک میں نے اسے جلے ہوئے خارشی اونٹ کی طرح سیاہ نہیں کر دیا۔ آپ ﷺ نے قبیلۂ احمس اور ان کے گھوڑ سواروں کے لیے دعا فرمائی۔

٦٣٣٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَنَسٌ خَادِمُكَ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ».

[راجع: ١٩٨٢]

[6334] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے عرض کی: یہ انس آپ کا خادم ہے۔ (اس کے حق میں دعا فرمائیں۔) آپ نے بایں الفاظ فرمائی: ''اے اللہ! اس کا مال زیادہ کر دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔''

٦٣٣٥ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «رَحِمَهُ اللهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا فِي سُورَةِ كَذَا وَكَذَا». [راجع: ٢٦٥٥]

[6335] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک صحابی کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''اللہ اس پر رحم کرے! اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی ہے جو میں فلاں فلاں سورت سے بھول گیا تھا۔''

٦٣٣٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا

[6336] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ: «يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ». [راجع: ٣١٥٠]

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کوئی چیز تقسیم فرمائی تو ایک شخص بولا: اس تقسیم سے اللہ کی رضا مقصود نہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو اس امر کی خبر دی تو آپ بہت ناراض ہوئے حتی کہ میں نے خفگی کے اثرات آپ کے چہرۂ انور پر دیکھے۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! انھیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انھوں نے صبر سے کام لیا۔''

(٢٠) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ

باب: 20- دعا کرتے وقت قافیہ بندی ناپسندیدہ عمل ہے

٦٣٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمُقْرِىءُ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ، فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ فَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ، وَلَكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ، فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذٰلِكَ الْاِجْتِنَابَ.

[6337] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ لوگوں کو ہفتے میں ایک دن وعظ کیا کرو۔ اگر تم اس پر آمادہ نہ ہو تو دو مرتبہ۔ اگر زیادہ ہی کرنا چاہتے ہو تو تین مرتبہ۔ لوگوں کو اس قرآن سے متنفر نہ کرو۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ تم لوگوں کے پاس آؤ جبکہ وہ اپنی باتوں میں مصروف ہوں اور تم انھیں وعظ کرنا شروع کر دو اور ان کی باہمی گفتگو کاٹ کر انھیں پریشان کرو۔ تمھیں خاموش رہنا چاہیے، ہاں جب وہ تمھیں وعظ کا کہیں تو پھر تم انھیں نصیحت کرو اس طرح کہ وہ اس کے خواہش مند ہوں۔ دعا میں قافیہ بندی سے اجتناب کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ اس سے بچا ہی کرتے تھے۔

(٢١) بَابٌ: لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ

باب: 21- یقین و اذعان سے دعا کرے کیونکہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں

٦٣٣٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

[6338] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی دعا

اللهِ ﷺ: «إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ: اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ». [انظر: ٧٤٦٤]

کرے تو یقین وقطعیت کے ساتھ سوال کرے۔ یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے دے دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔“

٦٣٣٩ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ». [انظر: ٧٤٧٧]

[6339] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے، اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھ پر رحم فرما بلکہ اسے یقین کے ساتھ دعا کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔“

(٢٢) بَابٌ: يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

باب: 22- بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے

٦٣٤٠ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي».

[6340] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے اور یوں کہنا شروع کر دے: میں نے دعا کی تھی لیکن میرے لیے وہ قبول نہیں ہوئی۔“

(٢٣) بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

باب: 23- دعا میں ہاتھ اٹھانا

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے دعا کی اور دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ».

حضرت ابن عمر ؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: ”اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا ہے میں اس سے بَری ہوں۔“

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت کو دوسرے مقام پر متصل سند سے بیان کیا ہے۔[1] اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی موصولاً گزر چکی ہے۔[2]

٦٣٤١ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. [راجع: ١٠٣١]

[6341] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کیے کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

(٢٤) بَابُ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

باب:24- قبلے کی طرف منہ کیے بغیر دعا کرنا

٦٣٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتَّى مَا كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ - أَوْ غَيْرُهُ - فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا»، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ. [راجع: ٩٣٢]

[6342] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ اس دوران میں ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں۔ آپ نے دعا کی تو آسمان پر بادل آ گئے اور بارش برسنے لگی۔ بارش اس قدر ہوئی کہ آدمی اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ یہ بارش آئندہ جمعہ تک ہوتی رہی۔ پھر وہی آدمی یا کوئی دوسرا کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ بارش بند کر دے، ہم تو ڈوبنے لگے ہیں۔ آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر اسے بند کر دے۔'' چنانچہ بادل ٹکڑے ٹکڑے مدینہ طیبہ کے اردگرد پھیل گئے اور اہل مدینہ پر بارش رُک گئی۔

(٢٥) بَابُ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

باب:25- قبلہ رو ہو کر دعا کرنا

٦٣٤٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ

[6343] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز استسقا کے لیے اس عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں بارش

1 صحيح البخاري، المغازي، حديث :4323. 2 صحيح البخاري، المغازي، حديث :4339.

اللهِ ﷺ إِلَى هٰذَا الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَدَعَا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ. [راجع: ١٠٠٥]

کے لیے دعا کی، پھر آپ قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چادر کو پلٹا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ رو ہونے سے پہلے بارش کے لیے دعا کی، لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان سے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے جسے انھوں نے دوسرے مقام پر بیان کیا ہے، چنانچہ راوئ حدیث کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب دعا کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چادر کو پلٹا۔[1]

(٢٦) بَابُ دَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ وَبِكَثْرَةِ مَالِهِ

باب:26- نبی ﷺ کا اپنے خادم کے لیے درازئ عمر اور فراوانئ مال کی دعا کرنا

٦٣٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللهِ، خَادِمُكَ [أَنَسٌ] ادْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ». [راجع: ١٩٨٢]

[6344] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میری امی جان نے عرض کی: اللہ کے رسول! انس آپ کا خادم ہے۔ آپ اس کے لیے دعا فرما دیں۔ آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! اس کے مال و عیال کو زیادہ کر دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔''

(٢٧) بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

باب:27- پریشانی کے وقت دعا کرنا

٦٣٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ». [انظر: ٦٣٤٦، ٧٤٢٦، ٧٤٣١]

[6345] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو بہت عظمت والا اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، زمین و آسمان اور عرش عظیم کا رب ہے۔''

٦٣٤٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

[6346] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ

1 صحيح البخاري، الاستسقاء، حديث: 1028.

هِشَام بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ».

رسول اللہ ﷺ پریشانی کی حالت میں یہ دعا پڑھتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو صاحب عظمت اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو زمین و آسمان اور عرش کریم کا مالک ہے۔''

وَقَالَ وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ. [راجع: ٦٣٤٥]

وہب نے کہا: ہم سے شعبہ نے، قتادہ کے واسطے سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

(٢٨) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

باب: 28- مصیبت کی سختی سے اللہ کی پناہ مانگنا

٦٣٤٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

[6347] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سخت مصیبت، بدبختی لاحق ہونے، بری تقدیر اور دشمنوں کی خوشی سے پناہ مانگتے تھے۔

قَالَ سُفْيَانُ: الْحَدِيثُ ثَلَاثٌ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ. [انظر: ٦٦١٦]

سفیان بن عیینہ نے کہا کہ حدیث میں تین صفات کا بیان تھا۔ ایک کا میں نے اضافہ کیا تھا لیکن اب مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک کون سی صفت ہے۔

فائدہ: اسماعیلی کی روایت میں ہے کہ سفیان بن عیینہ نے جو کلمہ اپنی طرف سے بڑھایا وہ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ ہے۔[1]

(٢٩) بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى»

باب: 29- نبی ﷺ کا دعا کرنا: ''اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے''

٦٣٤٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي

[6348] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب تندرست تھے تو فرمایا کرتے تھے: ''کسی نبی کی روح قبض نہیں کی جاتی یہاں تک کہ وہ

1 فتح الباري: 178/11.

رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: «لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ»، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ - وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي - غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى»، قُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ. قَالَتْ: فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى». [راجع: ٤٤٣٥]

جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے۔ اس کے بعد اسے اختیار دیا جاتا ہے۔'' جب آپ ﷺ مرض وفات میں مبتلا ہوئے تو اس وقت آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آپ پر تھوڑی دیر کے لیے غشی طاری ہوئی۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو ٹکٹکی باندھ کر آپ چھت کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ کی رفاقت کا طلب گار ہوں۔'' میں نے سمجھ لیا کہ آپ ﷺ ہمیں اختیار نہیں کریں گے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ وہی بات ہے جو آپ زمانۂ تندرستی میں فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ کا آخری کلمہ یہ تھا جو آپ نے اپنی زبان سے ادا فرمایا: ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ کی رفاقت کا طلب گار ہوں۔''

فائدہ: ایک روایت میں ''الرفیق الاعلیٰ'' کی وضاحت کی گئی ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگ ہیں۔[1]

(٣٠) بَابُ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ

باب: 30- موت اور زندگی کی دعا کرنے کا بیان

٦٣٤٩ - حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا قَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. [راجع: ٥٦٧٢]

[6349] حضرت قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت خباب بن ارت ؓ کے پاس آیا جبکہ انھوں نے بیماری کی وجہ سے سات داغ لگوا رکھے تھے۔ انھوں نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔

٦٣٥٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. [راجع: ٥٦٧٢]

[6350] حضرت قیس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت خباب ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ انھوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوا رکھے تھے۔ میں نے سنا آپ فرما رہے تھے: اگر نبی ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو آج میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

٦٣٥١ - حَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ

[6351] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

[1] صحيح البخاري، المغازي، حديث: 4435.

ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي». [راجع: ٥٦٧١]

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی اترنے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر اس نے ضرور ہی موت کی خواہش کرنی ہے تو یوں کہے: اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے وفات بہتر ہو تو مجھے یہاں سے اٹھا لے۔''

(٣١) بَابُ الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُؤُوسِهِمْ

باب: 31- بچوں کے لیے دعائے برکت کرنا اور ان کے سروں پر دستِ شفقت پھیرنا

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: وُلِدَ لِي مَوْلُودٌ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَرَكَةِ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا ایک بچہ پیدا ہوا تو نبی ﷺ نے اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

٦٣٥٢ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. [راجع: ١٩٠]

[6352] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور کہا: اللہ کے رسول! میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور آپ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو چھپر کھٹ کی گھنڈی (یا کبوتری کے انڈے) کی طرح تھی۔

٦٣٥٣ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ: أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ - أَوْ إِلَى السُّوقِ - فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ: أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ

[6353] حضرت ابوعقیل سے روایت ہے کہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ انھیں بازار لے جاتے اور غلہ خریدتے۔ ان سے حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ملتے تو انھیں کہتے: ہمیں بھی (اپنے ساتھ تجارت میں) شریک کر لیں کیونکہ نبی ﷺ نے آپ کے لیے برکت کی دعا کی تھی، چنانچہ وہ انھیں تجارت کے مال میں شریک کر لیتے تو بسا اوقات انھیں سواری کا بوجھ غلہ نفع ہو جاتا اور وہ

فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ. [راجع: ٢٥٠٢]

اسے اپنے گھر بھیج دیتے۔

٦٣٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ. [راجع: ٧٧]

[6354] حضرت محمود بن ربیع ؓ سے روایت ہے، یہ وہ بزرگ ہیں جن کے منہ پر رسول اللہ ﷺ نے کلی کا پانی ڈالا تھا جبکہ وہ بچے تھے اور وہ پانی آپ نے ان کے کنویں سے لیا تھا۔

٦٣٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. [راجع: ٢٢٢]

[6355] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تو آپ ان کے لیے دعا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈال دیا اور کپڑے کو دھویا نہیں۔

٦٣٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ - وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ مَسَحَ عَيْنَهُ -: أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ. [راجع: ٤٣٠٠]

[6356] حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر ؓ سے روایت ہے...... رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تھا...... انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو ایک وتر پڑھتے دیکھا تھا۔

(٣٢) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب:32- نبی ﷺ پر درود پڑھنا

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کا ہم پر حق ہے کہ آپ پر بکثرت درود پڑھا جائے، لیکن یہ حق مسنون درود پڑھنے سے ادا ہو گا۔ ہمارے ہاں بازار میں کئی ایک ایسے درود مطبوع ہیں جو خود ساختہ اور بے اصل ہیں۔ ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔

٦٣٥٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا،

[6357] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ مجھے کعب بن عجرہ ؓ ملے تو انھوں نے کہا: کیا میں تمھیں ایک تحفہ نہ دوں؟ نبی ﷺ ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ تو ہمیں معلوم ہو

فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ». [راجع: ٣٣٧٠]

گیا ہے کہ ہم نے آپ پر سلام کس طرح کہنا ہے لیکن ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس طرح کہو: اے اللہ! محمد (ﷺ) پر رحمت نازل فرما اور آپ کی آل پر بھی جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو محمد (ﷺ) پر برکت نازل فرما اور آپ کی آل پر بھی جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔''

٦٣٥٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي؟ قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ». [راجع: ٤٧٩٨]

[6358] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ پر سلام پیش کرنا تو ہم نے معلوم کر لیا ہے لیکن آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: ''یوں کہو: اے اللہ! محمد (ﷺ) پر اپنی رحمت نازل فرما جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) پر برکت نازل فرما اور آپ کی آل پر بھی جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی آل پر برکت نازل کی ہے۔''

(٣٣) بَابٌ: هَلْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ؟ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾ [التوبة: ١٠٣]

باب: 33- کیا غیر نبی پر بھی درود پڑھا جا سکتا ہے؟ اور ارشاد باری تعالیٰ: ''آپ ان کے لیے دعا کریں، بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے باعث تسکین ہے۔'' کا بیان

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کے علاوہ دوسروں پر درود پڑھنے کے متعلق اہل علم میں اختلاف ہے، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں استفہام کا اسلوب اختیار کیا ہے۔ اس سلسلے میں اہل علم نے تین موقف اختیار کیے ہیں: * رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے پر درود نہ پڑھا جائے۔ * رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملا کر غیر نبی پر درود پڑھا جا سکتا ہے۔ * مستقل اور تبعاً دونوں طرح غیر نبی پر درود پڑھنا جائز ہے۔ اس سلسلے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک آیت اور دو احادیث ذکر کی ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ

نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلق طور پر لفظ "الصلاة" غیر نبی کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ [1]

٦٣٥٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ إِذَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ بِصَدَقَتِهِ قَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ»، فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى». [راجع: ١٤٩٧]

[6359] حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی نبی ﷺ کے پاس اپنی زکاۃ لے کر آتا تو آپ دعا کرتے: "اے اللہ! تو اس پر اپنی رحمت نازل فرما۔" میرے والد بھی اپنی زکاۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: "اے اللہ! آل ابی اوفی پر اپنی رحمت نازل فرما۔"

٦٣٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ». [راجع: ٣٣٦٩]

[6360] حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: "یوں کہو: اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آپ کی ازواج و اولاد پر اپنی رحمت نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی ہے۔ اور محمد (ﷺ)، نیز آپ کی ازواج واولاد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی تھی۔ بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور عظمت والا ہے۔"

(٣٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ آذَيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً»

باب: 34- ارشاد نبوی: "(اے اللہ!) اگر مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچی ہو تو اسے اس کے گناہوں کا کفارہ اور باعث رحمت بنادے" کا بیان

٦٣٦١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً

[6361] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے جس مومن کو بھی برا بھلا کہا ہو تو میری اس گفتار کو قیامت کے دن اس کے لیے اپنی قربت کا ذریعہ بنادے۔"

---

1. فتح الباري: 203/11.

إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

فائدہ: یہ اس صورت میں ہے جب وہ آدمی اس لعنت کا حق دار نہ ہو جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں اس کی وضاحت ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنی امت میں سے جب کسی پر بددعا کروں اور وہ اس کا سزاوار نہ ہو تو اے اللہ! اس قسم کی بددعا کو اس کے لیے قیامت کے دن گناہوں کا کفارہ اور باعث رحمت بنا دے۔''[1]

(٣٥) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

باب:35-فتنوں سے پناہ مانگنا

٦٣٦٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: «لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ»، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «حُذَافَةُ»، ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ، إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ».

[6362] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوالات کیے گئے۔ جب معاملہ مبالغے کی حد تک پہنچ گیا تو آپ غصے میں آ گئے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''آج تم مجھ سے جو بات بھی پوچھو گے میں وضاحت سے بیان کروں گا۔'' اس وقت میں نے دائیں بائیں دیکھا تو تمام صحابۂ کرام اپنے سر کپڑوں میں لپیٹے ہوئے رو رہے تھے۔ اس دوران میں ایک آدمی کھڑا ہوا جس کا اگر کسی سے جھگڑا ہو جاتا تو وہ اسے غیر باپ کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ ہے۔'' اس صورت حال کو دیکھ کر حضرت عمر ؓ اٹھے اور عرض کرنے لگے: ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں، اسلام کے دین ہونے پر خوش ہیں اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر شاداں ہیں، نیز فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خیر و شر (کے معاملے) میں آج کے دن کی طرح کبھی (کوئی دن) نہیں دیکھا۔ میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر لائی گئی یہاں تک کہ میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پیچھے دیکھا۔''

وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هٰذَا الْحَدِيثِ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ

حضرت قتادہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد اس آیت کا ذکر کیا کرتے تھے: ''اے ایمان والو! ایسی اشیاء

1 صحيح مسلم، البر والصلة، حديث: 6627 (2603).

إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾ [المائدة: ١٠١]. [راجع: ٩٣]

کے متعلق سوال نہ کیا کرو کہ اگر تمھارے سامنے ان کا جواب ظاہر ہو جائے تو تمھیں ناگوار گزرے۔''

(٣٦) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

٦٣٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ: «الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي»، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ»، فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ - بِعَبَاءَةٍ أَوْ كِسَاءٍ - ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا، وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى بَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ» فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ». [راجع: ٣٧١]

باب:36-لوگوں کے غلبے سے اللہ کی پناہ مانگنا

[6363] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ سے فرمایا: ''اپنے لڑکوں میں سے کوئی لڑکا منتخب کرو جو میری خدمت کیا کرے۔'' حضرت ابوطلحہ ؓ مجھے اپنی سواری کے پیچھے بٹھا کر لے گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ جہاں کہیں پڑاؤ کرتے، میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ میں نے آپ ﷺ کو اکثر یہ دعا کرتے سنا: ''اے اللہ! میں غم والم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، عاجزی اور سستی، بخل اور بزدلی، قرض کے بوجھ اور انسانوں کے غلبے سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔'' میں آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہا حتی کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے تو آپ حضرت صفیہ بنت حیی ؓ کو ساتھ لے کر تشریف لائے جنھیں آپ نے اپنی ذات کریمہ کے لیے خاص کیا تھا۔ میں آپ کو دیکھتا تھا کہ آپ چادر یا کمبل سے پردہ کر کے ان کو اپنے پیچھے بٹھاتے تھے حتی کہ ہم صہبا میدان میں آئے تو آپ ﷺ نے ایک چرمی دستر خوان پر کچھ حلوہ سا تیار کر کے رکھوا دیا، اس کے بعد لوگوں کو بلانے کے لیے مجھے بھیجا۔ میں نے انھیں بلایا تو سب نے اسے تناول کیا۔ یہ آپ کی دعوت ولیمہ تھی۔ پھر آپ آگے بڑھے تو احد پہاڑ دکھائی دیا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو فرمایا: ''اے اللہ! میں اس شہر کے دونوں پہاڑوں کے درمیان والے علاقے کو اس طرح حرمت والا قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم ؑ نے مکہ مکرمہ کو

حرمت والا قرار دیا تھا۔ اے اللہ! اہل مدینہ کے مد میں اور ان کے صاع میں برکت عطا فرما۔"

(٣٧) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: 37- عذاب قبر سے پناہ مانگنا

٦٣٦٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ - قَالَ: وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَهَا - قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. [راجع: ١٣٧٦]

[6364] موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے ام خالد بنت خالد ؓ سے سنا..... انھوں نے (یہ بھی) کہا کہ میں نے ام خالد ؓ کے علاوہ اور کسی ایسے شخص سے، جس نے نبی ﷺ سے سنا ہو، نہیں سنا..... انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

٦٣٦٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ بِخَمْسٍ، وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، - يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ - وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». [راجع: ٢٨٢٢]

[6365] حضرت مصعب بن سعید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انھیں نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے تھے کہ آپ ان (سے پناہ مانگنے) کا حکم دیتے تھے: "اے اللہ! میں بخل اور بزدلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس چیز سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں ذلیل عمر کی طرف لوٹایا جاؤں، نیز دنیا کے فتنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس سے مراد دجال کا فتنہ ہے۔ اور تیرے ذریعے سے عذاب قبر سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔"

٦٣٦٦ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا لِي: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا، فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ عَجُوزَيْنِ، وَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: «صَدَقَتَا، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ

[6366] حضرت عائشہ ؓ روایت ہے، انھوں نے کہا کہ یہود مدینہ کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انھوں نے مجھے کہا کہ اہل قبور کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ میں نے ان کی تکذیب کی اور ان کی تصدیق کر کے ان کا دل ٹھنڈا نہ کیا، چنانچہ وہ میرے پاس سے چلی گئیں تو نبی ﷺ تشریف لائے۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! دو بوڑھی عورتیں آئی تھیں اور میں نے آپ سے ان کی بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "انھوں نے سچ کہا ہے۔

عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا»، فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. [راجع: ١٠٤٩]

بلاشبہ انھیں (اہل قبور کو) عذاب ہوتا ہے جو تمام جانور سنتے ہیں۔'' پھر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ ہر نماز میں عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔

(٣٨) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

باب: 38- زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگنا

٦٣٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ». [راجع: ٢٨٢٣]

[6367] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کہا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی اور بڑھاپے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اور میں عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، نیز زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

(٣٩) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

باب: 39- گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

٦٣٦٨ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». [راجع: ٨٣٢]

[6368] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی، بڑھاپے، ہر گناہ اور قرضے کے بوجھ سے، قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے، نیز دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور فتنۂ ثروت کے شر سے۔ اور فتنۂ مفلسی کے شر اور فتنۂ دجال کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! اولے اور برف کے پانی سے میرے گناہوں کے اثرات دھو دے۔ اور گناہوں سے میرا دل صاف کر دے جس طرح تو سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے۔ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری ڈال دے جتنی دوری تو نے مشرق ومغرب کے درمیان کر دی ہے۔''

(٤٠) بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ

﴿كُسَالَىٰ﴾ [النساء: ١٤٢] وَكَسَالَى وَاحِدٌ.

٦٣٦٩ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ».

باب:40- بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا

کُسالٰی (کاف کے ضمہ کے ساتھ) اور کَسالٰی (کاف کے فتحہ کے ساتھ) دونوں ہم معنی ہیں۔

[6369] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں غم و الم، عاجزی و کاہلی، بزدلی اور بخل، نیز قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(٤١) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ

اَلْبُخْلُ وَالْبَخَلُ وَاحِدٌ، مِثْلُ الْحُزْنِ وَالْحَزَنِ.

٦٣٧٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَ يَأْمُرُ بِهٰؤُلَاءِ الْخَمْسِ وَيُخْبِرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». [راجع: ٢٨٢٢]

باب:41- بخل سے پناہ مانگنا

بخل با کے ضمہ کے ساتھ اور با کے فتحہ کے ساتھ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں جیسا کہ حزن حا کا ضمہ اور حزن حا کا فتحہ دونوں ایک ہی ہیں۔

[6370] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، وہ پانچ باتوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیتے تھے اور انھیں نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ناکارہ عمر میں پہنچا دیا جاؤں۔ میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں، نیز میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(٤٢) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ

باب:42- ناکارہ عمر سے پناہ مانگنا

﴿أَرَاذِلُنَا﴾ [هود: ٢٧]: سُقَّاطُنَا.

﴿اَرَاذِلُنَا﴾ سے گرے پڑے کمینے لوگ مراد ہیں۔

٦٣٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ». [راجع: ٢٨٢٣]

[6371] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں سستی، کاہلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں ناکارہ بڑھاپے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

فائدہ: عمر کی اس حد تک درازی کہ ہوش و حواس قائم رہیں اور آخرت کی کمائی کا سلسلہ بھی جاری رہے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن ایسا بڑھاپا جو انسان کو بالکل بیکار کر دے، ایسی چیز ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ حدیث میں هرم سے بڑھاپے کا یہی درجہ مراد ہے۔ واللہ أعلم.

(٤٣) بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ

باب:43- وبا اور تکلیف دور کرنے کی دعا کرنا

٦٣٧٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا». [راجع: ١٨٨٩]

[6372] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ طیبہ کی ایسی ہی محبت پیدا کر دے جیسے تو نے مکہ مکرمہ کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور اس کے بخار کو مقام جحفہ میں منتقل کر دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مد اور ہمارے صاع میں برکت فرما۔''

٦٣٧٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ مِنْهَا عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، بَلَغَ بِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا بِنْتٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَبِشَطْرِهِ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ كَثِيرٌ،

[6373] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میری اس بیماری نے مجھے موت کے قریب کر دیا تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ خود مشاہدہ فرما رہے ہیں کہ بیماری نے مجھے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ میں صاحب ثروت ہوں اور میری ایک ہی بیٹی میری وارث ہے۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: اپنا

إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ»، قَالَ سَعْدٌ: رَثَى لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ. [راجع: ١٢٩٥]

نصف مال دے دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کی: ایک تہائی دے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ایک تہائی بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنے ورثاء کو مال دار چھوڑ و تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ و کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ یقیناً تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اگر اس سے مقصود اللہ کی رضا ہوئی تو تمھیں اس پر ثواب ملے گا یہاں تک کہ اگر تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھو گے تو اس پر بھی ثواب ملے گا۔'' میں نے پوچھا: کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم پیچھے چھوڑ دیے جاؤ اور پھر کوئی عمل کرو جس سے مقصود اللہ کی رضا ہو تو تمھارا مرتبہ اور درجہ مزید بلند ہوگا۔ امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور کچھ قومیں تم سے نفع حاصل کریں گی جبکہ کچھ لوگ تمھاری وجہ سے نقصان میں رہیں گے۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو بارآور کر دے اور انھیں الٹے پاؤں نہ پھیرنا۔ البتہ مجھے سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا بہت افسوس ہے۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ نے ان پر اظہار افسوس اس لیے کیا تھا کہ ان کا انتقال مکہ مکرمہ میں ہو گیا تھا۔

(٤٤) بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ

باب: 44- ناکارہ عمر، دنیا کی آزمائش اور فتنۂ جہنم سے پناہ مانگنا

٦٣٧٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ

[6374] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ان کلمات کے ذریعے سے اللہ کی پناہ مانگو جن کے ذریعے سے نبی ﷺ پناہ طلب کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں کنجوسی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میں ناکارہ عمر کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں دنیا کی آزمائش

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ». [راجع: ٢٨٢٢]

اور عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔"

٦٣٧٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». [راجع: ٨٣٢]

[6375] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! میں کاہلی، بڑھاپے، قرض اور گناہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب، دوزخ کی آزمائش، قبر کی آزمائش اور عذاب قبر، نیز فتنۂ ثروت کے شر، فتنۂ فقر کے شر اور مسیح دجال کی بری آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے۔ میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا مشرق و مغرب میں ہے۔"

(٤٥) بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى

باب:45- مال داری کے فتنے سے پناہ مانگنا

٦٣٧٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالَتِهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ». [راجع: ٨٣٢]

[6376] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یوں دعا کرتے تھے: "اے اللہ! میں فتنۂ نار اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں فتنۂ قبر اور عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ میں مال داری کے فتنے سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ میں فقیری کی آزمائش سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں مسیح الدجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

فائدہ: دولت وثروت بذات خود کوئی بری چیز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اگر اس کا حق ادا کرنے اور اسے صحیح طور پر صرف کرنے کی توفیق ملے۔ لیکن اگر بدقسمتی سے دولت مندی اور خوش حالی تکبر وغرور پیدا کرے اور مال و دولت کے صحیح

استعمال کی توفیق نہ ملے تو قارونیت ہے۔ یہ مال و دولت کا فتنہ تھا جس نے قارون کو زمین دوز کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(٤٦) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

٦٣٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ». [راجع: ٨٣٢]

باب:46- مفلسی کے فتنے سے پناہ طلب کرنا

[6377] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے، فتنۂ قبر اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (اسی طرح) تونگری کی بری آزمائش اور محتاجی کی بری آزمائش، نیز مسیح دجال کی بری آزمائش سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے۔ اور میرے دل کو گناہوں سے صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کرتا ہے۔ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب میں رکھی ہے۔ اے اللہ! میں سستی، گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(٤٧) بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَالْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَةِ

٦٣٧٨، ٦٣٧٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ». وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مِثْلَهُ. [راجع: ١٩٨٢]

باب: 47- برکت کے ساتھ کثرتِ مال اور زیادہ اولاد کی دعا کرنا

[6379,6378] حضرت ام سلیم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انس بیٹا آپ کا خدمت گزار ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! انس کے مال اور اس کی اولاد میں اضافہ کر دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔'' ہشام بن زید نے کہا کہ میں نے بھی حضرت انس ؓ سے اسی طرح سنا ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَةِ

باب:- برکت کے ساتھ کثرتِ اولاد کی دعا کرنا

٦٣٨٠، ٦٣٨١ - **حَدَّثَنَا** أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: أَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ: «اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ». [راجع: ١٩٨٢]

[6381,6380] حضرت ام سلیم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیں تو آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! اس کے مال میں فراوانی عطا فرما۔ اس کی اولاد کو زیادہ کر دے اور جو کچھ تو نے اسے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔''

(٤٨) بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِسْتِخَارَةِ

باب:48- استخارہ کی دعا کا بیان

وضاحت: استخارہ کے لغوی معنی طلب خیر کے ہیں۔ کسی معاملے میں خیر و بھلائی طلب کرنے کو استخارہ کہا جاتا ہے۔ اصطلاحی طور پر دو رکعت نماز کے بعد ایک مخصوص دعا استخارہ ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے کسی معاملے کی بھلائی اور انجام کار کی بہتری کا سوال کیا جاتا ہے یا پھر دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا چھوڑ دینے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ عصر حاضر میں آن لائن استخارہ بدعت ہے اور اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ ہر شخص کو از خود استخارہ کرنا چاہیے۔

٦٣٨٢ - **حَدَّثَنَا** مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي

[6382] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ہمیں تمام معاملات میں قرآنی سورت کی طرح استخارے کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو دو رکعتیں پڑھے، اس کے بعد یوں دعا کرے: ''اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعے سے تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ ہمت کا طالب ہوں اور تیرے عظیم فضل کے ذریعے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ بلاشبہ تو ہی قدرت رکھنے والا ہے، میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے میں نہیں جانتا۔ اور تو تمام تر پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین کے اعتبار سے، میری معاش اور میرے انجام کار کے

وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ. وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ». [راجع: ١١٦٢]

اعتبار سے...... یا دعا میں یہ الفاظ کہے: في عاجل أمري و آجله...... تو پھر اسے میرے لیے مقدر کر دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے میرے دین کے لیے، میری زندگی اور میرے انجام کار کے اعتبار سے...... یا دعا میں یہ الفاظ کہے: في عاجل أمري و آجله...... تو اس کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے پھر جہاں کہیں بھی بھلائی ہو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور مجھے اس سے مطمئن بھی کر دے۔" دعا کرتے وقت اپنی ضروریات کا ذکر بھی کرے۔

فائدہ: اس دعا میں هٰذَا الْأَمْرَ کے بعد درپیش ضرورت کا نام لے، مثلاً: هٰذَا الْأَمْرَ مِنَ السَّفَرِ، هٰذَا الْأَمْرَ مِنَ التِّجَارَةِ، هٰذَا الْأَمْرَ مِنَ الزِّوَاجِ" وغیرہ۔

(٤٩) بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

باب:49- وضو کے وقت دعا کرنا

٦٣٨٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ - وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ - فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ». [راجع: ٢٨٨٤]

[6383] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا، پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی: "اے اللہ! ابو عامر عبید کو بخش دے۔" میں نے اس وقت آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر آپ نے یوں دعا کی: "اے اللہ! قیامت کے دن اسے اپنی بہت سی انسانی مخلوق سے بلند مرتبہ عطا فرما۔"

(٥٠) بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةً

باب:50- کسی بلند ٹیلے پر چڑھتے وقت کی دعا

٦٣٨٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّهَا

[6384] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، جب ہم کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "لوگو! اپنے آپ پر نرمی کرو،

النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، وَلٰكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا»، ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَقَالَ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ، قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ، أَوْ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ». [راجع: ٢٩٩٢]

کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم اس ذات کو پکار رہے ہو جو خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔" اس کے بعد آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت زیرلب کہہ رہا تھا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عبداللہ بن قیس تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ کا ورد کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔" یا آپ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ ہے۔"

(٥١) بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا

باب: 51- کسی نشیب میں اترتے وقت کی دعا

فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

اس عنوان کے متعلق حضرت جابر ؓ سے مروی ایک حدیث ہے۔

فائدہ: یہ حدیث امام بخاری ؒ نے متصل سند سے بیان کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔[1]

(٥٢) بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ رَجَعَ

باب: 52- جس وقت سفر کا ارادہ کرے یا سفر سے واپس آئے تو کون سی دعا پڑھے

فِيهِ يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ.

اس کے متعلق ایک حدیث یحییٰ بن ابی اسحاق نے حضرت انس ؓ سے بیان کی ہے۔

٦٣٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا

[6385] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوے یا حج یا عمرے سے واپس لوٹتے تو سطح زمین سے ہر بلند جگہ پر چڑھتے وقت تین دفعہ اللہ اکبر کہتے، پھر کہتے: "اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی

1 صحيح البخاري، الجهاد، حديث: 2993.

شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ». [راجع: ١٧٩٧]

ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔ ہم توبہ کرتے ہوئے، اس کی عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کی حمد وثنا کرتے ہوئے لوٹ رہے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست دی۔

(٥٣) بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب: 53- شادی کرنے والے کے لیے دعا کرنا

٦٣٨٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ: «مَهْيَمْ - أَوْ مَهْ -؟»، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: «بَارَكَ اللهُ لَكَ، أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ».

[راجع: ٢٠٤٩]

[6386] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ پر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا: ''یہ نشان کیسا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے گٹھلی برابر سونے کے عوض شادی کی ہے۔ آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ''اللہ تمھیں برکت عطا فرمائے۔ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔''

٦٣٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ - أَوْ تِسْعَ - بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: ثَيِّبٌ، قَالَ: «هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ أَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟» قُلْتُ: هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «فَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ».

[6387] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے والد شہید ہوئے تو انھوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑی تھیں، پھر میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو نبی ﷺ نے پوچھا: ''اے جابر! کیا تو نے شادی کر لی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''کنواری سے یا شوہر دیدہ سے؟'' میں نے کہا: شوہر دیدہ عورت سے۔ آپ نے فرمایا: ''کسی کنواری سے نکاح کیوں نہیں کیا تو اس سے دل لگی کرتا اور وہ تجھ سے دل لگی کرتی؟ یا تو اسے ہنساتا اور وہ تجھے ہنساتی؟'' میں نے کہا: میرے والد جب شہید ہوئے تو انھوں نے سات یا نو بیٹیاں چھوڑی تھیں، اس لیے میں نے پسند نہیں کیا کہ ان کے ہاں ان جیسی کوئی ناتجربہ کار لے آؤں، چنانچہ میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا ہے جو ان کی دیکھ بھال کا اہتمام کرے۔ آپ نے دعا کی:

لَمْ يَقُلِ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو: «بَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ». [راجع: ٤٤٣]

''اللہ تمھیں بھرپور برکت عطا فرمائے۔''

ابن عیینہ اور محمد بن مسلم نے عمرو سے یہ روایت بیان کی تو اس میں بارك الله عليك کے الفاظ نہیں کہے۔

(٥٤) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

باب: 54- جب خاوند اپنی بیوی کے پاس آئے تو کون سی دعا پڑھے؟

٦٣٨٨ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِاسْمِ اللهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا». [راجع: ١٤١]

[6388] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے: ''اللہ کے نام کی برکت سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور تو جو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔'' اگر دونوں کے ملاپ سے کوئی بچہ مقدر ہے تو شیطان اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

(٥٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً»

باب: 55- نبی ﷺ کی دعا: ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما......'' کا بیان

٦٣٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ». [راجع: ٤٥٢٢]

[6389] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی: ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔''

(٥٦) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

باب: 56- دنیا کے فتنوں سے پناہ مانگنا

٦٣٩٠ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ - هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ - عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

[6390] حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ہمیں کتابت سکھنے کی طرح درج

عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ [الْكِتَابَةُ]: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ». [راجع: ٢٨٢٢]

ذیل دعائیہ کلمات کی تعلیم دیتے تھے: ''اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ہم ناکارہ عمر کی طرف لوٹا دیے جائیں۔ اے اللہ! میں دنیا کے فتنوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔''

(٥٧) بَابُ تَكْرِيرِ الدُّعَاءِ

باب :57- ایک ہی دعا کو بار بار عرض کرنا

٦٣٩١ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طُبَّ حَتَّى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ، وَأَنَّهُ دَعَا رَبَّهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِي مَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي ذَرْوَانَ. وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِي بَنِي زُرَيْقٍ. قَالَتْ: فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَ: «وَاللهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ»، قَالَتْ: فَأَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ

[6391] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا حتی کہ آپ خیال کرنے لگے کہ فلاں کام آپ نے کر لیا ہے، حالانکہ وہ کام آپ نے نہیں کیا ہوتا تھا۔ آپ نے اپنے رب سے دعا کی۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا: ''تمھیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جو میں نے اس سے دریافت کی تھی؟'' حضرت عائشہ ؓ نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس دو آدمی آئے۔ ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ پھر ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا: اس صاحب کی بیماری کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے، پہلے نے پوچھا: کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا: لبید بن اعصم نے یہ حرکت کی ہے۔ پوچھا: وہ جادو کس چیز میں کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: کنگھی، کنگھی سے گرنے والے بالوں اور نر کھجور کے شگوفے میں۔ پوچھا: وہ کہاں ہے؟ بتایا کہ ذروان میں ہے۔ اور ذروان بنو زریق کا ایک کنواں ہے۔'' عائشہ ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے گئے۔

قَالَ: «أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا».

''اللہ کی قسم! اس کا پانی تو مہندی کے نچوڑ کی طرح سرخ تھا اور وہاں کھجور کے درخت شیاطین کے سر کی طرح تھے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے بئر ذروان کے متعلق کچھ بیان کیا تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اسے نکالا کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے اللہ تعالیٰ نے شفایاب کر دیا ہے، اب میں نہیں چاہتا کہ لوگوں میں ایک شر کو ہوا دوں۔''

زَادَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَعَا وَدَعَا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ. [راجع: ٣١٧٥]

عیسیٰ بن یونس اور لیث نے حضرت ہشام سے، انھوں نے اپنے باپ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے یہ اضافہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ نے دعا کی، پھر دعا مانگی، اس طرح انھوں نے پوری حدیث بیان کی۔

(٥٨) بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

باب: 58- مشرکین پر بددعا کرنا

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ». وَقَالَ: «اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ»، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ: «اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا» حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَىْءٌ﴾ [آل عمران: ١٢٨].

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ دعا مانگی: ''اے اللہ! میری ایسے قحط کے ذریعے سے مدد فرما جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں پڑا تھا۔'' اور آپ نے یہ دعا بھی کی: ''اے اللہ! ابوجہل کو پکڑ لے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے دوران نماز میں یہ دعا کی: ''اے اللہ! فلاں، فلاں کو اپنی رحمت سے دور رکھ۔'' حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ کو اس معاملے سے کوئی اختیار نہیں۔''

٦٣٩٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ». [راجع: ٢٩٣٣]

[6392] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکروں کے خلاف بددعا کی: ''اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے! بہت جلد حساب لینے والے! لشکروں کو شکست دے۔ انھیں ہزیمت سے دوچار کر اور ان کے قدم پھسلا دے۔''

٦٣٩٣ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَنَتَ: «اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». [راجع: ٧٩٧]

[6393] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب عشاء کی آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو دعا کرتے: ''اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور و ناتواں اہل ایمان کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی پکڑ سخت کر دے۔ اے اللہ! انھیں ایسے قحط سے دوچار کر دے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوا تھا۔''

٦٣٩٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ: الْقُرَّاءُ، فَأُصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ، فَقَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَيَقُولُ: «إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ». [راجع: ١٠٠١]

[6394] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک چھوٹا سا لشکر روانہ کیا جس میں شریک لوگوں کو قراء کہا جاتا تھا۔ وہ تمام شہید کر دیے گئے تو میں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ کسی چیز پر اس قدر غمناک ہوئے ہوں جس قدر ان کی شہادت پر غمناک ہوئے۔ آپ نماز فجر میں ایک مہینہ ان کے خلاف بددعا کرتے رہے۔ آپ فرماتے تھے: ''عصیہ قبیلے نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔''

٦٣٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتِ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: السَّامُ عَلَيْكَ. فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِلَى قَوْلِهِمْ، فَقَالَتْ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ»، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَوَ

[6395] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ یہودی نبی ﷺ کو سلام کرتے تو کہتے: "السام علیك" آپ پر موت آئے۔ حضرت عائشہ ؓ نے ان کے مقصد کو بھانپ لیا اور جواب دیا کہ تمھیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! ٹھہرو۔ بے شک اللہ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ نے نہیں سنا کہ انھوں نے کیا کہا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''کیا

لَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ: «أَوَ لَمْ تَسْمَعِي أَنِّي أَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ: عَلَيْكُمْ». [راجع: ٢٩٣٥]

تو نے نہیں سنا کہ میں نے انھیں کیا جواب دیا تھا۔ میں کہتا ہوں: تم پر۔''

٦٣٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ: «مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ»، وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ. [راجع: ٢٩٣١]

[6396] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم غزوۂ خندق کے روز نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے انھوں نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ نہیں پڑھنے دی حتی کہ سورج غروب ہوگیا۔'' اور وہ عصر کی نماز تھی۔

(٥٩) بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ

باب:59-مشرکین کے لیے دعا کرنا

٦٣٩٧ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا، فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ». [راجع: ٢٩٣٧]

[6397] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! قبیلۂ دوس نے نافرمانی اور سرکشی کا راستہ اختیار کیا ہے۔ آپ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ لوگوں کا خیال تھا کہ آپ ان کے خلاف بددعا کریں گے لیکن آپ ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! قبیلۂ دوس کو ہدایت دے اور انھیں یہاں لے آ۔''

(٦٠) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ»

باب:60- نبی ﷺ کی دعا: ''اے اللہ! میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف کر دے'' کا بیان

٦٣٩٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي

[6398] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ!

إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَجِدِّي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ».

میری خطائیں، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کو معاف کر دے۔ اور وہ گناہ بھی جنھیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں اور جو گناہ میں نے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر کیے ہیں، نیز جو گناہ میں نے سنجیدگی میں کیے ہیں انھیں معاف کر دے۔ یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے جو پہلے کر چکا ہوں یا آئندہ کروں گا اور جنھیں میں نے چھپایا ہے اور جنھیں میں نے علانیہ کیا ہے۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے آخر میں ہے۔ اور تو ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔"

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. بِنَحْوِهِ [انظر: ٦٣٩٩]

عبیداللہ بن معاذ نے کہا: مجھے میرے باپ نے بیان کیا ہے، ان سے شعبہ نے، ان سے ابواسحاق نے، ان سے ابوبردہ نے، ان سے ان کے والد ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

٦٣٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي بُرْدَةَ، أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي، وَخَطَئِي وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي». [راجع: ٦٣٩٨]

[6399] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! میری خطائیں، میری نادانی کی باتیں، معاملات میں میرے حد سے تجاوز کو معاف کر دے اور ان باتوں کو بھی جنھیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری بے پروائی اور سنجیدگی میں کردہ گناہوں اور خطاؤں اور جو میں نے دانستہ گناہ کیے ہیں سب کو معاف کر دے۔ یہ سب کچھ میری ہی طرف سے ہیں۔"

(٦١) بَابُ الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: 61- اس گھڑی میں دعا کرنا جو جمعہ کے دن آتی ہے

٦٤٠٠ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ». وَقَالَ بِيَدِهِ. قُلْنَا: يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا. [راجع: ٩٣٥]

[6400] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے اگر کوئی مسلمان بایں حالت اسے پالے کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہوتو جو بھلائی بھی وہ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا وہ اسے ضرور عنایت فرمائے گا۔'' آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو ہم نے اس سے یہ سمجھا کہ آپ اس گھڑی کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

(٦٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا»

باب:62- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''یہودیوں کے متعلق ہماری دعا قبول ہوتی ہے لیکن ان کی دعا ہمارے بارے میں قبول نہیں کی جائے گی'' کا بیان

٦٤٠١ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، قَالَ: «وَعَلَيْكُمْ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ». قَالَتْ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «أَوَ لَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ». [راجع: ٢٩٣٥]

[6401] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ کچھ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: السام عليك. آپ ﷺ نے جواب دیا: ''وعلیکم''۔ لیکن حضرت عائشہ ؓ نے جواب دیا: تم پر ہلاکت، اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! رُک جاؤ، نرم خوئی اختیار کرو، سختی اور بدکلامی سے پرہیز کرو۔'' انھوں نے عرض کی: آپ نے نہیں سنا وہ کیا کہہ رہے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے انھیں کیا جواب دیا تھا؟ میں نے ان کی بات ان پر لوٹا دی تھی۔ میرا جواب تو ان کے متعلق شرف قبولیت سے نوازا جائے گا لیکن ان کی بددعا میرے متعلق قبول نہیں ہوگی۔''

(٦٣) بَابُ التَّأْمِينِ

باب:63- آمین کہنے کا بیان

٦٤٠٢ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

[6402] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب پڑھنے

الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٧٨٠]

والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، بلاشبہ اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہو جائے اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(٦٤) بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيلِ

باب:64-لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه پڑھنے کی فضیلت

٦٤٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، [فِي يَوْمٍ] مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ». [راجع: ٣٢٩٣]

[6403] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایک دن میں درج ذیل کلمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے۔ اور تمام تعریفوں کا وہی سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔'' سو مرتبہ پڑھا اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی، نیز اس کے سو گناہ مٹا دیے جائیں گے۔ وہ سارا دن شیطان سے محفوظ رہے گا حتی کہ شام ہو جائے۔ اور جو عمل اس نے کیا ہے اس سے افضل کسی کا عمل نہیں ہوگا مگر جو کوئی اس سے زیادہ عمل کرے۔''

٦٤٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: «مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ».

[6404] حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جس نے دس مرتبہ یہ کلمہ کہا وہ ایسا ہوگا جیسے اس نے اولاد اسماعیل سے ایک غلام آزاد کیا۔

قَالَ عُمَرُ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِثْلَهُ. فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، فَأَتَيْتُ ابْنَ

(راویِ حدیث) حضرت عمر بن ابی زائدہ نے کہا: ہم سے عبداللہ بن ابوسفر نے بیان کیا، ان سے امام شعبی نے، ان سے ربیع بن خثیم نے یہی مضمون بیان کیا تو میں نے ربیع سے پوچھا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: عمرو بن میمون سے۔ پھر میں عمرو بن میمون کے پاس

أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

آیا اور ان سے پوچھا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ابن ابی یعلی سے۔ میں ابن ابی یعلی کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ابو ایوب انصاری سے اور وہ اسے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ابراہیم بن یوسف اپنے باپ سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں، وہ ابو اسحاق سے، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن میمون نے بیان کیا، وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

موسیٰ بن اسماعیل نے کہا: ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا، داود بن ابی ہند سے، ان سے عامر شعبی نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس کو نقل کیا۔

وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَوْلَهُ.

اسماعیل نے شعبی سے، انھوں نے ربیع بن خثیم سے موقوفاً ان کا قول نقل کیا ہے۔

وَقَالَ آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مَيْسَرَةَ: سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَوْلَهُ.

آدم بن ابی ایاس نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے عبدالملک بن میسرہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ہلال بن یساف سے سنا، وہ ربیع بن خثیم اور عمرو بن میمون سے بیان کرتے ہیں، دونوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا قول بیان کیا ہے۔

وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَحُصَيْنٌ عَنْ هِلَالٍ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَوْلَهُ.

اعمش اور حصین نے ہلال سے، انھوں نے ربیع سے انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کیا ہے۔

وَرَوَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ

ابو محمد حضرمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے: ''وہ ایسے ہے جیسے اس

إِسْمَاعِيلَ».

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَالصَّحِيحُ قَوْلُ عَمْرٍو.

نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک گردن آزاد کی۔"

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: اور صحیح بات ہے کہ یہ عمرو کا قول ہے۔

(٦٥) بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

باب:65- سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

٦٤٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

[6405] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ کہا اس کے تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔"

٦٤٠٦ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ». [انظر: ٦٦٨٢، ٧٥٦٣]

[6406] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر بہت ہلکے پھلکے، میزان میں بہت بھاری بھرکم اور رحمٰن کو بڑے ہی پیارے ہیں وہ: سبحان اللّٰه العظیم اور سبحان اللّٰه و بحمده ہیں۔

(٦٦) بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب:66- اللہ عزوجل کے ذکر کی فضیلت

٦٤٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ».

[6407] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور وہ جو ذکر نہیں کرتا، زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔"

٦٤٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً

[6408] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو اہل ذکر کو تلاش کرتے ہوئے راستوں

يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ، قَالَ: فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ: تَقُولُ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيَحْمَدُونَكَ. [وَيُمَجِّدُونَكَ] قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا، وَاللهِ مَا رَأَوْكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا. قَالَ: يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا، وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ: فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ: يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ».

میں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ جب وہ کچھ لوگوں کو اللہ کے ذکر میں مصروف پالیتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں: آؤ، تمھارا مطلب حل ہو گیا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ اپنے پروں کے ذریعے سے انھیں گھیر لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''ان کا رب عزوجل ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ انھیں خوب جانتا ہے: میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری کبریائی بیان کرتے ہیں۔ تیری حمد وثنا کرتے ہیں اور تیری بزرگی اور بڑائی بیان کرتے ہیں۔ پھر اللہ ان سے پوچھتا ہے: کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! انھوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیفیت کیسی ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری خوب عبادت کریں اور تیری خوب شان و عظمت بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت کے طالب ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انھوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم اے رب! انھوں نے اسے نہیں دیکھا۔ وہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیسی کیفیت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس کی بہت زیادہ حرص وخواہش اور رغبت کریں۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: جہنم سے۔ وہ پوچھتا ہے: کیا انھوں نے اسے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم اے رب! انھوں نے اسے نہیں دیکھا۔ وہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں

تو وہ اس سے بہت دور بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ ڈریں گے۔'' آپ ﷺ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انھیں بخش دیا ہے۔ ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں فلاں شخص ایسا ہے جو ان سے نہیں بلکہ وہ تو اپنی کسی ضرورت کے تحت ان میں آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ ایسے ہم نشین ہیں جن میں بیٹھنے والا بھی محروم و نامراد نہیں رہتا۔''

رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے بیان کیا ہے لیکن انھوں نے اسے مرفوع ذکر نہیں کیا۔ سہیل نے بھی اس حدیث کو اپنے والد ابو صالح سے روایت کیا ہے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(٦٧) بَابُ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

باب:67- لاحول ولا قوة إلا بالله کہنے کا بیان

وضاحت: لاحول ولا قوة إلا بالله کا مطلب یہ ہے کہ گناہ سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی ہمت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔ صدق دل سے کہنے والا انسان خود کو اللہ کے حوالے کر دیتا ہے۔ ایمان کا یہی تقاضا ہے کہ مسلمان خود کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔

٦٤٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ فِي عَقَبَةٍ، أَوْ قَالَ: [فِي] ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، قَالَ: وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا مُوسَى - أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ - أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟» قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

[6409] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک گھاٹی یا درّے میں داخل ہوئے، جب ایک اور آدمی بھی اس پر چڑھا تو اس نے بآواز بلند لا إله إلا الله والله أكبر کہا، اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے آپ نے فرمایا: ''تم لوگ کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس! کیا میں تمھیں ایک کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟'' میں نے کہا: ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ لا حول ولا قوة إلا بالله ہے۔''

إِلَّا بِاللهِ». [راجع: ٢٩٩٢]

(٦٨) بَابٌ: لِلّٰهِ مِائَةُ اسْمٍ غَيْرَ وَاحِدَةٍ

باب: 68- اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں

٦٤١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً قَالَ: «لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا - مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا - مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ». [راجع: ٢٧٣٦]

[6410] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے، یعنی ایک کم سو نام ہیں، جو شخص بھی انھیں یاد کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ اللہ طاق (ایک) ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں اس کی صراحت ہے۔[1]

(٦٩) بَابُ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

باب: 69- وعظ و نصیحت میں وقفہ کرنا

٦٤١١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قُلْتُ: أَلَا تَجْلِسُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ أَدْخُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ، وَإِلَّا جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ، فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ، وَلٰكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. [راجع: ٦٨]

[6411] حضرت شقیق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے کہ یزید بن معاویہ تشریف لائے۔ ہم نے عرض کی: آپ تشریف رکھیں۔ انھوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ میں اندر جاتا ہوں تاکہ تمھارے ساتھی، یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو باہر لاؤں۔ اگر وہ نہ آئے تو میں تنہا ہی آ جاؤں گا اور تمھارے ساتھ بیٹھ جاؤں گا۔ اس دوران میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے جبکہ وہ ان (یزید بن معاویہ) کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، پھر وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا: مجھے تمھارے یہاں بیٹھنے کی خبر پہنچی تھی لیکن مجھے تمھارے پاس آنے سے اس امر نے منع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمیں کبھی کبھی وعظ فرمایا کرتے تھے تاکہ ہم اکتا

1 صحیح البخاري، الشروط، حدیث: 2736.

نہ جائیں۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ وظائف واوراد پڑھتے وقت بھی اس امر کا خیال رکھا جائے کہ وقفہ وقفہ سے ان کی ادائیگی ہو کیونکہ تکرار سے طبیعت بےزار ہو جاتی ہے۔ دل تنگ پڑ جاتا ہے پھر اس سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ واللہ أعلم.